URDU NOVEL BANK

عشقِ جاناں

از قلم سُنیہا رؤف

مکمل ناول

ناول بینک ویب پر شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ و حقوق مصنفین کے نام محفوظ ہے خلاف ورزی کی صورت میں قانونی کارروائی کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ ناول بینک ویب پر اپنی تحریر پبلش کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے ہمارے واٹس اپ یا ای میل پر سینڈ کردیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

E-mail : pdfnovelbank@gmail.com
WhatsApp : 92 306 1756508

ناول بینک انتظامیہ

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے ہی تمہارا نام لبوں سے ادا ہو جائے

یہی ہے عشق، عشقِ جاناں!

کوئی نام تمہارے بعد میرے لبوں پر نہ ٹھہرے

یہی ہے عشق، عشقِ جاناں!

دل کی منجمند خاموشی پر صرف تمہارے نام کی دستک ہو

عشق یہی ہے عشقِ جاناں!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

رقصِ محفل میں بھی دھیان بھٹک کر تمہاری سوچوں میں الجھ جائے

یہی ہے عشق، عشقِ جاناں!

دل پر لگائے ہزار پہرے تمہاری پکار پر ٹوٹ جائیں

عشق یہی ہے عشقِ جاناں!

تمہیں بھولنے کی میری ہر سعی عبث جائے

URDU NOVEL BANK

عشق یہی ہے عشقِ جاناں!

شعر و شاعری سے شغف نہ ہوتے بھی تم پر غزلیں لکھ دی جائیں

عشق یہی ہے، عشقِ جاناں!

سرہانے پر سر رکھتے انگنت خیالات میں تم ہو

عشق یہی ہے عشقِ جاناں!

رات کے آخری پہر لبوں پر رب کے سامنے بس تیرا نام ہو

عشق یہی ہے، عشقِ جاناں!

از قلم سُنیہا رؤف۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

قبول ہے!

قبول ہے!

قبول ہے!

"بربادی مبارک حائفہ سکندر!"

"بربادی مبارک اے دل!"

URDU NOVEL BANK

"وہ کسی اور کا ہوا ---"

"وہ دھوکے باز نکلا!" وہ دوسرا گلاس بھی پی گئ۔

اس نے مسکراتے خود سے کہتے نگاہیں سامنے کے منظر پر ٹکا دیں۔

دل نے کہا دیکھو یہ ہے وہ شخص جو تم سے محبت کا دعوے دار تھا دیکھو وہ کیسے آگے بڑھ گیا ہے جہاں بیٹھنے کے خواب تمہارے تھے وہاں وہ عام سی لڑکی بیٹھی تھی لیکن اب وہ عام کہاں رہی تھی۔

حائفہ سکندر تو اپنی نگاہیں سامنے موجود اس شخص سے نا ہٹا پائی۔

اسے اس پل اس سے زیادہ خود سے نفرت ہوئی-----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیوں؟ کیوں کیا تم نے ایسا؟"

حائفہ سکندر تمہیں معاف نہیں کرے گی پھر وہ مسکرا دی کڑے ضبط کے ساتھ اور ساتھ موجود ٹرے سے تیسرا گلاس اٹھا کر پی لیا۔

ویٹر اسے بتانا چاہتا تھا کہ یہ اس کے لیے نہیں ہے یہ تو وہاں کی بگڑی عوام کے لیے تھا تھا ان کے لیے جن کے لیے بہزاد شاہ نے جال بچھایا تھا لیکن وہ کہاں اپنے ہوش و حواس میں تھی۔

اس نے پھولوں کا گلدستہ اٹھایا اور قدم قدم چلتی اس شخص کے قریب جانے لگی ایک آخری بار۔

بہزاد شاہ نے مٹھیاں بھینچی وہ اس وقت گلابی لہنگے میں موجود بالوں کو کرل کیے ہلکا میک اپ کیے سج سج کر مسکراتی اسی کی طرف چلتی آ رہی تھی۔

بنا حجاب کے! ہاں حجاب نہیں تھا آج پہلی بار حائفہ سکندر کے سر پر۔۔ یہی دیکھتے اس کی دماغ کی رگیں تنی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بہزاد شاہ کے ساتھ اس وقت جو لڑکی موجود تھی وہ اس وقت کے مشہور سیاست دان کی اکلوتی بیٹی تھی تو اس نے اپنی برابری کی لڑکی ڈھونڈ لی تھی خود کے لیے۔

حائفہ سکندر تو عام تھی، بے حد عام ایک عام سکول کے استاد کی بیٹی۔

"حافی کو گاڑی میں پہنچاؤ!"

اس نے سفیر شاہ کو میسج کیا فوراً لیکن وہ اس کے قریب آگئی تھی۔

وہ اس کے پاس آئی آنکھوں میں سرخ ڈورے تھے اگر اس وقت کوئی حائفہ سکندر کو موقع دیتا تو وہ اتنا چیختی اور اتنے آنسو بہا دیتی کہ دنیا ترس کھاتی اس پر لیکن وہ بہادر بنی رہی ۔۔۔ محبت کے دعوے کرنے والا وہ شخص نکاح میں کسی اور کو لے چکا تھا، مستقبل میں شاید سب ٹھیک ہو جاتا لیکن حائفہ سکندر کے دل میں ہمیشہ کسک رہ جاتی کہ بہزاد شاہ نے اس سے پہلے کسی اور کو وہ درجہ دے دیا تھا جس کا عہد اس کے ساتھ کیا گیا تھا۔

جب مسیحا دھوکا دیتے ہیں تو گھاؤ دل پر لگتے ہیں ایسے زخم جو صرف اسی شخص کی مسیحائی مٹا سکتی ہے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس شخص نے جیسے توڑا تھا اسے وہ اس کا جواب اسے ویسے ہی توڑ کر دینا چاہتی تھی۔

"نکاح مبارک !"

URDU NOVEL BANK

اس نے پھول آگے کیے نگاہیں اس عام سی لڑکی پر تھی جس کی مسکراہٹ کم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی جس کی آنکھوں کی چمک چیخ چیخ کر بتا رہی تھی کہ اس نے اس سلطنت کے بادشاہ کو تسخیر کر لیا ہے۔

"یہ تمہاری دوست ہے بہزاد؟"

اس لڑکی نے ادا سے پوچھا جس نے سرخ لہنگا پہنا تھا جبکے پیٹ کی جگہ سے بلاؤذ کافی اونچا تھا شاید امیروں کے ہاں ایسے کرنا عزت کی بات سمجھا جاتا ہے۔

ساتھ کھڑے شخص کو دیکھ کر اسے یہ ہضم کرنا مشکل لگا لیکن اس نے نکاح کر کے اس دنیا کی ہر ناممکنات کو ممکن بنا دیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حائفہ کی نگاہیں اس شخص کی طرف اٹھی جو بھینچے ہونٹوں کے ساتھ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

جیسے ابھی تنہائی میسر آئے تو اس لڑکی کو سزا دے اس کے یہاں آنے کی۔

سفیر شاہ دور کھڑا اپنے بھائی کی بند مٹھیوں اور ماتھے پر انگنت بلوں کو دیکھتا اس لڑکی پر ترس کھا گیا۔

URDU NOVEL BANK

"دوست نہیں ہوں میں ان کی!"

" بلکہ میں ان کی کچھ نہیں لگتی ایک عام جرنلسٹ ہوں بس انہوں نے بلایا تو میں خود کو روک نہیں پائی آخر ہر چینل بہزاد شاہ کی شادی کی خبر کو سب سے پہلے لائیو اور چھاپنا چاہے گا!"

وہ ٹھنڈے لہجے میں مصنوئی چمک رکھتی بولی۔

"ویسے کافی اچھی لگ رہی ہو!"

"بہزاد شاہ کی چوائس کو ماننا پڑے گا اپنی ٹکر کے لوگ ڈھونڈتے ہیں یہ" وہ ایک اور وار اس پر کر گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بہزاد شاہ کو وہ خود سے زیادہ جانتی تھی۔۔۔۔جانتی تھی کہ وہ اس وقت اسے آنکھوں سے اس منظر سے ہٹنے کا کہہ رہا ہے، اسے ڈرا رہا ہے وارن کر رہا ہے کہ حائفہ سکندر جاؤ!

لیکن اب اُسے کہاں فرق پڑتا تھا کہ بہزاد شاہ کیا چاہتا اور کیا کہتا ہے۔

"مجھے پتا ہے خیر تعریف کا شکریہ!"

URDU NOVEL BANK

وہ لڑکی بولی تو حائفہ نے تمسخر اڑاتی نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"وِش یو آ ہیپی لائف آہیڈ!"

وہ بولی اور ہاتھ آگے کیا تو لڑکی نے تھام لیا وہ بہزاد کو دیکھنے لگی۔

"شاہ صاحب بُرا مت منائیے گا ہم مڈل کلاس لوگ غیر مردوں اور انجان لوگوں سے ہاتھ نہیں ملایا کرتے۔"

وہ کہتی اس کے دھواں دھواں ہوتے چہرے کو نظرانداز کرتی مڑی اور اسٹیج سے نیچے اتر گئی۔

حائفہ سکندر ٹوٹ گئی تھی، بکھر گئی تھی۔۔۔۔کاش سائنس مزید ترقی کرتی اور لوگوں کے دل میں اٹھتے درد کی پیمائش کر سکتی۔۔۔۔۔دل میں اٹھتے درد کو کوئی محسوس نہیں کر سکتا کوئی اس کی پیمائش نہیں کر سکتا۔

سچ میں وہ مڈل کلاس سے تعلق رکھنے والی عام لڑکی تھی!

ادا جعفری نے ہنکارا بھرا لیکن بہزاد شاہ نے سفیر شاہ کو سلگتی نگاہوں سے گھورا جو کندھے اچکا گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ آگے بڑھتی ایک اور گلاس اٹھا گئی تو بہزاد خود پر سے پھرے ہٹائے اسٹیج سے نیچے اتر آیا!

"سفی یہ مجھے نظر نہ آئے یہاں اسے گھر پہنچاؤ! اور اسے تم چھوڑ کر آؤ گے گھر سمجھ آرہی ہے؟"

وہ سفیر شاہ کے پاس آتا بولا۔

"بھائی وہ میرے ساتھ نہیں آئے گی!"

سفیر نے اسے رومان کے پاس کھڑے ہوتا دیکھ پوچھا۔

اس احمق لڑکی کو بخار تھا اور وہ تین ڈرنکس پی چکی ہے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تو نہ کرتے نکاح!" سفیر شاہ جلے لہجے میں بولا۔

"سفیر شاہ اسوقت اگر نہیں چاہتے ہو کہ میں اس کے ساتھ تمہیں بھی جلا کر بھسم کر دوں تو وہ کرو جو میں کہہ رہا ہوں۔"

اس نے سامنے دیکھا جہاں رومان نے اس کے کندھے کو تھاما تھا اسے گرنے سے بچانے کے لیے۔

URDU NOVEL BANK

اور بہزاد شاہ کی برداشت بس یہیں تک تھی وہ آگے بڑھتا کہ سفیر شاہ نے اسے روکا۔

"میں دیکھتا ہوں آپ واپس جائیں اس وقت سارے کیمراز آپ پر ہیں۔_

"میں مجبور نہ ہوتا تو اس لڑکی کو اپنے ہاتھوں سے ختم کر دیتا!"

وہ بولا اور واپس اسٹیج پر چلا گیا لیکن نگاہیں اب بھی اسی پر اٹکی تھی۔

اس نے سائیڈ پر ہوتے سامنے موجود رومان غازی کا نمبر ملایا جس نے حیرت سے اسے مڑ کر دیکھا اور پھر کال اٹھائی۔

"اس کے کندھے سے بازو اٹھا لو رومان غازی۔۔۔۔اسے ہاتھ لگایا یا تمہاری

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

انگلیاں اس کے چہرے پر اس کے آنسو صاف کرنے کے لیے بڑھی تو جڑ سے اکھاڑ دوں گا بازو سالے!"

وہ اتنی وحشت سے دھاڑا کہ رومان نے فوراً اپنا بازو حائفہ سکندر سے دور کیا جیسے کرنٹ لگا ہو۔

بہزاد شاہ اس کی پشت کو دیکھتا رہا جب تک وہ چلی نہ گئی۔

URDU NOVEL BANK

"میں چھوڑ دوں گا اسے!" سفیر شاہ نے سنجیدگی سے رومان سے کہا۔

"میں اُسی طرف ------"

"نکلو فوراً!"

بہزاد شاہ سے منسلک چیزوں پر نظر رکھو گے تو مارے جاؤ گے! وہ سرد سے لہجے میں بولا تو رومان غازی پیچھے ہٹ گیا۔

سفیر شاہ نے بہزاد کی چادر حائفہ سکندر کے گرد اوڑھی اور اسے گاڑی میں بٹھاتے گھوم کر دوسری طرف آ کر بیٹھا۔

"آپ کی امانت میرے پاس ہے!" وہ میسج سینڈ کر کے پُرسکون ہو گیا۔

"امم! گھر ہی چھوڑو گے نا! تم دونوں بھائی دھوکے باز ہو! کسی کو تم پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے!"

وہ چکراتے سر کے ساتھ بولی۔

"خاموش رہیں!.."

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"کیوں؟ کیوں خاموش رہوں میں! یہ رعب تم بھائی کہیں اور دِکھانا۔۔۔ویسے ایک بات بتاؤ؟"

سفیر شاہ نے اس لڑکی کو دیکھا کیا حال ہو گیا تھا اس لڑکی کا۔۔۔۔اس سے ثابت ہوتا تھا کہ بہزاد شاہ اس لڑکی کے لیے کیا معنی رکھتا ہے جو آج وہ سب برداشت نہ کر پائی تھی۔

سفیر شاہ نے دیکھا آج اس نے حجاب بھی نہیں کیا تھا اسے ترس آیا نجانے بھائی تمہارے ساتھ کیا کریں وہ سوچ کر رہ گیا۔

اپنے بھائی کے غصے اور خوف سے تو وہ خود خائف تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا تم بھی کسی مڈل کلاس لڑکی سے محبت کا ڈھونگ کرتے شادی کسی امیر خاندان کی لڑکی سے کر لو گے؟"

وہ بولی تو سفیر شاہ کے زہن میں اس کا عکس گھوما وہ سر جھٹک گیا۔

"بھائی کیا میں اسے ہاتھ لگا سکتا ہوں؟"

URDU NOVEL BANK

اس نے کال کرتے اسپیکر پر ڈالا مخالف سمت کھانا کھل چکا تھا اس لیے بہزاد اسٹیج سے اتر گیا تھا۔

"کیا بکواس ہے؟ ہوش میں ہو؟"

"ممممم! تمہارا بھائی کبھی بھی خوش نہیں رہے گا اور اسے بتا دینا کہ حائفہ سکندر اس سے کتنی نفرت کرے گی اب سے اس سے اچھا تو رومان۔۔۔"

"اجازت ہے تمہیں شاہ!"

بہزاد نے کہتے کال کاٹ دی وہ ضبط کے کن مراحل پر تھا سفیر شاہ جان گیا نہیں تو سامنے موجود لڑکی کو ہاتھ لگانا تو دور کوئی دیکھ بھی نہیں سکتا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے جھکتے اس لڑکی کی مخصوص رگ دبائی تو وہ بیہوش ہو گئی۔

اس نے گھر پہنچتے سکندر صاحب کو فون کیا تھا۔

جنہوں نے بنا کچھ کہے حائفہ کو تھام لیا تھا پھر اسے اندر لے گئے جبکہ سفیر واپس جا چکا تھا۔

URDU NOVEL BANK

سفیر واپس آگیا اور باقی کے معملات سنبھالے۔

بہزاد نے سب وقت سے پہلے بند کروایا تھا۔

"بہزاد کاش تم رخصتی بھی ساتھ ہی کروا لیتے!"

وہ فیروز جعفری اور اس کے مہمانوں کو الوداع کرنے آیا تھا جب ادا جعفری اس کے ساتھ چہکتی بے شرمی سے بولی تو سب ہنس دیے۔

"جلد اس کا بھی انتظام کروں گا!"

وہ سنجیدگی سے بولا اور سب کو روانہ کرتا سب سمیٹتا گھر کے لیے نکلا۔

رات کے تین بج گئے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بھائی کیا آپ کو یقین ہے فیروز جعفری ہی وہ شخص ہے؟"

"بالکل!"

ٹھیک ہے!

"آگے کیا کرنا ہے اب؟"

"بتاؤں گا ابھی سو جاؤ جا کر!" وہ تیزی سے لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلاتا بولا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"حافی بہت غصہ تھی۔"

"حائفہ۔۔۔۔حائفہ سنکدر نام ہے اس کا سفیر شاہ اور یہ میں آخری بار بتا رہا ہوں تمہیں۔"

"اوکے اوکے کول!"

سفیر شاہ نے ہاتھ ہوا میں اٹھائے اور تیزی سے اس کے بیڈ سے اترا۔

وہ دو بھائی تھے ان کا پیشہ کیا تھا لوگ نہیں جانتے تھے لوگوں کے سامنے وہ مشہور ڈیزائنرز تھے جو اس وقت سب سے زیادہ ڈیمانڈ میں تھے جس کی مخفی کہانی کیا تھی کوئی نہیں جانتا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس کے بعد بہزاد شاہ نے اپنے آپ کو سیاست میں متعارف کروایا تھا اور پھر بس وہ دن رات ترقی کرتا چلا گیا تھا۔

وہ کس مقصد سے آیا تھا کیا چاہتا تھا کوئی کچھ نہیں جانتا تھا وہ کسی عہدے پر فائز نہیں تھا لیکن پھر بھی کافی شہرت رہی تھی اس کے اتنے اثرو رسوخ تھے کہ

URDU NOVEL BANK

سیاست کے ہر عہدے کے لوگوں کو جانتا تھا وہ اور سب سے ملتا تھا لیکن وہ خود کسی عہدے پر نہیں تھا۔

"اشعر فیض کی کوئی خبر؟" بہزاد نے سر اٹھائے بغیر پوچھا۔

"نہیں اس کو ابھی معلوم نہیں ہوا لیکن جلد ہو جائے گا۔"

"ٹھیک ہے سو جاؤ! تھک گئے ہو گے!"

بھائی؟

"بولو شاہ؟" بہزاد نے سر اٹھاتے محبت سے پوچھا۔

"حافی سے آپ محبتتتت........"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حائفھھھھ!

بہزاد شاہ دھاڑا تو سفیر شاہ فوراً اس کا کمرہ چھوڑتا دروازہ بند کرتا تیزی سے اپنے کمرے میں چلا گیا۔

کیونکہ بہزاد شاہ اس وقت کتنا پریشان تھا اس سے بہتر کوئی نہیں جانتا تھا۔

جبکہ بہزاد شاہ پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"کیا خبر ہے؟"

"سر آپ کے نکاح کی تصاویر وائرل ہو گئی ہیں صبح آپ کے انٹرویو کے لیے جرنلسٹس آنا چاہتے ہیں۔"

"ٹھیک ہے کل دس بجے!" وہ کہتا کال کاٹ گیا اور کام میں مصروف ہو گیا۔

اگلی صبح وہ تھری پیس میں نک سک سا تیار کھڑا تھا گھڑی پہنتے خو پر پرفیوم چھڑکتے چشمہ لگایا اور باہر نکل گیا

چھ فٹ قد، کسرتی جسم، گندمی رنگت اور پرکشش نقوش وہ لوگوں کو مسمرائیز کر دینے والی شخصیت رکھتا تھا اور وہ اس بات سے بخوبی واقف تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ باہر نکلا اس کے گارڈن میں ہی صحافی ترتیب سے بیٹھے تھے وہ اپنی جگہ پر جا کر بیٹھا۔

"اسلام علیکم بہزاد شاہ ہئیر!"

وہ بولا تو تصویریں اترنے لگی اور صحافی اپنے سوالوں کے ساتھ تیار کھڑے ہونے لگے۔

URDU NOVEL BANK

سب اپنے سوال باری باری پوچھ رہے تھے۔

"آخری سوال!"

بہزاد کے سیکرٹری نے کہا اور وہ اس کا جواب دیتا اٹھنے لگا۔

"میرے سوالات ابھی رہتے ہیں ابھی مسٹر بہزاد شاہ!" اس آواز پر وہ آنکھیں بند کر کے کھولتا ضبط کرتا مڑا وہ ابھی آئی تھی شاید اسی لیے وہ اسے پہلے نہیں دیکھ پایا تھا۔

ابھی رات ہی تو اسے سمجھا کر آیا تھا۔

"آپ اندر آجائیں! شفیق صاحب (چینل کے مالک) نے فون کیا تھا مجھے۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بہزاد نے کچھ سوچتے کہا تو حائفہ سکندر نے نفرت سے اسے دیکھا اور اندر بڑھ گئی جبکہ سب جرنلسٹ اب کھانا کھانے لگے تھے جس کا انتظام بہزاد شاہ کی طرف سے نکاح کی دعوت کے طور پر کیا گیا تھا۔

وہ اندر داخل ہوئی بہزاد کے سیکرٹری نے اسے ڈرائیونگ روم میں بٹھایا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"تم نے مجھے بتایا نہیں وہ آنے والی ہے؟ پیسہ کس چیز کا دیتا ہوں میں تم لوگوں کو؟"

وہ فون پر دھاڑا۔

"سر سوری! ہمیں اندازہ نہیں تھا وہ پہلے آفس ہی گئیں تھیں۔"

"تم سب سے تو بعد میں حساب لیتا ہوں میں!" بہزاد غرایا اور کال کاٹ دی۔

"تم باہر انتظار کرو فخر!" وہ اندر آتا بولا تو سیکرٹری باہر نکل گیا۔

بہزاد اس کو ایک نظر دیکھتا سامنے صوفے پر ٹِک گیا۔

"سب سے پہلے نکاح کی مبارک وصول کریں مسٹر بہزاد!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ بولی تو بہزاد نے اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں کوئی بھی تاثر نہ تھا۔

اسے حیرانی ہوئی کیا وہ لڑکی جس کی بات وہ آنکھوں سے سمجھ لیتا تھا وہ ایک ہی رات میں اپنے تاثرات چھپانے میں ماہر ہو گئی تھی۔

"حافی کیا کر رہی ہو یہاں؟"

"حائقہ سکندر مسٹر بہزاد!" اس نے تصحیح کی۔

URDU NOVEL BANK

"خیر میرے کچھ سوالات ہے مجھے آج ہی یہ آرٹیکل پبلش کروانا ہے۔"

"پوچھو!"

"بہزاد نے اسے اجازت دی جیسے جاننا چاہتا ہو کہ وہ کیا چاہتی ہے۔"

"آپ اس بار سیٹ کے لیے امیدوار بنیں گے؟"

"معلوم نہیں!" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا بولا۔

"عوام کے لیے کیا سوچتے ہیں آپ؟ ہماری معلومات کے مطابق آپ کوئی این جی او بنوا رہے ہیں۔"

"ایسا کچھ ہوا تو جلد منظرِ عام پر آجائے گا!" مختصر جواب۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"آپ سیاست میں ہوتے ہوئے ایک ڈیزائنگ کمپنی چلا رہے ہیں ایسا کیوں؟"

"میں اپنی نجی زندگی اشتہاروں میں چھاپنے کے لیے کسی سے شئیر نہیں کرتا۔"

"ٹھیک ہے! آخری سوال؟"

"جیسا کہ آپ جانتے ہیں آپ کے نکاح کی تصاویر نے سوشل میڈیا پر تہلکہ مچا دیا ہے تو آپ کے چاہنے والے جاننا چاہتے ہیں کہ آپ شادی کب کر رہے ہیں؟"

URDU NOVEL BANK

وہ بولی تو لہجہ ہلکا سا لڑکھڑایا لیکن نامحسوس انداز میں گہری سانس بھری۔

بہزاد شاہ اپنی جگہ سے اٹھا اور قدم اٹھاتا اس کے نزدیک آنے لگا۔

حائفہ کی دھڑکنیں بڑھی۔

وہ بالکل اس کے آگے موجود میز پر بیٹھ گیا تھا۔

"سچ میں اس سوال کا جواب چاہتی ہو؟"

"کیا آپ ہر جرنلسٹ کو ایسے ہی قریب آکر جواب دیتے ہیں؟" وہ فوراً کھڑی ہو گئی اپنی جگہ سے۔

"نہیں یہ مقام صرف حائفہ بہزاد شاہ کو حاصل ہے۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میں چلتی ہوں اب! بات کر کے اچھا لگا خدا حافظ۔"

وہ آگے بڑھی لیکن بہزاد شاہ کا لمس اپنے بازو پر محسوس کرتے وہ جی جان سے کانپ گئی۔

"حجاب کہاں ہے آپ کا؟"

URDU NOVEL BANK

اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اس لڑکی کے ساتھ کیا کرتا! کیا کل رات کی باتیں وہ بھول گئی تھی۔

وہ اس کی پونی ٹیل کو سرد نگاہوں سے گھورتا بولا۔

"ہاتھ چھوڑیں مسٹر بہزاد!"

"حائفہ میرا دماغ مت خراب کریں نہیں تو نتائج آپ کی چھوٹی سی جان سہہ نہیں پائے گی۔"

"ہاتھ چھوڑیں!" وہ اپنا بازو اس کی گرفت سے نکالتی ایک قدم دور ہوئی۔

"ایک عام جرنلسٹ ہوں میں اور مجھے یوں ہی ٹریٹ کریں ہم ایک دوسرے کے لیے انجان لوگ ہیں سمجھ رہے آپ۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اگلی بار اپنی حدود کو کراس مت۔۔۔۔"

بہزاد نے اسے کھینچ کر دیوار کے ساتھ لگایا اور اس پر جھکا۔

"آپ کا حجاب اب مجھے اترا دِکھا تو جان سے مار دوں گا" وہ اس کے کان کے پاس جھکتا غرایا۔

"دور۔۔۔رہیں۔۔۔!"

حائفہ کی دھڑکن تیز ہوئی اس شخص کی قربت جان لیوا تھی۔

"کسی اور کے ساتھ نکاح میں ہوتے ایسی اوچھی اور گھٹیا حرکتیں آپ کو سوٹ نہیں کرتی مسٹر بہزاد!" وہ چیخ کر بولی تو سفیر شاہ اندر داخل ہوا۔

"آواز آہستہ رکھیں۔"

"بھائی؟ سب جا چکے ہیں۔۔۔ہمیں بھی نکلنا ہے۔"

"ٹھیک ہے! فاخرہ (ہاؤس ہیپلر) کو بھیجو" وہ بولا اور حائفہ سے دور ہوتا کھڑا ہوا۔

"فاخرہ اوپر میرے کمرے میں جاؤ میری الماری میں جہاں میرے کپڑے ہینگ ہیں وہاں سٹالرز ہوں گے دو سفید رنگ والا لے کر آؤ!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے کام والی کے آتے ہی کہا۔

حائفہ نے وہاں سے نکلنا چاہا۔

"حافییی!"

URDU NOVEL BANK

وہ دھاڑا! وہ جتنا چاہتا کہ اس لڑکی کو آرام سے ڈیل کرے وہ اتنا اسے غصہ چڑھا رہی تھی۔

فاخرہ نے اسے لا کر سٹالر دیا اور چلی گئی وہ حائفہ کے پاس آیا اور اسے وہ سٹالر سر پر دیا جو اس نے نجانے کب کے خرید کر رکھے تھے۔

بلکہ وہ تو ہر بار ہی جب اپنے لیے شاپنگ کرتا تھا اس کے لیے سٹالرز لازمی لیتا تھا۔

"عزتیں چھیننے والے یہ ڈھونگ نہیں رچایا کرتے شاہ صاحب!" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی بولی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اپنے چھوٹے سے دماغ پر اتنا زور مت ڈالیں! اور خبردار اب یہ اترا تو!" وہ اس کے سر پر اچھے سے گھما کر دیتا بولا۔

"ڈرائیور چھوڑ دے گا!"

URDU NOVEL BANK

"ضرورت نہیں ہے مجھے! کسی اور کے شوہر سے مجھے مدد لینے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے!"

حائفہ نے بیگ اٹھا کر کندھے پر رکھتے کہا۔

"میرا ضبط مت آزمائیں حائفہ! میں کس کا شوہر ہوں یہ بات آپ سے بہتر کون جانتا ہے"

بہزاد نے اس کے بازو سے پکڑتے جھٹکے سے اس کا رُخ اپنی طرف کیا۔

"تو کیا نہیں ہیں آپ کسی اور کے بھی شوہر؟"

"میں سب۔۔۔۔۔"

"کبھی نہیں! میں مر کر بھی کوئی تفصیل یا سچائی نہیں سنوں گی یہ بات آج اور ابھی اپنے زہن میں بٹھا لیں کتنی بڑی مجبوری بھی رہی ہو مجھے کبھی مت بتائیے گا۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"حائفہ سکندر بس آپ جیسے امیروں کی اصلیت نہیں جان پائی پہلے، بھول گئی تھی کہ مڈل کلاس فیملی سے ہوں ایک عام چھوٹی جرنلسٹ جسے مشہور سیاست دان اور ڈیزائنر کمپنی کے مالک بہزاد شاہ نے محض استعمال۔۔۔"

"استعمال۔۔۔۔۔"

"اس لفظ کا مطلب سمجھ آتا ہے تمہیں حافی؟" وہ تڑپ گیا تھا اس لڑکی کے الفاظ پر۔

"آپ مر بھی جائیں نا بہزاد تو حافی آپ کی بے وفائی معاف نہیں کرے گی اور آئندہ کبھی مجھے ہاتھ لگانے کی غلطی مت کیجیے گا سمجھ لیں ہم کبھی ملے ہی نہیں تھے حافی مر گئی اب اگر مستقبل میں کبھی سامنا ہوا تو ایک عام جرنلسٹ حائفہ سکندر کا مسٹر بہزاد شاہ سے ہو گا بس!"

وہ کہتی اس کی آنکھوں میں دیکھتی اپنے آنسوؤں کو حلق میں اتارتی باہر نکل گئی۔

بہزاد شاہ نے کمرے میں موجود ہر چیز توڑ ڈالی۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ زندگی میں کبھی اس مقام پر بھی پہنچے گا اسے اندازہ نہیں تھا۔۔۔۔وہ تو بہزاد شاہ تھا کبھی نا غلط کرنے والا، کبھی نا ہارنے والا لیکن آج اسے ایسی مار ہوئی تھی کہ وہ سانس نہیں لے پا رہا تھا۔

"وہ جب تک گھر کے اندر نہ چلی جائے اس کے ساتھ سائے کی طرح رہو نہیں تو بہزاد شاہ تم سب کی کھال ادھیڑ کر رکھ دے گا۔"

وہ کال کرتا دھاڑا اور کپڑے بدلتا باہر نکل گیا۔

حال:

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ آج پھر اس کے سامنے تھا، ماہا کو اپنا دل رُکتا محسوس ہوا۔

وہ اپنی مہنگی گاڑی سے اترتا اس کی طرف ہی دیکھ رہا تھا، ان آنکھوں میں اتنا سردپن تھا کہ ماہا کو لگا وہ اتنی دوری پر بھی اسے جلا کر بھسم کر دے گا۔

پھر ماہا فیض کا فون بج اٹھا جو اس نے ہربڑاتے اٹھایا۔

"یہاں آؤ!" وہی مخصوص سرد آواز!

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"نہ----نہیں!"

اس کا پورا جسم کانپ رہا تھا----اسے زندگی میں پہلی بار کسی سے خوف محسوس ہوا تھا اور وہ تھا وہ سامنے موجود شخص۔

"وائٹ روز تم خود چل کر آؤ گی یا میں وہاں پہنچوں؟"

"میں بابا------"

"تم پیار کی زبان سمجھنے والوں میں سے نہیں ہو ماہا فیض!"

وہ گاڑی میں واپس بیٹھا تو ڈرائیور نے گاڑی سٹارٹ کی۔

ماہا کا دل کیا وہ بھاگ جائے لیکن خوف کے مارے وہ ایک قدم اپنی جگہ سے ہل نہ پائی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس کی سفید گاڑی اس کے آگے آ کھڑی ہوئی اس شخص سے منسلک ہر چیز سفید تھی وہ اسے بھی تو وائٹ روز کا خطاب دے گیا تھا۔

اور سفید رنگ تو نفرت کی علامت ہے یہ سوچتے ہی اس نے وہاں سے بھاگنا چاہا۔

لیکن وہ اس تک پہنچتا گاڑی روکتا دروازہ کھول گیا۔

URDU NOVEL BANK

"اندر بیٹھو!"

ٹھنڈے لہجے میں کہا گیا تو ماہا کو لگا وہ برف کی ہو گئی ہے۔

"سنائی دے رہا ہے تمہیں بیوقوف لڑکی اندر بیٹھو!" وہ اتنی اونچی دھاڑا کہ ماہا فیض ہل کر رہ گئی اور کانپتے اندر بیٹھی۔

ڈرائیور نے ایک انجان اور ویران جگہ پر جا کر گاڑی روکی اور خود نکل کر باہر کھڑا ہو گیا۔

وائٹ روز! وہ شخص اس کی طرف مڑا اور آنکھوں پر تب سے لگا مہنگا چشمہ ہٹایا۔

ماہا کا سانس سوکھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا---چاہی---چاہیے-----؟"

"تم-----!!!"

وہ اس پر جھکا کہ وہ چیخ مارتی پیچھے ہوئی اس کا پورا جسم ہولے ہولے لرز رہا تھا۔

"واٹ ربششش!"

"چیخ کیوں رہی ہو اتنی جلدی نہیں ماروں گا تمہیں!'

URDU NOVEL BANK

"دو۔۔۔۔دوررر۔۔۔۔۔رہووو۔۔۔۔۔۔"

"دور ہی ہوں لڑکی۔۔۔۔۔سفیر شاہ تم جیسیوں کے قریب بھی آنا توہین سمجھتا ہے اپنی!"

اس کے لہجے میں نفرت ہی نفرت تھی۔

ماہا نے نم آنکھیں اٹھا کر اس قدر تذلیل پر اسے دیکھا جس کی نگاہیں ماہا پر ہی تھیں۔

کوئی اتنا خوبصورت ہوتے ہوئے بھی اتنا وحشت سے بھرپور اور اتنا ظالم کیسے ہو سکتا ہے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"مجھے واپس چھوڑ۔۔۔دیں۔۔۔مجھ۔۔۔سے۔۔۔دو۔۔دوررر۔۔۔رہیں!"

"یہ سب میں ڈیسائیڈ کروں گا وائٹ روز کہ مجھے کیا کرنا ہے مجھے مت بتاؤ خیر تمہارے بھائی کے کمرے میں الماری کے سب سے نچلے دراز میں ایک لاکر ہے اس میں ایک فائل ہے سفید رنگ کی وہ چاہیے مجھے اور وہ تم لا کر دو گی مجھے۔"

"کیوں؟"

ماہا فیض اپنی عقل کے مطابق اپنی بڑی آنکھوں کو اٹھاتی حیرت سے بولی تھی۔

"جتنا کہا جائے اتنا کرو فضول کے سوال کر کے میرا دماغ مت خراب کرو!" وہ غرایا تو وہ چپ ہو گئی۔

"بھائی ماریں۔۔۔۔۔"

"نہیں مارے گا۔۔۔۔۔اور جب وہ گھر نہ ہو تب نکالنا کل رات تک مجھے چاہیے وہ فائل سمجھ رہی ہو؟'

ماہا نے سر جھکا لیا ایک طرف وہ شخص تھا تو دوسری طرف اس کا بھائی اس کے بھائی کو پتا چلتا تو وہ اسے جان سے مار دیتا اس کا سانس خشک ہونے لگا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ گہری سانسیں بھرنے لگی۔

"پا۔۔۔پانی۔۔۔!"

وہ بولی تو سفیر شاہ نے آنکھیں غصے سے بند کرتے اسے دیکھا پانی سامنے موجود تھا اس کے لیکن وہ اس لڑکی کو تڑپتا دیکھ رہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

پھر کچھ لمحوں بعد اسے پانی پکڑایا اس نے پی لیا تو سفیر شاہ نے وہ بوتل گاڑی سے باہر پھینک دی۔

ماہا فیض اس کی خود کے لیے اتنی نفرت دیکھ کر حیران تھی کیا کوئی کسی سے اتنی نفرت بھی کر سکتا ہے جتنی اس شخص کی آنکھوں میں تھی اس کے لیے۔

اس نے ڈرائیور کو واپس بلایا اور اس کی یونیورسٹی کے باہر گاڑی روکی وہ اتر گئی تو وہ گاڑی بھگا لے گیا۔

ماہا کا ڈرائیور بھی دور سے آتا دکھائی دیا تو وہ فوراً بیٹھتی گھر کی طرف روانہ ہوئی۔

کیا ہوا تھا ابھی اس کے ساتھ۔

اتنا تو وہ جان گئی تھی کہ وہ شخص اس سے بے انتہا نفرت کرتا تھا لیکن وہ کیا چاہتا تھا اس کی زات سے۔

اسے مرد زات سے جو خوف تھا اس میں مزید اضافہ ہصا۔

کاش آپ نے اچھے مرد بھی بنائے ہوتے!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ گہری سانس بھرتی آسمان پر نگاہ ڈالتی اپنے ہاتھوں کی لڑکھڑاہٹ پر قابو پانے لگی۔

اس نے تو سفر تجھ سے رب تک کا میں پڑھا تھا کہ "رب العزت نے ایک شخص فقط تمہارے نام لکھا ہے"

تو اس کی قسمت کا مرد کہاں تھا؟

اس نے بچپن سے اب تک مرد کا وحشت سے بھرپور اور ظالمانہ روپ ہی تو دیکھا تھا۔

وہ کہانیوں میں دکھائے جانے والے کردار کہاں تھے؟ وہ رو دی پھوٹ پھوٹ کر اپنے کمرے میں پہنچتے ہی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"وہ مجھے مار دے گا------"

"مجھے---فائل---!"وہ ہچکی لیتے بولی۔

وہ اپنے بستر پر آڑھی ترچھی لیٹے ہی سسکیاں لیتے سو گئی وہاں کسی کو پرواہ نہیں تھی کہ اس نے کھانا کھایا تھا یا نہیں یا وہ کمرے میں بھی موجود تھی یا نہیں۔

URDU NOVEL BANK

"میرے لیے کیوں نہیں کسی کو بنایا؟"

وہ بس ایک ہی بات پر چیختی اور پھر خاموش ہو جاتی بالکل خاموش جیسے کوئی لفظ اب بولا تو ضائع ہو جائے گا۔

وہ رات کے پہر باہر نکلی جسم سارا کانپ رہا تھا۔

وہ اوپر سیڑھیاں چڑھتے اپنے بھائی کے کمرے کے قریب رُکی۔

دل مانو جیسے ابھی اچھل کر باہر آجاتا۔

خوف سے اس کا جسم سفید پڑنے لگا تھا اس نے دروازہ کھولنے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ماہا؟"

اور اس لگا اس کی موت سامنے کھڑی ہے اس کے بھائی کے روپ میں۔

"یہاں کیا کر رہی ہو؟"

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے کمرے تک آنے کی؟"

"بھائی-----"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"جلدی بولو! دس بار جملے میں ہکلایا مت کرو۔۔۔"

"میں آپ سے پیسے لینے ------"اسے سمجھ نہ آیا۔۔۔زبان جیسے اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھا۔

"کتنے چاہیے؟"

وہ احسان کرنے والے انداز میں بولا وہ آگے سے کہہ نا پائی کہ جس محل میں اور جس کاروبار کا پیسہ کھاتے تم حیوان بن گئے ہو وہ اس کا ہی ہے۔

"دو ہزار!"

اس نے ہزار نکالتے اس کی ہتھیلی کر رکھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"شکل گم کرو! اور پیسے کم خرچ کرو تمہارے باپ کا مال نہیں ہے آئندہ یہاں دکھی تو زندگی دفن کر دوں گا" وہ بولتا کمرے میں چلا گیا۔

جبکہ وہ روتی اندھا دھند کمرے میں آ کر بند ہو گئی۔

یہ سب مجھے مار دیں گے-----مار دیں گے---میں مر جاؤں گی----ماما!!!!!!

اس نے چہرہ تکیے میں دیتے اپنی چیخوں کا گلہ گھونٹا۔

URDU NOVEL BANK

اس کا فون مسلسل بج رہا تھا۔

اس نے بنا دیکھے اٹھاتے کان کے ساتھ لگایا۔

"لے آئی ہو فائل؟" وہی سرد لہجہ۔

"نہیں۔۔۔۔پلیززز۔۔۔وہ مجھے مار دیں۔۔۔گے۔۔۔کسی۔۔اور سے۔۔۔۔"

"کسی اور سے نہیں تم کرو گی یہ کام۔۔۔۔کل تک نہ ہوا تو اس کا پتا نہیں لیکن میں تمہیں مار دوں گا پاگل لڑکی۔"

"آپ دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔آپ دیکھ رہے ہیں میں درد میں ہوں۔۔۔ یہ لوگ۔۔۔تیرے بنائے لوگ مجھے ازیت دے رہے ہیں مجھے واپس بلا لیں میں خوف سے مر جاؤں گی ورنہ!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ سسکیاں بھرتی نیند میں جاتے بولی تھی جو مخالف نے بخوبی سنا تھا۔

"ڈیممم!" وہ اپنے آگے سے میز کو دور دھکیلتا اٹھا کھڑا ہوا۔

اور تب کی چلی کال کاٹ دی۔

URDU NOVEL BANK

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urdunovelbank.com

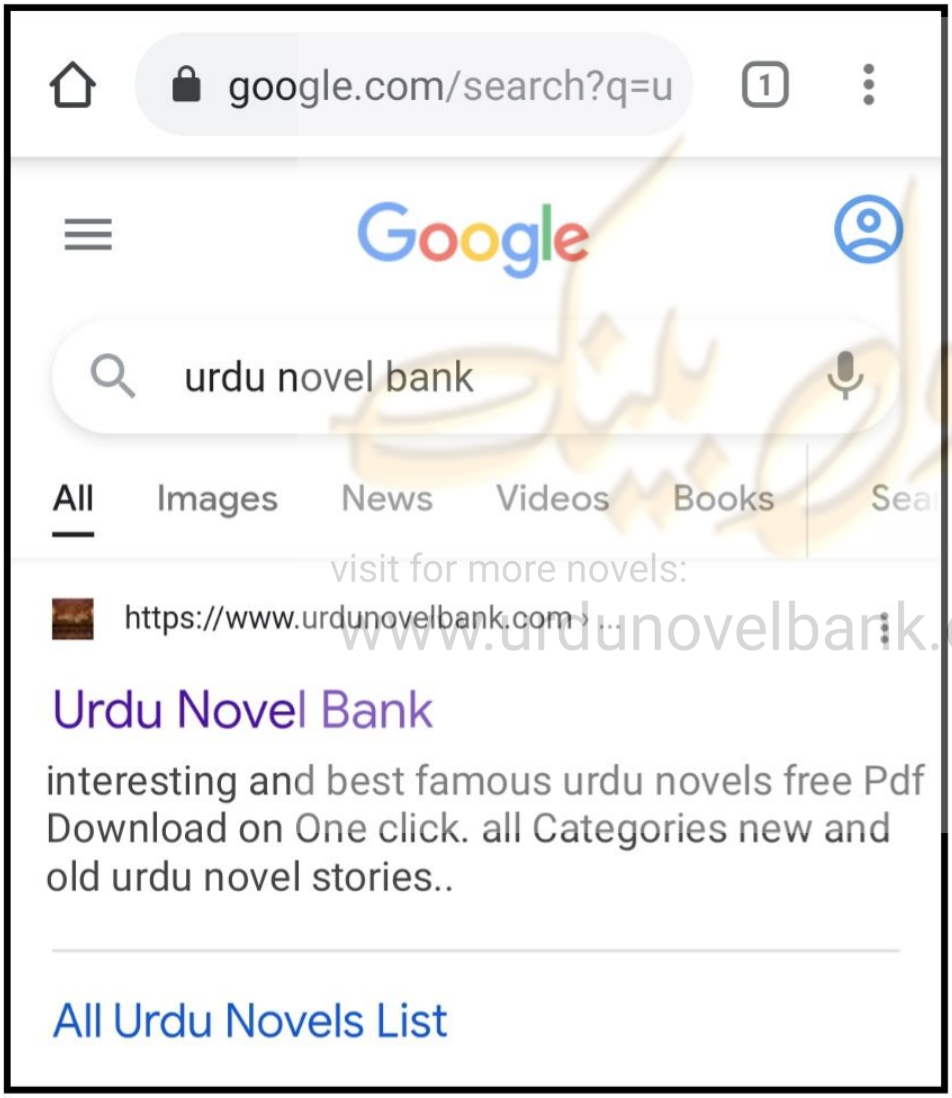

Urdu Novel Bank website

جہاں ملے آپ کو نئے

اور اچھے معیاری ناول

تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے

ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں

مکمل ناول مفت میں

URDU NOVEL BANK

وہی مخصوص سفید لباس پہنا اور باہر نکل گیا۔

اب اس پتا تھا اسے کیا کرنا ہے۔

اپنے لیپ ٹاپ پر جھکے اس نے اس گھر کے کیمراز کو ہیک کیا اور باہر نکل گیا پیچھے کے دروازے سے اندر داخل ہوتے اس نے اپنے قدم اس کمرے کی طرف بڑھائے جیسے گھر کا سارا نقشہ حفظ ہو۔

وہاں پہنچتے ہی کان پر لگے بلو ٹوتھ کو اون کیا۔

"کہاں ہے وہ؟"

"راستے میں۔۔۔۔تمہارے پاس دس سے بارہ منٹ ہیں" اسے مطلع کیا گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اوکے!

وہ اندر داخل ہوا اور سیدھا اس الماری کے پاس گیا۔

نیچے بیٹھتے الماری کھولتے سامنے سے فضول کپڑے ہٹائے تو پیچھے وہ دیوار میں نصب لاکر نظر آیا۔

"اس پر پاسپورڈ ہے تم نے بتایا نہیں!"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ غصے سے پاگل ہونے کو تھا اگر وہ بیوقوف لڑکی آتی تو واقعی ماری جاتی۔

"ہیک کر لیا ہے پاسورڈ میں نے جلدی کھولو وہ راستے میں ہے۔"

بہزاد شاہ جو اپنے آدمی کے ساتھ ہی کھڑا تھا بولا۔

"آپ خوفزدہ ہیں؟"

"ہاں!"

دوسری طرف سے توقع کے برعکس جواب آیا وہ کہاں کبھی خوفزدہ ہوئے تھے۔

"اس بیغیرت آدمی سے؟"

"نہیں تمہاری وہاں موجودگی سے!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میں تو جیسے اپنی حفاظت نہیں کر سکتا!" وہ ہنکارا بھرتا بولا۔

"شاہ پانچ منٹ نکلو فوراً وہاں سے!"

مخالف دھاڑا تو وہ فائل نکالتا اس کی جگہ دوسری فائل رکھتا کپڑوں کو ویسے ہی ترتیب سے رکھتا اٹھنے لگا۔

URDU NOVEL BANK

وہ کالی چادر سرخ والے سے اوپر آئے گی اس کے کان میں لگے آلے سے آواز گونجی کیونکہ مخالف دور بیٹھا اس کی شرٹ میں لگے کیمرے کے زریعے سامنے کا منظر دیکھ سکتا تھا۔

سفیر شاہ اپنے بھائی کی باریک بینی سے متاثر ہوتا اٹھا اور کمرے سے نکل گیا۔

کیمرہ بند کیا اور پیچھے کی طرف قدم بڑھائے جہاں سے وہ آیا تھا۔

لیکن نیچے کمرے کی لائٹ چلے دیکھ وہ سیڑھیاں اترتا نیچے گیا اور دروازے کو دیکھا جو نیم وا تھا۔

اس نے اندر جھانکا یہ ان کے کام کے خلاف تھا لیکن تجسس کے مارے۔۔۔۔اور

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہاں وہ وجود بھی تو تھا۔

کوئی صنفِ نازک بستر پر بے ڈھنگے انداز میں پڑی تھی۔

وہ فوراً اندر داخل ہوا اور دروازہ لاک کیا اس گھر میں اس کے علاوہ کون تھا۔

اس کے پاس گیا جہاں وہ آڑھی ترچھی سکڑی سمٹی سی لیٹی تھی بنا کمفرٹر کے۔

اے سی فل اسپیڈ میں چل رہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

"بیوقوف لڑکی!"

اے سی بند کرتے سفیر شاہ نے اسے دیکھا اور قدم کھڑکی کی طرف بڑھائے یہاں سے وہ مستقبل میں بھی آسانی سے آ جا سکتا تھا۔

وہ جانے ہوتے واپسی مڑا اور اس کا دوپٹہ نیچے سے اٹھا کر اس کے منہ پر پھینکا اس کے۔

مخالف کا اس طریقے سے دروازہ کھول کر اور بکھرے حلیے میں سونا اسے زہر لگا تھا۔

وہ گہری نیند میں تھی اس لیے اس کی آہٹ اور اپنے چہرے پر دوپٹہ محسوس نہ کر پائی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اگر اس نے نیند کی گولیاں نہ کھائی ہوتی تو اس شخص کی نفرت بھری نگاہیں اپنے وجود کے آر پار ہوتی محسوس کرتے وہ ڈر سے ہی مر جاتی شاید۔

اس کا فون بجا تو اس نے کان سے لگایا۔

"تمہیں سزا ملے گی دیر سے آنے کی اور اس سے دور رہو تمہارے حق میں یہی بہتر ہے!"

مخالف نے کہا تو وہ سرد تاثرات سے بنا اسے دیکھے وہاں سے نکل گیا۔

فائل؟ اس نے جا کر وہ فائل سامنے کی۔

"تم پندرہ منٹ لیٹ ہو شاہ!" مخالف نے سختی سے کہا۔

"اگلی بار کوشش کروں گا جلدی آنے کی!" سفیر شاہ نے بے فکری سے کہا۔

"تم ان سب میں اس لڑکی کو کیوں لا رہے ہو؟"

"کیوں لا رہا ہوں؟ یہ آپ پوچھ رہے ہیں۔۔۔۔۔مجھے نفرت ہے اس سے!"

"اور کس نے حق دیا تمہیں یہ نفرت کرنے کا؟ اس سے دور رہو۔۔۔۔۔ہمارے کام میں صنفِ نازک کی کوئی گنجائش نہیں نکلتی۔"

"میں سونے جا رہا ہوں بھائی!"

وہ کندھے اچکاتا باہر نکل گیا تو مخالف نے سخت نگاہوں سے اس کی پشت کو گھورا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

بہزاد شاہ جانتا تھا ماہا فیض اسے کیوں پسند نہیں تھی لیکن ان سب میں اس لڑکی کا کوئی قصور نہیں نکلتا تھا تو کیوں وہ سزا کی مستحق ٹھہرتی لیکن یہ بات سفیر شاہ کو سمجھانا مشکل تھا۔

سفیر شاہ جا کر سو گیا اور پھر کئی دن اپنے کاموں میں مصروف رہا۔

"فون اٹھاؤ میرا یو فول!"

اس نے ماہا کو کتنی کالز کی تھی آج بارہ دونوں بعد لیکن اس نے ایک کال نہ سنی تھی اس کی اس لیے اب میسج کرتے ڈرایا تھا۔

اور اس کی توقع کے عین مطابق اس ڈرپوک لڑکی نے اگلی بیل پر اس کی کال اٹھا لی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"فون کیوں نہیں اٹھا رہی تھی بیوقوف لڑکی؟"

"بھائی۔۔۔۔"

"نام مت لو اس آدمی کا۔"

"مجھے ملنا ہے تم سے۔۔۔۔!"

URDU NOVEL BANK

سفیر شاہ آغاز میں غصے میں اور پھر کچھ سوچتا مسکراتا بولا پراسرار مسکراہٹ۔

"کی---کیوں؟"

"مل کر بتاؤں گا کیوں؟ آج کالج سے واپسی پر ڈرائیور کو وقت لیٹ کا بتانا۔"

"میں ایسا نہیں کروں گی!" وہ چیخی اور پھر دھڑکتے دل کے ساتھ فون کاٹ دیا۔

"ماہا فیض بہت بُرا کیا تم نے خود کے ساتھ!" وہ کہتا اٹھ کھڑا ہوا اور باہر نکل گیا۔

اس لڑکی کو بتائے مطوبہ وقت پر وہ اس کے کالج کے باہر موجود تھا پھر شان و شوکت سے اترتا کالج میں داخل ہوا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اور سفیر شاہ کو کون نہیں جانتا تھا فوراً اسے آفس میں بھیجا گیا۔

"ہمارے لیے خوشی کا باعث ہے آپ کا آنا سفیر شاہ" پرنسپل تو پھولے نہیں سما رہی تھی۔

" پارٹ ٹو! آرٹس رول نمبر آٹھ سو دو ماہا فیض کو بلائیں!!!"

"لیکن------آپ کیسے جانتے ہیں اسے اور----"

URDU NOVEL BANK

"مجھے سوالات کے جواب دینا پسند نہیں ہے جلدی بلائیں اسے مجھے دیر ہو رہی ہے۔"

"ہم ایسے کسی کو نہیں بلا سکتے سر بات سمجھیں اور اس کے بھائی۔۔۔۔۔"

"تو آپ چاہتی ہیں مس ہُما کے آپ کے بچے کو سکول واپسی پر لاتے آپ کے ڈرائیور کو کچھ لوگ روک لیں اور آپ کے بچے کو۔۔۔۔۔"

"میں بلاتی ہوں۔۔۔۔"

وہ فوراً سے فون کان کے ساتھ لگاتی ماہا فیض کو بلانے کا کہنے لگی۔

"آگے بھی ایسے ہی کرنا ہے آپ نے اور مجھے امید ہے یہ بات ہم دونوں کے بیچ رہے گی!" اس نے جیب سے ایک پیکٹ نکالتے ان کی میز پر رکھا اور باہر نکل گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ جانتا تھا کس انسان کو کیسے ڈیل کرنا ہے۔

ماہا کو نہیں بتایا گیا تھا اسی لیے وہ اپنے ڈرائیور کا سوچتی باہر نکل گئی۔

لیکن سامنے ہی اس کی سفید گاڑی کو دیکھتے اس کا وجود خوف سے کانپا۔

اس نے واپسی کے لیے قدم بڑھائے لیکن سفیر شاہ کے گارڈ نے ایسا ہونے نہ دیا۔

"سر انتظار کر رہے ہیں!"

اس نے جھک کر آہستہ سے کہا اور پھر سیدھا کھڑا ہوا تو ماہا نے خوف سے کانپتے وجود پر قابو پاتے قدم اس کی طرف بڑھائے۔

وہ شخص اسے ہر بار پہلے سے زیادہ خوفزدہ کر دیتا تھا وہ کیا چاہتا تھا اس سے وہ نہیں جانتی تھی جو اسے یوں ہی سرِ راہ ملا تھا اور اب--------

"دس منٹ دیر کر دی تم نے ماہا فیض------!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسے باہر ہی کھڑے دیکھ سفیر شاہ نے گاڑی کا شیشہ نیچے کرتے کہا تو وہ ڈر کر اچھلی۔

"میں----"

"اندر بیٹھو!"

پلیز----

URDU NOVEL BANK

"اندر بیٹھو نہیں تو تمہیں ہاتھ لگا کر بٹھانے میں مجھے کوئی دِقت نہیں ہو گی لیکن یقیناً تمہاری روح پرواز کر جائے گی ماہا فیض!"

وہ غرایا تو وہ فوراً سے بیٹھ گئی۔

لیکن وہ بالکل دروازے کے ساتھ چپک کر سِمٹ کر بیٹھی تھی۔

اس کی یہ احتیاط سفیر شاہ نے نفرت سے دیکھی تھی۔

"فائل لینے میں تم ناکام رہی ہو اس کی سزا تو بنتی ہے نا اب!" وہ زہر خند لہجے میں بولا تو ماہا نے سر اٹھاتے اسے دیکھا۔

آنکھیں نمکین پانی سے بھرنے لگی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ماہا فیض رونا نہیں کہ تمہارے آنسو مجھے مزید غصہ دلائیں گے" وہ بولا تو ماہا نے تیزی سے آنکھیں رگڑ ڈالی۔

"گڈ! سیکھ جاؤ گی!"

سفیر شاہ نے کہتے سگریٹ سلگایا اور اسے فرصت سے دیکھا کیونکہ جو وہ اب کہنے والا تھا اسے جان کر یقیناً سامنے والے کی روح پرواز کر جاتی۔

URDU NOVEL BANK

"ماما میں جا رہی ہوں!" وہ سیڑھیاں اترتی اونچی آواز میں لگی۔

"عقل کب آئے گی تمہیں حائقہ؟ نہ میں پوچھتی ہوں تمہارے باپ نے تمہیں اتنی ڈھیل ہی کیوں دی ہے کہیں سے نہیں لگتا تم بائیس سالوں کی ہو۔"

"ماما باقی واپسی کے لیے بچا کر رکھیں ابھی مجھے نکلنا ہے" وہ کہتی ان کے گال کو چومتی بھاگ گئی۔

"اوئے ببلو کے بچے؟"

"آپا میری باری چل رہی ہے میں ایک بھی گیند آپ کو کھیلنے نہیں دوں گا۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تمہاری ہے اتنی ہمت جلدی کرو بلا پکڑاؤ مجھے میں پہلے ہی لیٹ ہو رہی ہوں" ابھی ہی تو اس کی ڈگری مکمل ہوئی تھی اور سکندر صاحب نے اسے دوست کی مدد سے جاب دلوائی تھی۔

آپااااا۔۔۔۔۔وہ بچہ دہائی دینے لگا۔

"کیا آپا ہاں!"

"جب میں واپسی پر کپ کیک لاؤں گی تو مجھے ندیدوں کی طرح دیکھا تو دیدے نکال دوں گی تمہارے۔"

"اچھا لے لو باری!" ببلو نے کپ کیک کے لالچ پر فوراً سے بلا اس کے آگے کیا۔

چل فضلو کروا بال! فضل نے بال کروائی تو اس نے بلا گھما کر گیند پر مارا تو گیند ہوا میں اڑتی سامنے والوں کی کھڑکی میں جا ٹکرائی۔

وہ بلا وہیں پھینکتی بھاگ کر گلی سے فوراً نکل گئی جبکہ بچے اس کا منہ دیکھتے رہ گئے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اور پھر گلزار آنٹی جو کہ بھاری بھر کم عورت تھی اسے صفائیاں دینے لگے کہ کھڑکی کا شیشہ انہوں نے نہیں توڑا۔

"حائفہ آپا کو کبھی باری نہیں دیں گے اب!" ببلو نے منہ بسورتے کہا اور گھر چلا گیا۔

URDU NOVEL BANK

افففف گلزار آنٹی نے تو بچوں کا بُرا حال کر دیا ہو گا چلو کوئی بات نہیں واپسی پر ایک ایک بسکٹ دوں گی مان جائیں گے وہ اپنی لالچ پر ہنسی اور آگے بڑھ گئی۔

"بھائی مال روڈ جانا ہے!" رکشے والے کو روکتے پوچھا کیونکہ اس کی بس چھوٹ گئی تھی۔

"بیٹھ جائیں!"

"بیٹھ کیوں جائیں! پہلے پیسے تو بتائیں مناسب لگے تو بیٹھو گی کہ ایسے ہی بیٹھ جاؤں" وہ کڑے تیوروں سے بولی۔

"پانچ سو!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

رکشے والے نے اس چھٹانک بھر کی لڑکی کو دیکھا جس نے شارٹ فراک کے ساتھ پجامہ اور اوپر حجاب کیا تھا گوری دمکتی صاف رنگت پر پھولے گلابی گال، ڈارک براؤں آنکھیں، پرکشش نقوش اور تیکھا ناک وہ خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ معصوم بھی دِکھتی تھی۔

لیکن معصوم صرف دکھتی تھی نہیں تو سامنے والے جو ناکوں چنے چبوا دیتی تھی۔

URDU NOVEL BANK

"پانچ سو میں میں کوئٹہ ہو آؤں کرنے والی باتیں کیا کریں آپ لوگ!" اسے تو صبح ہی صبح تپ چڑھ گئی۔

"روز ڈھائی سو دے کر جاتی ہوں بتائیں لیں گے تو۔"

"باجی تین سو!" رکشہ والا شریف ہی تھا اسلیے فوراً پیسے کم کر گیا۔

"ڈھائی سو سے تو دس روپے بھی زیادہ نہیں بولیں؟"

"اچھا بیٹھ جاؤ باجی!"

رکشہ والا پہلی سواری کھونا نہیں چاہتا تھا اس لیے اس لڑکی کو بٹھا لیا جو بس دیکھنے میں ہی معصوم لگ رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

آفس پہنچتے ہی اس نے سب کو باری باری سلام کیا تھا وہ جلد ان سب میں گھل مل گئی تھی۔

کیسے ہیں شفیق انکل؟ اس نے چینل کے ڈائریکٹر سے یوں دوستانہ انداز میں پوچھا۔

"سر بولا کرو مجھے حائفہ!" وہ مصنوئی غصے سے بولے۔

URDU NOVEL BANK

"ابھی مجھے عادت نہیں ہوئی نا!" وہ سر نفی میں ہلاتے رہ گئے۔

"آج کا کیا کام ہے میرا انکل؟" وہ ان کے آفس میں جاتی بولی۔

"آپ نے آرٹیکل لکھنا ہے!"

کس پر؟

"بہزاد شاہ پر-----"

"اووو! وہ جو ڈیزائنر ہیں؟ اور جو سیاست میں جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔"

بالکل!

"پر سر وہ تو بڑے کوئی کھڑوس ٹائپ ہیں پچھلی بار صدف گئیں تھی وہ تو کتنی سئینیر ہیں مجھ سے بہزاد شاہ نے تو انہیں بھی انٹرویو نہیں دیا تھا۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میری بات ہو گئی ہے حائفہ! آپ سوال تیار کریں لیکن کوئی بھی اس کی نجی زندگی کے بارے میں نہ ہو" وہ اسے آخر میں تنبیہ کرتے بولے۔

اوکے!

URDU NOVEL BANK

وہ سوال تیار کرنے لگی اور جلد ہی آفس میں یہ بات پھیل گئی کہ حائفہ سکندر بہزاد شاہ کا انٹرویو لینے جا رہی ہے۔

"اففففف سر نے مجھے کیوں نہیں چُنا؟"

"ہائے تمہیں چانس ملے گا بہزاد شاہ کو دیکھنے کا۔"

"کیا ڈیشنگ بندہ ہے وہ لیکن بہت اکڑو ہے!"

ایسی کئی باتیں صبح سے سنتے وہ تنگ آگئی تھی۔

"آخر ایسی بھی کیا بلا ہے یہ بہزاد شاہ!"

وہ بڑبڑائی اور پھر آفس کی گاڑی میں اس کی کمپنی کے لیے نکل گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ کمپنی جہاں ان کے ڈیزائین بنتے تھے وہ اندر داخل ہوئی تو اسے لگا وہ وہاں گُم جائے گا۔

اتنی بڑی اور خوبصورت عمارت اس کا آفس بھی بہت بڑا اور شاندار تھا کیونکہ وہ بہت بڑا اور مشہور چینل تھا لیکن اس جگہ کی بات ہی اور تھی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سب لڑکیاں ہیل کی ٹِک ٹِک سے شور مچاتی یہاں سے وہاں گھوم رہی تھیں وہ سب کی سب مشرقی لباس میں تھیں اسے لگا شاید وہ وہاں اکیلی ہے جو حجاب میں اور مغربی لباس میں موجود ہے۔

"جی کس سے ملنا ہے آپ کو؟"

ریسپیشن پر موجود اس لڑکی نے حائفہ کو اوپر سے لے کر نیچے تک عجیب نگاہوں سے دیکھتے استسفار کیا۔

"وی نیوز کی طرف سے ہوں سر شفیق نے بھیجا ہے بہزاد شاہ کے انٹرویو کے لیے۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اوکے میں چیک کرتی ہوں۔"

"ٹھیک ہے سب سے اوپر والے فلور پر چلی جاؤ!"

وہ کچھ چیک کرتی بولی تو حائفہ لفٹ کی جانب چل پڑی۔

پھر چوتھے فلور جو سب سے اوپر والا تھا وہاں نکلی نیچے کے فلور پر جتنا شور تھا یہاں اتنی خاموشی تھی ایسا لگتا تھا جیسے یہاں کوئی کام کرتا ہی نہ ہو۔

URDU NOVEL BANK

"بہزاد شاہ کا انٹرویو!"

اس سے پہلے کہ وہ واحد لڑکی جو وہاں موجود تھی اس سے وہی سوال پوچھتی وہ خود ہی بتانے لگی اس لڑکی نے بھی اپنی ڈائری میں چیک کیا تو حائفہ نگاہیں گھما کر رہ گئی۔

"کمپنی کا مالک نا ہو گیا ملک کا وزیرا عظم ہو گیا بھئی!" وہ کڑھ گئی۔

"جلدی دیکھیں پلیز میں تھک گئی ہوں!"

حائفہ نے حجاب سیٹ کرتے کہا تو لڑکی نے حیرت سے اس کے نخرے دیکھے۔

"اندر چلی جائیں! لیکن جب تک وہ خود کم اِن نا کہیں اندر والے کمرے میں جانے کی ضرورت نہیں ہے!" وہ بولی تو حائفہ منہ بناتے چلی گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جہاں وہ داخل ہوئی وہ ایک چھوٹا کمرہ تھا جس کے ساتھ ایک کمرے کا دروازہ منسلک تھا جو اس وقت بند تھا یقیناً وہی پر تھا وہ شہنشاہ۔

"اُفف پتا نہیں کتنا انتظار کرنا ہو گا۔۔۔"

URDU NOVEL BANK

"آیوین انکل نے مجھے بھیج دیا۔۔۔۔اس سے اچھا تو وزیرا عظم سے مل لیتی اس میں بھی اتنا ٹائم نہ لگتا۔"

"تو تم فائل نہیں لے پائی۔۔۔۔!"

"میں نے کوشش۔۔۔۔۔۔!"

"کوشش ہی تو نہیں کرتے ماہا فیض کر کے دِکھاتے ہیں! تو اب جو کہ تم نہیں کر پائی تو سفیر شاہ یوں ہی غلطیوں کو نظرانداز نہیں کیا کرتا۔"

وہ اپنا ہاتھ بڑھاتا اس کے آگے سے بوتل پکڑنے لگا کہ وہ کچھ سمجھتی تیزی اور سے دروازے سے چپک گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بیوقوف لڑکی!_

"کیا مصیبت ہے؟"

"اور تم نے سفیر شاہ کو کیا سمجھ رکھا ہے تم جیسیوں کو ہاتھ لگانے میں سفیر شاہ کو رتی برابر بھی دلچسپی نہیں ہے!"

URDU NOVEL BANK

اور یہ دوسری بار تھا کہ وہ اس کی یوں تذلیل کر گیا تھا۔

اور اب کی بار ماہا فیض برداشت نہیں کر پائی تھی اپنی روح، اپنی عزتِ نفس پر لگا یہ تیر۔

"مجھ جیسی سے کیا مراد ہے آپ کا؟"

" کیسی لڑکی ہوں میں؟ آپ خود کو کیا سمجھتے ہیں بہت پاکیزہ اور نیک یہ غلط فہمی ہے آپ کی آپ ایک شیطان صفت انسان ہیں اور-----"

سفیر شاہ نے اس کے ہاتھ پر ہلکا سا سگریٹ رکھا اور پھر ہٹا دیا بالکل ہلکا سا۔

کیونکہ اگر یہ حرکت بہزاد شاہ کو پتا چلتی تو نجانے وہ سفیر شاہ کو کیا سزا دیتا۔

ماہا کے منہ سے سسکی برآمد ہوئی اس نے سفیر شاہ کو بے یقینی سے دیکھا۔

اگر یہ اسے ڈرانے کے لیے کیا گیا تھا تو مخالف جیت گیا تھا کہ وہ ماہا فیض کو خوفزدہ کرنے میں سو فیصد کامیاب رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"ابھی صرف ہلکا سا ہے یہ اگر میری بات نہ مانی تو تمہارے ساتھ میں کیا کر سکتا ہوں تم جانتی نہیں ہو اور گلی بار اس طرح زبان مت چلانا میرے آگے" وہ دھاڑا تو ماہا سہم گئی۔

"آج شام اپنی دوست کے گھر جانے کا کہہ کر تم آؤ گی آگے سے میں تمہیں پِک کروں گا۔"

"کیوں؟"

"ویسے تو میں جواب دینے کا متحمل نہیں ہوں لیکن یہ بات تمہارے لیے جاننا ضروری ہے کہ ہم آج نکاح کر رہے ہیں۔"

وہ اتنے آرام سے بولا کہ ماہا کو لگا وہ کوئی عام کر رہا ہو اسے لگا کسی نے کھولتا ہوا پانی اس پر گرایا ہو اس کے رونگٹے کھڑے ہوئے۔

"یہ کیا بکواس۔۔۔۔۔؟" وہ چیخنا چاہتی تھی۔

"آواز آہستہ رکھو!" سفیر شاہ نے اس کے احتجاج کو وہی روک دیا۔

"اب جا سکتی ہو!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"یہ کبھی ممکن نہیں ہو پائے گا!" وہ رونے لگی تھی بے بسی سے۔

"کیوں کسی اور سے محبت ہے جو اتنا چیخ رہی ہو؟"

"میں بھائی کو بتا۔۔۔۔۔"

"موسٹ ویلکم وائف ٹو بی۔۔۔۔!"

"ایسا کرتے تم میرا کام اور بھی آسان کر دو گی کیونکہ تمہارا بھائی تمہیں خود ہی مار دے گا اور اگر تم ایسا نہیں کرتی تو بھی کیونکہ میں اپنے ساتھ تمہاری تصاویر تمہارے بھائی کو بھیج دوں گا!"

اس نے کہتے گاڑی میں اپنے سامنے لگے چھوٹے سے بالکل نانظر آنے والے کیمرے کی طرف اشارہ کیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ماہا کا وجود سکتے کی ضد میں تھا۔

کیا کوئی یوں بھی کر سکتا ہے؟

کیا کوئی اتنا بھی گر سکتا ہے؟

کیا کوئی اتنا بھی ظالم ہو سکتا ہے جتنا سامنے موجود شخص تھا؟

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کیا کوئی کسی سے اتنی نفرت بھی کر سکتا ہے؟

وہ کیا چاہتا تھا۔

اسے نفرت ہوئی۔۔۔اتنی نفرت کہ اسے لگا وہ اس جذبے کو صرف سامنے موجود شخص پر ہی وقف کر دے گی بے بسی کی انتہا پر پہنچ کر اس کے آنسو چھلک پڑے۔

"تم ایسا نہیں۔۔۔۔"

"میں ایسا ہی کروں گا۔۔۔۔"

"تمہارا ڈرائیور دس منٹ کی دوری پر ہے یہ منہ دھو اور جاؤ!" اس نے پانی کی بوتل جو پہلے اٹھائی تھی وہ اسے تھمائی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"آئی ہیٹ یو!"

"آئی ہیٹ یو مور دین یو وائف ٹو بی ڈونٹ وری۔"

(مجھے تم سے زیادہ نفرت ہے ہونے والی بیوی فکر نہ کرو)

وہ بنا اس کی بوتل تھامے دوپٹے سے چہرہ صاف کرتی باہر نکلنے لگی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"اور اگلی بار یہ دوپٹہ پٹی کی صورت مجھے گلے میں نہیں سر پر نظر آنا چاہیے!"

وہ کہتا سگریٹ سلگاتا آنکھوں پر چشمہ لگا گیا۔

ماہا فیض نے دروازہ زور سے بند کیا جو زور اس شخص پر نہیں چلا تھا وہ اس نے دروازے پر نکال دیا تھا پھر اپنے ڈرائیور کا انتظار کیا جو تین منٹ بعد آگیا تھا وہ غائب دماغی سے بیٹھ گئی۔

تو سفیر شاہ نے بھی ڈرائیور کو چلنے کا کہا۔

ماہا نے سارا دن یہی سوچتے گزار دیا تھا کہ اب اسے بخار ہو گیا تھا۔

"کاش ماما آپ میرے پاس ہوتی!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے سسکی بھرتے سوچا۔۔۔۔اس کے پاس بس اسکا باپ اور بھائی تھے وہ بھی شاید نام کے جنہوں نے اسے دنیا بھر کی سہولیات میسر کیں تھی اور کچھ نہیں۔

وہ کس اذیت میں زندگی گزارتی آئی تھی اس سے بہتر اس کا رب جانتا تھا۔

URDU NOVEL BANK

اسے لگا پیسہ سب نہیں ہے لیکن رشتے سب کچھ ہیں جو اس کے پاس بالکل نہیں تھے باپ ملک سے باہر تھا نجانے کتنے مہینوں سے اور بھائی گھر میں رہتے سانس سکھائے رکھتا تھا۔

اس نوکروں کی فوج کے ساتھ وہ کیا ہی کر لیتی آخر میں جائماز کو اپنی جائے پناہ سمجھتے وہ پہروں روتی رہتی کہ وہ تنگ آگئی تھی اکیلے پن سے۔

لیکن پچھلے کچھ دنوں سے اس کے ساتھ جو ہو رہا تھا وہ ناقابلِ فراموش تھا۔

وہ کون تھا؟ کیا چاہتا تھا وہ نہیں جانتی تھی لیکن نکاح کا سنتے وہ خوفزدہ تھی بہت۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کس کو بتاتی جا کر! اس نے تکیے میں منہ دیتے سسکیوں کا گلہ گھوٹنا چاہا۔

"سفی مجھے سختی پر مجبور نہ کرو!"

بہزاد شاہ اس وقت طیش کے عالم میں اپنے کمرے میں چکر لگا رہا تھا جب سے اسے سفیر شاہ کی حرکت کا پتا لگا تھا۔

"بھائی میں آپ کو بتائے بغیر یہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔"

URDU NOVEL BANK

"بتائے بغیر یا اجازت لیے بغیر؟"

بہزاد شاہ نے آئیبرو اچکاتے اس سے پوچھا کیونکہ سفیر شاہ ہر کام کی اجازت اس سے لیتا تھا۔

"بھائی یہ میں کسی صورت بھی کروں گا۔"

"تو ٹھیک ہے بتانے کیوں آئے ہو وہ بھی نکاح کر کے بتا دیتے!" بہزاد شاہ خاموشی سے اپنی جگہ پر بیٹھ گیا تو سفیر شاہ تڑپ اٹھا۔

وہ دنیا سے لڑ سکتا تھا لیکن بہزاد شاہ کو ناراض نہیں کر سکتا تھا اس لیے اس کے پاس اس کے سامنے گھٹنوں کے بل اس کے ہاتھ تھامتا بیٹھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اس شخص تک ہمیں وہی پہنچا سکتی ہے۔"

"تو اس کے لیے تم نکاح کرو گے "اُس" سے؟"

بہزاد شاہ کو اب تک ہضم نہیں ہو رہی تھی اس کی بات۔

"کسی نا کسی سے تو شادی کرتے ہی ہیں تو میں اُس سے کر لیتا ہوں کیا فرق پڑتا ہے؟" وہ نگاہیں چراتا بولا وہ خود بھی جانتا تھا کتنی بیکار بات کر رہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

"جہاں تک مجھے یاد ہے شاہ شادی جیسی خرافات میں تم نہیں پڑھنا چاہتے تھے تو پھر اچانک کیوں اور ماہا فیض ہی کیوں؟"

"میں آپ کو وجہ بتا چکا ہوں۔"

"اور میں بھی بتا چکا ہوں کہ صنفِ نازک کی کوئی جگہ نہیں بنتی ہمارے کام میں اور نہ ہم اسے استعمال کر سکتے ہیں۔"

"اگر آپ چاہتے ہیں کہ بنا نکاح کیے اسے اپنے مقصد کے لیے استعمال کروں تو مجھے اعتراض نہیں ہے لیکن اس کی اجازت آپ کبھی نہ دیتے اس لیے سوچا ہے میں نے یہ۔"

"تم نبھا سکتے ہو "اُس" سے؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بھائی میں انفارم کر دوں گا آپ کو!"

اسے آواز آئی اور ساتھ ہی دروازہ کھلا تو وہ جو کہنی میز پر ٹکائے اس پر چہرہ رکھے ایک ایک چیز کو غور سے دیکھ رہی تھی سیدھی ہوئی۔

URDU NOVEL BANK

دروازہ پورا نہیں کھلا تھا نا شاید وہ بولنے والا جانتا تھا اس کی وہاں موجودگی کو۔

"ادا جعفری کا کیا کرنا ہے؟" اسنے جو الزام لگایا ہے اس پر آپ نے کیا سوچا ہے۔

نجانے آگے سے کیا کہا گیا وہ اندر موجود شخص کی آواز نہیں سن پا رہی تھی۔

"بھائی وہ نجانے کس کے گناہ کو آپ کا بچہ کہہ رہی ہے مجھے اجازت دیں میں راتوں رات اس کو غائیب۔۔۔۔"

حائفہ کا منہ کھل گیا۔

"امیروں کی حقیقت؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے سر جھٹکا لیکن دماغ لے کہا حائفہ جلدی لکھو لوگوں کو ان جیسے لوگوں کی حیثیت سے واقف ہونا چاہیے۔

"آپ اسے چھوڑ دیں! بیشک آپ دنیا کے سامنے اسے ڈیٹ کر رہے ہیں ہمارا مقصد اسکے باپ تک پہنچنا ہے۔"

حائفہ نے جلدی سے نوٹ کیا۔

URDU NOVEL BANK

اسے ڈر بھی لگا ان لوگوں سے اور کراہیت بھی آئی۔

ٹھیک ہے میں کچھ نہیں بول رہا لیکن اگر مجھے لگا کہ پانی سر سے اوپر جا رہا ہے تو میں آپ کی بھی نہیں سنوں گا۔

وہ جو بھی تھا دروازہ کھولتا باہر نکلا لیکن اس لڑکی کو دیکھتا ٹھٹک کر رُکا جو تیزی سے کچھ نوٹ بک پر نوٹ کر رہی تھی۔

"کون ہو؟" سفیر شاہ نے سرد سے لہجے میں پوچھا۔

"اممم ! بہزاد شاہ سے ملنا ہے!" وہ بھی سنجیدہ سی جواب دینے لگی۔

"لکھ کیا رہی ہو؟" سفیر شاہ نے اس کی ڈائری کو دیکھتے کہا۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ااممم بہت اچھا ایڈیٹر ہے یہاں کا بس اسی سے مرعوب ہوتی تصویر میں اتار رہی تھی یہاں کی خوبصورتی کو۔"

وہ جلدی سے اپنا سکیچ آگے کرتی بولی جو اس نے ان کی باتوں سے پہلے بنانا شروع کیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

"ایک بات جان لو کچھ الٹا سیدھا بولا تو جان سے جاؤ گی" وہ اسے ٹھنڈے لہجے میں دھمکاتا نکل گیا۔

"جان سے جاؤ گی بڑے خدا بنے پھرتے ہیں منہ تو دیکھیں اپنا چھچھوندر!"

حائفہ نے منہ ٹیڑھا کرتے اس کی نقل اتاری اتنے میں دروازہ کھلا اور وہی لڑکی تیزی سے اندر آئی تب تک وہ شخص جو بہزاد شاہ ہی تھا یقیناً وہ بھی تیزی سے باہر آیا۔

"سر جعفری صاحب آئے ہیں۔"

"بٹھاؤ انہیں میں آتا ہوں!" وہ بولا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"سر آپ کا انٹرویو؟"بہزاد نے اب تک اس لڑکی کو نہیں دیکھا تھا جو وہیں موجود تھی۔

"جو بھی ہے واپس بھیج دو کل دیکھیں گے!"

وہ بولتا باہر نکل گیا جب کہ حائفہ تو منہ کھولے اسے دیکھتی رہ گئی۔

"سن لیا؟ اب کل آئیے گا!"

وہ لڑکی کہتی باہر نکل گئی تو حائفہ کا غصے سے بُرا حال ہوا۔

اس نے بہزاد شاہ کی شکل نہیں دیکھی تھی اب تک کیونکہ وہ تیزی نکل گیا تھا۔

صرف سوٹ بوٹ میں چھپاتے اس شخص کی پشت ہی دیکھ پائی تھی وہ۔

"اففففف!"

امیروں کے چونچلے۔۔۔۔زرا ان کو جو شرم آلئے کہ ہم گاڑی کا پٹرول اور وقت نکال کر آئیں ہیں ان سے! اے سی میں بیٹھے صاحب زادوں کا انٹرویو لینے۔

وہ جلتی کڑھتی نیچے جانے کے لیے لفٹ مین بنا دیکھے کہ کوئی اور بھی ہے داخل ہوئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تب ہی اس کا فون بجا۔

صدف کا فون تھا اسنے فوراً اٹھایا۔

وہ شخص جو اس لڑکی کے اندر آنے پر غصے سے اس کی پشت گھور رہا تھا اسے بات کرتے سُن مٹھیاں بھینچ گیا۔

"کیا بتاؤ صدف آپی---کہاں لارڈ صاحب کا انٹرویو ہوا پوچھیں مت-----ان لوگوں کو شرم ہی نہیں ہے دو گھنٹے انتظار کیا ہے میں نے اور اینڈ پر صاحب بادشاہ اور شنشہا کہتے نکل گئے کہ کل بلا لینا۔"

"پٹرول جیسے کل ان کا باپ ڈلوا کر دے گا گاڑی میں!" کہنے کو یہ ڈگریاں باہر سے لائیں ہیں اور مینرز جو زرا برابر ہوں ان میں!

وہ جلتی کڑھتی بولتی چلی جا رہی تھی۔

وہ شخص اپنے بارے میں اس کی گل افشانیاں سنتے ضبط سے لب بھینچ گیا۔

ماتھے پر سلوٹوں کا اضافہ ہوا تھا اس کا یہ بدتمیز اور اپنے لیے گستاخ لہجہ سن کر وہ کہاں کسی کی باتیں سنا کرتا تھا کبھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ باہر نکل گئی تو وہ تیزی سے باہر نکلا۔

"یہ کون ہے؟" اس نے ریسپشن پر اس کی طرف اشارہ کرتے پوچھا۔

"سر شفیق نے بھیجا تھا انٹرویو کے لیے!"

اس نے بتایا تو بہزاد لب بھینچتے باہر گیا جہاں گاڑی اس کا انتظار کر رہی تھی۔

URDU NOVEL BANK

اس نے گاڑی میں بیٹھتے اس لڑکی کو دیکھا جو دھوپ سے بچنے کے لیے گالوں پر ہاتھ رکھتی غصے سے کسی کی تلاش میں تھی۔

اور پھر چینل کی گاڑی کو دیکھتے وہ بیٹھتی چلی گئی تو وہ سر جھٹک گیا۔

سزا تو بہرحال اس لڑکی کو ملنی ہی تھی کبھی نا کبھی آخر بہزاد شاہ کے بارے میں بکواس کر کے گئی تھی وہ اور وہ بھی اس کے منہ پر۔

وہ کام کرتا گھر چلا گیا-----یہ کمپنی تو بس سہارا تھی مقصد تو اسکا کچھ اور تھا۔

آج کل وہ سیاست کے لوگوں میں اٹھنے بیٹھنے لگا تھا تو کام اور بڑھ گیا تھا اس کا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اگلی صبح کا اخبار تو سب نے پڑھ لیا تھا شاید جو نہیں بھی پڑھتے تھے انہوں نے بھی پڑھا تھا۔

آخر پہلے ہی صفحے پر بڑے بڑے حروف میں بہزاد شاہ کا اصل روپ لکھا تھا۔

بہزاد شاہ کی اصلیت کہ وہ کیسا شخص ہے۔

" لوگوں کو استعمال کر کے چھوڑ کر اپنا نام تک نہ دینے والا بہزاد شاہ۔"

"گھمنڈ اتنا کہ کسی سے بات کرنا پسند نہیں کرتا۔"

"لوگوں کو انتظار کرواتا ہے اور انٹرویو تک دینا پسند نہیں کرتا۔"

"اِل مینرڈ بہزاد شاہ اور ایسے کئی الفاظ اس کی شان میں لکھے گئے تھے۔"

آرٹیکل کے اختتام پر حائفہ سکندر، وی نیوز یہ نام پڑھتے اس نے اخبار پھاڑ دیا اور فون کان سے لگایا۔

"کیوں چھاپا آپ نے یہ آرٹیکل؟"

"اس کی بھاری قیمت اٹھانی پڑے گی آپ کی سو کالڈ جرنلسٹ کو۔"

"یہ سراسر بکواس ہے کسی قسم کا کوئی انٹرویو دیا ہی نہیں میں نے تو کیسے آپ کا ادارہ ایسی بکواس اور واحیات باتیں چھاپ سکتا ہے؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"آپ جانتے ہیں میں اگر کاروائی کروں تو وہ جرنسلٹ اور آپ کا چینل ایسے ختم ہو گا کہ لوگوں کو معلوم بھی نہیں پڑے گا کہ اس قسم کا کوئی ارادہ تھا بھی کبھی۔"

"اور آپ جانتے ہیں بہزاد شاہ کہتا نہیں کر جاتا ہے بنا انجام کی پرواہ کیے۔"

URDU NOVEL BANK

وہ آگے سے شاید معافی مانگ رہے تھے۔

آخر سب کو اپنے کاروبار پیارے تھے۔

"اس لڑکی کو بولے میرے آفس آئے اور مجھ سے معافی مانگے آپ کے ادارے کی طرف سے اور کل صبح کی خبروں میں یہ بات چھپ جانی چاہیے کہ یہ ساری باتیں بے بنیاد اور جھوٹی تھی چوبیس گھنٹے ہیں آپ کے پاس۔"

"اس کے بعد کسی اچھے کی امید بہزاد شاہ سے مت رکھیے گا" وہ کہتا کال کاٹ گیا۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس چھٹانک بھر کی بیوقوف لڑکی کے ساتھ کیا کر ڈالتا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تم ماری جاؤ گی میرے ہاتھوں کم عقل لڑکی!"

وہ دھاڑا اور اٹھتا کام پر نکل گیا۔

"سر جعفری صاحب اور بھی ہیں لوگوں کی کالز۔۔۔۔۔"

URDU NOVEL BANK

"فون بند کر دو کسی کو کوئی صفائی دینے کا موڈ نہیں ہے میرا۔۔" وہ کہتا اپنے کمرے میں بند ہو گیا۔

سر آفس۔۔۔۔۔

"اب دوبارہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا تو اس کا آخری دن ہو گا یہاں۔"

وہ دھاڑتا سب کے منہ پر دروازہ بند کر گیا تو وہ سب لرز کر رہ گئے۔

پھر کچھ ہی دیر میں تیار ہوتا آفس کے لیے نکل گیا۔

سب نے اس لڑکی پر اِنا للہ پڑھ لی تھی کہ اسے اب بہزاد شاہ کے ہاتھوں کوئی نہیں بچا سکتا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

دوسری طرف سارے آفس والوں کے کان شفیق الرحمن کے دروازے پر لگے تھے جہاں سے غصے سے بولنے کی آوازیں آرہی تھی اور اندر حائفہ تھی۔

"آپ نے کہا تھا آپ نے انٹرویو لیا ہیں اس کا؟"

میں نے ۔۔۔

"لیا تھا یا نہیں؟ وہ دھاڑے۔"

"شفیق انکل میری بات----"

"حائفہ کل آپ نے بہزاد شاہ کا انٹرویو لیا تھا کل یا نہیں؟؟؟"

"نہیں پر------"

"تو کس بنا پر وہ سب لکھا تم نے؟ تم جانتی ہو اس کا انجام کیا ہو گا؟"

"یہ سچ ہے میں نے بیشک ان کا انٹرویو نہ لیا ہو لیکن سب کچھ سچ تھا وہ کسی سے اس بارے میں بات کر رہے تھے وہ بھائی تھا شاید ان کا اور----"

بسسس---!

" میں سکندر کی وجہ سے سب برداشت کر گیا ہوں حائفہ اگر نہیں چاہتی ہو کہ میں اسے بتاؤں یا تمہیں اس نوکری سے نکال دوں جاؤ اور معافی مانگو اس سے۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ہرگز نہیں!"

"جھوٹ لکھا ہوتا تو ضرور مانگتی سب سچ تھا آپ مجھ پر یقین کریں۔"

"تم پر یقین کر بھی لوں میں تو اسنے دھمکی دی ہے کہ وہ یہ کمپنی بند کروا دے گا ہزاروں لوگوں کا روزگار جڑا ہے یہاں سے سب بے روزگار ہو جائیں گے!"

URDU NOVEL BANK

وہ چِلائے تو وہ چہرہ جھکا گئی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے۔

وہ صحیح کہہ رہے تھے۔

اور اس نے جان لیا کہ طاقت میں خود سے بڑے لوگ جھوٹے بھی ہوں تو دنیا

ان کی عزت کرتی ہے۔

"میں چلی جاؤں گی۔"

"میں آج کے بعد کوئی ایسی حرکت نہیں کروں گی بابا کو مت بتائیے گا۔۔"

"وہ تمہارا کرئیر تباہ کر سکتا ہے حائفہ!" اب کہ وہ نرمی سے بولے۔

میں سمجھ گئی۔۔۔۔سچ کی یہاں کوئی گنجائش نہیں ہے اس نے آنکھیں رگڑتے

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

آنسو صاف کیے۔

"اس سچ کا کیا کروں گی بیٹا جس سے آپ کے ساتھ ساتھ ہزاروں لوگوں کی جان

خطرے میں ڈل جائے؟"

میں سمجھ گئی میں جاتی ہوں وہ باہر نکل گئی۔

اور پھر وہ اسی جگہ کھڑی تھی جہاں سے وہ کل نکلی تھی۔

URDU NOVEL BANK

اس نے آنکھیں میچی جو پہلے ہی ہلکی سی سوج گئی تھی سارے راستے رونے کی وجہ سے اور گال گلابی ہو گئے تھے۔

اس نے ہونٹ کاٹے اور سیدھا لفت مین داخل ہوئی اور مطلوبہ جگہ پر پہنچ گئی۔

"حائفہ سکندر؟ وی نیوز؟" اسی کل والی لڑکی نے پوچھا۔

جی؟

"سر آپ کا ہی انتظار کر رہے ہیں!"

وہ بولی تو حائفہ اندر کی طرف قدم بڑھا گئی دل کو مضبوط کیے۔

---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یہ مقصد پورا ہونے تک ہے!" وہ بہزاد شاہ سے نگاہیں ملاتا اپنے مقصد سے آگاہ کرنے لگا۔

"ہرگز نہیں! اگر تم سوچتے ہو کہ ہمارا مقصد پورا ہو جانے کے بعد اسے چھوڑ دو گے تو بھول جاؤ!"

"نکاح مزاق نہیں ہے!

URDU NOVEL BANK

اگر کر لیا تو قیامت تک نبھانا پڑتا گا!"

بہزاد شاہ حتمی انداز میں بولا کہ کسی کی زندگی خاص طور پر کسی عورت کی زندگی سے کھیلنے کے حق میں وہ بالکل نہ تھا۔

"مجھے منظور ہے!" سفیر شاہ نے دل میں کچھ سوچتے کہا۔

آخر میں وہ بہزاد شاہ کو منا ہی لیتا کہ اس لڑکی کے ساتھ وہ کہاں رہنا چاہتا تھا۔

نکاح تو محض اسے ازیت دینے کے لیے کر رہا تھا لیکن وہ نہیں جانتا تھا ایسا کرتے وہ گناہ کا مترادف ٹھہرتا تھا۔

"یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے شاہ؟'

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سفیر شاہ نے تیزی سے سر ہلایا تو بہزاد شاہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے گلے لگایا تو سفیر شاہ اس سے لگتا اپنے بھائی کی محبت خود میں اتارنے لگا۔

ان دونوں بھائیوں کی جان بستی تھی ایک دوسرے میں۔

"کیا وہ راضی ہے؟" بہزاد شاہ نے اچانک پوچھا تو وہ گڑبڑا گیا۔

"اس کا جواب آپ جانتے ہیں!"

URDU NOVEL BANK

سفیر شاہ بولا تو بہزاد شاہ کے چہرے پر سنجیدگی چھا گئی۔

"آخر میں اگر اس نے مجھ سے مدد مانگ لی تو تم جانتے ہو سفی کہ بہزاد شاہ تم پر اسے فوقیت دے گا!" بہزاد شاہ نے اسے حقیقت بتائی لیکن اس وقت وہ کچھ سُننا نہیں چاہتا تھا

وہ صرف اس وجود کو نقصان پہنچانا چاہتا تھا جس سے نفرت تھی اسے۔

وہ اسے تکلیف دینا چاہتا تھا کہ نفرت کا علاج اسے اس سے بہتر کچھ نا لگا تھا۔

شام کے وقت وہ تیار تھا اس نے فیض مینشن کے تمام کیمراز کو ہیک کر لیا تھا اور ماہا فیض کو کال کرنے لگا جو وہ اٹھا نہیں رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ڈیمم!

اسے طیش آیا اس لڑکی پر اسے جلد یہاں سے نکلنا تھا کیونکہ اشعر فیض کبھی بھی آسکتا تھا وہ ڈرتا نہیں تھا لیکن ایسے میں ماہا فیض کو وہاں سے نکالنا مشکل ہو جاتا۔

URDU NOVEL BANK

اس نے کام والی سے رابطہ کیا جس نے ماہا کا بخار میں ہونے کا بتایا تھا لیکن سفیر شاہ پر اثر نہیں پڑا تھا۔

"میں انتظار کر رہا ہوں لگلے دس منٹ میں وہ پچھلی سڑک پر مجھے ملنی چاہیے!"

وہ کہتا کال کاٹ گیا اور یہاں سے وہاں چکر کاٹتے اپنی سفید گاڑی کو ٹھوکر رسید کرنے لگا۔

اگر وہ نا آئی؟ اس کے ماتھے پر جال بچھنے لگا کیونکہ گھڑی نو کا ہندسہ اب عبور کر گئی تھی۔

جب وہ سامنے سے آتی دکھائی دی اسے زبردستی لایا گیا تھا وہاں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میں نہیں جاؤں گی کہیں!"

وہ سفیر شاہ کو دیکھتے ہی چٹک پڑی اور پوری قوت سے چلائی تو سفیر شاہ نے ناگواری سے اسے تکا اور پھر کام والی کو اس کے پیسے دیتے روانہ کیا۔

"بیٹھو!"

"ہرگز نہیں!" وہ ہلکا ہلکا کانپ رہی تھی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سفیر شاہ نے اس کے بازو کو سخت گرفت میں لیتے اسے گاڑی میں دھکا دینے والے انداز میں بٹھایا اور اندر بیٹھتے ہی ڈرائیور کو حکم دیا گاڑی تیزی سے سڑک پر دوڑی تھی۔

"اتارو مجھے-----"

"آواز اب حلق سے نہ نکلے وائٹ روز نہیں تو زبان گدی سے نکالنا خوب جانتا ہوں میں۔"

اسکے لہجے کی سفاکیت اور سرد نگاہوں کو دیکھتے وہ ڈر کر دروازے کے ساتھ چپکی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سارے راستے رب العزت کے نام کا ورد کرتی آئی تھی کہ شاید کوئی معجزہ ہو جائے اور وہ وہاں سے غائب ہو جائے۔

وہ کوئی فلیٹ تھا جہاں وہ آئے تھے اس کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے کہ مولوی سامنے بیٹھا اب کلمات ادا کر رہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

"بچی کی رضامندی کے بغیر یہ ممکن نہیں ہے شاہ صاحب!" وہ بولے تو ویڈیو کال میں نظر آتے شخص کے چہرے پر خرکت تاثرات چھائے۔

شاہ!

بہزاد شاہ نے اسے پکارا تو وہ لب بھینچتے گہری سانس بھر گیا پھر ماہا فیض کو بازو سے تھامتے اندر کمرے میں لایا۔

"کیا چاہتی ہو؟"

"واپس جانا چاہتی ہوں ----"

"یہ زبردستی نکاح نہیں کرنا مجھے!"

" کسی انجان شخص سے جسے میں جانتی بھی نہیں جو کچھ ہی دن پہلے میری زندگی میں آیا ہے اور اب مجھے مارنا چاہتا ہے۔"

"مارنا تو واقعی مقصد ہے میرا تمہیں اور میں کون ہوں یہ تمہیں میرے قریب آنے پر ہی پتا چلے گا اس لیے اب کوئی ڈرامہ مت کرنا۔"

"مجھے کسی صورت منظور-----"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سفیر شاہ آگے بڑھا اور اس پر جھکا۔۔۔۔۔

"کسی غیر محرم سے یوں ملنا قبول ہے تو مجھے منظور ہے یہ سب ابھی رکوا دیتا ہوں میں کیونکہ آنے والے کچھ مہنیوں میں تمہیں صرف سفیر شاہ کو جھیلنا ہے اپنی نازک جان پر!"

وہ اس قدر سرد لہجے میں بولا کہ ماہا فیض کا چہرہ تپ اٹھا اور جسم اس کے سرد پن سے کانپتا جامد سا ہو گیا۔

اتنی سفاکیت!

پھر اس نے چہرہ جھکایا اور گہرے سانس بھرنے لگی کہ ہوا میں آکسیجن کی کمی ہوئی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سفیر شاہ نے اس کے ہاتھ کو تھاما اور باہر لے جانا چاہا۔

یہ جان لیں کہ ماہا فیض آپ کو معاف نہیں کرے گی! وہ نم لہجے میں بے بسی سے بولی۔

URDU NOVEL BANK

ماہ فیض سے معافی مانگی بھی نہیں جا رہی وہ کہتا باہر نکل گیا بنا پیچھے دیکھے شاید وہ جانتا تھا کہ اب کی بار وہ انکار نہیں کرے گی۔

پھر بہزاد شاہ اور کئی گارڈ کی زیرِ نگرانی میں نکاح شروع کیا گیا۔

ماہا کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔۔اس کا پورا وجود تپ رہا تھا۔

نجانے اس نے کیسے وہ دو لفظ ادا کیے تھے کیونکہ اب ایجاد و قبول کی باری سفیر شاہ کی تھی اور اس کے بعد مولوی صاحب نے شاید انہیں رشتہ ازواج میں بندھ جانے پر مبارکباد دی تھی۔

کیا کسی کو کسی کی تباہی پر بھی مبارکباد دی جاتی ہے؟ وہ بس یہی سوچے گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ہاتھ گود میں بے حس و حرکت پڑے تھے اور آنکھیں اب خشک تھیں وہ کسی شخص سے بندھ گئی تھی اس دنیا کے سب سے مظبوط رشتے کے حیثیت سے۔

جس نے یہ سب کیوں کیا تھا اس کے علاؤہ کوئی نہیں جانتا تھا۔

اس نے نگاہیں اٹھا کر سفیر شاہ کو دیکھا جو سب کو رخصت کرتا اسی کی طرف آرہا تھا اور ماہا فیض حوش و حواس سے بیگانہ ہوتی ایک طرف کو گری تھی۔

URDU NOVEL BANK

سکرین کے دوسرے پار بہزاد شاہ نے ہونٹ بھینچے سخت نگاہوں سے سفیر شاہ کو دیکھتے کال ڈسکنیٹک کی تو سفیر شاہ نے نفرت سے سامنے وجود کو دیکھا۔

"کم اِن!"

دروازہ کھٹکھٹانے پر وہ اندر داخل ہوئی تو بہزاد شاہ نے اسے دیکھا۔

کالی شلوار قمیض پر سرخ رنگ کا حجاب کیے سوجی آنکھوں اور گلابی ہوتے ناک اور گالوں سے وہ چھوٹی سے لڑکی اندر داخل ہوئی۔

"بیٹھو!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ بیٹھ گئی لیکن نگاہیں اٹھا کر اوپر نہیں دیکھا۔

"میں کل کے لیے معافی چاہتی ہوں آپ سے مسٹر بہزاد!" وہ بس بولی تو اتنا اور اٹھنا چاہا۔

"مس حائفہ سکندر ابھی میں نے جانے کو نہیں کہا"

URDU NOVEL BANK

وہ ٹھنڈے لہجے میں بولا کہ اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ سی پیدا ہوئی اور وہ نگاہیں اٹھا گئی اور سامنے ہی اس کی نگاہوں سے زبردست تصادم پر نظروں کا زاویہ موڑ گئی۔

جو اس وقت بھی تھری پیس سوٹ میں بالوں کو سیٹ کیے ماتھے پر سلوٹوں کا جال لیے ہوئے تھا۔

اس کے آفس کی لڑکیاں صحیح کہتی تھی وہ پُرکشش تھا بے حد اتنا کہ سامنے موجود کسی بھی لڑکی کو ٹھٹکنے پر مجبور کر دے وہ فوراً نگاہیں ہٹا گئی۔

"شکل سے حسین اور دل سے منافق!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا وضاحت دیں گی اپنے جھوٹ کے بارے میں؟" وہ بولا۔

"کچھ بھی نہیں!"

"میں نے جو کچھ لکھا آپ بھی جانتے ہیں اس میں کچھ بھی جھوٹ نہیں تھا۔۔۔۔ کل جب آپ اپنے بھائی سے زیر بحث تھے کسی ادا نامی لڑکی کے بارے میں تو میں وہیں موجود تھی اور سب سن رہی تھی میں نے وہی سب لکھا جو سنا اور

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

باقی کی باتیں بھی آپ جانتے ہیں کتنی درست ہیں خیر یہاں میں صرف ان لوگوں کے لیے آئی ہوں جن کی روزی چھیننے کی آپ نے دھمکی دی تھی۔"

"میں ایک بار پھر معزرت خواہ ہوں۔"

"اور۔۔۔۔"

وہ جو تب سے نگاہیں جھکائے سب بول رہی تھی اپنے جوتوں سے کچھ ہی فاصلے پر مردانی شوز دیکھتے تھمی۔

وہ اٹھ کر اس کے نزدیک آگیا تھا پر کب۔۔۔اسے کیسے پتا نہ چلا؟

اس نے نگاہیں اٹھائی اور اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی کہ سر اس کے سینے سے ٹکراتے ہوئے بچا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تو آپ لوگوں کی نجی باتیں بھی سُنتی ہیں اور پھر اسے چھاپتی بھی ہیں کمال زبردست!" وہ سرد سے لہجے میں بولا۔

"میں معافی مانگ چکی ہوں میں چلتی ہوں۔"

"رُکو!"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

" اپنے سوالات پوچھو اور انٹرویو مکمل کرو جو کل چھاپا جائے گا اور اس کے اختتام پر تم لکھوں گی کہ غلطی تمہاری تھی تم نے کسی غلط فہمی کی بنا پر وہ سب چھاپا تھا۔"

"مجھے منظور ہے!"

"لیکن کیا آپ جانتے ہیں سارا ایلیٹ کلاس میری بات پر آنکھیں بند کر یقین کر کے گا لیکن مڈل اور لوئیر کلاس کے لوگ جان جائیں گے کہ یہ معافی کس طرح لی گئی ہے---"

وہ بولی تو بہزاد شاہ کو لگا وہ چھوٹی سی لڑکی اس کے منہ پر تماچہ مار گئی ہے۔

"حائقہ سکندر! تم جانتی ہو میں تمہارے ساتھ کیا کر سکتا ہوں؟"

"کیا کر سکتے ہیں بتائیں میں سُن رہی ہوں؟ کیونکہ آپ خدا نہیں ہیں اس لیے مجھے ڈرائیں نہیں" وہ اسکی بھرتے بولی۔

"سچ میں؟" وہ اس کے دور ہونے کو اس کا ڈرنا سمجھتا اس پر لطیف سی چوٹ کر گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"یہ فاصلہ میں ہر انجان اور غیر مرد سے رکھتی ہوں آپ قریب آئے تو مجھے اٹھنا پڑا۔"

اور بہزاد شاہ کا لگا وہ خود پر ضبط نہیں کر پائے گا۔

"شٹ اپ۔۔۔۔۔شٹ دا ہیل اپپپپ!"

"انٹرویو پورا کرو اور نکلو فوراً۔"

وہ بولا تو سامنے موجود لڑکی پل میں ہل کر رہ گئی اس کی دھاڑ پر پھر خود کو نارمل ظاہر کرتے سوالات کرنا شروع کیے اور انہیں ڈائیری پر اتارنے لگی۔

"شادی کب کریں گے آپ؟" ایک آخری سوال پوچھتے اس نے سر اٹھتے بہزاد کو دیکھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"آپ کیوں اتنی دلچسپی رکھتی ہیں میری شادی میں مس حائفہ؟"

وہ بولا تو حائفہ نے لعنت بھیجی صدف کے اس سوال کے ایڈ کروانے پر۔

"ٹھیک ہے بہت شکریہ آپ کا وقت دینے کا میں چلتی ہوں۔"

"شفیق صاحب کو بولیے گا اگلی بار تمہارے علاوہ کسی اور کو بھیجیں کیونکہ کل کے بنے جرنلسٹس کے لیے وقت نہیں ہے!" بہزاد شاہ کے پاس وہ کہتے نکل گیا۔

حائفہ کا دل کیا اس شخص کو مار دے۔

"کوئی اتنا بُرا کیسے ہو سکتا ہے؟"

وہ سوچتی باہر نکل گئی وہ دونوں لفٹ کے پاس کھڑے ہوئے۔

"میرے بعد آئیے گا آپ!" وہ پل میں اس کی اوقات کا تعین کر گیا۔

"مجھے شوق نہیں آپ کی کمپنی کا مسٹر بہزاد سیڑھیاں ہم جیسے لوگوں کو لیے بنی ہیں میں وہ استعمال کرلیتی ہوں" وہ کہتی چلی گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بہزاد شاہ کو خود کے ضبط پر حیرت ہوئی یہ اس کی انتیس سالہ زندگی کی پہلی لڑکی تھی جو اس کے ساتھ یہ لہجہ اپناتی اب تک بچی ہوئی تھی۔

وہ باہر نکل گئی تو وہ اندر موجود کمرے میں جاتا سارے ڈیزائن دیکھنے لگا۔

URDU NOVEL BANK

نگاہیں لاشعوری طور پر کھڑکی سے باہر پڑیں جہاں ہوا سے اس کی قمیض اور حجاب دونوں اڑ رہے تھے اور وہ فائل اور بیگ کے ساتھ بمشکل انہیں سنبھال رہی تھی۔

اسے نجانے کیوں وہ منظر ناگوار گزرا۔

"اس لڑکی سے بولا اندر آ کر انتظار کرے!"

وہ جانتا تھا وہ اپنی گاڑی کا انتظار کر رہی ہے اس نے اپنے سیکرٹری کو کہا جس نے منہ کھولے پہلے بیزار کو دیکھا پھر دوڑتا باہر گیا۔

میم پلیز اندر انتظار کر لیں۔

"کیوں؟"

وہ تیکھے لہجے میں بولی تو سیکرٹری گھبرا گیا اور مڑ کر کھڑکی سے دیکھتے بہزاد کو دیکھا اور پھر اندر آگیا مایوس ہوتے کیونکہ وہ لڑکی وہیں کھڑی تھی۔

"بیوقوف عورت!"

بہزاد نے سختی سے لب آپس میں پیوست کیے اور اسے گاڑی میں بیٹھتے دیکھ کام پر لگ گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

معافی نامے کے ساتھ آرٹیکل کے پبلش ہوتے ہی خاموشی چھا گئی تھی۔

لیکن حائفہ سکندر کو بہزاد شاہ ایک آنکھ نہیں بھایا تھا اور مخالف سمت بھی کچھ ایسا ہی معاملہ تھا۔

بہزاد شاہ نے ایک دعوت منعقد کی تھی تمام سیاسی جماعتوں کے لیڈروں کے لیے کیونکہ سیاست میں آہستہ آہستہ اپنے قدم جما رہا تھا۔

جہاں اس کی اتنی ترقی لوگوں کو حیران کیے ہوئے تھی تو کہیں لوگ اس سے نفرت اور جلن کا شکار بھی تھے۔

میڈیا کو بھی بلایا گیا تھا کیونکہ اس کی سالگرہ بھی تھی جو وہ مناتا نہیں تھا لیکن کسی خاص مقصد کے لیے یہ سب کیا گیا تھا جو کوئی نہیں جاتا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بہزاد شاہ کی دعوت کا دعوت نامہ ہماری کمپنی کو بھی موصول ہوا ہے صدف نے اسے بتایا سب لڑکیوں کے کان کھڑے ہوئے لیکن حائفہ نے ان سنی کر دی۔

"سچ میں؟"

URDU NOVEL BANK

"اووو! سر شفیق نجانے کس خوش قسمت کو ساتھ لے کر جائیں گے؟" لڑکیوں نے سوچا۔

"کسی کو بھی نہیں سوائے حائقہ کے" صدف نے سب کے سر پر بم پھوڑا تھا۔

وہ جو تب سے عدم دلچسپی سے بیٹھی تھی جھٹکے سے سر اٹھایا۔

"کیا مطلب؟"

"مطلب یہ کہ تم، میں اور غازی جارہے ہیں سر کے ساتھ۔"

"مجھے نہیں جانا میں جا کر کیا کروں گی اور مجھے دلچسپی نہیں ہے ان چوروں کی دعوتوں میں جانے کی۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"

"میں اپنی جگہ کسی کو بھی۔۔۔۔"

"بالکل نہیں۔۔۔۔سر شفیق تم پر پہلے ہی غصہ ہیں۔۔۔۔انہوں نے ہم تینوں کا نام لیا ہے اور اس میں کافی مدد ملے گی تمہیں وہاں تم نئے لوگوں سے ملو گی بات چیت کرو گی جو تمہیں مستقبل میں فائدہ پہنچائے گی۔"

URDU NOVEL BANK

"لیکن ۔۔۔۔۔"اس نے کچھ کہنا چاہا۔

اب بھی اعتراض ہے تو سر سے بات کر لو! صدف نے کندھے اچکائے تو منہ بسورتے بیٹھی رہی۔

"کب جانا ہے؟"

"آج رات!"

"اففففف!"

وہ گھر چلی گئی تھی۔

"بیٹا آج آپ نے جانا ہے کسی دعوت پر مجھے شفیق نے بتا دیا ہے؟" اس کے بابا نے پوچھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

یہ سکندر صاحب کا چھوٹا سا مڈل کلاس گھرانہ تھا جہاں وہ کسی سرکاری سکول کے استاد تھے ان کی اہلیہ سائمہ سکندر گھریلو عورت تھی ان کی دو ہی اولادیں تھیں حائفہ اور اس سے چھوٹا حسن جو ابھی گیارویں جماعت میں تھا۔

سکندر صاحب کی ایک ہی بہن تھی جن کی بھی دو ہی اولادیں تھیں۔

URDU NOVEL BANK

حائفہ میں سکندر صاحب کی جان بستی تھی کیونکہ وہ ان کی اکلوتی بیٹی اور پہلی اولاد تھی۔

وہ اسے اس شعبے میں نہیں بھیجنا چاہتے تھے لیکن اس کی ضد پر انہوں نے گھٹنے ٹیک دیے تھے اور دوسری وجہ یہ بھی تھی کہ شفیق ان کے کافی اچھے دوست تھے جو خود ایک چینل کے مالک تھے۔

"جی بابا!"

"اوکے تیار ہو جاؤ میں چھوڑ دوں گا!"

اوکے!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ماہا نے دکھتے سر کو دباتے آنکھیں کھولنی چاہی جو کھلنے سے انکاری تھیں۔
آنکھیں کھولتے ہی اسے کچھ وقت لگا تھا اور پھر کل کے مناظر اس کے ذہن پر چھن سے برسے تو اس کا سانس رُک گیا۔

URDU NOVEL BANK

"نکاح!"

ہاں کل ہی تو نکاح کیا تھا اس نے ایک انجان شخص کے ساتھ۔

اس نے اپنے سر کو تھام لیا جو اب بُرے طریقے سے درد کررہا تھا کہ اس کی آنکھیں فوراً نم ہو گئیں۔

اس کے باپ اور بھائی کو پتا چل جاتا تو؟

اس کا سانس خشک ہوا۔

شاید وہ انہیں کا دشمن تھا لیکن درمیان میں عورت کیوں آتی ہے مردوں کی لڑائی میں اس کے زہن میں یہ سوال سب سے پہلے ابھرا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اگر کسی مرد نے دوسرے مرد کو برا کہنا ہے تو وہ اس سے منسلک عورت کو گالی دے گا اور بدلہ لینا ہے تو بھی عورت زات کا استعمال کیا جائے گا کیوں؟

کیا عورتیں اتنی بے وقعت ہوتی ہیں؟

URDU NOVEL BANK

مردوں سے وہ خوفزدہ ہونے کے ساتھ ساتھ متفکر بھی تھی اسے مرد پسند ہی نہیں تھے یا شاید اسے مردوں کو پسند کرنے کی کوئی وجہ بچپن سے اب تک دِکھی ہی نہیں تھی۔

جہاں اس کی ساتھی لڑکیوں نے دولت اور نجانے کس کس سہولت کی خواہش کی تھی اس نے توجہ اور محبت کی کی تھی جو اسے اب تک نصیب نہیں ہوا تھا اور نا شاید مرتے دم تک ہونا تھا۔

اس نے یہ بات مان لی تھی جیسے کہ ماہا فیض کی زندگی میں رشتے نہیں لکھے گئے۔

وہ اٹھنے لگیں لیکن چکراتے سر نے اجازت نہ دی تو وہ وہیں لیٹی رہی اور حوش و حواس سں پھر سے بیگانہ ہو گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اور اسے کوئی پوچھنے تک نہ آیا اور ایسا پہلی بار نہیں ہوا تھا۔

آخری آنسو اپنی اس بے قدری پر نکل کر اسکے تکیے میں جذب ہو گیا۔

سفیر شاہ نے اسے اس کے بے ہوش ہوتے ہی نفرت سے دیکھا اور اس کے کمرے تک پہنچا دیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

بہزاد شاہ سے پڑنے والی متوقع ڈانٹ پر وہ خود کو تیار کر چکا تھا۔

"سفیر شاہ اگر ان سب میں اس لڑکی کو نقصان پہنچا تو تم بہتر جانتے ہو کہ میں کیا کر سکتا ہوں تمہارے ساتھ؟" بہزاد شاہ نے سگریٹ سلگاتے اسے کہا۔

"بھائی!

آپ دنیا میں میرے ہر دشمن کی طرف داری کریں میں برداشت کر لوں گا لیکن اس کی نہیں۔"

"اُس کی کیوں نہیں؟"

" اپنی اس بے ساختہ نفرت سے نکل آؤ سفی اس سے پہلے کہ کسی ناقابلِ تلافی نقصان کے زمرے میں قید ہو جانا پڑے اور بدلے میں تم خالی ہاتھ ٹھہرا دیے جاؤ۔"

"ایسا کچھ نہیں ہو گا!

اور وہ لڑکی کبھی اتنی اہمیت نہیں رکھ سکتی۔"

"میں نے سالوں اس سے نفرت کی ہے۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"ان سب میں اس کا کوئی قصور میری نظر میں نہیں نکلتا تو دشمنی کی بھینٹ اسے چڑھانا عبث جائے گا تمہارا۔"

"اس کا قصور نہیں ہے۔۔۔۔سچ میں؟"

"اس کی وجہ سے اس شخص نے۔۔۔۔۔۔اس کے حلق میں کچھ پھنسا کہ وہ بات بھی مکمل نہ کر پایا۔

مناہل شاہ کی موت پر اس شخص نے ماہا فیض کے موسمی بخار کو فوقیت دی تھی میں سب بھول بھی جاؤں نا تو وہ قیامت خیز منظر نہیں بھول پاؤں گا" کہتا باہر نکل گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تو بہزاد شاہ نے خود پر ضبط کے کڑے بٹھاتے گہری سانس بھری اور فون کان سے لگایا۔

"کتنے دن مزید وہ شخص رہے گا وہاں؟"

"سر اس کا کام تو ہو گیا ہے لیکن مزید وہ کچھ دن یہاں رکنے کا ارادہ رکھتا ہے اور آپ جانتے ہیں اس کی سرگرمیاں کس قسم کی ہیں۔"

URDU NOVEL BANK

"تو بس پھر اس کی اسی سرگرمیوں کی خبر رکھو اتنے قریب سے کہ اس کو خبر تک نہ ہو اس کو وہاں ماریں گے جہاں اسے پانی کی بوند تک نصیب نہیں ہو گی۔"

اوکے سر!

سفیر شاہ نے تیزی سے کام نپٹائے تھے ان سب میں وہ ایک زات کو فراموش کر گیا تھا اور وہ زات تھی ماہا فیض کی یا اب ماہا سفیر شاہ کی۔

آج ایک ہفتہ گزر گیا تھا ان کے نکاح کو اور وہ دوبارہ اس کے سامنے نہیں گیا تھا بلکہ وہ یاد ہی کہاں آئی تھی اسے۔

یاد تو صرف وہ آتے ہیں جن سے دلی وابستگیاں ہوا کرتی ہیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا مسئلہ ہے؟"

"سر وہ-------"

ماہا کی ملازمہ نے اس کا دماغ صبح ہی صبح گھمایا تھا اور اس پورے ہفتے میں وہ وقتاً فوقتاً اسے کال کرتی رہی تھی جو اس نے نہیں اٹھائی تھی۔

"بولو؟"

URDU NOVEL BANK

اب کہ وہ تحمل سے بولا کہ ماہا فیض کے علاؤہ وہ عورتوں سے تحمل مزاجی ہی برتا کرتا تھا لیکن ماہا فیض سے تعلق نفرت کا تھا۔

"آپ کو میڈم کے بارے میں بتانا تھا----"

"کیوں اس کا بھائی مر گیا ہے جو مجھے اس کے بارے میں بتانا ہے----؟" وہ فریش ہو کر نکلا ہی تھا ابھی خود پر پرفیوم کا بے دریغ استعمال کرتا بولا۔

"نہیں وہ گھر پر نہیں ہیں۔"

"سر وہ میڈم آپ کی بیوی----"

"جلدی بولو میرا وقت برباد نہ کرو----"اسے لقب بیوی اور وہ بھی ماہا فیض کے لیے یہ لفظ پسند نہ آیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"وہ پچھلے ایک ہفتے سے بیمار ہیں بخار ہے کافی تیز۔"

"بخار سے کوئی مرا نہیں کرتا----!!!"

وہ اتنی سفاکیت سے بولا کہ اس ملازمہ کو بھی اس کے لہجے کی نفرت بھری آنچ محسوس ہو گئی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

"ایسے وہ مر جائیں گی سر----!" وہ ہمدردی میں بولی۔

"ٹھیک ہے میں دیکھ لیتا ہوں!"

"اس کا بھائی کہاں ہے اور باپ----ویسے تو اس کا باپ بہت جان دیتا ہے اپنی بیٹی پر" وہ کریدتا بولا۔

"وہ دونوں گھر نہیں ہیں کافی دنوں سے!" وہ بس اتنا بولی تو وہ کال کاٹتا باہر نکل گئی۔

اپنی سفید گاڑی کو خود ڈرائیو کرتا وہ وہاں پہنچا تھا اور بڑے دھڑلے سے اس کے کمرے تک پہنچا تھا جبکہ ملازمہ تو غش کھاتے کھاتے بچی تھی۔

صد شکر کہ ابھی اتنی صبح باقی ملازم نہیں آئے تھے۔

وہ اندر داخل ہوا تو کمفرٹر میں موجود سامنے موجود وجود کو دیکھتے اس نے بیزاری سے پیچھے موجود ملازمہ کو دیکھا۔

"دوا نہیں دی اسے؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"دی ہے لیکن کھانا پینا ان کا پہلے ہی کم ہے تو دوا نے زیادہ اثر نہیں کیا اور۔۔۔۔"

"جائیں میں دیکھ لیتا ہوں" وہ بولا تو وہ نکل گئی۔

سفیر شاہ کو بہزاد شاہ کی وارننگ یاد آرہی تھی جس نے ماہا فیض کے ساتھ اس کے رشتے کو بارہا یاد کروایا تھا اسے اور تنبیہہ کی تھی کہ وہ کچھ سخت نہ کرے۔ وہ آگے بڑھا اور کمفرٹر اس کے چہرے سے ہٹایا لیکن اس کے وجود میں کوئی جنبش نہ ہوئی۔

"کیا مصیبت ہے؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ بیزاریت سے بولا اور پھر کندھے سے پکڑتے اسے سیدھا کیا جو اندھے منہ پڑی تھی۔

اس کے بال پسینے سے بھیگے تھے شاید اور چہرہ پیلا پڑا تھا نائٹ ڈریس میں وجود تھی وہ جس کے اوپری بٹن کُھلے تھے اور دعوت نظارہ بنے تھے کہ اس کی سلک کی شرٹ بائیں کندھے سے ڈھلکی تھی۔

URDU NOVEL BANK

پہلی بار کسی عورت کے اتنا نزدیک تھا وہ وہ بھی محرم رشتے میں بندھے ہوئے۔

اس نے ماہا کے چہرے کو دیکھا جو معصومیت جھلکاتا اس وقت اپنی حالت کا چیخ چیخ کر اعلان کر رہا تھا۔

ماہا! اس نے تیزی سے اس کا چہرہ تھپتھپایا اور شرٹ کو دوبارہ کندھے پر جمایا۔

یہ پہلی بار تھا کہ ماہا فیض کو سفیر شاہ نے ہاتھ لگایا تھا ایسا کرتے اس کے احساسات عجیب سے ہوئے تھے لیکن اپنے جذبات پر بند باندھنا اُسے اچھے سے آتا تھا۔

ماہا نے مندی مندی آنکھیں کھولتے اسے دیکھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اٹھو!"

سفیر شاہ نے اسے تیزی سے سیدھا کر کے بٹھانا چاہا تو وہ کمزوری کے باعث اٹھتی اس کے سینے سے جا لگی تو سفیر شاہ نے ہونٹ بھینچے۔

اس کے ریشمی بال سفیر شاہ کے سینے پر بکھرے تھے۔

"مجھ ----مجھے---مار---مارنے----آئے----ہو---نا؟"

URDU NOVEL BANK

وہ ٹوٹی بکھری سی اس کے رحم و کرم پر اسی کی سفاکیت کی کہانی اسے سنا رہی تھی جیسے وہ اس کے غم کو کم کرنے میں معاون ثابت ہو گا۔

"اٹھو! فریش ہو!"

سفیر شاہ نے اسے خود سے دور کرنا چاہا لیکن وہ اپنا سارا وزن اس پر چھوڑ گئی تو سفیر شاہ پل کے لیے ٹھر گیا۔

پھر تیزی سے اٹھتے اسے کھینچ کر کھڑا کرنا چاہا لیکن یہ بھی عبث گیا کیونکہ وہ کمزوری کے باعث کھڑے ہونے کی حالت میں بھی نا تھی۔

لیکن سفیر شاہ نے بھینچے ہونٹوں کے ساتھ اس کو وقفے سے اس کے وزن پر کھڑا کیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ویسے اپیا تیار کیا ہی ہونا ہے تم نے تیار ہو کر بھی ایسی ہی لگتی ہو انس کی زبان میں کھجلی ہوئی تھی۔

ہاں خود تو جیسے تم بڑے کوئی پرنس ہو چھوارے کہیں کے!

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ اپنی جون میں آتی بولی تو اس کا لب و لہجہ سنتے جہاں سکندر صاحب مسکرائے وہیں سائمہ بیگم نے ماتھا پیٹا۔

یہ چھوارا کیا ہوتا ہے؟ انس سب بھول کر پوچھنے لگا۔

جو شادی میں بِد ملتی ہے اس میں سوکھی ہوئی کھجور ہوتی ہے نا وہ بالکل ویسے دِکھتے ہو تم وہ کندھے اچکاتی لاپرواہی سے بولی۔

اپیا تمیز سے زرا! انس تو اچھل ہی پڑا تھا اپنی اتنی بے عزتی پر۔

شروع کس نے کیا تھا؟ اور ویسے بھی میں تم سے زیادہ حسین ہوں ہے نا بابا؟

سکندر صاحب نے مسکراتے سر ہاں میں ہلایا وہ ہمیشہ اپنی بیٹی کی سائیڈ ہی لیتے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ماما۔۔۔؟ انس نے فوراً ماں کو گھسیٹا تھا۔

اچھا اچھا چھوڑ تُو اس کو کھانا کھا۔۔۔۔نبیلہ بیگم نے حائفہ کو گھورا جسے رتی برابر فرق نہ پڑا تھا۔

پھر وہ تیار ہونے چلی گئی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

افففف میرے پاس ایک کپڑا نہیں ہے!

وہ پوری الماری کے کپڑوں کو انڈیلے بیٹھی تھی کپڑے آدھے اس کے اوپر اور آدھے اردگرد بکھرے تھے۔

یہ کیا حال کیا ہے ہوا ہے حائقہ بچی ہو تم؟ نبیلہ بیگم نے غصے سے استفسار کیا۔

اماں کوئی کپڑے نہیں ہیں کیا پہنوں؟

یہ کیا آگے پڑا ہے؟ انھوں نے کڑے تیوروں سے اسے دیکھا۔

یہ تو سب پہن لیے ہیں نا! وہ معصومیت سے بولی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اچھا چل جا میری الماری میں سب سے اوپر والے خانے میں کالا فراکپڑا ہے تیرے لیے عائشہ (درزن) سے بنوایا تھا۔

سچ میں کب؟

چاہیے یا نہیں تجھے؟

چاہیے چاہیے---وہ کہتی بھاگ گئی اور فوری طور پر وہ نکال کر لائی۔

URDU NOVEL BANK

افففففف اماں یہ کتنا خوبصورت ہے! آپ نے پہلے کیوں نہیں دیا مجھے؟

ہاں تاکہ تُو تب ہی پہن لیتی!

چل جلدی تیار ہو جا اب! وہ کہتیں وہیں بیٹھ کر تسبیح پڑھتی اس تیار ہوتا دیکھتے لگی۔

جس نے پہلے ہی شاور لے لیا تھا بال سوکھ گئے تھے جنہیں جُوڑے میں قید کر لیا گیا تھا۔

کپڑے پہنتے اس نے خود کو آئینے میں دیکھا وہ کالے رنگ کا پاؤں کا چھوتا سادہ سا شفون کا فراک تھا جس کے گلے پر سیدھ میں بٹن لگے تھے چیونٹ والے ریشمی بازو تھے جس پر اس نے چوڑیاں پہنی اور نیچے کھسا پہنتے ہلکا سا میک کیا اور کالا ہی حجاب سیٹ کرتے دوپٹہ پیچھے کمر سے لاتے بازوؤں میں ڈالا۔

اماں کیسی لگ رہی ہوں؟

نبیلہ بیگم سے ایک ایک چیز اس نے پوچھیں تھی۔۔وہ ان کی رائے کے خلاف ایک بھی چیز نہیں کرتی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

پیاری لگ رہی ہے چل جا لیٹ نا ہو جائیں۔

اچھا ہیلز پہنوں یا کھسہ؟

پہن کر دِکھا زرا دونوں؟ پھر اس نے دونوں پہن کر دکھائیں تو نبیلہ بیگم نے اسے کھسے پہننے کو کہا۔

اس کی سفید رنگت اس کالے لباس میں اور بھی دمک رہی تھی۔

وہ اس پر پڑھ کر پھونکتی اس کے ساتھ ہی باہر نکلی جہاں وہ اپنے باپ کے پاس کھڑی ان سے تعریفیں کرواتی ان کے گال کھینچ رہی تھی۔

چلیں جائیں بھی اب!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اور سن حائقہ خبردار اگر تو نے وہاں کوئی شرارت کی تو اور وقت پر گھر آجائیں۔

اماں وہاں کیا ہی شرارت کروں گی میں اور شفیق انکل واپسی پر چھوڑ دیں گے۔

اچھا چل جا اب!

وہ انہیں خدا حافظ کرتی چلی گئی۔۔۔حائقہ کو سکندر صاحب نے کمپنی چھوڑ دیا تھا جہاں سے انہوں نے شفیق کے ساتھ جانا تھا۔

وہ روانہ ہو گئیں تھی اور پھر کچھ ہی دیر میں وہ

دعوت کی جگہ پر پہنچ گئے تھے۔

وہاں نکلتے حائفہ نے منہ کھولے اس جگہ کو دیکھا۔

اتنا تو اس کا پورا محلہ تھا جتنا دور دور تک اس دعوت کی سجاوٹ دِکھ رہی تھی۔

منہ بند کرو حائفہ صدف نے ٹوکا تو وہ شرمندہ ہوئی اور پھر سب کے ساتھ اندر

داخل ہوئی جہاں رنگ و بو کا سیلاب امڈ آیا تھا۔

سوٹ بوٹ میں موجود مرد اور خوبصورت ماڈرن لڑکیاں اور سجاوٹ کا تو کوئی موازنہ

ہی نہ تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اففف کتنا پیسہ ہے ان لوگوں کے پاس ----- وہ بس یہی سوچ پائی۔

سر شفیق تو لوگوں سے ملنے لگے تھے---- غاشی بھی چلا گیا اب وہ اور صدف بچے

تھے۔

کتنا بورنگ ہے!

اس نے یہاں وہاں دیکھتے کہا جہاں سب ایک دوسرے سے باتوں میں مصروف تھے۔

کہاں بورنگ ہے آفس کی تمام لڑکیاں یہاں آنے کو مر رہی تھیں اور تم ہو کہ۔۔۔۔لوگوں سے ملو!

وہ دیکھو مجھے تو میری دوست مل گئی صدف نے سامنے ایک لڑکی کو دیکھتے کہا۔

چاہو تو آ سکتی ہو۔

نہیں آپ جائیں! وہ کہتی وہیں سائیڈ پر کھڑی ہو گئی۔

اس نے وہاں موجود لڑکیوں میں ایک مشترکہ چیز دیکھی تھی اور وہ تھے ان کے رنگ برنگے چھوٹے سے بال۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اماں تو مجھے جان سے مار دیں اتنے بالوں میں اس کے اپنے بال کافی اچھے اور لمبے تھے۔

آہ! نجانے لوگ کیوں ہی اس طرح کی دعوتوں میں آنا چاہتے ہیں مجھے تو بکواس لگ رہا ہے سب۔

URDU NOVEL BANK

ہائے بیوٹفل! اکیلی ہو؟ سامنے موجود لڑکی نما لڑکے نے اسے اکیلے کھڑے دیکھ پوچھا۔

نہیں بھائی فرشتے ہیں دو ساتھ میرے دیکھو نظر نہیں آرہے؟ وہ سخت نظروں سے اسے گھورتی بولی تو سفیر شاہ جو پاس سے گزر رہا تھا رُک کر اس لڑکی کو دیکھنے لگا۔

جس نے بوبی سے یوں بات کی تھی۔

تم جانتی ہو اس وقت کس سے بات کر رہی ہو؟ بوبی نے ایک ادا سے کہا۔

اگر تم شاہ رخ خان ہوتے تو مجھے پتا چل جاتا لیکن افسوس تم وہ نہیں ہو!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حائقہ نے تڑخ کر جواب دیا تو سفیر شاہ نے اس چھٹانک بھر کی لڑکی کو دیکھا پھر آگے بڑھ گیا۔

گرل تمہیں پتا نہیں ہے۔۔۔۔آہ کیسے پتا ہو گا ڈیزائیز کپڑے نہیں پہنتی ہو لگتا نہیں تو بوبی کو کون نہیں جانتا۔

URDU NOVEL BANK

بھئی ہماری عائشہ ہی اچھی ہے دیکھو پورے کپڑے تو سی کر دیتی ہیں وہ اب کی بار اس کے آدھ کھلے اور بے ڈھنگے پھٹے کپڑوں کو نشانہ بنا گئی تھی۔

ہاؤ روڈ بدتمیز لڑکی!

بوبی نے جیسے بُرا منا لیا تھا۔

ویسے تم اس کے ساتھ حجاب نہ کرتی تو شاید سب تمہیں ہی دیکھتے------وہ حسین تھی بوبی نے مانتے کہا۔

اور یہی میں نہیں چاہتی تھی وہ بولی اب اسے سامنے موجود شخص ناگوار گزر رہا تھا۔

مجھے بوبی کہتے ہیں!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اور مجھے ببلی!

وہ کہتے اپنا پرس اٹھاتی وہاں سے نکل گئی تو بوبی نے ہاتھ سے اسے دفع کیا اور اگلی لڑکی کی طرح بڑھ گیا۔

افف کتنی عجیب دنیا ہے!

URDU NOVEL BANK

وہ باہر نکلی جہاں پول تھا لوگ یہاں نا ہونے کے برابر ہی تھے اچھا ہی تھا وہ ان عجیب لوگوں سے ملنا بھی نہیں چاہتی تھی۔

شفیق انکل نے اسے کچھ لوگوں سے ملوانا تھا لیکن ابھی وہ مصروف تھے اسی لیے وہ یہاں الگ تھلگ جگہ پر آگئی۔

کیا وہ آگیا ہے دعوت میں؟

بہزاد شاہ نے کان میں لگے ائیر پیس پر ہاتھ رکھے پوچھا۔

نہیں ابھی وہ ہوٹل میں موجود ہیں سر!

ٹھیک ہے! تم جانتے ہو اس کے وہاں سے نکلنے پر کیا کرنا ہے!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جی سر!

اسے بالکل خبر نہیں ہونی چاہیے اور کیمرے کی سیٹنگ ایسے ہو کہ وہ اسے تو کیا کسی کو نظر نہ آپائے!

ابھی وہ اسے سمجھا رہا تھا کہ اس نے سامنے دیکھا جہاں وہی لڑکی کھڑی اسے ہی آنکھیں چھوٹی کرتے دیکھ رہی تھی یقینی طور پر وہ سب سُن چکی تھی۔

URDU NOVEL BANK

ٹھیک ہے کام ہو جائے تو مجھے انفارم کرنا۔ وہ کہتا کال کاٹ گیا۔

یہاں کیا کر رہی ہو؟ بہزاد نے قدم اس کی طرف بڑھاتے سرد سے لہجے میں پوچھا۔

لوگوں کو مدعو کر کے ان سے آنے کی وجہ دریافت کرتے ہیں آپ؟ حائفہ کو تو وہ پہلی ہی ملاقات میں مشکوک سا لگا تھا۔

تمہاری زبان ضرورت سے زیادہ چلتی ہے۔

اور آپ کا دماغ! وہ بڑبڑائی۔

اندر جاؤ!

کیوں؟

کیوں کا کیا مطلب! سارے مہمان اندر ہیں اسے وہ لڑکی تاؤ چھڑھاتی تھی۔

نہیں اندر سب ہیں!

تو؟

افففففف! حائفہ پیر پٹکتی اس سے دور چلی گئی۔۔۔۔۔ عجیب سرد سا انسان تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ بھی اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔۔۔ کیونکہ یہ اس کا اپنا فارم ہاؤس تھا اس کے کمرے کا دروازہ پول والی جگہ پر ہی کُھلتا تھا شاید بیک ڈور۔

امیروں کے بھی مزے ہیں! وہ اس کی شان و شوکت دیکھ کر سوچتی رہ گئی۔

بہزاد شاہ تیار ہو کر باہر نکلا وہ تب بھی باہر ہی موجود تھی آسمان کو دیکھتی وہ شاید خود سے ہی باتیں کر رہی تھی کیونکہ اس کے لب ہل رہے تھے۔

"اٹھو! فریش ہو!"

سفیر شاہ نے اسے خود سے دور کرنا چاہا لیکن وہ اپنا سارا وزن اس پر چھوڑ گئی تو سفیر شاہ پل کے لیے ٹھہر گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

پھر تیزی سے اٹھتے اسے کھینچ کر کھڑا کرنا چاہا لیکن یہ بھی عبث گیا کیونکہ وہ کمزوری کے باعث کھڑے ہونے کی حالت میں بھی نا تھی۔

لیکن سفیر شاہ نے بھینچے ہونٹوں کے ساتھ اس کو وقفے سے اس کے وزن پر کھڑا کیا۔

URDU NOVEL BANK

پھر نگاہیں بھٹک کر اس کے کندھے پر پڑی جہاں سے شرٹ ڈھلکی تھی اور وہاں موجود وہ سیاہ تل اس کی توجہ اپنی جانب مبذول کروانے میں کامیاب ہوا تھا۔

اس نے تیزی سے اس کی ڈھلکی شرٹ کو سیدھا کیا اور اسے واش روم کے باہر چھوڑا۔

مرنے والے۔۔۔۔ک۔۔کی۔۔۔خدمت۔۔۔نہیں۔۔۔کی۔۔۔جاتی۔۔۔۔!

وہ کہتی اندر چلی گئی لیکن سفیر شاہ وہیں تھم گیا۔

تو کیا وہ واقعی موت کی جانب گامزن تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کیا اتنا آسان تھا مرنا؟

ہاں شاید وہ سب مار رہے تھے اس اکیلی جان کو! لیکن کیا فرق پڑتا تھا اسے اتنی جلدی اسے اس حالت میں نہیں دیکھنا تھا کہ ابھی تو سفر شروع ہوا تھا اور وہ اس کا مہرہ تھی اور بہزاد شاہ کی تربیت بھی ایسی نہ تھی کہ وہ کسی ذی نفس کو موت کے منہ میں ڈال دیتا خاص وہ بھی جسے اس نے ضد سے نکاح میں لیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

جس کے بارے میں کئی ہدایات بہزاد شاہ اسے روز دیتا تھا۔

سفیر شاہ نے اس کی الماری کھولی جہاں نت نئے جوڑے موجود تھے اسنے سفید لباس نکالا اور اس کا انتظار کرنے لگا۔

لیکن اندر سے آواز نہ آنے پر اس نے تیزی سے آگے بڑھتے دروازہ کھٹکھٹایا۔

ماہا۔۔۔۔

ماہا شاہ!

اگر نہیں چاہتی ہو کہ میری وہاں تک رسائی ہو جہاں تک مجھے برداشت کرنے کی سکت نہیں رکھتی ہو تو فوراً باہر نکلو!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اور تیر نشانے پر لگا تھا وہ باہر نکلی تھی اب کچھ حواس اس کے بحال ہوئے تھے اور سامنے سفیر شاہ کو دیکھتے اس نے اپنے دوپٹے سے بے نیاز وجود کو دیکھا تو زمین میں گڑھتی چلی گئی۔

ان خوش فہمیوں میں کبھی مت رہنا کہ سفیر شاہ تمہارے وجود کی رعنائیوں میں کھو سکتا ہے!

URDU NOVEL BANK

وہ اس کے جزبز ہونے پر طنز کرتا کپڑے اسے تھما گیا۔

میری ایسی خواہش کبھی نہیں رہے گی!

وہ تمسخر اڑاتی نگاہوں سے اسے دیکھتی بولی تو سفیر شاہ نے آگے بڑھتے اسے واش روم کے دروازے کے ساتھ لگایا۔

واقعی؟

اور اگر تمہیں مجھ سے محبت ہو گئی تو؟

ممکن ہی نہیں! وہ نجانے کیوں کمزور سے لہجے میں کہتی نگاہیں جھکا گئی۔

مجھے چیلنج کر رہی ہو؟ سفیر شاہ نے اس کا چہرہ اونچا کرتے سرد سے لہجے میں پوچھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ پھر بھی کچھ نہ بولی تو سفیر شاہ نے اس کے بالوں کی سامنے کی لٹ کو کھینچ ڈالا۔

ماہا نے سانس روکا تھا لیکن اس کا سہارا نہ لیا تو وہ پیچھے ہوتا کمرے میں چلا گیا۔

کہاں ہو؟ بہزاد شاہ کو خبر مل گئی تھی۔

URDU NOVEL BANK

بھائی آپ جانتے ہیں میں کہاں ہوں؟

سفی مجھے سختی پر مجبور نہ کرو! کیوں گئے ہو وہاں تم جانتے ہو وہاں جانا خطرے سے خالی نہیں ہے وہ شخص ہمارے ہی منظرِ عام پر آنے کے انتظار میں ہے۔

آپ شاید بھول رہے ہیں میری ایک عدد بیوی بھی یہی موجود ہے! وہ کُڑھ کے بولا

تو بہزاد شاہ نے خاموشی سادھ لی

وہ اس حالت میں تمہاری وجہ سے ہے!

سفیر شاہ کا دل کیا زمین پھٹے اور اس میں سما جائے بہزاد شاہ اس کی ہر حرکت اور اس سے منسلک ہر وجود سے واقف تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بھائی پلیز!

اسے تکلیف مت پہنچاؤ سفی اور تم جانتے ہو بہزاد شاہ سفیر شاہ کو مر کر بھی غلط مشورہ کبھی نہیں دے گا وہ بولتا کال کاٹ گیا۔

تو سفیر شاہ خاموش ہو گیا اور تب ہی وہ دروازہ کھولتی باہر نکلی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سفید سوٹ میں بھیگے بالوں کے ساتھ دوپٹہ اچھے سے کندھوں پر پھیلائے وہ باہر نکلی تھی۔

نگاہیں جھکی ہوئیں تھی لیکن وجود کی کپکپاہٹ وہ دوری پر بھی محسوس کر سکتا تھا۔

وہ قدم قدم چلتا اس کی طرف گیا تو ماہا کا دل کیا وہاں سے بھاگ جائے کہیں دور۔

تمہارا بھائی کہاں ہے؟

ماہانہ نے جھٹکے سے سر اٹھایا اسے لگا تھا شاید وہ شخص دو لفظ مسیحائی کے بولے کہ ان کے درمیان اب رشتے کا تقاضہ یہی تھا لیکن وہ کیوں بھول گئی تھی کہ مخالف اس سے نفرت کا دعوے دار تھا۔

میں نہیں جانتی!

تو جانو! اسے فون کرو اورپتا کرو! وہ اس کا فون اسے تھماتا بولا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بھائی مجھے نہیں بتاتے۔۔۔۔۔لیکن سفیر شاہ کا اپنے اتنے نزدیک کھڑا ہونا اور سنجیدگی سے اسے دیکھنا اسے سہمنے پر مجبور کر گیا اس نے نمبر ملاتے فون کان سے لگایا اور نا محسوس انداز میں پیچھے کو ہوئی۔

جبکہ سفیر شاہ نے اس کی کلائی پر گرفت مضبوط کرتے اسے جھٹکے سے واپس اسی جگہ پر کھڑا کیا۔

بھائی۔۔۔؟

ہمم بولو! اس کا بھائی شاید نشے میں تھا کیونکہ تب ہی وہ ماہا فیض سے تحمل سے بات کرتا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کہاں ہیں؟ وہ ڈرتی استفسار کرنے لگی۔

شہر سے باہر! کچھ چاہیے تمہیں؟

ماہا کا فون اسپیکر پر تھا اس نے سر اٹھاتے سفیر کو دیکھا جیسے پوچھنا چاہا ہو اب کیا کہوں؟

URDU NOVEL BANK

سفیر شاہ اس کی جانب جھکا تو وہ جھٹکے سے پیچھے ہوئی تو وہ کھا جانے والی نگاہوں سے اسے گھورتا اس پر پھر سے جھکا۔

واپسی کا پوچھو؟

اپنے کان کے نزدیک اس کی گرم سانسوں کو محسوس کرتے وہ جی جان سے کانپی۔

واپس ک۔۔۔کب۔۔۔آئیں۔۔۔۔گے؟

معلوم نہیں! ابھی کام ہے یہاں تمہیں کچھ چاہیے تو بتاؤ؟

نہیں بس یہی پوچھنا تھا وہ کہتی جلدی سے کال کاٹ گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تم نے جھوٹ بولا تھا کہ وہ تمہیں مار دے گا جبکہ اس کے لہجے سے کہیں سے ایسا محسوس نہیں ہوا تم نے جھوٹ بولا مجھ سے؟ سفیر شاہ نے اس کی کلائی پر گرفت سخت تر کر دی۔

تو ماہ کو لگا اس کی ہڈی چٹکنے کی آواز کبھی بھی آ سکتی ہے۔

وہ نشے میں ہوں گے!

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ نظریں جھکائے آنسو پینے کی خاطر بولی جبکہ جسم کی کپکپاہٹ اب بڑھنے لگی تھی۔

سفیر شاہ اس کی پلکوں پر اٹکا وہ آنسو دیکھنے لگا پھر مزید کچھ کہتا کہ وہ ڈر کے مارے اچھل کر پیچھے ہوئی۔

اس کا یوں خوفزدہ ہو کر پیچھے ہٹنا اسے زہر لگا تھا۔

جان سے نہیں مارنے لگا تمہیں جو یوں ری ایکٹ کر رہی ہو۔

میں نے۔۔۔بھائی۔۔۔۔سے پوچھ دیا۔۔۔۔اب دور۔۔۔۔

یہ دور رہنے کا کیوں کہتی ہو مجھے شاید بھول گئی ہو کہ ابھی ہفتہ پہلے ہی میں نے نکاح میں لیا ہے تمہیں اور بیوی کے کچھ فرض ہوتے ہیں جن سے مجھے لگتا ہے تم بخوبی واقف ہو!

سفیر شاہ نے سنجیدگی سے سرد سے لہجے میں کہا۔

ماہا اس کے ٹھنڈے لہجے سے سرد پڑنے لگی۔

تمہارا بھائی جانتی ہو کیا کرتا ہے؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

نہیں! مجھے کبھی نہیں بتایا۔

اور تمہارا باپ؟

بابا بزنس----

ہاں لڑکیوں کو سمگل کرنے کا ابزنس کرتا ہے تمہارا باپ-----وہ نفرت سے بولا

تو ماہا نے جھٹکے سے سر اٹھایا اور بے یقینی سے اسے دیکھا۔

بھائی شاید ایسے ہوں لیکن بابا ایسے ہرگز نہیں ہیں وہ تیز آواز میں بولی تو سفیر شاہ نے اس کے لبوں پر مٹھی رکھ کر اس کی آواز کا گلہ گھونٹا۔

میرے سامنے آج کے بعد ان دونوں کی طرف داری مت کرنا نہیں تو میں سارے عہد توڑتے تمہیں جان سے مار دوں گا وہ دھاڑا تو ماہا رونے لگی۔

وہ کیوں آیا تھا؟ اسے خوفزدہ کرنے؟ دھمکانے؟

ماہا اس سے تیزی سے دور ہوئی اور یہی بات سفیر شاہ کو مزید طیش دلا گئی اسی لیے اسے ڈریسنگ روم کی الماری کے ساتھ لگاتا اس پر جھکا تو ماہا نے آنکھیں میچ لیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ اس کی گردن پر جھکا اپنی وحشت اس پر انڈیلنے لگا۔

خود پر کسی مرد کا پہلا لمس۔۔۔اور وہ بھی اتنا وحشت سے بھرپور محسوس کرتے ماہا کو اپنی ٹانگوں سے جان نکلتی محسوس ہوئی۔

ماہا نے گرفت اس کی شرٹ پر مضبوط کی اور اسے دھکا دینا چاہا لیکن وہ شخص اپنی نفرت کی پہلی داستان رقم کرنے میں مگن تھا۔

پھر وہ جھٹکے سے پیچھے ہٹا تو ماہا کا وجود سسکیاں بھرنے لگا۔

کس بات کا رونا آرہا ہے؟ سفیر شاہ کو اس کا یوں رونا ناگوار گزار تھا۔

تم ۔۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تمیز سے۔۔۔۔یہ تم کر کے بات مجھ سے دوبارہ مت کرنا سمجھ رہی ہو؟

ناشتہ کرو اور دوا لو فوراً!

وہ نجانے کیوں لیکن بول گیا تو ماہا فیض اس کے بدلتے روپ پر پریشان ہوئی۔

سفیر شاہ نے ایک نگاہ اس کی نم آنکھوں پر ڈالی۔

فون دو اپنا مجھے۔

کیوں؟ ماہا نے معصومیت سے پوچھا۔

سفیر شاہ نے اس کا فون لینا چاہا تو وہ ہاتھ پیچھے کر گئی۔

یہ میرا پرسنل-----

پرسنل تمہاری زندگی میں اب میرے سامنے تو کچھ بھی نہیں بچتا ماہا سفیر شاہ! اس کی ایک مثال میں تمہیں دے چکا ہوں۔

وہ اسے باور کروا گیا کہ اس کا سر نیم بدلنے کے ساتھ اس کی حیثیت بھی بدل گئی ہے۔

اس نے ماہا کا فون لیتے اس پر چِپ لگاتے اپنے فون سے اٹیچ کیا وہ اشعر فیض کی لوکیشن جلد سے جلد ٹریس کرنا چاہتے تھے--

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ یہاں آیا بھی اسی مقصد سے تھا۔

کیونکہ وہ جانتا تھا وہ شخص اپنی بہن کا فون اٹھائے گا----وہ دو دن سے ناکام ہوئے تھے اس کی لوکیشن جاننے میں۔

اس نے ساری ڈیٹیلز بھیج کر لوکیشن نکالنے کا کہا اور پھر کھڑا ہوتا اسے اس کا فون اسے واپس تھماتا باہر نکلنے لگا۔

"یا رب العالمین پلیز اس بار سن لیں آپ تو میرے اچھے دوست ہیں نا۔۔۔۔کوئی وسیلہ بنا دیں کہ بابا گاڑی لے سکیں آپ جانتے ہیں نا وہ کب سے لینا چاہتے ہیں ہمارے لیے اور پلیز اماں کو انس سے زیادہ مجھ سے محبت ہو جائے اور۔۔۔۔۔"

وہ نجانے اور کیا کیا مانگ رہی تھی لیکن بہزاد شاہ اتنا سنتا ہی اس پاگل لڑکی کو نظرانداز کرتا اندر کی اور بڑھ گیا۔

وہ سچ میں پاگل ہی تھی کوئی۔

"بیوقوف لڑکی!"

"چھپاککککک!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ آگے بڑھتا کہ پیچھے سے ابھرتی آواز آنے پر جھٹکے سے پیچھے مڑا جہاں وہ آسمان پر نگاہیں ٹکائے ہوئی تھی کچھ دیر پہلے اور اب پول میں گری تھی۔

اور اب شاید اس بیوقوف لڑکی کو تیرنا نہیں آتا تھا اس لیے ہاتھ پاؤں مار رہی تھی۔

ایک ورکر تیزی سے آگے بڑھا تھا۔

"یہ گلاس ڈور بند کرو!"

بہزاد شاہ نے کہا جہاں سے اندر کا منظر واضح تھا۔۔۔وہ کوئی سکینڈل نہیں چاہتا تھا پھر پانی میں چھلانگ لگاتے اس لڑکی تک پہنچا۔

اور اسے یک دم قمر سے تھامتے پانی سے اونچا کیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

آہھھھ! حائفہ نے گہری سانس بھری۔

"ہاتھ۔۔۔۔ہاتھ۔۔۔۔"

"کیا مسئلہ ہے پاگل لڑکی خاموش رہو!" وہ اسے ہاتھ پاؤں مارتا دیکھ طیش میں آیا۔

وہ یہ کام کسی ورکر کو بھی کہہ سکتا تھا لیکن نجانے کیوں اس نے خود چھلانگ لگائی تھی پانی میں۔

URDU NOVEL BANK

"ہاتھ نہیں لگاؤ!"

حائفہ نے ہانپتے اس کا ہاتھ اپنی قمر پر محسوس کرتے کہا تو بہزاد شاہ کا دل کیا اس لڑکی کو وہیں ڈوبا کر مار دے۔

اور اس نے ایسا ہی کیا اپنے ہاتھ یک دم اس کی قمر سے ہٹائے تو وہ واپس پانی میں گرتی ہاتھ پاؤں مارنے لگی۔

"بیوقوف لڑکی!"

اسے پھر سے تھامتا وہ تیزی سے باہر بٹھاتا خود بھی باہر نکلا۔

"اففففف میں تو مرنے والی تھی!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ اب بھی خود سے بولتی اپنا بگڑا تنفس بحال کرنے میں لگی تھی۔

"تمہیں کہا تھا نا یہاں سے جاؤ! تم میں عقل ہے یا نہیں؟" وہ جو اپنے محسن کو فراموش کر گئی تھی سر اٹھا کر اسے دیکھا جو بالکل تیار تھا کچھ لمحے پہلے اور اب بھیگا اسے سرخ نگاہوں سے گھور رہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

"میری غلطی نہیں ہے آپ لوگوں نے پول ہی غلط جگہ بنوایا ہے" وہ اپنی غلطی کو بھی اس پر ڈال گئی۔

"شٹ اپپپ؟" بہزاد شاہ دھاڑا تو وہ خاموش ہو گئی۔

بہزاد واپس اپنے کمرے میں جانے کے لیے پلٹا۔

مسٹر بہزاد شاہ! پیچھے سے اس کی آواز سنتے وہ لب بھینچ گیا۔

"کیا مسئلہ ہے؟"

"اب میں کیا کروں؟" وہ معصومیت لیے بولی تو وہ رُک گیا۔

"ناچو!"

وہ تنک کر بولا اور اندر بڑھ گیا اب وہاں کوئی ورکر بھی نہیں تھا کیونکہ سب اندر اپنی ڈیوٹی پر تھے۔

بہزاد شاہ تیار ہوتا نکل گیا وہ اس لڑکی کو بھول گیا تھا جو بھیگے کپڑوں میں وہاں بیٹھی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

لوگوں سے ملتے وہ کیمراز لگ جانے کی خبر پر مطمئن ہوتا سفیر شاہ کو آنکھوں سے سگنل دے چکا تھا اب اسے جلد سے جلد اس دعوت کا اختتام کرنا تھا کہ کام ہو گیا تھا اس کا۔

اسی لیے کھانا لگوا دیا گیا۔

اس نے انٹرویؤ دیے اور لوگوں سے ملتے تصاویر بنوائیں۔

"ہائے ہیڈسم!" ادا جعفری اس تک آتی اس کے بازؤں کے گرد بازو باندھتی ادا سے بولی۔

بہزاد نے جھٹکے سے اپنا بازو چھڑوایا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"جعفری صاحب مجھے لگتا ہے کچھ خاص سکھایا نہیں آپ نے اپنی بیٹی کو یا وہ مجھ سے واقف نہیں ہے اچھے طریقے سے!"

وہ بولا تو جعفری اور ادا کا چہرہ تذلیل کے احساس سے سُرخ پڑا۔

بھری محفل میں یہ حرکت ان کی عزت خراب کرنے کے کافی تھی۔

اور پھر بہزاد شاہ نے راستہ بدل لیا اور لوگوں کو الوداع کرنے لگا۔

URDU NOVEL BANK

"بھائی وہ بھی آیا ہے!" سفیر شاہ غصے سے پاگل ہونے کو تھا۔

"ہوش میں رہو سفیر!" بہزاد نے سفیر شاہ کو غصے سے پاگل ہوتے دیکھتے کہا۔

"میں اسے جان سے مار دوں گا بھائی--------وہ قاتل ہے-----وہ جب بھی سامنے آتا ہے میں اپنے غصے پر قابو نہیں کر پاتا!"

سفیر شاہ نے غصے سے سرخ ہوتی نگاہوں سے سامنے موجود شخص کو دیکھا جو سب سے مل رہا تھا۔

یقیناً وہ بہزاد شاہ اور سفیر شاہ سے انجان تھا نہیں تو اس دعوت میں کبھی نہ آتا لیکن وہ جانتا نہیں تھا وہ وہاں خود نہیں آیا تھا بلکہ بلایا گیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ہوش میں رہو اور اپنے کمرے میں جاؤ!"

"بھائی!"

"شاہ جاؤ یہ میرا حکم ہے!"

بہزاد نے کہا تو سفیر شاہ شعلہ بار نگاہوں سے سامنے موجود شخص کو دیکھتا چلا گیا۔

لیکن باہر پول کے پاس کسی لڑکی کو دیکھتے اس نے فوراً بہزاد کو فون کیا۔

"بھائی یہ پول کے پاس کوئی لڑکی موجود ہے؟ ہو سکتا ہے وہ آپ کے کمرے میں جانے کی کوشش کرے کیا میں اسے پکڑ-----"

بہزاد شاہ کے دماغ پر اس لڑکی اور کچھ لمحے پہلے کا منظر گھوما۔

"ڈیم اٹ!"

"نہیں تم جاؤ! میں دیکھ لیتا ہوں۔"

بہزاد نے کہتے کال کاٹی اور سب کو الوداع کرنے لگا۔

"کیسے ہیں مسٹر بہزاد؟" اس سے پہلے کہ وہ جاتا وہ شخص اس کے پاس آیا۔

بہزاد شاہ کی ترقی دیکھتے تو اس کے دشمن بھی اس سے ہاتھ ملانے کے خواہاں تھے وہ تو پھر دولت کا نشہ کرنے والا شخص تھا کیسے نا آتا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"آئم فائن!" بہزاد شاہ نے قاتلانہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

کچھ بات ہو سکتی ہے؟

"نہیں ابھی میں کچھ مصروف ہوں!" بہزاد شاہ نے کہا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

"صدف حائفہ کہاں ہے؟"

"پتا نہیں سر؟ مجھے وہ پوری دعوت میں نہیں نظر نہیں آئی۔"

میں نے بھی نہیں دیکھا اسے غازی نے کہا۔

"سر ہو سکتا ہے وہ چلی گئی ہو----اسے یہ دعوت پسند نہیں آئی تھی"صدف نے کہا تو غازی نے اس کی حامی بھری وہ پھر بھی انتظار کرتے رہے لیکن جب وہ جگہ خالی ہونے لگی تو ان کو یقین ہو گیا کہ وہ جا چکی ہے اسی لیے خود بھی وہاں سے نکل گئے۔

وہ کانپتی وہیں بیٹھی تھی جا بھی نہیں سکتی تھی اس حلیے میں باہر۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس کا فراک چپک چکا تھا اس کے جسم پر۔

اس نے وہ شفون کا دوپٹہ ہی اپنے گرد اوڑھا تھا ہونٹ نیلے پر چکے تھے۔

بہزاد شاہ اپنے کمرے سے ہی باہر آیا اور اس لڑکی کو دیکھا جو وہیں بیٹھی کانپ رہی تھی۔

اسے یقین ہو گیا کہ دنیا میں سامنے موجود لڑکی سے زیادہ کوئی بیوقوف نہیں ہو گا۔

URDU NOVEL BANK

"تمہارا دماغ خراب ہے مس حائفہ؟" وہ نام تو اس کا جان ہی گیا تھا اب تک۔

وہ جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کیا سب جا چکے ہیں؟"

بالکل!

بہزاد شاہ نے اسے دیکھا اور پھر نگاہوں کا مرکز بدل لیا کیونکہ چاند کی روشنی اس لڑکی پر پر رہی تھی جو اسے حسین تو پتا نہیں لیکن پُرکشش ضرور بنا رہی رھی۔

اسے اس لڑکی پر طیش آیا یہاں اگر کوئی ورکر ہوتا اور اس کو یوں دیکھتا اس نے سخت نگاہوں سے واپس اس لڑکی کو دیکھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"شاہ؟"

وہ مڑا تھا واپس اندر کسی کو بلانے کے لیے جب اس آواز نے اس کے قدم جکڑ لیے وہ جھٹکے سے پیچھے مڑا۔

"مسٹر شاہ کیا آپ مجھے فیور دے سکتے ہیں؟"

URDU NOVEL BANK

" مانا میں نے آپ پر آرٹیکل لکھا تھا، لیکن آپ جانتے ہیں اس میں کچھ غلط نہیں تھا خیر ایسی چھوٹی چھوٹی باتیں تو ہو ہی جاتی ہیں -----آپ مجھے اپنا دشمن سمجھتے ہیں اور میں بھی لیکن مشکل میں تو ساتھ دینا ہی چاہیے اور ویسے بھی آپ لوگوں کے گھر کا نقشہ مجھے کچھ خاص پسند بھی نہیں آیا پول غلط جگہ پر ہے تو میری اس میں کوئی خاص غلطی بھی نہیں تھی تو آپ ------"

شٹ اپ!

وہ اس لڑکی سے سنجیدگی کی امید رکھتا تھا کم از کم ان لمحوں میں تو لیکن وہ----

اندر سے ٹاول لاتے اسے دیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اب تمہاری زبان چلی تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا آؤ میرے ساتھ۔"

"کیوں آپ کے ساتھ کیوں؟" وہ ڈر پر اچھلی تھی۔

بہزاد شاہ کو لگا وہ اپنا ضبط کھو دے گا اور اس لڑکی کو واپس اس پول میں گرا کر مار دے گا اس لیے آگے بڑھا تو وہ بھی اس کے پیچھے ہوئی کہ اس کے علاؤہ کوئی چوائس نہیں تھی اس کے پاس۔

URDU NOVEL BANK

"میں ورکر کو بھیجتا ہوں کپڑے سکھا دے گی تمہارے۔"

"اور تب تک میں کیا پہنوں گی؟" وہ بولتی لب دانتوں تلے دبا گئی۔

افففف! اس سے زیادہ شرمندگی اور سبکی اسے پہلے کبھی محسوس نہیں ہوئی تھی۔

"شاہ۔۔۔۔!"

اور سفیر شاہ کے تیزی سے بڑھتے قدم پل میں تھمے تھے وہ چہرے پر غیض و غضب لیے جھٹکے سے مڑا۔

"آئیندہ مجھے اس نام سے مت بلانا ماہا فیض اتنی حیثیت نہیں ہوئی ابھی تمہاری!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ پل میں اسے زلیل و رسوا کر گیا۔

اور یہ وار ماہا فیض کے دل پر لگا تھا۔

سفیر شاہ کا پہلا وار۔۔۔۔اور نجانے ابھی کتنے باقی تھے۔

وہ اس کی بات سنے بغیر لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا وہ جو اسے کہنے لگی تھی کہ ایسے باہر نکلنا محفوظ نہیں سسکی بھرتی رہ گئی۔

URDU NOVEL BANK

آنسو رگڑ کر صاف کیے اور آئینے کے سامنے کھڑی ہوئی کہ نقاہت کا احساس منہ زور ہوا تھا اس کے سامنے تو وہ سب فراموش کیے ہوئے صرف خوف جیسے احساس کے زیر اثر تھی۔

دوپٹہ جیسے ہی اتار کر برش تھاما اس کی نگاہیں آئینے میں پڑی اور اپنی گردن کو دیکھتے اس کا چہرہ پھر سے بھیگنے لگا۔

جہاں اس کی وحشت کے نشان واضح تھے۔

اس کے شوہر کا پہلا لمس! اس کا دل دھڑک کر پاگل ہونے کی حد پر آگیا تو وہ بھاگتی باہر نکل گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"دوا دیں اسے!"

"اور دوبارہ طبیعت خرابی پر مجھے مت بتائیے گا" وہ سرد سے لہجے میں کہتا باہر نکل گیا۔

کچھ دیر میں ماہا کو آتے دیکھ ملازمہ نے اسے دیکھا جس نے سفید جوڑے پر ڈھیلا سا حجاب کر رکھا تھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

"آپا کسی کو آپ نے دیکھا۔۔۔۔؟"

جی! وہ دوا کا کہہ کر گئے ہیں۔

آپا چونکے ان کی سالوں کی ملازمہ رہی تھی اسی لیے اسے بتاتی بولی تو وہ سر ہلا گئی۔

وہ واقعی کافی اثرو رسوخ رکھتا تھا کہ ان کی سالوں سے موجود ملازمہ اور گارڈ کو بھی بہلا پھسلا کر یا شاید خوفزدہ کر کے اپنی طرف کر گیا تھا۔

ہاں لوگوں کو خوفزدہ کرنے کے علاؤہ اسے آتا ہی کیا ہے!

وہ ناشتہ کرنے لگی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ماہی آپا نے اس کے سامنے بیٹھتے اسے مخاطب کیا لیکن وہ سر نہ اٹھا پائی۔

"کیا یہ نکاح پسند کا ہے؟" وہ بولی تو ماہا نے جھٹ سے سر اٹھایا۔

"کیا اس۔۔۔۔انھوں نے ایسا بولا ہے؟'

نہیں!

URDU NOVEL BANK

وہ نظریں چراتے بولیں کیا بتاتی کہ وہ کتنے برے طریقے سے پیش آیا تھا اور ہتھے سے ہی اکھڑ گیا تھا اس کی طبیعت کا سن کر۔

ماہا نے بنا جواب دیے خاموشی سے ناشتہ کیا اور دوا لی اسے کالج جانا تھا کہ ہفتے سے وہ گھر پڑی تھی۔

کالج جاتے اس نے اپنی واحد دوست کو ڈھونڈا تھا جو کلاس میں ہی بیٹھی نظر آئی۔

"عشاء؟"

عشاء نے ہاتھ ہلا کر اسے بلایا اور دونوں ساتھ بیٹھ گئی۔

"تم نے کب سے حجاب کرنا شروع کیا ماہا؟" عشاء نے حیرت سے پوچھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بس آج دل کیا تو! وہ آسودگی سے مسکراتی بولی تو عشاء نے کندھے اچکا دیے۔

لیکچر کے دوران وہ سفیر شاہ کو بالکل بھول گئی تھی۔۔۔۔پڑھنا اس کا پیشن تھا لیکن جب وہ پریشان ہوتی تھی سب پیچھے رہ جاتا تھا بہت پیچھے۔

تمہارے بابا کب آرہے ہیں؟ عشاء نے پوچھا۔

میں بھی یہی پوچھنا چاہ رہی ہوں ان سے!

URDU NOVEL BANK

وہ تیزی سے بیگ سے فون نکالتے اپنے باپ کا نمبر ملانے لگی جو دسویں بیل پر بھی نہیں اٹھایا گیا تھا اور ایسا پہلی بار ہوا تھا۔

"بابا کال ہی نہیں اٹھا رہے؟"

"تو بھائی کو کر لو!"

نہیں! ماہا نے تیزی سے سر نفی میں ہلایا۔

"تم اس سے ڈرتی کیوں ہو اتنا؟"

"پتا نہیں وہ مجھے پسند نہیں کرتے!"

"وہ سامنے آتے ہیں تو میری سانسیں اکھڑنے لگتی ہیں وہ مجھے بے حد خوفزدہ کر دیتے ہیں---بابا کی غیر موجودگی میں مجھے لگتا ہے وہ مجھے چھوٹی غلطی پر بھی مارنے سے گریز نہیں کریں گے لیکن ملازموں کی وجہ سے شاید رُک جاتے ہیں!"

وہ سر جھکائے درد سے بولی۔

"ایسا کیوں کرتے ہیں وہ"؟ عشاء دلچسپی لیتی بولی۔

"وہ میرے سوتیلے بھائی ہیں نا---"وہ بے دھیانی میں بول گئی۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کیاااااا؟ عشاء کو آج پہلی بار پتا چلا تھا۔

"میں چلتی ہوں عشاء ڈرائیور آگیا ہے!"

وہ ڈرائیور کی کال سنتی اٹھ گئی تو عشاء نے بھی کندھے اچکائے۔

"ندیم چچا آپ کی ڈیڈ سے بات ہوئی؟"

نہیں بیٹا!

وہ خاموش ہو گئی اس کا دل عجیب سے احساس کے تحت دھڑک رہا تھا جیسے کچھ غلط اس کے ساتھ ہو گیا ہو۔

وہ دھڑکتے دل کے ساتھ دروازے کے پاس رُکی اور اندر داخل ہوئی لیکن گھر میں ملازموں کا جمِ غفیر بندھا تھا وہ تیزی سے آگے بڑھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بھائی؟

اشعر فیص نے مُڑ کر اسے دیکھا۔

"کیا ہوا سب اکٹھے کیوں ہیں؟"

وہ خاموش رہا اور اسے سخت نگاہوں سے گھورتا رہا۔

URDU NOVEL BANK

"ڈیڈ اب ہمارے درمیان نہیں رہے! جاؤ جا کر کپڑے بدل لو لوگ آجائیں گے تو موقع نہیں ملے گا۔"

"کیا بکواس ہے؟"

"آپ کو پتا ہے آپ کیا کہہ رہے ہیں؟" وہ پہلے تو کتنے ہی لمحے سُن کھڑی رہی لیکن اشعر کے اس تحمل انداز پر اس بات کو مذاق سمجھتے چیخی۔

"آواز آہستہ اور دفع ہو سامنے سے جو کہا ہے وہ کرو!" اشعر فیض کروفر سے کہتا باہر نکل گیا۔

جبکہ وہ ملازموں کی شکل دیکھنے لگی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"آپ سب کیوں کھڑے ہیں؟"

"وہ تو یونہی مزاق کر کے گئے ہیں!" ملازموں نے ہمدردی سے اسے دیکھا بھلا اشعر فیض جو ان کو جوتے کے برابر رکھتا تھا کہاں ان کے ساتھ کوئی مزاق کر سکتا تھا۔

"وہ صحیح کہہ رہے ہیں!"

URDU NOVEL BANK

ملازمہ نے کہا تو وہ آگے بڑھی۔

پھر ایمبولینس کی آواز آنا بند ہو گئی اور لوگوں کا مجمع بڑھنے لگا وہ وہیں سیڑھیوں کے پاس کھڑی رہی اور دیکھتی رہی۔

کسی ڈیڈ باڈی کو لا کر رکھا گیا تھا!

"کون ہیں یہ؟" وہ لڑکھڑاتی آگے بڑھتی بولی۔

"آپ کے ڈیڈ ہیں ماہا بی بی جی!"

ملازمہ بولی اور سب ملازموں نے اس کی تصدیق کی تو وہ انہیں دیکھتی رہی اور پھر ہوش و حواس سے بیگانہ ہوتی وہیں گر پڑی کہ سیڑھیوں پر لگی ریلنگ ماتھے سے ٹکرائی اور خون زمین پر بہنے لگا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا مصیبت ہے یہ عذاب ہے یہ عورت!"

اشعر فیض کو پتا لگا تو وہ آگ بگولہ ہوتا اسے دیکھتا دبا دبا سا چلایا۔

"کمرے میں پہنچاؤ اسے! بس مرنے نہ دینا!"

وہ کہتا پھر لوگوں سے ہمدردیاں بٹورنے لگا جو اس کے باپ کے مرنے پر اسے دے رہے تھے۔

"اچھا تھا مر گیا! ویسے بھی آدھا پیسہ تو جوے میں لگا کر ضائع کر رہا تھا!" وہ فون کو کان سے لگاتا بولا۔

سفیر شاہ اور بہزاد شاہ بس بیٹھے تماشا دیکھ رہے تھے۔

"بھائی ہمیں آگے کیا کرنا ہے؟"

"آگے ہمیں اور بھی محتاط ہونا پڑے گا کیونکہ اس شخص کے تعلقات مافیا سے ہیں!" بہزاد شاہ سگریٹ پھونکتا بولا۔

"تو ہم نہیں ڈرتے بھائی!"

"آرام سے شاہ! ہم سب سوچ سمجھ کر کریں گے ہماری ایک غلطی ہمارے لیے کسی بڑے نقصان کا پیش خیمہ ہو سکتی ہے۔"

وہ فیض شاہ کے مرتے وقت بولے جانے والے لمحات کو ذہن میں لاتے بولا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کیا ان کی بہن واقع۔۔۔۔اس کے آگے وہ سوچ ہی نہیں پاتا تھا کیونکہ وہ تو اپنی بہن کی موت کا سوگ ہر روز ہی مناتے تھے۔

"ہمیں وہاں سے ماہا کو نکلوانا ہے!"

وہ جانے لگا جب بہزاد شاہ کی آواز سنتے چونکا اور پھر تیزی سے پیچھے مڑا۔

"کیوں؟"

"کیوں کا کیا مطلب ہے سفیر شاہ! وہ بیوی ہے تمہاری اور تم جانتے ہو وہ شخص کسی کا نہیں۔"

"نہ ہو اس کا بھائی ہے سوتیلا ہی سہی۔۔۔۔ہم اس سلسلے میں کیا کر سکتے ہیں۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا کر سکتے ہیں؟ تم وہاں سے اپنی بیوی کو نکلواؤ گے۔۔۔۔بیوی اور نکاح کا مطلب سمجھ آتا ہے تمہیں۔۔۔اور بھولو مت یہ تمہارا فیصلہ تھا۔"

"بھائی۔۔!"

"میں یہ بات کبھی بھی تسلیم نہیں کروں گا کہ وہ میری بیوی ہے اور۔۔۔۔"

URDU NOVEL BANK

"خاموش رہو!"

"تم جانتے ہو اب وہ وہاں محفوظ نہیں رہی۔۔۔۔اشعر فیض اسے پسند نہیں کرتا لیکن فیض شاہ کی وجہ سے اسے اب تک ماہا فیض نام کا کانٹا اپنی زندگی میں رکھنا پڑا ہے لیکن اب وہ آزاد ہے۔"

"بہتر یہی ہے کہ جیسے اسے نام دیا ہے ویسے اسے بحفاظت نکالو بھی وہاں سے!"

بہزاد شاہ کہتا اٹھ گیا تو سفیر شاہ نے ہونٹ بھینچے۔

بہزاد شاہ نے اپنی الماری کھولی اور اپنی نئی ٹی شرٹ اس لڑکی کو دی اور ایسا اس کی انتیس سالہ زندگی میں پہلی بار ہوا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کہ بہزاد شاہ نے اپنی کوئی چیز کسی کو دی تھی۔

وہ فوراً واش روم میں چلی گئی اسے گھر جانا تھا اب کہ اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

بہزاد باہر نکل گیا اور پھر فوراً ہی ایک لڑکی اندر آئی تھی جس نے بنا کچھ پوچھے اس کے کپڑے اچھا خاصے سکھا کر اسے دیے تو وہ فوراً پہنتی باہر نکلی اور اپنا حجاب اتار کر اسے دیا۔

حائفہ اپنے بال سکھانے لگی جب دروازہ کھولتے بہزاد شاہ اندر داخل ہوا دونوں کے ہاتھ تھمے تھے۔

حائفہ سنکدر کے اپنے بالوں میں اور بہزاد شاہ کے دروازے پر۔۔۔وہ بھول گیا تھا کہ اس وقت اس کے کمرے میں کوئی صنفِ نازک موجود ہے۔

اس کے بالوں پر ایک ہی نگاہ ڈالی تھی بہزاد نے جو کمر سے نیچے تک تھے اور خوبصورت تھے بلاشبہ۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

لیکن پھر فوراً دروازہ بند کرتا باہر نکل گیا کہ اس نے اس لڑکی کو اب تک بے حجاب نہیں دیکھا تھا۔

حائفہ کا چہرہ سرخ پڑا اس نے لڑکی سے اپنا حجاب پکڑا جو تقریبا سوکھ گیا تھا اور تیزی سے اس کی شرٹ وہیں رکھتی باہر نکل گئی۔

وہ جلد سے جلد یہاں سے جانا چاہتی تھی لیکن باہر خاموشی دیکھتے اس کی آنکھوں میں موتی چمکنے لگے۔

صدف اور شفیق انکل اسے چھوڑ گئے تھے اب وہ کیسے جائے گی اماں کو کیا جواب دے گی وہ ڈر گئی تھی۔

اس کا دل کیا دھاڑے مار کر روئے اور وہ ایسی ہی تو تھی چھوٹی چھوٹی باتوں پر رو دینے والی۔

اور آنکھوں سے آنسو گرنے لگے اور وہ باہر نکل گئی۔

وہ گیٹ پر کھڑی اب زار و قطار رو رہی تھی رات کے گیارہ بج رہے تھے اس وقت تو وہ باہر کبھی نہیں نکلی تھی اور نا اسے نکلنے دیا تھا سکندر صاحب نے۔

وہ کیا بتائے گی انہیں؟ اس کا دل دھڑکا۔

بہزاد نے اسے روتے باہر نکلتے دیکھ لیا تھا اس لیے اس کے پیچھے جا کر اپنے قدم روکے۔

"ڈرائیور کو بتا دو وہ چھوڑ دے گا تمہیں گھر!"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اب کہ اس کے لہجے میں نرمی تھی کچھ لیکن سرد مہری اب بھی برقرار تھی۔

"نہیں----میں---چلی---جاؤں گی----!"

وہ سوں سوں کرتی اپنے دوپٹے سے ناک صاف کرتی بولی۔

"مس حائفہ---وقت کافی ہو گیا ہے" وہ ناچاہتے ہوئے بھی بول پڑا---

شاید اس کی جگہ کوئی اس کی کلاس کی لڑکی ہوتی تو وہ مڑ کر دیکھتا بھی نہیں لیکن سامنے موجود لڑکی رو رہی تھی اور بہزاد شاہ کہا لڑکیوں کو روتے دیکھا تھا۔

"جاؤ بلال چھوڑ کر آؤ!"

اس نے ڈرائیور کو کہا تو حائفہ نے ہلکی سوجی سرخ نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میں کسی پر کیسے بھروسہ----"

بہزاد شاہ نے اس چھوٹی سے لڑکی کو دیکھا پھر ہاتھ آگے کیا تو بلال نے گاڑی کی چابی اسے دی اور حیران سا واپس پلٹ گیا۔

"مجھ پر بھی بھروسہ نہیں کرتی تو گھر فون کر لو!"

وہ گاڑی میں بیٹھتا بولا لیکن چند ثانیے سوچنے کے بعد حائفہ بیٹھ گئی۔

URDU NOVEL BANK

اب تک اس کی مدد کے سہارے تھی اس لیے اب بھی بیٹھ گئی اور دوپٹے سے دوبارہ ناک صاف کیا۔

بہزاد شاہ کے ماتھے پر بل پڑے۔

"گھر میں کون کون ہے تمہارے؟"

"جی؟" حائفہ نے اسے مڑتے دیکھا۔

"بھائی ہے تو اسے بولو تمہیں باہر آ کر لے کر جائے! گھر کے آگے نہیں اتاروں گا میں۔"

وہ بولا تو حائفہ نے سر ہلایا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس کی اتنی اختیاط پر حائفہ کی آنکھوں میں تشکر کے رنگ دِکھے اور پھر بیگ سے فون نکالتے انس کا نمبر ملایا۔

"جی اپیا!"

"انس تم باہر آجاؤ گلی تک۔"

URDU NOVEL BANK

"کیوں کیا کچھ ہوا ہے آپ روئی ہو؟ کیا ہوا مجھے بتاؤ!" انس جو دیر رات تک پڑھتا کہ امتحانات سر پر تھے فوراً اپنی جگہ سے کھڑا ہوا۔

اپنی بہن سے جتنی لڑائی اور ناراضگی سہی لیکن وہ دونوں ایک دوسرے پر جان چھڑکتے تھے۔

"کچھ نہیں ہوا پلیز جلدی آؤ!" وہ بولی۔

دوسری طرف کی آواز بھی بہزاد شاہ کو بخوبی سنائی دی تھی۔

"یہاں سے رائٹ!" وہ بتانے لگی۔

"بہزاد! آئم سوری اور تھینک یو!" وہ کہتی گاڑی سے اتر گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بہزاد شاہ نے سامنے کھڑے اس کمزور سے لڑکے کو دیکھا جو اپنی بہن کو دیکھتا فوراً اس کی طرف بڑھا تھا اور پھر اس پر سے کندھا گزارتے اسے حصار میں لیتا جھک کر تشویش میں نجانے کیا پوچھ رہا تھا وہ مطمئن ہوتا اگاڑی ریورس کرنے لگا۔

آج بہزاد شاہ نے پہلی بار کسی صنفِ نازک کو لفٹ دی تھی اس کی گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر پہلی بار کوئی لڑکی بیٹھی تھی۔

URDU NOVEL BANK

یہ مرتبہ حائفہ سکندر حاصل کر چکی تھی۔

اس کی سیٹ پر نگاہ دوڑائی تو اس کا بیگ وہیں پر موجود تھا جو اس کے فون نکالتے وقت اپنے ساتھ سیٹ پر ہی رکھا تھا۔

بیوقوف لڑکی! اس نے آج تک اتنی لاپوراہ لڑکی نہیں دیکھی تھی۔

لیکن وہ کیوں اسے گھر تک چھوڑنے آیا تھا وہ نہیں جانتا تھا، بالکل نہیں جانتا تھا۔

دن یوں ہی تیزی سے گزر رہے تھے ان سب میں بہزاد کی ملاقات اس لڑکی سے نہیں ہوئی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس کا بیگ بہزاد شاہ کی گاڑی کی پچھلی سیٹ پر پڑا رہ گیا تھا جسے حائفہ نے پاگلوں کی طرح ڈھونڈا تھا لیکن اس کا غم ختم نہیں ہو رہا تھا کیونکہ اس میں اس کے فیورٹ گلوس اور ایک اکلوتا مہنگا پرفیوم تھا۔

"کیا خبر ہے شاہ؟" اس نے ائیرپیس پر انگلی رکھتے استفسار کیا۔

"وہ نکل چکا ہے!" سٹریٹ ایف فلیٹ نمبر تین۔

URDU NOVEL BANK

"بلڈنگ کے کیمراز ہیک کرو فوراً!"

اس نے تیزی سے حکم دیا تو سفیر کے ساتھ وہاں موجود ٹیم اپنا کام تیزی سے کرنے لگی۔

ڈن! سفیر شاہ کی آواز گونجتے ہی اس نے سفید ہڈ کو سر پر پہنا اور بنا ماسک لگائے اندر داخل ہوا۔

اب وقت آگیا ہے فیض شاہ کے تم سے روبرو ملا جائے کہ سالوں تمہیں ڈھونڈنے میں لگائے ہیں۔

وہ فلیٹ کے باہر کھڑا ہوا اور جیب میں لگا کیمرا اوف کر دیا اور ایسا پہلی بار ہوا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بھائی----"

"بھائی آپ ایسا نہیں کر سکتے؟" سفیر شاہ چِلایا تھا کیونکہ رابطہ منقطع ہو گیا تھا۔

بہزاد شاہ نے بیل بجائی اور انتظار کرنے لگا۔

دروازہ کھولنے والا پل میں ٹھٹکا تھا۔

URDU NOVEL BANK

"کون؟"

بہزاد شاہ کے چہرے پر استہزایہ مسکراہٹ پھیل گئی۔

"خون کی کشش لگتا ہے ختم ہو گئی ہے چچا جان! نہیں تو بہزاد شاہ کو تو دنیا جانتی ہے!"

وہ کہتا اندر داخل ہوا لیکن سامنے موجود نیم برہنہ عورت کو بیٹھے حرام مشروب پیتے دیکھ بہزاد شاہ کی آنکھوں میں نفرت اس شخص کے لیے اور بڑھ گئی۔

"باہر نکلو!"

فیض شاہ چِلایا تھا۔۔۔۔اتنے سالوں بعد اپنے بھائی کے بیٹے کو دیکھتے وہ بھونچکا ہی تو رہ گیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اتنی جلدی کیا ہے؟"

بہزاد نے ٹانگ پر ٹانگ رکھتے تیزاب کی بوتل کو بیگ سے نکالا تو وہ عورت اسی حلیے میں باہر نکل گئی۔

فیض شاہ کے قدم بھی باہر کی طرف بڑھے تھے۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اس سے پہلے کہ وہ بھاگتا بہزاد نے دروازہ لوک کرتے اسے گھسیٹتے اس کے کمرے میں لے جاتے دھکا دیا۔

فیض شاہ اس عمر میں اس کی مضبوط جسامت کا مقابلہ نا کر پایا تھا۔

"تو آپ کو لگا تھا کہ ہارون شاہ کا خون کبھی آپ کے روبرو نہیں ہو گا؟ ایسا کیسے سوچ لیا آپ نے اتنے گناہوں کے بعد معزز چچا صاحب۔"

"کیا بکواس کر رہے ہو اشعر۔۔۔"

"اپنے بیٹے کے نام کی گیدڑ بھکیاں مجھے مت دینا۔۔۔۔۔بہزاد شاہ ہوں میں اس کو بھی تب کا مار دیتا لیکن قسمت ابھی اس کا ساتھ دے رہی ہے۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تو بتائیں! کیا کر لیا اتنی دولت کا؟"

"کیونکہ اگلے چند لمحوں میں آپ کی دولت، آپ کا اللیگل دھندا، آپ کے مافیا سے تعلقات، آپ کے نقشِ قدم پر چلتا آپ کا بیٹا اور آپ کے سورسز کسی کام نہیں آئیں گے" بہزاد شاہ نے قدم آگے بڑھائے اور بالکل اس کے سامنے جا ٹھہرا۔

فیض شاہ آپے سے باہر ہوتا کھڑا ہوا تھا لیکن بہزاد شاہ نے ٹانگ میں فائیر کرتے اسے کھڑے ہونے سے قاصر کر دیا۔

"تم ایسا نہیں کر سکتے!"

"اچھا کیوں؟"

بہزاد شاہ نے اس کے پاس بیٹھتے کہا تو تب سے چہرے پر موجود ٹھنڈے تاثرات پل میں بدلے۔

چہرہ خطرناک حد تک سرخ پر گیا اور دماغ کی نسیں ابھرنے لگیں کہ اس وقت وہ اپنے باپ کے قاتل کے سامنے موجود تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تمہارے باپ کو میں نے مارا تھا!! لیکن------"

ماہا نجانے کتنے دن بستر پر لگی رہی تھی۔

آنسو تو نکلے ہی نہیں تھے اس کی زندگی کا وہ واحد شخص بھی چھینا جا چکا تھا۔

اس کو بتایا گیا تھا کہ اس کے باپ کا قتل ہوا ہے اسے جلا کر مارا گیا ہے۔

URDU NOVEL BANK

کسی کی کیا دشمنی تھی اس کے باپ سے----اور کیا لوگ اتنے ظالم ہیں کہ کسی کو یوں سرِراہ قتل کر دیں! وہ بس ہوش میں آتے یہی سوچے گئی تھی۔

زندگی پہلے بھی آسان نہیں تھی لیکن وہ جانتی تھی اس کا باپ اس سے محبت کرتا ہے یہی وجہ تھی کہ اشعر فیض ناپسندیگی کے باوجود بھی کبھی فیض شاہ کے سامنے اس کو ہراساں نہیں کرو پایا تھا۔

لیکن اب------

اس کی آنکھیں جلنے لگی۔

اب نیچے سے آوازیں آنے لگیں تھیں۔

"کون آیا ہے؟" وہ چکراتے سر سے بولی۔

"پتا نہیں بی بی جی میں دیکھتی ہوں!"

ملازمہ بولتی باہر نکل گئی لیکن آوازیں بڑھتی چلی گئی تو وہ اپنی جگہ سے بمشکل اٹھی اور چکراتے سر کو تھامتے دروازے سے نکل کر ریلنگ تک آئی۔

لیکن سامنے کا منظر دیکھ کر بے یقین سی لڑکھڑا گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"تمہاری بہن اب بیوی ہے میری!" یہ وہی شخص تھا۔

اشعر فیض نے آگے بڑھ کر اس کا گریبان تھاما۔

"ڈونٹ یو ڈئیر اشعر فیض شاہ! میں گریبان تک نہیں سیدھا گردن تک پہنچتا ہوں!"

سفیر شاہ نے اس کے ہاتھ گریبان سے ہٹاتے اسے پیچھے کو دھکا دیا۔

"تو اشعر شاہ کے گارڈز نے بندوقیں اس پر تانی!"

"ہاہاہا! مرد بنو مرد اشعر فیض شاہ! ان سب سے میں نہیں ڈرتا۔"

تو سالے ****نکل! اشعر شاہ نے زیرِ لب اسے گالی دی تھی کہ وہ آپے سے باہر ہوا تھا اس شخص کا مطالبہ سن کر۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سفیر شاہ نے آگے بڑھتے اسے مکہ رسید کیا کہ اس کے ہونٹ کا کنارہ پھٹ گیا۔

"چچ چچ چچ! افسوس!"

"ویسے تو مں بہت مہذب انسان ہوں لیکن کیا ہے نا ماں بہن کی گالیاں میں نہ دیتا ہوں نا سننے کی سکت خود میں پاتا ہوں۔"

URDU NOVEL BANK

"آئندہ اختیاط کرنا! مرد ہو اپنی لڑائی آپ لڑو۔۔۔ماں بہنوں کو مت لاؤ!"

تم نکلو یہاں سے! اشعر شاہ نے اپنے گارڈ کو آگے بڑھتے دیکھ روکا اور اسے نکلنے کو کہا۔

کیونکہ وہ ماہا فیض کو جانے نہیں دے سکتا تھا لیکن سامنے شخص نکاح نامہ دکھائے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑا تھا۔

"ڈئیر کزن!"

"آپ تو سوتیلے ہیں شاید اس لیے نہیں جانتے آپ کی سوتیلی بہن بچپن سے میرے نام سے منسوب ہے اور یہ نکاح آپ کے باپ نے ہی کروایا ہے۔"

"میری بیوی کو بلاو!" وہ شروع میں استہزایہ انداز اور پھر آخر میں سخت لہجے میں بولا۔

تو اشعر شاہ کی نگاہ ریلنگ کے پاس موجود پھٹی نگاہوں سے نیچے ان کی طرف دیکھتی ماہا کی طرف گئی۔

"ماہا فیض نیچے آؤ!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ دھاڑا کہ وہ کانپ گئی جبکہ سفیر شاہ نے مڑ کر یا نظر اٹھا کر اس کو دیکھنے کی کوشش نہ کی۔

ماہا اپنی جگہ جمی رہی۔

اس کا دماغ سائیں سائیں کر رہا تھا۔

کیا وہ اس کا کزن تھا؟ لیکن کیسے؟ وہ تو اپنے کسی رشتے دار کو نہیں جانتی تھی۔

"کیا بکواس کر رہا ہے یہ؟ کہاں منہ کالا کرتی۔۔۔۔"

"الفاظ کے چناؤ میں احتیاط برتیں سالے صاحب!"

سفیر شاہ کروفر سے صوفے پر بیٹھتا اپنا بازو پشت پر رکھتا "اُس" لڑکی کو دیکھتا بولا۔

ماہا کا وجود کانپ رہا تھا اسے لگا کسی بھی لمحے اس کی سانسیں اس کا ساتھ چھوڑ دیں گی۔

"بتاؤ! کیا یہ سچ کہہ رہا ہے؟"

"بھائی وہ۔۔۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ماہا فیض کو لگا زندگی کی تمام آزمائشوں پر جیسے اس کا نام لکھ دیا گیا ہو وہ دونوں شخصیات جو اس پر لڑ رہیں تھی۔

دونوں اس سے نفرت کی دعوے دار تھیں لیکن اشعر فیص تو بھائی تھا اس کا سوتیلا ہی سہی لیکن وہ سامنے موجود اس شخص کو تو کبھی جانتی ہی نہیں تھی۔

"سامان سمیٹو اپنا ہم نکل رہے ہیں!" سفیر شاہ اپنی مہنگی گھڑی پر وقت دیکھتا فوراً کھڑا ہوا۔

بھائی! ماہا نے اشعر شاہ کے قریب ہونا چاہا۔

"چٹاخخخخ!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

چہرے پر پڑنے والے تھپڑ پر وہاں موجود ملازم بھی ساکت رہ گئے تھے۔

ماہا فیض کو تو روئی تک نہ چھوئی تھی کبھی اور وہ شخص باپ کے مرنے پر ہی اپنا آپ دِکھا گیا تھا۔

ساری عزت مٹی میں ملا-----

ماہا زمین پر پڑی سسکی تھی چہرہ جل اٹھا تھا۔

URDU NOVEL BANK

سفیر شاہ آگے بڑھا اور اس پر حملہ کرتا دیوانہ وار سا اس کے چہرے پر مکے رسید کرنے لگا۔

"تیری ہمت کیسے ہوئی کسی عورت پر ہاتھ اٹھانے کی!

سفیر شاہ کے نام سے منسوب ہے وہ۔۔۔۔ میری بیوی ہے وہ۔۔۔۔میں جان سے مار دوں گا تجھے!"

سفیر شاہ نے کتنی ہی بار اس کے چہرے کو نشانہ بنایا تھا کہ اس کے سامنے اس کی بیوی، اس کی منکوحہ پر ہاتھ اٹھایا گیا تھا۔

گارڈز نے بمشکل اسے اشعر شاہ سے علیحدہ کیا جس کا نقشہ بگڑ گیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سفیر شاہ نے آگے بڑھتے ماہا کی کلائی تھامی اور اسے جھٹکے سے کھڑا کرتے اپنے ساتھ گھسیٹتا لے گیا۔

وہ مڑ کر اس گھر کو دیکھتی رہی جہاں اس نے اپنا بچپن گزارا تھا اپنے باپ کے ساتھ۔

اسے لگا زندگی اب مزید مشکل ہونے والی ہے۔

URDU NOVEL BANK

سفیر شاہ نے گاڑی میں بٹھاتے اسے گاڑی مین روڈ پر ڈالی اور فون کان سے لگایا۔

بھائی میں آ کر بات کرتا ہوں! وہ کہتا کال کاٹ گیا۔۔۔گاری ہوا سے باتیں کر رہی تھی۔

ماہا اس سے زیادہ خوفزدہ کبھی نہ ہوئی تھی۔

اشعر فیض شاہ بل کھاتا رہ گیا۔

وہ سنہری چڑیا اس کے ہاتھ سے نکل گئی تھی جس کے نام اس کے باپ کی ساری جائیداد تھی اور جہانگیر اعوان پاشا تو اسے چھوڑتا ہی نا جس کی نظر اس کی بہن پر نجانے کب سے تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سفیر شاہ اپنے فلیٹ میں اسے لایا تھا اور اسے چھوڑتے وہ واپس باہر نکل گیا کہ اس نے اپنے حصے کا کام کر لیا تھا وہ بھی صرف اسی لیے کہ بہزاد شاہ نے کہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

اس کے بعد وہ اس وجود سے لاتعلق ہو گیا تھا جیسے جانتا نہ ہو اسے یا جان بوجھ کر لاعلم اور فراموش کر گیا ہو۔

اسے اس فلیٹ سے آج اپنی ایک فائل چاہیے تھی دو دن ہو گئے تھے اس بات کو۔

وہ اندر داخل ہوا تو کھڑکی سے پھوٹتی روشنی کے علاوہ کوئی لائٹ موجود نہ تھی۔

اس نے اندر داخل ہوتے دروازہ لاک کیا اور آگے بڑھا۔

ماہا فیض کا وجود چھن سے یادوں کے پردے میں لہرایا تھا۔

وہ تیزی سے آگے بڑھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ دوبئی چلا گیا تھا اس دن واپسی پر اور کل رات ہی واپس لوٹا تھا۔

ماہا فیض کو کیسے بھول سکتا تھا وہی تو یہاں لایا تھا اسے۔

وہ تیزی سے اندر کمرے میں گیا اور پھر ایک کے بعد اور اس فلیٹ کے تینوں کمروں اور بالکونی کو دیکھ لیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

اشعر فیض شاہ کا خیال آتے ہی اس کا دل کانپا لیکن نہیں یہاں کوئی آ ہی نہیں سکتا تھا یہ ممکن نہیں تھا نہیں تو اس کا سسٹم اسے اطلاح ضرور دیتا۔

وہ اس چھوٹے سے ٹیرس سے باہر نکلا کہ نظریں بھٹک کر بیڈ کے پاس نیچے اوندھے پڑے وجود پر پڑی۔

وہ ساکت رہ گیا۔

کیا یہ تربیت تھی اس کے بھائی کی؟

کیا وہ سچ میں ایسا تھا؟

بہزاد شاہ اسے جان سے مار دیتا! بھائی کا چہرہ یاد آتے ہی وہ تیزی سے جھکا اور ماہا کو سیدھا کیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

دوپٹے سے ندارد وجود بکھرے بال اور پسینے سے بھرا چہرہ اور وجود وہ اس وقت بُری حالات میں تھی اسی دن کے پہنے شکن آلود لباس میں۔

اففف! سفیر شاہ تم کیسے بھول سکتے ہو؟ اس نے خود پر لعنت بھیجی۔

اس نے نبض چیک کی جو چل رہی تھی۔

URDU NOVEL BANK

کچن میں جو تھوڑا کھانے کا سامان تھا وہ استعمال ہوا تھا۔

اس نے ماہا کو اٹھا کر بستر پر ڈالا۔

ماہا؟

ماہا فیض؟

ماہا شاہ؟

""""ماہی!!""""

اس کا چہرہ تھپتھپاتے اسے مختلف ناموں سے بلانے لگا۔

ڈاکٹر کو وہ یہاں ہرگز نہیں بلا سکتا تھا کہ یہ فلیٹ اس نے محض اپنے لیے، اپنے کام کے لیے مختص کر رکھا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ماہا؟"

اس کے چہرے سے ٹشو سے پسینہ صاف کرتے اس کی قمر سہلائی تو احساسات عجیب سے ہوئے۔

ماہا نے آنکھیں بمشکل کھولتے اسے دیکھا۔

URDU NOVEL BANK

دیکھو میری طرف؟

سفیر شاہ کی آواز کانوں میں گونج رہی تھی۔

"بابا---؟"

سفیر شاہ نے ہونٹ بھینچ لیے کہ اس شخص کا نام وہ کبھی نہیں سننا چاہتا تھا۔

م"یرے باپ کے قتل کا بدلہ تو بہت بعد میں آتا ہے فیض شاہ میری ماں کی

عزت پر ہاتھ ڈالا تُو نے-------!"

وہ رُک گیا کہ زبان انکاری ہوئی مزید کچھ کہنے سے

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

پرانے زخم پھر سے رسنے لگے تھے پل میں۔

نہیں------!

فیض شاہ کی آنکھیں خون کی وافر مقدار ضائع ہونے سے بند ہونے لگی تھیں۔

بہزاد نے وہیں موجود شراب کی بوتل اس پر پھینکی۔

URDU NOVEL BANK

آنکھیں بند نہ ہوں---آنکھیں بند نہ ہوں کہ تم دیکھ سکو قیامت بیتنا کسے کہتے ہیں تم دیکھ سکو کہ ازیت کی آخری حد کیا ہے؟

دیکھ سکو کے موت کو سامنے دیکھ کیسا لگتا ہے!

"حرام زندگی گزارتے موت بھی حرام ہی ملے گی تمہیں۔"

"تمہاری بیٹی جانتے ہو کہاں ہے----؟"

"میری بیٹی کو ہاتھ مت لگانا-----!"

فیض شاہ ایک ہی انسان سے تو اس دنیا میں پیار کرتا تھا اور وہ تھی اس کی بیٹی-----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یہی میری ماں نے کہا تھا تم سے-----جب تم نے-----"

وہ پھر رُک گیا----آسان کہاں تھا سالوں پہلی ملی ازیت کو پھر سے دہرانا۔

"میری بہن، ہماری فری کو مار دیا تم نے-----ہاتھ کیسے لگایا تم نے میری ماں بہن کو-----"وہ اس کے ہاتھوں پر بوٹ کا دباؤ بڑھا گیا تو فیض شاہ کی چیخیں کمرے میں گونجنے لگی۔

URDU NOVEL BANK

"تمہاری بیٹی میرے بھائی کے نکاح میں ہے جانتے ہو اس کا مطلب؟"

وہ سفاکیت سے بولا تو فیض شاہ کی آنکھوں میں اس نے پہلے بار خوف دیکھا۔

"اور تم جانتے ہو سفیر شاہ اس دنیا میں سب سے زیادہ نفرت تمہاری بیٹی سے کرتا ہے!"

وہ ایک آخری وار کر گیا تھا۔

"میری بیٹی۔۔۔۔۔"فیض شاہ کا آنسو گرا۔

"حیوانوں کی آنکھوں سے آنسو نہیں نکلا کرتے فیض شاہ۔۔۔۔۔قاتلوں کو درد نہیں محسوس ہونا چاہیے کبھی، تمہارا بیٹا تو مافیا کے بڑے لوگوں میں بیٹھتا ہے، تمہارے پاس اندھا دھن دولت ہے، زرائع چلاؤ اپنے اور اپنی موت سے بچ جاؤ!"

بہزاد شاہ کی جیب میں اس کا فون مسلسل بج رہا تھا وہ جانتا تھا فون کرنے والا سفیر شاہ تھا اور کسی کی اتنی ہمت نہیں ہو سکتی تھی۔

"خدا حافظ!"

بہزاد شاہ نے کہتے پڑول اس پر چھڑکا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

فیض شاہ کا پورا جسم خون سے تر تھا اب، سانسیں پھولیں تھیں لیکن بہزاد شاہ نے اسے بیہوش نہیں ہونے دیا تھا۔

"تمہاری بہن زندہ----!"

بہزاد شاہ کے آگ لگاتے ہی آگ بھڑک اٹھی تھی لیکن اس شخص کے آخری الفاظ اسے منجمد کر گئے تھے۔

کیا اس نے ٹھیک سنا تھا؟

یہ کیسے ممکن تھا----

نہیں وہ اپنی جان بچانے کے لیے جھوٹ------

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس کا فون اب بنا رُکے بج رہا تھا----اس نے آتے جاتے حواسوں سے فون کان سے لگایا۔

وہاں سے نکلیں بھائی ابھی اور اسی وقت! سفیر شاہ چیخ رہا تھا۔

باہر دروازے پر شور ہونے لگا تھا----پولیس کے سائرن کی آوزیں یک دم سے ماحول کی خاموشی کو چیرنے لگی تھی۔

URDU NOVEL BANK

اس نے اس شخص کو دیکھا جو ابتر حالت میں کب سے اس دنیا سے ابدی زندگی کا سفر کر چکا تھا۔

اس نے ہوش میں آتے ہی کھڑکی سے چھلانگ لگائی تھی کہ داخلی دروازہ ٹوٹ چکا تھا۔

اس کی فلائٹ لینڈ ہو چکی تھی وہ اپنے آپ کو قابو میں کر چکا تھا۔

سفیر شاہ مطمئن تھا کہ وہ اس ملک سے نکل آیا ہے۔۔۔۔اس نے اپنے وہاں اُس ملک میں ہونے کے تمام نشانات مٹا دیے تھے۔

وہ جانتا تھا جلد یہ خبر آگ کی طرح پھیل جائے گی اور سب سے پہلے اشعر فیض شاہ کسی لاوے کی طرح پھٹے گا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بھائی۔۔۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں سفی! آرام کرنا چاہوں گا!"

وہ کہتا اپنے کمرے میں بند ہو گیا تو سفیر شاہ باہر نکل گیا۔

"آپی وہ کون تھا جو آپ کو اس دن چھوڑنے آیا تھا؟" انس نے استفسار کیا۔

URDU NOVEL BANK

"آفس کی گاڑی تھی!" حائفہ نے تیزی سے جواب دیا۔

"آپ کے آفس والے کب سے اتنی بڑی گاڑیاں رکھنے لگے اور آپ نے کیوں مجھے روتے فون کیا تھا؟"

دیر ہو گئی تھی میں ڈر گئی تھی حسن آج ہی اپنا امتحان دیتے ہاسٹل سے واپس آیا تھا اس لیے اس سے باز پرس کرنے لگا تھا۔

"اب باپ نہیں بنو اٹھو نکلو!" حائفہ نے کہا تو حسن نے اسے تکیہ دے مارا۔

اپیا! تم ہو ہی نہیں کسی کے پیار کے قابل!

وہ چیخا تو حائفہ نے اس پر حملہ کرتے اس کے منہ پر ناخنوں سے وار کیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اور گھر میں حسن کی چیخ گونجی تھی اور سائمہ بیگم بھاگتی آئی تھی اور اب ان کے پاؤں کا جوتا تھا اور حائفہ سکندر کی قمر۔

"بابا کو بتاؤں گی میں!" وہ روتے چِلائی تھی پھر کمرے سے باہر نہ نکلی تھی۔

باپ کے آتے ہی وہ فوراً ان کے پاس گئی تھے جو کھانے کی میز پر بیٹھے تھے۔

"کیا کہا ہے میری بیٹی کو تم ماں بیٹے نے؟"

سکندر صاحب نے فوراً سے اسکی سوجی آنکھیں دیکھتے پوچھا تھا۔

"اپنی بیٹی کے کارنامے بھی بیٹے کے منہ پر دیکھ لیں!" سائمہ بیگم نے ان کو روٹی دیتے حائقہ کو گھورتے کہا تھا۔

"تو اس نے بھی تو مجھے مارا تھا اور باب ماما نے میری قمر پر دو بار جوتا مارا ہے!" وہ پھر سے آواز نم کر گئی تھی اور اس کی توقع کے عین مطابق اب سائمہ بیگم کو ڈانٹ پڑی تھی اس کو جوتا مارنے پر۔

کہ حائقہ سکندر پر ہاتھ اٹھانے کی اجازت ہرگز کسی کو نہ دی تھی سکندر صاحب نے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"لیکن بیٹا آپ غلطی پر ہیں!"

انہوں نے حسن کے ماتھے پر دو جگہ اس کے ناخن کا نشان دیکھتے کہا۔

"ہاں میں مانتی ہوں!"

وہ پرسکون سے ہوتی اب باؤل سے سالن نکالنے لگی تو سب نے حیرت سے اسے دیکھا۔

URDU NOVEL BANK

ناخن کاٹو اپنے کھانا کھا کر سائمہ بیگم بولی تو وہ سر ہلا گئی۔

اگلی صبح اس نے پھر سے اپنے پرس کو پورے آفس میں ڈھونڈا تھا۔

"حائفہ پاگل ہو گئی ہو گمنے والی چیز تھی گم گئی تمہارے کون سے زیور تھے اس میں!"آفس کی لڑکی نے تپ کر کہا۔

"زیور۔۔۔۔میرا پورا بارہ سو روپیہ تھا ساتھ میرے تین گلوس تھے جو میں نے ابھی خریدیں تھے اور میرا مہنگا پرفیوم۔۔۔ہائے۔۔۔۔!"

وہ غم میں وہیں بیٹھ گئی تو سب نے اس کی اداکاری پر آنکھیں گھمائیں۔

"اب سب بھی کرو!" اب کہ صدف بولی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کوئی بھی میرا دکھ نہیں سمجھتا۔۔!" وہ کہتی چھٹی ہوتے بنا کسی سے بات کیے باہر نکل گئی۔

وہ سڑک پر چلتے چلتے رُک گئی تو دو تین لوگوں نے مڑ کر اس پاگل لڑکی کو دیکھا۔

"ہاں! یاد آگیا۔۔۔۔یاد آگیا۔۔۔۔!"

URDU NOVEL BANK

وہ چیخی کے لوگ رُک گئے۔۔۔وہ خجل سے ہوتی تیزی سے رکشے میں بیٹھی اسے مطلوبہ جگہ کا اڈریس بتانے لگی۔

کہ آج آفس کی وین چلنے میں ابھی کچھ وقت تھا۔

وہ اس سڑو کے پاس رہ گیا تھا میرا بیگ۔۔۔۔ہاں اس کی گاڑی میں واپسی ہر۔۔۔لیکن دیکھو کتنا چور آدمی ہے بتایا بھی نہیں مجھے۔۔۔۔ضرور میری مہنگی پرفیوم پر دل آیا ہو گا اس کا۔۔۔۔۔!

وہ بڑبڑاتی گئی تھی سارہ راستہ لیکن خوش تھی کہ بلآخر اسے اتنے دونوں بعد یاد آگیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ اس کی کمپنی کے باہر رکی تھی اور پھر بنا کسی سے پوچھے تیزی سے اوپر جانے لگی۔

مِس؟ ریسیپشن پر موجود لڑکی نے اسے آواز دی تو وہ پیر پٹکتی مڑی۔

"جی کس سے ملنا ہے؟"

"بہزاد شاہ سے!"

URDU NOVEL BANK

"کیا آپ کا کوئی آپاؤنٹمنٹ ہے؟"

"میں اِن کی دوست ہوں!"

وہ تیزی سے بولی تھی کیونکہ بنا آپاؤنٹمنٹ کے تو وہ اپنے وزیرِاعظم یعنی بوس تک اسے جانے نہ دیتی۔

اس کے دوست کہنے پر لڑکی نے اسے گھورا جیسے یقین نہ آیا ہو۔

"میں دوسرے شہر سے آئی ہوں ان کو سرپرائز دینے!" کیونکہ یہ وہ لڑکی نہیں تھی جو ریسیپشن پر پچھلی بار تھی جب وہ انٹرویو لینے آئی تھی اسی لیے من گھڑت کہانی اسے سنانے لگی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

پھر بھی میں پوچھ----

"ارےےےےے میں نے سرپرائز دینا ہے انہیں!"

وہ کہتی تیزی سے لڑکی کے ارے ارے کرتے لفٹ میں داخل ہو گئی۔

حائفہ چلی گئی تو وہ لڑکی فون بجنے پر پھر سے کام میں مصروف ہو گئی۔

حائفہ لفٹ سے نکلی تو آج وہ سٹائلش سی لڑکی بھی وہاں نہیں تھی۔

URDU NOVEL BANK

واہ! قسمت بھی ساتھ دے رہی ہے نہیں تو اس سڑو، اکڑو بادشاہ سے تو ایسے نہیں ملنے دیتے جیسے کسی ریاست کا بادشاہ ہو وہ!

وہ بڑبڑاتی اس کے کمرے کے دروازے کا نوب گھماتی اندر داخل ہوئی۔

اندر بیٹھے سفیر شاہ نے سر اٹھایا تھا۔

"بولو؟"

اففففف اب یہ بھی یہیں ہے سارے جہاں کی سردمہری ان دونوں بھائیوں کے لہجے میں آ بسی ہے لگتا لیکن سب ہی امیر لوگ اپنے آپ کو توپ چیز سمجھتے ہیں۔

مجھے بہزاد شاہ سے ملنا ہے!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اٹھو!"

اسے اٹھا کر بٹھایا تو وہ ہوش میں آئی اور سفیر کو دیکھ کر خوفزدہ ہوئی۔

"مجھے واپس-----"

URDU NOVEL BANK

"اب سے یہی تمہارا گھر ہے! شوہر کا گھر ہی بیوی کا گھر ہوتا ہے تم اس گھر سے کبھی نہیں جا سکتی اب اور یہ بات میں دوبارہ نہیں دہراؤں گا۔"

ماہا نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔

کون سا شوہر اور کیسا شوہر! وہ خود کو رونے سے بعض رکھے ہوئے تھی۔

وہ شوہر جو زبردستی زندگی میں گُھسا تھا کسی آسیب کی طرح اور اب اسے یہاں لا کر اسے فراموش کر گیا تھا۔

اس نے ان دو دِنوں میں رونے کے علاؤہ کیا ہی کیا تھا۔۔۔خوف تھا کہ ہڈیوں میں جا بسا تھا اکیلے رہتے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تم یہاں سے نہیں جانا اب!

وہ آگے بڑھتی سفیر شاہ کا کالر تھامتی خوفزدہ ہوتی بولی تھی۔

"مجھے ڈر۔۔۔۔۔"وہ اب بھی ہلکے ہلکے کانپ رہی تھی۔

"اٹھو! نہا لو!"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سفیر شاہ نے اسے دور کرتے سنجیدگی سے کہا پہلی ملاقاتوں والی سختی مقصود نہ تھی۔

ماہا نے سر اٹھاتے اس شخص کی آنکھوں میں دیکھا۔

وہ آنکھیں حسین تھی بے حد حسین گہری ساہ آنکھیں ہاں گہری سیاہ آنکھیں کہاں کسی کی ہوتی ہیں۔

ماہا اسے دیکھتی رہی پھر بے اختیاری میں اس آنکھوں کو چھونے کے لیے ہاتھ بڑھایا کہ وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

ماہا فیض ہوش میں آئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سفیر شاہ اس سے اتنی نفرت کرتا تھا کہ اس کا لمس بھی خود کی زات پر نہیں چاہتا تھا اس میں سناٹے اتر گیۓ۔

وہ شوہر جو اپنی بیوی کا لمس نہیں چاہتا تھا خود پر۔

اس کا مستقبل کیا تھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کسی شہزادے کے خواب کیا یوں ہی ختم ہو جانے تھے سامنے والی کی نفرت برداشت کرتے کرتے۔

کیا اسے ایک بہترین شخص سے نوازہ نہیں گیا تھا۔

وہ بی ایس سی کی طالبہ تھی، اس نے نہایت سادہ زندگی گزاری تھی جس میں صرف وہ اور اس کا باپ تھا۔

باپ نے ہر آسائش اور محبت دی تھی لیکن زیادہ وقت نہیں دے پائے تھے جس کا اس نے گِلہ بارہا کیا تھا

سوتیلا بھائی جو باپ کے سامنے تو اسے برداشت کر لیتا تھا لیکن ان کی غیر موجودگی میں اس کا سانس سکھائے رکھتا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسے یاد تھا ایک روز جب وہ لائٹ جانے پر ڈرتی کمرے سے نکلی تھی کہ ملازم سارے جا چکے تھے۔

وہ اشعر کے کمرے کی طرف بڑھی تھی کہ اس سے لائٹ کا پوچھ سکے۔

URDU NOVEL BANK

اس نے دروازے کا نوب ڈرتے گھمایا تھا لیکن سامنے کا منظر دیکھتے اس کی چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی تھی۔

اس کا بھائی کسی لڑکی پر جھکا اپنی وحشت مٹا رہا تھا۔

لڑکی کی حالت صاف دیکھی جا سکتی تھی جس کے منہ پر سکارف باندھا گیا تھا اور وہ ہاتھ پاؤں مارتی رو رہی تھی دیوانہ وار۔

"بھائی؟"

وہ بے یقینی سے وہیں کھڑی تھی۔۔۔۔سانسوں کی رفتار سست پڑی تھی۔

اس کا بھائی اتنا گھٹیا تھا۔۔۔۔وہ جانتی تھی کہ وہ اسلحہ وغیرہ اور منشیات وغیرہ کا کام کرتا تھا لیکن کسی عورت کے ساتھ۔۔۔۔یہ احساس ہی سوہانِ روح تھا کہ اس کے سامنے اس کا بھائی کسی معصوم کی عزت کو تار تار کر رہا تھا۔

اگر کل کو اس کے بھائی کا کیا اس کے سامنے آجاتا اور کوئی یونہی اسے بھی پامال۔۔۔۔اس سے زیادہ وہ سوچ نہ سکی۔

"دفع ہو جاؤ اپنے کمرے میں!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اشعر فیض چلا رہا تھا لیکن وہ تو بس اس لڑکی تک پہنچنا چاہتی تھی۔

"چھوڑ دیں اس کو نہیں تو بابا کو بتا دوں گی!"

وہ دھمکی آمیز لہجے میں بولی جس کا اشعر فیض پر کوئی فرق نہیں پڑا تھا آخر اس کا باپ بھی تو یہی سب کرتا رہا تھا۔

نکلو فوراً! اشعر نے کہا اسے لڑکی تک پہنچنے سے پہلے ہی دھکا دیا تھا کہ وہ لڑکھڑائی تھی۔

"اسے واپس بھیجیں نہیں تو پولیس کو بلاؤ گی!"

وہ دیوانہ وار چلانے لگی اور جو ہاتھ میں آیا اسے اشعر فیض پر پھینکنے لگی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اور ملازموں کو چیخ کر بلانے لگی۔

اشعر فیض نے اس تک پہنچتے اس کے چہرے کا حال بگاڑ دیا تھا تھپڑوں سے لیکن اسے تو صرف سامنے موجود وجود نظر آرہا تھا جس کی آمید بھری نگاہیں ماہا فیض پر تھیں۔

وہ کیسے کسی لڑکی کے ساتھ اپنی آنکھوں کے سامنے یہ سب ہوتے دیکھتی۔

URDU NOVEL BANK

اس نے اپنا آپ چھڑوایا اور باہر بھاگ گئی۔

لڑکی نے آنکھیں موند لیں جیسے آخری امید بھی ماہا فیض کے جانے پر ختم ہو گئی ہو۔

وہ تیزی سے کریڈل اٹھاتی فون کال سے لگا گئی تھی۔

"مجھے مدد کی ضرورت ہے! آہ!" وہ کچھ مزید بولتی کہ اشعر فون کھینچ چکا تھا۔

لیکن وہ جانتا تھا پولیس کبھی بھی پہنچ جاتی اور اگر ایسا ہوتا تو فیض شاہ اس کو نہ چھوڑتا۔۔

بغیرت عورت تیرا تو میں وہ حال کروں گا کہ ساری زندگی یاد رکھے گی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"چھوڑ کر آؤ سالی کو!"

اس نے ڈرائیور کو دیکھتے اندر موجود لڑکی کو یہاں سے لے جانے کا کہا کہ اب رسک نہیں لے سکتا تھا۔

ماہا نے آسمان کی طرف نگاہ کی۔

اب رب العالمین اس کی حفاظت بھی کریں گے اس کا دل مطمئن ہوا اس نے ڈرائیور بابا کو دیکھتے آنکھیں موند لیں کہ وہ بزرگ تھے اور اچھے انسان تھے۔

اشعر فیض نے اسے ٹھوکر ماری اور گھر سے نکل گیا لیکن وہ پرسکون ہو گئی تھی جیسے۔

رب العالمین تمہیں اس کا صلّہ دے گا وہ لڑکی باہر نکلتے ماہا کو دیکھتی بولی تو ماہا نے مسکراہٹ دِکھائی تو وہ نکل گئی۔

اپنے بھائی سے ڈرتے اس کی زندگی گزر رہی تھی جب ایک روز وہ شخص اس کے کالج کی واپسی پر اس سے ملا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"وائٹ روز!"

یہی پہلا لفظ تو اس نے اپنے لیے سنا تھا اس وجیہ شخص سے جِسے ایک بار کوئی دیکھ لے تو مُڑ کر دیکھے بغیر نہ رہ سکے۔

شاید وہ بھی اس کی وجاہت کی قائل ہوتی لیکن اس کی خود کے لیے نفرت دیکھتے وہ اس سے بھی خوفزدہ ہوئی تھی۔

URDU NOVEL BANK

کیا دنیا میں تمام مرد عورتوں کو یوں ہی خوفزدہ کرتے ہیں؟ یہ سوال اس کے ذہن میں چپک کر رہ گیا۔

کچھ ہی دن پہلے آئے شخص نے نجانے کیوں لیکن بہت کچھ کر ڈالا تھا یہاں تک کے اس سے نکاح تک کر لیا تھا لیکن کیوں؟ ان۔سب سوالات کے جواب اس کے پاس نہیں تھے۔

لیکن اتنا وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ شخص اس کے خاندان کو پسند نہیں کرتا تھا۔

لیکن خاندان سے زیادہ اس نے سفیر شاہ کی نگاہوں میں خود کے لیے نفرت دیکھی تھی شاید فیض شاہ اور اشعر فیض سے اس کی کسی قسم کی دشمنی ہوتی لیکن

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ----

وہ تو پہلی بار ہی ملی تھی اس شخص سے----پھر وہ کیسے اس سے اتنی نفرت کر سکتا تھا۔

کیا اس نے کچھ بگاڑا تھا؟ نہیں! ہر بار یہی جواب ملتا تھا اسے۔

اس کے یہاں لانے پر وہ خاموش ہو گئی تھی۔

URDU NOVEL BANK

روئی تھی بہت لیکن کس کے لیے۔۔۔واحد سہارا باپ تو مر گیا تھا بھائی ویس ہی اسے مار دیتا تو زندگی کا کوئی مقصد تو ویسے بھی نہیں بچا تھا اسی لیے اس نے خود کو وقت کے دہاڑے پر چھوڑنے کا فیصلہ کیا تھا۔

دو دن بمشکل وہاں موجود بریڈ جیم پر گزارے تھے کہ صرف وہی موجود تھا وہاں وہ کھانے کے بغیر رہ سکتی تھی لیکن اس خوف کا کیا کرتی جو شام کے اندھیرے کے ساتھ اس کے وجود پر حاوی ہو جاتا تھا۔

لیکن اب اس شخص کو سامنے دیکھتے اسے سب بھول گیا تھا۔

وہ اٹھی تو اسے چلنے میں دشواری ہوئی کہ نقاہت بہت تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سفیر شاہ بھی آ گیا تھا وہاں موجود الماری سے کچھ ڈھونڈنے لگا وہ فلیٹ بالکل صاف تھا اور ہر چیز موجود تھی سوائے کھانے کے۔

سفیر شاہ نے ایک ٹی شرٹ اور ٹراوزر اس کو تھمایا اور باہر نکلنے لگا۔

"کیا تم جا رہے ہو۔۔۔۔۔؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

لیکن سفیر شاہ کی سرد نگاہوں کو دیکھتی وہ خاموشی سے واش روم میں بند ہو گئی اور فریش ہوتے اسی کے دیے کپڑے پہنے اور باہر آتے اپنا آپ آئینے میں دیکھا۔

اس کی سفید ٹی شرٹ ماہا فیض کے گھٹنوں تک آ رہی تھی اور ٹراوزر تو اس نے نجانے کتنا ہی فولڈ کر لیا تھا وہ بالوں کو بنا سکھائے ہی باہر نکل گئی۔

جہاں وہ صوفے پر بیٹھا اپنی فائلز کو دیکھ رہا تھا جس کے لیے آیا تھا۔

اس کے وجود کو محسوس کرتے بھی سفیر شاہ نے نگاہیں نہ اٹھائیں تھیں کچھ دیر پہلے والی نرمی بھی نجانے کہاں چلی گئی تھیں۔

---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"مِس آپ غالباً نیو ٹی وی کی جرنلسٹ ہیں!" اس کی یاداشت کی حائفہ سکندر قائل ہوئی۔

جی! اب میرا وقت نہ ضائع کریں پلیز وہ کہتی تیزی سے دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی۔

"ہیلو مسٹر بہزاد شاہ۔۔۔۔"

URDU NOVEL BANK

"زیادہ وقت آپ کا ضائع نہیں کروں گی نہیں تو کسی بھی وقت آپ کی وہ نک چڑھی ریسپشنلسٹ اور وہ جلاد سا بھائی اندر آجائیں گے۔"

"اس دن آپ کے گھر سے واپسی پر آپ جب مجھے چھوڑنے گئے تھے میرا بیگ آپ ہی کی گاڑی میں رہ گیا تھا لیکن آپ کتنے سیانے ہیں اتنے دن ہو گئے ہیں آپ نے مجھے بھجوایا بھی نہیں واپس۔۔۔"

وہ اتنی مگن تھی کہ اندر ایک سائیڈ پر بیٹھے لوگوں کو نہ دیکھ سکے جو دروازے کی پیچھے والی دیوار کے ساتھ موجود صوفوں پر براجمان تھے۔

"باہر جائیں!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بہزاد شاہ ضبط سے بس اتنا ہی بول پایا۔

"باہر نہیں گھر جاؤں گی میرا بیگ دیں۔۔۔میرا بارہ سو روپیہ تھا اندر اور میری پرفیوم۔۔۔۔کہیں کچھ کم نہیں ہونا چاہیے۔"

وہ پھر سے بولی تو بہزاد شاہ نے سفیر شاہ کو دیکھا جو ہونکوں کی طرح پیچھا کھڑا اس پاگل لڑکی کو سُن رہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

"شٹ اپپپ! اینڈ گیٹ لوسٹ!"

وہ اتنی تیز دھاڑا کہ حائفہ سکندر سہم گئی۔

اس کا وجود پل میں کپکپانے لگا۔۔۔وہ اس دھاڑ پر اپنی جگہ منجمد ہو گئی اور لوگوں پر نظر پڑتے ہی سبکی کے احساس سے اس کی آنکھیں نم ہوئیں۔

اسے وہاں پر ہی کھڑے دیکھ کر اس سے پہلے کہ سفیر شاہ اسے کچھ کہتا بہزاد لمبے لمبے ڈگ بھرتا اس تک آیا ور اس کی بازو کو گرفت میں لیا۔

"سفیر شاہ ہینڈل دیم!" وہ کہتا باہر نکل گیا تو سفیر کو اس لڑکی پر ترس آیا۔ پہلی بار اسے کوئی لڑکی بری نہیں لگی تھی لیکن وہ کتنی شدید غلطی کر چکی تھی اس کے فرشتوں کو بھی شاید علم نہیں تھا۔

"یہ یہاں کیا کر رہی ہے؟"

اس نے باہر نکلتے دھاڑتے کہا تو اس فلور پر کام کرتے وہ گنے چنے پانچ چھ لوگ جمع ہونے لگے جس میں اس کی سیکرٹری بھی تھی۔

"سر۔۔۔؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"اور تم۔۔۔! اس نے حائفہ کے بازو کو جھٹکے سے چھوڑا۔

کیا مینرز نہیں سکھائے تمہیں کہ کسی کے کمرے میں کیسے داخل ہوتے ہیں؟"

اس کے جھٹکا دینے پر حائفہ کے حجاب پر لگی واحد پِن گر گئی تھی جس سے اس کا حجاب ڈھیلا ہوا۔۔۔۔ یہ سب پل میں ہوا تھا۔

حائفہ نے آنکھوں سے ٹپ ٹپ گرتے آنسوؤں کو روکنا چاہا۔

"یہ اوپر کیسے آئی؟ کس چیز کے پیسے دیتا ہوں میں تم لوگوں کو کہ "کوئی بھی" میرے کمرے تک پہنچ جائے اور تم لوگوں کو خبر نہ ہو۔"

اس کے کوئی بھی کا مطلب سمجھتے حائفہ کا دل کیا کہ وہ پلٹ کر اس کے چہرے پر تھپڑ دے مارے لیکن اس وقت اس کا چہرہ پورا بھیگ گیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"چلو!"

اس سیکرٹری نے آگے بڑھتے اس کے بازو کو تھامنا چاہا کہ حائفہ ایک قدم پیچھے کو ہوئی اور سر پر موجود حجاب آدھا ڈھلک گیا جس سے اس کے سر کے سامنے کے کچھ بال دِکھنے لگے۔

URDU NOVEL BANK

اس نے جھک کر اپنی پِن اٹھائی اور اپنے ڈھلکے ہوئے حجاب کو برابر کیا اور ایک آخری نظر بہزاد شاہ پر ڈالتے وہاں سے بھاگتے ہوئے نکل گئی۔

بہزاد شاہ اس کے پن اٹھانے پر تھم گیا تھا اور پھر اس کے حجاب کو کُھلا دیکھ ہوش میں آیا۔

"جائیں اپنا کام کریں!" سب چلے گئے لیکن وہ کئی لمحے وہیں کھڑا رہا۔-------

اس کی وجہ سے اس کا حجاب کُھل گیا تھا۔---وہ اپنے حواسوں میں لوٹتے صرف اتنا محسوس کر پایا تھا۔

وہ تیزی سے گلاس والز کے پاس آیا جہاں سے نیچے سڑک کا منظر واضح تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ باہر نکلی تھی تیزی سے اور اب سڑک کے کنارے کھڑی تھی۔

حجاب اچھے سے سر پر جما تھا اب لیکن اس کے وجود کا کانپنا وہ اتنی دور سے بھی محسوس کر سکتا تھا۔

"ڈیمممم!"

اس نے گلاس والز پر ہاتھ مارا تھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ واپس مڑتا کہ رومان کو دیکھتا تھما جو اب اس کے پاس کھڑا اسے کچھ کہہ رہا تھا

پھر کیب روکتے اسے اس میں بٹھاتے پیسے ادا کیے تھے اس نے اور اس کے

جانے پر واپس اندر کی طرف آیا تھا۔

بہزاد شاہ لفٹ میں داخل ہوتا تیزی سے باہر نکل گیا۔

جبکہ آدھے لوگوں نے پہلے اس لڑکی کو روتے اور پھر بہزاد شاہ کو یوں تیزی سے

باہر نکلتے دیکھا تھا۔

نکلو!

اس نے ڈرائیور کو کہا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور ریش ڈرائیونگ کرتا پارکنگ

سے گاڑی نکال کر لے گیا وہ کہاں جا رہا تھا نہیں جانتا تھا اور وہ یوں وہاں سے

اپنی میٹنگ چھوڑتا کیوں نکلا تھا یہ بھی نہیں جانتا تھا۔

"بھائی؟" سفیر شاہ کی کال تھی

"سفی میں گھر جا رہا ہوں-----"بہزاد شاہ نے کہتے کال کاٹ دی اور گھر کے

راستے پر گاڑی ڈالی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اور پھر نجانے کیوں وہ بیچین ہی رہا تھا۔۔۔اس عام سی لڑکی سے اُسے اتنا فرق کیوں پڑ رہا تھا جبکہ غلطی بھی اس بیوقوف لڑکی کی تھی اس کے نزدیک۔

لیکن اس نے ہاتھ کیوں لگایا تھا اسے؟

وہ ایسا کوئی حق نہیں رکھتا تھا اور ایسا اس نے پہلے کبھی نہیں کیا تھا۔

اس کی آنکھوں میں اب بھی وہ منظر لہرا رہا تھا جب وہ اپنے حجاب کی پِن اٹھا رہی تھی۔

اس نے اسے بے حجاب کیا تھا۔۔زیادہ نہیں لیکن وہاں موجود چھ لوگوں کی نظر تو اس کے بالوں پر پڑی تھی جو اس نے ڈھانپے ہوئے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے سگریٹ سلگایا تھا ساری رات۔

دوسری طرف حائفہ نے خود کو پُرسکون کیا۔۔۔۔۔اسے گھر جانا تھا اب۔

اور اس حالت میں وہ کیسے گھر جا سکتی تھی۔

URDU NOVEL BANK

وہ واپس آفس گئی اور وہاں آور ٹائم کام کیا اور واش روم میں جاتے چہرے کو انگنت بار دھویا کہ کہیں اس کے گھر والے اس کی آنکھوں سے جان نا جائیں کہ کسی نے اس کو بُرے طریقے سے ہرٹ کرتے رُلایا ہے۔

لیکن بہزاد شاہ نے اسے کافی ہرٹ کیا تھا۔

اس کی آنکھیں جب بھی وہ منظر یاد کرتی تھی بھیگ جاتی تھی جب ان سب کے سامنے اس کا حجاب کُھل گیا تھا اور کتنی سبکی کا سامنہ کرنا پڑا تھا اسے۔

تذلیل کی تھی اس شخص نے اس کی سب کے سامنے۔۔۔۔۔صرف اس لیے کہ وہ بنا اجازت اس کے کمرے میں چلی گئی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا یہ اتنی بڑی بات تھی؟"

اب وہ کبھی اس شخص سے سامنہ نہیں چاہتی تھی۔۔۔اس کے دل میں بہزاد شاہ کے لیے ناپسندیدگی کا عنصر نمایاں ہوتا چلا گیا تھا۔

اگلی صبح وہ تیار ہوتا باہر نکلا۔

"بھائی؟" سفیر شاہ نے اسے ناشتے کی میز پر بُلایا۔

"ابھی موڈ نہیں ہے سفی۔۔۔"

"بھائی پلیز آجائیں!"

وہ سفیر شاہ کے اصرار پر جا کر بیٹھ گیا اور کافی منگوائی۔

"بھائی! آپ نے کل اس لڑکی۔۔۔۔"

"شاہ۔۔۔۔۔!!"

"آپ نے غلط کیا بھائی۔۔۔وہ معصوم تھی ایسے تو نہیں ٹریٹ کرنا چاہیے تھا اسے! مجھے بتایا عائشہ (سیکرٹری) نے کہ اس کا سکارف بھی کُھل گیا تھا۔"

سفییییی!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بہزاد شاہ بولا تو سفیر شاہ خاموش ہو گیا۔

اس نے سنجیدگی سے بہزار شاہ کو دیکھا۔۔۔۔وہ کیسے نا اس کی بےچینی محسوس کرتا اور ایسا اُن کی زندگی میں پہلی بار ہوا تھا کہ بہزاد شاہ کو کسی لڑکی نے بےچین کیا تھا۔

وہ خاموش ہو گیا۔

URDU NOVEL BANK

بہزاد شاہ کافی پیتا اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتا باہر نکل گیا کہ سفید شاہ کے علاؤہ وہ کسی سے محبت نہ کرتا تھا۔

سارا دن کام کرتے بھی اسے کل کا منظر نہیں بھولا تھا۔

گہرا سانس بھرتے وہ اٹھ گیا۔

جب بیچینی حد سے سوا ہو جائے تو علاج ڈھونڈنا پڑتا ہے اور وہ بھی علاج ہی ڈھونڈنے جا رہا تھا اپنی بے چینی کا۔

وہ سیدھا نیو ٹی وی کے آفس آیا تھا۔

اس کے آتے ہی بھگ در سی مچ گئی تھی کہ بہزاد شاہ خود وہاں تشریف لایا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جو لوگ جانے بھی لگے تھے وہ بھی رُک گئے تھے۔

"چلیں صدف آپی"! حائفہ نے بیزاری سے کہا۔

"دیکھ تو لینے دو کہ مسٹر شاہ آج کیوں آئیں ہیں ایسا تو پہلے کبھی نہیں ہوا۔"

"ہمیں کیا لگے وہ کیوں آئے ہیں!" حائفہ ناپسندیدگی سے بولی تھی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"سامان کچھ دیر میں لا دیتا ہوں!"

وہ سر اٹھائے بغیر بولا تو ماہا وہیں بیٹھ گئی اس کے بالوں سے پانی کے قطرے اب گر رہے تھے وہ بُرے طریقے سے اپنے ہاتھ کی انگلیوں کو مڑوڑ رہی تھی۔

"اب آگے کیا ہونا تھا؟"

کیا وہ پھر سے اسے چھوڑ جائے گا؟ کیا یہاں قیدی بنی ہی وہ مر جائے گی؟

وہ اٹھی اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس شخص تک پہنچی وہ اس سے منت کرنے والی تھی کہ وہ یہاں سے نا جائے نہیں تو وہ خوف سے مر جائے گی۔

وہ انگلیاں مڑوڑتی اس کے پاس جا کھڑی ہوئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سفیر شاہ جو تیزی سے کسی فائل کے ورق الٹتا نشان لگا رہا تھا فائیل پر پانی کے قطرے گرتے دیکھ سر اٹھایا۔

وہ اس کے پاس ہی کھڑی ہونے کاٹتی انگلیاں مڑوڑتی کھڑی تھی۔

"بولو؟" وہ صوفے پر پیچھے ہو کر بیٹھتا اس پر گہری نگاہ ڈالتا بولا۔

URDU NOVEL BANK

اس کے ڈھیلے کپڑوں میں نم گھنگرالے بال جو لاپرواہی سے بکھرے تھے اس کے شانوں پر وہ چھوٹے قد کی خوبصورت لڑکی تھی جس کی آنکھیں ہلکے بھورے رنگ کی تھی، صاف رنگت اور ہلکے گلابی گال اور ہونٹ، نازک سراپہ وہ بلاشبہ کسی کی بھی خواہش بن سکتی تھی۔

خود پر سفید شاہ کی نگاہیں محسوس کرتے اسے پہلی بار زندگی میں دوپٹے کی کمی محسوس ہوئی تھی۔

"تمہیں لگتا ہے تمہارا یہ وجود میری توجہ تمہاری جانب مبذول کر سکتا ہے تو غلطی پر ہو میں نے بہت حسن دیکھا ہے دنیا میں تو یہ کوشش تمہاری عبث جائے گی۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ سرد سے لہجے میں بولتا اس پر سے نگاہیں ہٹا گیا۔

ماہا کو لگا کسی نے اسے تھپڑ دے مارا ہو کیا وہ اتنی عرضا تھیں کہ اس شخص کی توجہ حاصل کرنے کی ایسی کوششیں کرتیں۔

"مجھے ایسی خواہشات لاحق نہیں ہیں" وہ ممنائی۔چہرہ خفت کے مارے سرخ پڑا اور وہ پیچھے پلٹتی اسی کمرے میں واپس چلی گئی جہاں سے آئی تھی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سفیر شاہ کے لب استہزایہ مسکراہٹ میں ڈھلکے پھر کام ختم کرتا گاڑی کی چابیاں اٹھاتا باہر نکل گیا۔

ماہا فیض نے دروازہ بند ہونے پر آنسوؤں کو اپنے اندر اتارا۔

وہ اس چار دیواری میں پھر سے اکیلی قیدی رہ گئی تھی بیڈ پر اوندھے پڑتے اس کی سسکیاں تکیے میں معدوم پڑنے لگیں۔

وہ سامان خرید کر واپس آیا اور کچن میں رکھا اور واپس کمرے میں گیا جہاں وہ بیڈ پر پڑی تھی۔

سامان لے آیا ہوں دیکھ لو پورا ہے!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ شانِ بے نیازی سے کہتا اس کے روتے چہرے کو دیکھے دروازہ بند کرتا باہر نکل گیا۔

وہ منہ دھو کر باہر آئی تو واپس سے صوفے پر بیٹھا اپنا کام کر رہا تھا۔

"جی بھائی؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اب وہ فون پر مصروف تھا لیکن اس کی آواز ماہا فیض کے کانوں تک آسانی سے پہنچ رہی تھی۔

"میں آجاتا ہوں بھائی!" اس کی آواز میں موجود عزت اور محبت صاف جھلک رہی تھی۔

"میں نے فائیل بنا لی ہے میں پہنچتا ہوں! اوکے!"

وہ کہتا تیزی سے چیزیں سمیٹنے لگا اور پھر بنا کچھ کہے باہر نکلنے لگا۔

"باہر سے ہی لاک کر کے جا رہا ہوں!" وہ سنجیدگی سے بتاتا اس کی سنے بغیر نکل گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ماہا کو لگ رہا تھا وہ وہاں کی قیدی ہے۔۔۔۔کیا یہی اسکی زندگی تھی اس کا دل کیا اونچی آواز میں روئے کہ دنیا کا ہر فرد اس کی ازیت کی داستان سُن سکے۔

نہیں! اُسے کچھ کرنا تھا! وہ شخص اس کا نہیں تھا نا اس کے لیے بنایا گیا تھا وہ تو کسی مقصد، کسی نفرت کے سبب یہاں تھی۔

وہ ساری زندگی کس کی نفرت بن کر نہیں جینا چاہتی تھی۔

URDU NOVEL BANK

وہ سب مردوں سے دور جانا چاہتی تھی جنہوں نے اسے تکلیف کے علاوہ کچھ نہیں دیا تھا۔

وہ سامان لگاتی اپنے لیے بریڈ انڈا بنانے لگی۔

اسے سفیر شاہ کے بھائی تک رسائی حاصل کرنی تھی۔۔۔۔سفیر شاہ شاید صرف اسی سے ڈرتا تھا۔۔۔شاید وہ شخص اسے یہاں سے نکلوا لیتا نہیں اور شاید اس بے نام اور زبردستی کے رشتے سے بھی۔

اسے سفیر شاہ کا فون چاہیے تھا بس اب کسی بھی طرح سے۔

سرویئر ہاؤس میں آگ لگی ہے! یہ خبر سفیر شاہ اور بہزاد شاہ پر بجلی بن کر گری تھی۔

"یہ کیسے ممکن تھا؟"

وہ دونوں پاگلوں کی طرح دوڑے گئے تھے وہ جگہ ان کے لیے کیا معنی رکھتی تھی کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

یہ ان کی ماں اور بہن کا مشترکہ خواب تھا۔۔۔۔۔یہی وجہ تھی کہ وہ اور کسی چیز کا بزنس کیے بغیر ڈیزائنیر ہاؤس کھولے بیٹھے تھے لیکن ان کا اصل کام کیا تھا کوئی نہیں جانتا تھا۔

"یہ کیسے ممکن ہے سفی!" سفیر شاہ نے سالوں بعد بہزاد شاہ کی آواز کو یوں ٹوٹے ہوئے دیکھا تھا۔

وہ دونوں وہاں فوراً پہنچے تھے لیکن کسی بڑے نقصان سے بچ گئے تھے کیونکہ آگ پورے طریقے سے نہیں پھیلی تھی ان کا نچلے پورشن کا پچھلا حصہ جلا تھا جن میں ان کے نئے ڈیزائنز پر کام ہو رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

نقصان کافی بڑا تھا لیکن اس جگہ کو محفوظ دیکھ کر وہ کچھ مطمئن ہوئے تھے۔ بہزاد شاہ کی غصے سے پھولتی رگیں اسے بیچین کر رہی تھیں اس نے کب اسے یوں بے بس پایا تھا۔

"بھائی ریلیکس کچھ نہیں ہوا ہم اس نقصان کی بھرپائی کر لیں گے۔"

URDU NOVEL BANK

"کر لیں گے لیکن جس نے یہ کیا ہے اس کا ناقابلِ برداشت نقصان ہونا قرار پاتا ہے اب۔"

وہ فوراً اٹھتا کیمراز کی ریکارڈنگ چیک کرنے گیا تھا۔

جہاں اسے خاص کچھ نہیں ملا تھا سوائے اس ایک شخص کے جو کچھ مشکوک لگا تھا انہیں۔

ان دونوں کی نگاہیں ان انگنت سکرینز پر چپکی تھی جب اس شخص نے یہاں وہاں دیکھتے بجلی کی تاروں سے چھیڑ چھاڑ کی تھی تاکہ وہ حادثہ لگے شارٹ سرکٹ کا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بہزاد شاہ نے مٹھی بھینچتے غیض و غضب بھری نگاہوں سے اس شخص کے چہرے کو حفظ کیا۔

"یہ کل صبح تک مجھے باہر کُھلی ہوا میں سانس لیتا نا دِکھے" اس نے مخصوص لوگوں کو کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

URDU NOVEL BANK

اُسے جلد سے جلد اس جگہ کو ٹھیک کروانا تھا کہ ان کی نئ کولیکشن کی لانچ کے ساتھ انہوں نے این جی او کی بنیاد بھی رکھنی تھی جو بزرگوں کے لیے تھی۔

ان سب میں وہ دونوں کافی تھک گئے تھے۔

"کہاں آ رہے ہو؟" بہزاد شاہ نے اسے اپنے ساتھ آتے سنجیدگی سے استفسار کیا۔

"آپ کے ساتھ گھر۔۔۔کافی تھک گیا ہوں اور کہاں جاؤں گا" وہ تعجب سے بولا۔

"وہیں جاؤ جہاں اپنی بیوی کو رکھا ہوا ہے یا اسے بھی گھر لاؤ!"

بھائی! سفیر شاہ نے حیرت سے کنگ اسے دیکھا آیا وہ ابھی اپنی بات کو رد کر دے گا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"سفی جاؤ! وہ اکیلی ہو گی!"

بہزاد شاہ اب کے نرمی سے بولا تو وہ دوسری گاڑی کی جانب بڑھ گیا کہ اس کی کوئی بات نہیں ٹالتا تھا۔

لیکن اس وقت ماہا فیض کی شکل نہیں دیکھنا چاہتا تھا وہ کم از کم۔

URDU NOVEL BANK

وہ صبح کے پانچ بجے گھر میں داخل ہوا جہاں خاموشی تھی وہ سوئی تھی اپنے کمرے میں جہاں اس دن سے ٹھہری تھی۔

وہ تھکے اعصابوں کے ساتھ ساتھ والے کمرے میں بند ہو گیا فریش ہوتے ہی بیڈ پر گرا کہ آنکھیں نیند اور تھکاوٹ سے بے حال تھیں۔

ماہا نے اٹھتے بے دلی سے فریش ہوتے کمرے کی حالت کو بہتر کیا اور باہر آئی جہاں سفیر شاہ کی چیزیں بکھری دیکھ اسے اندازہ ہوا کہ وہ گھر پر ہی موجود ہے۔

اس وقت گھڑی نو بجا رہی تھی۔

اس کا دل دھڑکا اسے جو بھی کرنا تھا آج ہی کرنا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ ساتھ والے کمرے میں بنا آواز پیدا کیے دھڑکتے دل کے ساتھ داخل ہوئی۔

وہ اوندھا پڑا بے فکری کی نیند سو رہا تھا۔

وہ بنا چاپ کیے اس تک آئی اور یہاں وہاں دیکھا سائیڈ دراز پر اس کا فون اور گاڑی کی چابیاں پڑی تھیں۔

اس کا دل مانو کانوں میں دھڑک رہا تھا، خوف سے ٹانگیں کانپ رہی تھی لیکن اس قید سے رہائی کے لیے اسے خود ہی کچھ کرنا تھا۔

سر شفیق حائفہ کو بلا رہے ہیں! ملازم نے آ کر کہا تو سب کی گردنیں حائفہ کی جانب مڑی۔

وہ سب کو نظرانداز کرتی اٹھ کھڑی ہوئی پھر اندر داخل ہوئی اور سلام کیے بنا اس شخص کو نظرانداز کیے شفیق سر کو دیکھا۔

سر آپ نے بلایا؟

جی حائفہ بیٹا اس دن پارٹی میں آپ کا بیگ رہ گیا تھا مسٹر بہزاد مجھ سے ملنا چاہتے تھے تو یہ بھی ساتھ لے آئے۔

تھینک یو سر!

اس نے بیگ تھاما اور باہر نکل گئی اب کی بار بھی اُس کو نہیں دیکھا تھا۔

اور یہی چیز بہزاد شاہ کو ہضم نہیں ہوئی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

پھر ملاقات ہو گی! وہ شفیق سے کہتا باہر نکل گیا جبکہ اب بھی سب کی نگاہیں اُسی پر تھیں۔

وہ اس سے بات کیے بغیر نہیں جانا چاہتا تھا لیکن سب کو ایک ہی آفس وین میں بیٹھتے دیکھ وہ سٹرینگ ویل پر ہاتھ مار کر رہ گیا۔

مل گیا بیگ؟ سائمہ بیگم نے اس کے ہاتھوں میں اس کا بیگ دیکھتے استسفار کیا کیونکہ اس نے کافی واویلا مچا رکھا تھا اس بیگ کے لیے۔

جی!

کہاں سے؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

آفس میں سے ہی! وہ بولتی کھانا کھانے لگی۔

حائفہ بیٹا طبیعت ٹھیک ہے؟ اسے کل سے خاموش دیکھ کر سکندر صاحب نے استسفار کیا۔

جی بابا۔۔۔۔بس سر میں درد ہے!

اچھا چلو دوا لو اور آرام کرو! وہ بولے تو وہ کھانا کھا کر دوا لیتی کمرے میں چلی گئی۔

URDU NOVEL BANK

اسے بہزاد شاہ سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔۔۔اس نے سوچ لیا تھا وہ کوئی انٹرویو اس شخص کا نہیں لے گی مستقبل میں بھی کبھی۔۔۔۔وہ بھول جائے گی کہ اس نام کے کسی شخص کو وہ جانتی بھی تھی۔

لیکن اگلی صبح اپنے سامنے بہزاد شاہ کو دیکھتے وہ ٹھٹکی تھی۔

آج وہ لیٹ ہو گئی تھی اس لیے اسے سکندر صاحب نے چھوڑا تھا۔

بہزاد شاہ کی گاڑی وہیں آفس سے کچھ دور دیکھتے وہ ٹھٹکی ضرور تھی لیکن پھر نظرانداز کر دیا۔

مس حائفہ!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حافظہ نے اپنے نام کی پکار سن کر بھی نظرانداز کیا۔

حائفہ! کیا آپ چاہتی ہیں کہ پوری سڑک پر موجود لوگ رُک کر ہماری بات سنیں؟

وہ سنجیدگی سے بولا تو حافظہ کے قدم تھمے۔

واپس اس تک تیزی سے آئی۔

URDU NOVEL BANK

مسٹر بہزاد مجھے نہیں لگتا ہم ایک دوسرے کو جانتے ہیں اور جو آپ اس دن کر چکے ہیں اس کے بعد میں اپنی یاداشت کے صفحوں سے آپ کو مٹا چکی ہوں اور یوں سڑک پر کھڑے ہو کر مجھے مخاطب کرنے پر میں بھی آپ کو ویسے ہی زلیل کر سکتی ہوں جیسے آپ نے مجھے آپ کے آفس میں کیا تھا۔

وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتی بولی۔

وہ کتنی بھی لاپرواہ کیوں نہ سہی لیکن عزتِ نفس سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا۔

میری بات سنیں! بہزاد شاہ نے سنجیدگی سے کہا۔

ابھی میں نے-----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اگر نہیں چاہتی کہ کوئی ہمیں دیکھے تو مہربانی کریں راستہ چھوڑیں اور میرے ساتھ آئیں۔

ہرگز نہیں!

وہ سامنے میری گاڑی کھڑی ہے حائفہ! وہ مِس ہٹا چکا تھا لیکن حائفہ نے غور نہیں کیا۔

URDU NOVEL BANK

آپ کو سمجھ نہیں آرہی ----؟

بہزاد شاہ مڑا اور اس کے نزدیک آتا کہ وہ تیز تیز قدموں سے اس سے پہلے ہی اس کی گاڑی تک پہنچ گئی کہ کہیں پھر وہ اس کی بازو کو گرفت میں نہ لے لے۔

جلدی بولیں!

آپ نے اپنے بیگ میں چیزیں چیک کر لیں تھیں؟

کیا آپ نے مجھے یہ پوچھنے کے لیے روکا ہے؟ دوبدو جواب آیا۔

دیکھیں حائفہ آپ کا اس دن حجاب کُھل گیا تھا جس کی وجہ سے میں یہاں موجود ہوں-----وہ سب اچانک ہوا تھا میرا ہرگز ہرگز ایسا کرنے کا ارادہ نہ تھا کہ----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

آپ کا شکریہ! آپ نے اتنی عزت بخشی تھی مجھے----حائفہ کی آنکھیں پھر سے نم ہوئیں۔

میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی! وہ بیگ سے ٹشو ڈھونڈنے لگی کہ بہزاد شاہ نے اپنی گاڑی میں سے نکال کر اس کے آگے کیے۔

میرا مقصد آپ کو رُلانا نہیں ہے---بہزاد شاہ بےچین ہوا۔

URDU NOVEL BANK

رُلا آپ اس دن چکے ہیں اور جتنی سبکی میں نے اس دن محسوس کی ہے کبھی کسی نے مجھے اتنا رسوا نہیں کیا وہ اب باقاعدہ رونے لگی تھی۔

بہزاد شاہ نے اس کے آگے کھڑے ہوتے اسے بالکل چھپا دیا تھا کہ کسی کی نظر اس پر نہ پڑے۔

آئیم سوری! اور وہ بول گیا تھا۔

بہزاد شاہ اپنی زندگی میں پہلی بار کسی صنفِ نازک کے لیے صبح صبح وہاں موجود تھا اپنے سارے کام ملتوی کیے اور اب پہلی بار کسی لڑکی سے معافی مانگ رہا تھا۔

حائفہ سکندر خاص تھی اس بات کا ادراک تو ہو گیا تھا

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

معافی مانگنے سے کیا ہو گا۔۔۔۔۔؟ وہ سسکی بھرتے بولی تھی۔

رونا بند کریں! اس کی سرخ ہوتی ناک کو دیکھتا وہ بولا۔

یہ آپ کا آفس نہیں ہے مجھ پر حکم نہیں چلائیں اور پیچھے ہٹیں! وہ بولی لیکن بہزاد شاہ پیچھے نہیں ہوا اور ٹشو پھر سے اس کے آگے کیے۔

چہرہ صاف کریں!

اب کہ وہ سنجیدگی سے بولا تھا اس لڑکی کے آنسو اسے بالکل پسند نہیں آئے تھے۔

آپ ہر لڑکی کی بے عزتی کرنے کے بعد اس سے یوں ہی معافی مانگتے ہیں؟

آپ پہلی اور آخری لڑکی ہیں! نہایت سادہ الفاظ-----

ویسے آپ کے پیسے پورے تھے؟ وہ نجانے کیوں لیکن آنکھوں میں چمک لیے بولا تو حائفہ نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے دیکھا۔

آپ نے میرا بیگ کھولا تھا؟ وہ آنکھیں چھوٹی کیے اسے دیکھتے بولی۔

بہزاد نے کندھے اچکائے---اس لڑکی سے زیادہ اس کی آنکھیں بولتی تھی۔

تو میں سمجھوں آپ نے مجھے معاف کیا؟ شاید وہ پہلی بار کسی کے سامنے یوں موجود تھا معافی کا طلبگار بنے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اپنے سب کام چھوڑے---اپنی میٹنگز کو چھوڑے وہ یوں سڑک پر کھڑا ایک عام سی لاپرواہ لڑکی کے سامنے ٹشو کا ڈبہ تھامے اس کی معافی کے لیے کھڑا تھا۔

اِس بہزاد شاہ کو تو وہ خود نہیں جانتا تھا۔

بالکل نہیں!

URDU NOVEL BANK

اب ہم کبھی نہیں ملیں گے! میں آپ کو اپنی زندگی میں دوبارہ کبھی نہیں دیکھنا چاہتی خدا حافظ!

وہ کہتی آگے بڑھ گئی لیکن وہ وہی کھڑا رہا۔

اس کی پشت کو دیکھتے اس کے کہے آخری الفاظ کے حصار میں۔

کیا اس نے اِس حد تک ہرٹ کیا تھا اُسے کہ وہ اسے دیکھنا نہیں چاہتی تھی مستقبل میں؟

اس بات نے اس کی اندر کی بے چینی کو مزید بڑھایا تھا وہ گاڑی آفس کی طرف موڑ گیا تھا اور پھر سارا دن مصروف رہا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اپنے آپ کو کیا سمجھتا ہے؟

کیا آئیم سوری سے سوری ہو جاتی ہے۔۔۔۔ام ہمممم!

تمہیں بھی اسے کوئی سخت سزا دینی چاہیے تھی حائفہ! وہ خود سے باتیں کر رہی تھی۔

URDU NOVEL BANK

ان سب میں وہ یہ فراموش کر گئی تھی کہ بہزاد شاہ خود چل کر دو بار صرف اس کے لیے وہاں آیا تھا۔

بھائی مجھے کچھ پتا لگا ہے آپ کے بارے میں!

وہ دونوں اس وقت کام کرنے کے بعد کافی پی رہے تھے۔

کیا؟

کہ آپ اس لڑکی سے ملنے گئے تھے۔

کس سے؟ بہزاد شاہ جھٹکے سے مڑا تھا۔

کتنی لڑکیوں کو ملتے ہیں آپ؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سفی تمہیں کیسے پتا ہے؟

بس میں نے نظر رکھی ہوئی ہے آپ پر---اچھا بتائیں پھر کیا کہا اس نے؟

میں نے بیگ واپس کرنا تھا اس کا کر دیا۔

ہاں یہ تو پہلے دن کی بات ہے لیکن دوسرے دن سڑک کنارے کیا بات ہوئی؟

وہ بولا تو بہزاد نے اسے گھورا۔

URDU NOVEL BANK

کس نے بتایا ہے تمہیں؟

رومان نے دیکھا تھا آپ کو! سفیر نے بتایا تو بہزاد شاہ نے ہونٹ بھینچے۔

وہ کیا لینے گیا تھا وہاں؟

پتا نہیں! سفیر شاہ نے کندھے اچکائے۔

اب بتائیں تو کیا بات ہوئی؟

کچھ نہیں سوری بولا میں نے لیکن وہ مجھ سے مستقبل میں کبھی ملنا نہیں چاہتی

بہزاد شاہ نے اس کی طرف پشت کرتے کہا۔

اور پہلا جھٹکا لگا تھا سفیر شاہ کو کہ بہزاد نے کسی سے معافی مانگی تھی وہ بھی

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کسی لڑکی سے وہ سنجیدگی سے اپنے بھائی کی پشت کو دیکھنے لگا۔

چلیں کوئی بات نہیں کیا فرق پڑتا ہے؟

وہ بولا تاکہ بہزاد شاہ کا ردّعمل دیکھ سکے لیکن وہ کچھ نہ بولا۔

عام سی تو تھی وہ اور مجھے کچھ خاص پسند-----

سفیر شاہ اپنے کمرے میں جاؤ اور آرام کرو---

URDU NOVEL BANK

سفیر شاہ مسکرایا۔۔۔۔یعنی بات آگے بڑھ گئی تھی وہ کچھ سوچتا اٹھا اور اسے گڈ نائٹ کہتا اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔

تو مِس حائفہ صبح ملاقات ہوتی ہے آپ سے۔۔۔ وہ بولتا آنکھیں موند گیا۔

وہ جھکی لیکن سفیر شاہ جس کا رخ اسی طرف تھا اس کو دیکھتے تھم گئی۔

دل جیسے پرسکون ہوا تھا۔

اس کے چہرے پر ٹھہرا سکون ماہا فیض کو بے کُل کر گیا۔

کیا کوئی مرد اتنا خوبصورت بھی ہو سکتا ہے؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سفیر شاہ اسکی زندگی کا پہلا مرد تھا جس سے اس نے بات کی تھی یا جو اس کے قریب تھا۔

ان کے درمیان موجود رشتہ فراموش تو ہرگز نہیں کیا جا سکتا تھا۔

ماہا کے دل کی دھڑکنیں تیز ہوئیں تو وہ فوراً فون اٹھاتی اُسی آہستگی سے باہر نکل گئی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اپنے کمرے میں آتے اس نے تیزی سے دروازہ بند کیا اور ہونٹ کاٹتے فون کو دیکھا جس پر خوش قسمتی سے لاک نہیں لگا تھا۔

افففففف! اسے لگا قسمت بھی اس کا ساتھ دے رہی تھی نہیں تو آج کے دور میں کون فون پر پاسورڈ یا فیس لاک نہیں لگاتا تھا۔

شاید سفیر شاہ کے پاس کوئی اور فون بھی ہو پرسنل! یہ سب باتیں بعد پر چھوڑتے اس نے فون کو کھنگالا۔

جہاں ریسنٹ کالز میں ہی اسے بھائی کا نام جگمگاتا دِکھا۔

اس نے آنکھیں بند کی اور انگلی اس نام پر رکھ دی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اور پھر انتظار کرنے لگی ایک کال،تین اور پھر چھٹی کال پر بھی کال موصول نہ کی گئی تو اسے رونا آنے لگا۔

اِسکے بعد شاید اسے موقع نہ ملتا!

یا رب العالمین پلیز مدد فرمائے! وہ بولی کہ کال اٹھا لی گئی۔

سب خیریت ہے سفی؟ سوئے نہیں! بھاری گھمبیر آواز پر ماہا کا دل تھما۔

URDU NOVEL BANK

اگر وہ بھی اپنے بھائی کی اصلیت جانتا ہوا اور اس کے ساتھ ہوا تو۔

ہیلو! وہ سوکھے لبوں کو زبان سے تر کرتی بمشکل بولی۔

جی؟ بہزاد شاہ کا جواب ٹھہرا ہوا آیا تھا۔

کیا آپ سفیر شاہ کے بھائی ہیں؟ وہ دروازے کو دیکھتی آہستہ آواز میں بولی تھی۔

جیا بیٹا بولیں! وہ شخص اسے جانتا تھا اسی لیے اتنا پرسکون تھا شاید۔

اس کا دل کیا دھارے مار کر روئے۔۔۔ایک واحد اور آخری امید بھی ٹوٹ گئی تھی اس کے منہ سے سسکی نکلی۔

بولیں ماہا! پھر سے اس شخص کی بھاری آواز گونجی تو وہ آنسوؤں کو حلق میں اتارتی گویا ہوئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

مجھے نہیں پتا آپ لوگ کون ہے! کیا چاہتے ہیں۔۔۔مجھے اتنا اندازہ ہو گیا ہے کہ آپ کی دشمنی بابا اور بھائی سے ہے لیکن اس سے زیادہ مجھے آپ لوگوں کی نفرت خود کے لیے دِکھتی ہے کیا میں نے کچھ غلط کیا ہے آپ کے ساتھ؟ وہ سسکیوں کو دباتی استفسار کرنے لگی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

دوسری جانب خاموشی چھا گئی۔

آپ کی بھی تو کوئی بہن ہو گی پلیز مجھ پر ترس کھائیں مجھے اپنی بہن سمجھیں۔

میں تو کبھی کسی سے نہیں ملی میں نے کیا بگاڑا ہے آپ کے بھائی کا۔۔۔۔میں یہاں قیدی کی زندگی گزار رہی ہوں۔۔۔۔۔۔مجھے آزاد کریں۔۔۔۔

میں خوف میں ہوں۔۔۔سن رہے ہیں آپ۔۔۔؟

آپ کا بھائی مجھے خوفزدہ کرتا ہے۔۔۔۔وہ مجھے اپنی نفرت میں مار دے گا اور میں آپ لوگوں کو کبھی معاف نہیں کروں گی وہ چلاتی کال کاٹ گئی اور گہرے سانس بھرنے لگی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

آنکھوں سے آنسو تواتر گر رہے تھے۔

وہ لڑکھڑاتے قدموں سے واپس اس کا فون رکھ آئی اور اپنے کمرے میں بند ہو گئی۔

اس کا دل خوف سے لرز رہا تھا۔

اگر اسکے بھائی نے سفیر شاہ کو سب بتا دیا۔۔۔۔

سفیر شاہ کی آنکھ مسلسل بجتے فون سے ہوئی تھی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اس کے گھڑی پر وقت دیکھا جو دو بجا رہی تھی۔۔۔۔اس نے فون اٹھا کر دیکھا جہاں بھائی کا نام سکرین پر جگمگا رہا تھا۔

اسلام علیکم بھائی!

وعلیکم السلام! کہاں ہو؟

بہزاد شاہ کی آواز میں غیر معمولی سنجیدگی کو محسوس کرتے وہ سیدھا ہو کر بیٹھا۔

جہاں آپ نے صبح مجھے بھیجا تھا۔

ماہا کہاں ہے؟

ہو گی اپنے کمرے میں آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

مجھ سے ملو آ کر فوراً!

اور کال کاٹ دی گئی تو وہ فریش ہونے چلا گیا باہر نکلتے دیکھا تو کوئی بھی نہیں تھا وہ بھی باہر نکل گیا۔

کیا وہ پکڑا گیا؟ سفیر شاہ کو یہی لگا تھا کہ وہ شخص جسے پکڑنے کا بہزاد نے کہا تھا وہ مل گیا ہے۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ پکڑا گیا ہے لیکن اس مقصد کے لیے نہیں بلایا تمہیں میں نے۔

اچھا حکم کریں پھر! سفیر شاہ نے ہلکی سے مسکراہٹ سے کہا۔

مجھ سے محبت کرتے ہو سفی؟

یہ کیسا سوال ہے بھائی! سفیر شاہ تڑپ اٹھا۔

بیٹھے رہو! کیونکہ اگر محبت کرتے تو مجھے بار ہا ایک ہی بات نہ سمجھانی پڑتی تمہیں۔

بھائی کیا میں نے کچھ غلط کیا ہے؟ آپ مجھ سے ناراض ہیں؟ سفیر شاہ نے فوراً بہزاد شاہ کے ہاتھ تھامے۔

وہ دنیا کو ناراض کر سکتا تھا لیکن بہزاد شاہ کو نہیں جس نے جان چھڑکی تھی اس پر۔۔۔وہ اس کا باپ، ماں بھائی دوست سب تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ماہا سفیر شاہ کے بارے میں کیا فیصلہ کیا ہے تم نے؟

وہ گہرا سانس بھر گیا۔

بھائی میں اسے ڈسکس نہیں کرنا چاہتا ابھی تو نہیں کم از کم۔

کیوں؟ اسے وہیں تا عمر قید کر کے رکھنے کا ارادہ کیے ہوئے ہو؟

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

کیا فرق پڑتا ہے! سفیر شاہ بے زاری سے کندھے اچکا گیا۔

یہ بے زاری میں تمہارے لہجے میں تمہاری بیوی کے لیے آج کے بعد نہ دیکھوں اور مجھے کبھی دوبارہ یہ بتانا نہ پڑے کہ وہ سفیر شاہ کی بیوی ہے سمجھ رہے ہو؟

بھائی!

کیا بھائی! تمہیں اندازہ ہے وہ لڑکی کتنا تڑپ رہی ہے وہاں اکیلے رہتے۔

آپ کو کس نے بتایا۔۔۔۔۔؟

آج کوئی میرے بھائی کی سفاکیت کی کہانی مجھے سنا گیا ہے سفیر شاہ کیا یہ تربیت کی ہے میں نے تمہاری؟ بہزاد شاہ غصے سے بولا تو سفیر نے جھٹ سے سر اٹھایا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ماہا۔۔۔ماہا فیض!

لیکن اس نے کیسے رابطہ کیا بھائی سے؟ یہی سوال اس کے دماغ میں گردش کرنے لگا

جواب دو مجھے!

URDU NOVEL BANK

آپ جانتے ہیں مجھے اس سے نفرت------!

شٹ اپ-----بکواس نہیں سفیر شاہ! یہ لفظ میرے سامنے مت بولنا اتنی نفرت تھی تو اسے نکاح میں نہ لیتے پہلے اور اب وہ نکاح میں ہے تمہارے جان لو کہ بیوی کا درجہ تم نے دیا ہے اسے اور اس کی زمہ داریوں میں میں کوئی کمی نہ دیکھوں دوبارہ اسے وہ مقام دو جس کی وہ حقدار ہے۔

سفیر شاہ سرخ چہرہ لیے بیٹھا رہا۔

جاؤ واپس! وہیں رہو گے تم! تب تک جب تک اسے یہاں نہ لے آؤ۔

ہرگز نہیں!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ ہمارے گھر میں کبھی نہیں آئے گی! سفیر شاہ پھٹ پڑا تھا۔

تو تمہاری بھی جگہ نہیں ہے میرے گھر میں پھر! اب تب ہی آنا جب اسے ساتھ لے آؤ! بہزاد شاہ بولا تو سفیر اٹھا اور نکل گیا۔

URDU NOVEL BANK

وہ اشتعال کو قابو نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔آج پہلی بار اس غیر لڑکی کی وجہ سے بہزاد شاہ، اس کے بھائی اس کی جان اس سے نا صرف غصہ تھا بلکہ ناراض بھی ہوا تھا۔

اس کا دل کیا اس لڑکی کو جان سے مار دے۔

وہ ریش ڈرائیونگ کرتا گھر پہنچا اور چیزیں لیتا فوراً دروازہ کھول کر واپس لاک کرتا اندر داخل ہوا۔

ماہا! ماہا فیض!

باہر آؤ فوراً

اور اندر موجود جائماز پر بیٹھی ماہا فیض کو لگا موت اس کے سر پر کھڑی ہے۔

اس کی ٹانگیں کانپنے لگی وہ فوراً کھڑی ہوئی اور یہاں وہاں دیکھا۔

اسے دور جانا تھا اس شخص سے اس کے غصے سے!

وہ تیزی سے ٹیرس کی طرف بڑھی تب ہی وہ دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اس سے پہلے کہ وہ بالکونی کا دروازہ بند کرتی وہ فوراً سے اس کے پاس آتا اسے ایسا کرنے سے روک گیا۔

اس کے چہرے پر سخت تاثرات چھائے تھے، دماغ کی شریانیں پھولی تھی اور چہرہ ضبط کے مارے سرخ تھا۔

بھائی سے کیسے رابطہ کیا تم نے؟ وہ دھاڑا تھا۔

ماہا کو لگا اس کا بازو ٹوٹ جائے گا جو اس کی سخت گرفت میں تھا۔

بولو!

فو۔۔۔۔فون۔۔۔کال۔۔۔۔۔وہ لرزتے بمشکل بولی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تمہیں اندازہ ہے تمہاری وجہ سے کیا ہوا ہے۔۔۔۔؟

وہ شخص جس نے میرے منہ سے نکلنے سے پہلے مجھے سب دلوایا ہے، جو سب سے ناراض ہو سکتا ہے مجھ سے نہیں۔۔۔جس کے لیے دنیا میں صرف ایک ہی شخص سفیر شاہ معنی رکھتا ہے اس نے آج تمہاری وجہ سے۔۔۔۔۔

URDU NOVEL BANK

تمہاری وجہ سے نا صرف مجھ پر غصہ کیا ہے بلکہ مجھے گھر سے نکالا ہے وہ گھر جہاں وہ میرے بغیر بھی زیادہ دن نہیں رہتے۔

سفیر نے اسے جھٹکا دیا تو اس کی قمر پیچھے ریلنگ سے ٹکرائی۔

تو اس کے منہ سے چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی۔

حائفہ آج پھر اپنے نام کی پکار سنتے تھمی تھی۔

لیکن سفیر شاہ جو دیکھتے اس کی آنکھوں میں حیرت در آئی تھی۔

"بات ہو سکتی ہے؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بالکل نہیں!"

وہ سنجیدگی سے کہتی آگے بڑھنے لگی تو سفیر شاہ نے غصے سے اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھا جو اس کے بھائی کے سامنے تو بالکل ہی چھوٹی سی لگتی تھی اور نخرے آسمانوں پر تھے۔

"میں آفس آجاتا ہوں پھر!" وہ دھمکی دیتا بولا تو حائفہ اس کے آگے آ رُکی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"کیا مسئلہ ہے؟"

"بھائی نے سوری کیا تھا آپ سے؟'

"کون سے بھائی نے؟" وہ لاعلمی کا اظہار کرتے بولی۔

"بہزاد شاہ نے! ابھی کل کی بات ہے اتنی بھولی نہیں بنیں۔"

"یہ میری بات سنیں آپ ایکس وائے زی۔۔۔۔یہ اتنا غصہ جو آپ دونوں بھائیوں نے ناک پر بٹھا رکھا ہے نا اپنے تک رکھیں دوسروں پر نے جھاڑیں۔'

وہ ناک چڑھاتی کڑے تیوروں سے بولی۔

سفیر شاہ نے دلچسپی سے اسے دیکھا پھر مسکرا دیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ہم سچ میں معذرت خواہ ہیں اس دن کے لیے! لیکن آپ کو ایسے میٹنگ کے دوران نہیں آنا چاہیے تھا وہاں کئی لوگ موجود تھے جو آپ نے دیکھے نہیں شاید۔۔۔بھائی کی ساخت کے ساتھ آپ کا نام بھی آجاتا اور سکینڈل بن جاتا جو یقیناً آپ کے لیے نقصان دہ ہوتا اور آپ افورڈ نہیں کر سکتی تھیں۔۔۔۔آپ کو کو مشکلات کا سامنہ کرنا پڑتا" وہ نرمی سے بولا۔

URDU NOVEL BANK

"ہاں ٹھیک ہے لیکن پھر بھی میں کسی کو خود پر یوں چِلانے کا حق نہیں دیتی-----"وہ نخرے سے بولی۔

"بھائی معافی مانگ تو چکے ہیں۔"

"اچھا ٹھیک ہے! آپ اپنے بھائی کی سفارش کرنے آئیں ہیں؟"

سفیر شاہ گڑبڑایا تھا پہلی بار۔

"بالکل درست سمجھی ہیں۔"

"لیکن غلطی آپ دونوں کی تھی تو آپ کو بھائی کو معاف کر دینا چاہیے۔"

"اچھا چلیں ٹھیک ہے کیا یاد کریں گے!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ ناخنوں کو سامنے کرتی ادا سے ان پر پھونک مارتی اسے مسکرانے پر مجبور کر گئی۔

"یہ آپ ہنسے کیوں ہیں؟" وہ پھر سے قمر پر ہاتھ رکھتی لڑنے والے انداز میں بولی۔

"آپ پر تو نہیں ہنسا!" وہ مسکرایا۔

اب چلتا ہوں!

URDU NOVEL BANK

"ہاں جی جائیے آپ کی سلطنت اپنے بادشاہ کا انتظار کر رہی ہو گی" وہ بڑبڑاتی آگے بڑھ گئی جبکہ وہ سنتا مسکرا گیا۔

"افففففف! بھائی! اففف۔"

وہ سیدھا بہزاد شاہ کے پاس آیا تھا جس کے عتاب کا نشانہ بنے تھے آج آفس کے سارے ورکرز۔

"آپ کو پتا ہے میں کس سے مل کر آیا ہوں؟"

"مجھے اس وقت دلچسپی نہیں ہے شاہ---اور تم نے کتنے دنوں سے کام پر دھیان نہیں دیا۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"حائفہ سنکدر سے مل کر آیا ہوں!"

وہ بولا تو بہزاد خاموش ہو گیا پھر حیرت اور سنجیدگی سے اُسے دیکھا۔

"وجہ پوچھ سکتا ہوں؟"

"ہماری وجہ سے وہ ہرٹ ہوئی تھی اسی لیے۔"

URDU NOVEL BANK

"تمہاری وجہ سے نہیں صرف میری وجہ سے اور کیا مجھ سے اجازت لی تھی تم نے ایسا کچھ کرنے سے پہلے؟"

"بھائی وہ کتنی سویٹ ہے، لیکن بہت لڑاکا ہے۔"

بہزاد شاہ بھی خاموش ہو گیا تھا جیسے مزید سننا چاہ رہا ہو۔

"معاف کر دیا اس نے آپ کو!"

بہزاد شاہ نے گہرا سانس بھرا۔۔۔۔۔۔

"اب تو آپ کو گلٹ نہیں رہے گا نا۔۔۔اسی لیے پُرسکون ہو جائیں اور بھول جائیں اسے۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ بولا اور بہزاد شاہ کے تاثرات دیکھنے جو سخت ہوئے تھے۔

میں چلتا ہوں! سفیر شاہ کہتے باہر نکل گیا۔

"مس آمنہ مجھے کچھ پنز چاہیے۔"

"کون سی پنز سر۔۔۔۔؟"

حجاب پنز! وہ بولا تو عائشہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔

URDU NOVEL BANK

میں انتظام کر دیتی ہوں سر!

"مجھے فائن کوالٹی کی چاہیے سب سے بہترین اور خوبصورت۔"

اوکے سر! وہ کہتی باہر نکل گئی اور پھر انتظام کرتے ہر طرح کی منگوا کر اُس تک پہنچائیں۔

"حائفہ بیٹی یہ آپ کے لیے آیا ہے!"

پیون نے لا کر اسے ایک چھوٹا پھولوں کا گلدستہ دیا اور ساتھ ایک پارسل!

میرا؟

جی!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"نہیں چچا آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے مجھے کون بھیجے گا؟"

معلوم نہیں! نام دیکھ لیں! انہوں نے کہا تو اس نے چیک کیا اور اس پر حائفہ سکندر لکھا دیکھ وہ چونکی پھر انہیں واپس بھیج دیا۔

وہ اس وقت اکیلی شفیق الرحمن کے کمرے میں اپنے ڈیسک پر بیٹھی کام کر رہی تھی۔

URDU NOVEL BANK

وہ لفافہ کھولنے لگی تو اس میں سے نت نئے کئی ڈیزائیز کی حجاب پنز نکلیں جسے دیکھ اس کا منہ کُھل گیا وہ سب بے حد پیاری تھیں۔

ساتھ ایک کاغز تھا۔

"ایک بار پھر سے معافی مانگنا چاہتا ہوں آپ کو ہرٹ کرنے کی آپ کو آپ کی اجازت کے بنا ہاتھ لگانے کی اور اپنے لہجے کی امید کرتا ہوں اب آپ مجھے معاف کر کے میری بیچینی کو ختم کریں گے۔"

بہزاد شاہ!

"کیا منفرد انداز تھا۔۔۔۔پہلا تحفہ ۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حافظہ نے کئی بار اس تحریر کو پڑھا تھا۔

اس کے دل دھڑکا تو وہ سر جھکا گئی جیسے خود بھی اپنا آپ چھپانا چاہا ہو۔

چہرے پر گلال بکھرا تھا پل کے لیے۔

"افففففف! میں یہ کیوں رکھوں گی؟" وہ اٹھی اور پھولوں کا گلدستہ لیتی باہر گئی۔

URDU NOVEL BANK

زین بھائی؟

جی!

"آپ گھر جا رہے ہیں؟"

"ہاں مجھے کوئی تمہاری طرح اوور ٹائم کرنے کا شوق نہیں ہے" اس آفس میں تقریباً تمام لوگ ہی حائفہ کو جانتے تھے اور سب کو وہ بہت پسند تھی۔

"اچھا یہ لے لیں آپ اپنی بیوی کو دے دیجیے گا!" اس نے پھولوں کا گلدستہ اسے دیا اور ساتھ وہ پنز والا پیکٹ بھی۔

کیوں؟ زین کو اس کی دماغی حالت پر شبہ ہوا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بس دے دیجیے گا وہ خوش ہوں گی!"

"لیکن یہ تمہاری چیزیں ہیں حائفہ چلو مجھے لیٹ ہو رہا ہے!"

اچھا یہ لیں اس نے ایک پھول نکالا اور واپس انہیں پکڑایا۔

URDU NOVEL BANK

ایک میں نے رکھ لیا ہے باقی آپ رکھ لیں میرے کسی کام کا نہیں میرا کون سا کوئی شوہر ہے جو اسے دوں گی آپ اپنی بیوی کو خوش کر دیں وہ بولی تو وہ ہنستا پکڑ گیا۔

یہ بھی لے لیں! اس نے پیکٹ آگے کیا۔

"ہرگز نہیں! غالباً یہ تمہیں کسی نے تحفے میں دیا ہے! اور تحفوں کی یوں پامالی نہیں کرتے بھاگ جاؤ اب!" وہ اسے سمجھاتا باہر نکل گیا۔

اس کی بات حائفہ کے دل کو لگی تھی۔

لیکن وہ کیسے کسی غیر شخص کا تحفہ رکھ سکتی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس بات کو بعد میں سوچنے پر چھوڑ کر وہ اپنا سامان سمیٹنے لگی گھر جانے کے لیے۔

بہزاد تک اس کی اس حرکت کہ خبر پہنچ گئی تھی۔

اور اسے اس کی یہ حرکت کافی ناگوار گزری تھی یعنی اس کی نظر میں اس کے تحفے کی کوئی اہمیت نہیں تھی۔

URDU NOVEL BANK

اس نے فون اٹھایا۔

شفیق صاحب!

"جی! بہزاد صاحب بولیں کیسے یاد کیا؟'

"میں این جی او کھول رہا ہوں جس پر میں عرصے سے کام کر رہا تھا تو مجھے اسکے متعلق انٹرویؤ دینا تھا آپ چاہیں تو آرٹیکل بھی لکھ کر چھپوا لیں پچھلی بار کافی ہارش ہو گیا تھا میں۔"

"یہ تو بہت زبردست خبر ہے-----این جی او کے لیے مبارکباد وصول کریں اور مجھے خوشی ہوئی کہ آپ نے ہمارے چینل کو چنُا۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میں کل ہی حائفہ کو بھیجتا ہوں!"

دور بیٹھے بہزاد شاہ کے عنابی لبوں پر مسکراہٹ پھیلی۔

"وہ ابھی نئی ہے کچھ نا کچھ سیکھ رہی ہے لیکن وہ بہت اچھا لکھتی ہے لیکن اگر آپ چاہیں تو کسی سینئیر----"

URDU NOVEL BANK

"نہیں کوئی مسئلہ نہیں" وہ بولا تو شفیق صاحب نے الوادعی جملے ادا کیے اور اپنے آفس میں داخل ہوئے۔

"جا رہی ہو بیٹا؟"

جی انکل! اس نے تیزی سے چیزیں سمیٹی وہ پھول اور لفافہ بھی تیزی سے بیگ میں ڈالا۔

"کل جلدی آجائیے گا آپ کو انٹریو کے لیے جانا ہے۔"

"اچھا کس کے؟"

بہزاد شاہ کے! وہ بولے تو اس کے ہاتھ تھمے پھر جھٹکے سے سر اٹھایا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بہزاد شاہ کے؟"

"ہمم! وہ این جی او کھول رہا ہے اسی پر انٹرویؤ لینا ہے سوال تیار کر لینا اور اس بار کوئی بدمزگی نہ ہو کہ اس نے سب کو چھوڑ کر ہمارے چینل کو چنا ہے۔"

وہ گہرا سانس بھر گئی۔

اوکے سر!

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

چلو جاؤ! رب کی امان

خدا حافظ سر وہ کہتی نکل گئی۔

اگلی صبح وہ تیزی سے ناشتہ کر رہی تھی۔

"حائفہ آرام سے کھاؤ۔۔۔۔یہ کیا جنگلیوں کی طرح ٹوٹ پڑی ہو کھانے پر!" سائمہ بیگم نے اسے لتاڑا۔

"ماما گاڑی چلی جائے گی!"

تو وقت سے اٹھ جانا تھا نا! ابھی دوپٹہ بھی نہیں لیا تم نے۔

اور گاڑی کا ہارن سنتے اس نے اپنی ماں کو دیکھا پھر سکندر صاحب کو جو مسکرا رہے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"آرام سے کھانا کھائیں میں چھوڑ دوں گا۔"

"لیکن بابا آپ کو الگ روٹ پر آنا پڑتا۔۔۔"

کوئی بات نہیں! جاؤ حسن ڈرائیو کو بتا کر آؤ!

وہ بولے تو حائفہ سکون سے کھانا کھاتی ماں کی گھوریوں کو نظرانداز کر گئی۔

URDU NOVEL BANK

"کیا چاہتی ہو؟"

"بیوی بناؤں تمہیں؟"

"بہت شوق ہے بیوی بننے کا؟ جتنا ہو سکتا ہے مجھ سے دور رہو کیونکہ مجھے برداشت نہیں کر پاؤ گی اپنی جان پر ماہا سفیر شاہ!"

وہ کہتا جھٹکے سے اسے چھوڑتا چلا گیا۔

تو ماہا کی کب کی رُکی سسکیاں ہوا میں گونجنے لگی۔

اس کی قمر بُرے طریقے سے درد ہو رہی تھی وہ نیچے بیٹھ گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

آہ!

درد کو روکنے کے لیے اس نے سسکی روکی اور اسی کی پہنی شرٹ سے نظر اپنے بازو پر ڈالی جہاں کچھ دیر پہلے اس کی گرفت تھی۔

وہاں پر اس کی انگلیوں کے نشان اب بھی تھے۔

یا رب العالمین! وہ وہی بیٹھتی چلی گئی اور گھٹنوں میں منہ دیتے رونے لگی۔

URDU NOVEL BANK

"وہ مجھ سے نفرت کیوں کرتا ہے؟"

کیا میں صرف نفرت کیے جانے کے لیے بنائی گئی ہوں؟

سفیر شاہ غصے سے پاگل ہوتا کمرے میں آیا تھا الماری سے کپڑے نکالتے واش روم میں بند ہو گیا اور شاور کے نیچے کھڑے ہوتے دل میں لگی آگ کو کم کرنا چاہا۔

پھر آدھے گھنٹے بعد باہر نکلتے سگریٹ سلگایا اور اپنے کمرے سے منسلک بالکونی میں نکل گیا۔

اردگرد سناٹا تھا کیونکہ وہ کافی پُرسکون علاقہ تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس کے احساسات عجیب سے تھے لیکن سارے احساسات اور جذبات پر بھائی کی ناراضگی کا جذبہ غالب تھا۔

"کیا اسے اپنانا تھا اب ماہا فیض کو؟"

"نہیں ہرگز نہیں!"

URDU NOVEL BANK

اس لڑکی سے نفرت تھی اسے۔۔۔۔جس کی وجہ سے آج اس کی بہن، اس کی گڑیا ان کے درمیان نہیں تھی۔

وہی لڑکی تو وجہ تھی اس کی بہن کی موت کی! وہ قاتل تھی اس کی بہن کی اور اس کی خوشیوں کی۔

شام کے پانچ بجے وہ باہر نکلا۔۔۔۔بھوک برداشت سے باہر ہونے پر۔

وہ وہاں نہیں تھی وہ خاموشی سے کھانا لے آیا اور کچن میں رکھتے اس کے دروازے کی طرف گیا۔

اس وقت شام کے چھ بج رہے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

دروازہ کھولا تو وہ بستر پر تھی جاگ رہی تھی یا نہیں سفیر شاہ کو اندازہ نہ ہوا۔

باہر آؤ!

وہ سرد سے لہجے میں بولتا اسے دیکھنے لگا جس کے وجود میں ہوتی ہلچل سے وہ اندازہ لگا گیا کہ وہ جاگ رہی ہے۔

"ماہا باہر پہنچو فوراً!" وہ بولتا باہر نکل گیا۔

URDU NOVEL BANK

آکر کھانا برتنوں میں نکالا اور باہر لاؤنج کے میز پر رکھتا کرسی پر بیٹھ گیا اور کھانا شروع کیا۔

چند لمحوں بعد دروازہ کُھلا اور وہ باہر آئی۔

اسی کپڑوں میں ملبوس۔۔گھنگرالے بالوں کو بمشکل باندھے سوجی آنکھوں اور سرخ چہرہ لیے وہ بنا اسے دیکھے آگے آئی۔

پل کے لیے سفیر شاہ کا چمچ کو تھامے ہاتھ رُکا تھا۔

اسے دیکھ کر لگتا تھا کہ اس پر کافی ظلم کیا گیا ہو!

کیا ایسا نہیں تھا؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ لڑکی مردوں کے عتاب کا نشانہ ہی تو بنتی آئی تھی! یہی سوچ آتے اس نے ہونٹ بھینچے۔

بیٹھو!

وہ بیٹھ گئی تو اس کے لیے براینی پلیٹ میں نکال کر چمچ رکھا اور اسے پکڑائی اور پانی ڈالتے اس کے سامنے رکھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ایسا نجانے وہ کیوں کر رہا تھا۔

ماہا خاموشی سے چھوٹے چھوٹے لقمے لینے لگی لیکن وہ بمشکل بیٹھی تھی وہاں۔

اس کی قمر بالکل سیدھی تھی۔۔۔۔۔اور چہرے پر درد کے تاثرات!

اسے پل میں اپنا غصہ یاد آیا۔۔۔۔کیا وہ اتنا کمزور تھا کہ عورت کو اپنے غصے کا نشانہ بناتا۔

بہزاد شاہ صحیح کہہ رہا تھا یہ اس کی تربیت نہیں تھی۔۔۔۔ہزار نفرت سہی لیکن وہ لڑکی تھی۔۔۔۔صنفِ نازک غصے میں بھی وہ اس کو اپنے ہاتھوں سے نقصان پہنچاتا تو ایک جاہل اور دقیانوسی مرد ثابت ہوتا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اور یقیناً ایسا کرنے پر بہزاد شاہ اسے معاف نہ کرتا۔

"دیکھو ماہا جو ہوا۔۔۔۔"

"پلیززززز!"

" میں نے آپ کا فون آپ کے کمرے سے لیا تھا۔۔۔۔ہمت آگئی تھی بس مجھ میں۔۔۔۔بھول گئی تھی کہ کسی کی نامعلوم سی نفرت کے باعث یہاں پر

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ہوں۔۔۔مجھے لگا تھا شاید وہ شخص میری کوئی مدد کرتا لیکن نہیں وہ آپ کے جیسے ہی تھے۔۔۔شاید یہی میری زندگی ہے مردوں کے ہاتھوں زلیل ہونا"

وہ نم لہجہ لیے اونچی آواز میں بولی۔

سفیر شاہ کے دل میں بے چینی سرایت کر گئی۔

اسے خود پر غصہ آیا۔۔۔وہ بے بس ہوا تھا۔

اس کی نگاہ ماہا کے بازو پر پڑی جہاں اس کی انگلیوں کے ہلکے سے نشان اب بھی موجود تھے۔

اس کا دل کیا اپنے ہاتھ کو دیوار پر دے مارے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ کسی لڑکی کو نقصان پہنچا گیا تھا۔۔۔۔

"آئم سوری!"

وہ نہایت آہستگی سے بولا کہ ماہا بمشکل سن پائی! پھر اس کے لب استہزایہ مسکراہٹ میں ڈھلے اور وہ فوراً کھڑی ہوئی۔

ایسا کرنے پر اس نے ہونٹ بھینچے تھے جیسے درد کو برداشت کیا ہو۔

URDU NOVEL BANK

"برتن دھو دوں گی میں!"

وہ کہتی اپنی پلیٹ کو جوں کا توں چھوڑے واپس کمرے میں جانے لگی۔

"کھانا کھا کر جاؤ اپنا!" وہی سنجیدگی بھرا لہجہ۔

"شکریہ! مروں گی نہیں یقین کریں!" وہ خشک سے لہجے میں کہتی اندر چلی گئی۔

سفیر شاہ اس کی پشت کو دیکھتا رہ گیا۔۔

چمچ کو چھوتا ہاتھ وہیں رہ گیا وہ کھانا وہی چھوڑتا سب فریج میں رکھتا اپنا کام کرنے لگا۔

"پتا چلا اس کا احمد؟" اس نے فون کان سے لگایا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جی سر!

"میں آتا ہوں!"

"نہیں سر بہزاد شاہ نے ڈیل کر لیا ہے آپ کو آنے کی ضرورت نہیں" وہ جھجکتے بولا تو سفیر سمجھ گیا کہ ایسا کہنے کو بہزاد نے کہا ہے۔

اوکے!

URDU NOVEL BANK

وہ کہتا وہیں چکر کاٹنے لگا پھر پاس ہی میڈیکل سٹور پر گیا اور ٹیوب لاتے اس کے دروازے کا نوب گھمایا اور اندر داخل ہوا۔

وہ الٹی لیٹی ہوئی تھی۔

"ماہا؟"

ہمممم! وہ شاید غنودگی میں تھی۔

سفیر اس کے پاس گیا اور وہاں موجود تھوڑی سی جگہ پر بیٹھا۔۔۔یہ قدم اس نے نجانے کیوں لیکن بڑھایا تھا۔

اس پر سے کمفرٹر اتارا اور اسے دیکھا جو سیدھی ہوتی اس دیکھتے فوراً اٹھ کر بیٹھی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

خود سے دور سِرکنا سفیر شاہ کی زیرک نگاہوں سے مخفی نہ رہ سکا تھا۔

"کیا تمہیں قمر میں چوٹ آئی ہے؟" وہ نرمی سے بولا۔

نہیں! وہ چہرہ جھکا گئی۔

"ٹیوب لایا ہوں!"

URDU NOVEL BANK

میں لگا لوں گی! وہ اس کے ہاتھ سے تھام گئی۔

"نہیں لگا پاؤں گی۔۔۔۔پشت کرو میں لگا۔۔۔۔"

"میں لگا لوں گی!" وہ ناگواری سے جھجکتے بولی تو سفیر شاہ کی نرمی جاتی رہی۔

"لیٹو فوراً!" وہ اب کی بار حکم دیتا بولا تو ماہا نے سر اٹھاتے اسے دیکھا۔

جی؟

لیٹو!

نہیں!

"ماہا جو کہہ رہا ہوں وہ کرو!" اسے ہاتھ سے پکڑ کر لٹاتے وہ شخص اسے دیکھنے لگا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جس کا چہرہ اس کی زرا سی قربت پر سرخ ہوا تھا لیکن ناگواری اب بھی ہنوز برقرار تھی۔

"دکھاؤ مجھے کہاں لگی ہے؟"

ماہا مرتے کیا نا کرتے کہ متصادم الٹی ہوئی اور چہرہ تکیے میں دے دیا تو خود پر سفیر شاہ کے ہاتھوں کے لمس کو محسوس کرنے جان حلق میں اٹکی۔

URDU NOVEL BANK

سفیر نے اس کی شرٹ کو ہلکا سا ہٹایا یہ کام وہ پہلی بار کر رہا تھا۔

اس کی شرٹ کو ہٹاتے وہاں زخم دیکھا جو گہرا نہیں تھا لیکن اپنی حرکت پر ہونٹ چلبھینچے۔

اتنا کمزور تھا وہ؟ اس نے خود پر لعنت بھیجی۔

اور ٹیوب انگلی کی پور پر لگاتے ہلکے سے لگائی۔

سسسس!

"جلن ہو گی لیکن ایسے ہی لیٹی رہو تھوڑی دیر!"

سفیر شاہ نے ٹیوب رکھتے پنکھے کے باعث اڑتے اس کے گنگھرالے بالوں کو اس کی قمر سے پیچھے کیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"مجھے آزاد کب کرو گے؟" وہ کمرے کی دہلیز پر پہنچا تھا کہ اس کی آواز گونجی۔

وہ ہونٹ بھینچ گیا۔

""کبھی نہیں!"

URDU NOVEL BANK

تو کیا یوں ہی زخم دے کر پھر مسیحائی کر کے مارنا چاہتے ہو"؟ وہ سیدھی ہوتی اٹھ کر بیٹھتی اسے دیکھنے لگی۔

"سو جاؤ!"

"مجھے جواب چاہیے!"

"کل ہم جا رہے ہیں یہاں سے!"

"کہاں؟"

"میرے گھر۔۔۔اور بھائی کے بارے میں میں دوبارہ کچھ نہیں سنوں گا دھیان رکھنا۔۔۔ابھی کے لیے سو جاؤ!" وہ کہتا باہر نکل گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تو وہ واپس لیٹتی تکیہ بھگونے لگی۔

دل نجانے کیوں بھر آیا تھا شاید اس کی مسیحائی پر۔

تو کیا وہ اس قید سے آزاد ہو سکتی تھی!

وہ اسے گھر لے جا رہا تھا۔۔۔یعنی اس کا بھائی واقع اسے ہینڈل کر سکتا تھا۔

URDU NOVEL BANK

وہ سب پسِ پشت ڈال کر آنکھیں موند گئی لیکن بھوک کے احساس پر اٹھتی باہر نکل گئی۔

جہاں وہ باہر ہی صوفے پر موجود ٹی وی دیکھ رہا تھا۔

وہ کچن میں آگئی اور بریانی واپس نکالتے گرم کرنے لگی اوون میں۔

پھر وہیں میز پر بیٹھ گئی اور ابھی پہلا لقمہ ڈالا ہی تھا کہ وہ بھی وہیں آگیا۔

سفیر کو لگا تھا اس نے اس کے لیے بھی گرم کیے ہوں گے! لیکن اسے کھاتے دیکھ سفیر شاہ نے ایک نگاہ اسے دیکھا اور پھر خود ہی چاول گرم کرنے لگا۔

ماہا کا پل میں دل کیا کہ اسے گرم کر دے!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

لیکن نہیں کیا ضرورت تھی اس شخص کے ساتھ کوئی بھلائی کرنے کی! وہ چہرہ جھکاتی مگن ہو گئی اور آدھی پلیٹ کھاتے اٹھنے لگی۔

حلال کی کمائی کا ہے میری ختم کرو اسے فوراً!

ماہا نے اسے دیکھا پھر واپس بیٹھتی کھانے لگی وہ دونوں خاموش تھے بالکل خاموش۔

URDU NOVEL BANK

اور کھانے کے بعد وہ اٹھ گیا تو ماہا نے وہ پلیٹیں دھوئیں اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔

نجانے زندگی نے مستقبل میں ان کے لیے کیا لکھا تھا۔

وہ اگلی صبح جلدی نکل آئی تھی اس کے سر میں درد تھا اس لیے وہ چڑچڑی سی ہوئی تھی کہ ناشتہ بھی نہیں کیا تھا۔

"سوال تیار کر لیے ہیں آپ نے حائفہ؟" شفیق صاحب نے استسفار کیا۔

"جی سر؟"

"سر کیا میری جگہ کوئی اور جا سکتا ہے؟"

کیوں؟

"بس ایسے ہی!"

"نہیں! میں یہ سب کرتے تمہیں دیکھنا چاہتا ہوں بیٹا! تمہارے باپ نے تمہیں یہاں تک پہنچانے میں بہت محنت کی ہے۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ سر ہلا گئی وہ صحیح کہہ رہے تھے، وہ ہلکے سے سر درد پر انکار نہیں کر سکتی تھی۔

"آفس کی گاڑی موجود ہے جاؤ اور مجھے امید ہے اس بار پہلی بار والی کوئی غلطی نہیں ہو گی!" وہ شائستگی سے بولے تو وہ سر ہلا کر باہر نکل گئی۔

دس بجے وہ وہاں موجود تھی!

اس گھر کے باہر جو کے زیادہ بڑا بھی نہیں تھا لیکن خوبصورتی میں اپنی مثال آپ تھا۔

اسے وہ گھر بہت پسند آیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اففف کیا ضرورت تھی صبح صبح انٹرویو دینے کی اس شخص کو شام کو رکھ لیتا تو میں لیٹ تو آ جاتی وہ سر کو ہاتھوں سے دباتی کڑھتے بولی اور پھر گیٹ تک آئی۔

"جی میم؟"

"جی میم کیا اندر جانا ہے!" وہ جس کا موڈ پہلے ہی اچھا نہیں تھا ترخ کر بولی۔

"اندر کیوں جانا ہے؟"

URDU NOVEL BANK

"آپ کے صاحبِ محترم بادشاہ سلامت سے ملنا ہے!"

"بہزاد سر؟"

"ہاں بھئی! اب اجازت ہو تو گیٹ کھولو!"

"میں سر سے پوچھ-----"

"کیا سر سے پوچھ کر--------!"

"میں شکل سے دہشت گرد لگتی ہوں تمہیں-----ظاہر سی بات ہے بلایا گیا ہے تو آئی ہوں ایسے تو نہیں صبح صبح خوار ہونے آ گئی۔"

"کیا ہوا ہے علی؟"

بہزاد شاہ کی شکل دیکھتے ہی وہ لڑکا کھڑا ہوا تھا جو آج اپنے باپ کی جگہ ڈیوٹی کر رہا تھا۔

لیکن وہ چھوٹی سی لڑکی اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"سر یہ کوئی محترمہ ہیں اندر جانے کی ضد----"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"ضد۔۔۔میں بچی ہوں چھوٹی سی۔۔۔؟" وہ پھر سے اس کی بات کاٹتی بولی تھی۔

"آجائیں اندر!"

بہزاد نے کہا تو لڑکے نے فوراً گیٹ کھولا۔

"مسٹر بہزاد شاہ یہ اپنے گارڈ کو بتا دیں کہ دوبارہ صبح صبح جب میرا سر پہلے ہی درد ہو رہا ہے مجھ سے بحث نہیں کریں دوبارہ ہمیں کیا شوق ہے بھلا کسی انجان آدمی ہے گھر صبح صبح ٹپکنے کا" وہ اب کی بات غصے سے بولی تھی۔

بہزاد شاہ نے ایک نظر اس کے چہرے کو دیکھا جہاں وہ بے زار سی دِکھتی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"علی یہ دوبارہ جب بھی آئیں انہیں بنا پوچھے اندر آنے دینا!"

جی سر! وہ لڑکا تابعداری سے بولا۔

"ٹھیک ہے آئیم سوری علی میں کچھ رُوڈ ہو گئی۔۔۔!" وہ مڑتے بولی تو علی مسکرا دیا۔

"چلیں؟"

URDU NOVEL BANK

بہزاد شاہ نے کہا تو اس نے قدم آگے بڑھائے اور سامنے کے دروازے سے اندر داخل ہوئی۔

"خوبصورت!"

گھر کو دیکھتے اس کی نگاہوں میں ستائش ابھری تھی۔

بہزاد شاہ نے اس لڑکی کو دیکھا جو مسٹرڈ رنگ کے شلوار قمیض پر سوٹ کے ہم رنگ حجاب لیے ایک کاندھے پر بیگ لٹکائے حسین ہی تو لگ رہی تھی۔

ہاں اتنی حسین نہیں جتنی اس کے سرکل کی لڑکیاں تھیں لیکن سامنے موجود لڑکی پُرکشش تھی اور ہر کسی میں کہاں کشش ہوتی ہے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

آپ مہمانوں کو بیٹھنے کا نہیں کہتے؟

وہ اچانک مڑتی بولی تو بہزاد شاہ کے عنابی لبوں پر پہلی بار مسکراہٹ پھیلی۔

وہ عام لڑکی تو ہرگز نہیں تھی جو اس سے مرغوب نظر آتی۔

"ناشتہ کریں گی؟"

"نہیں! جلدی جلدی انٹریو لینا چاہتی ہوں مجھے واپس بھی جانا ہے!"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ اسے ڈرائیگ روم میں لایا اور پھر سامنے بیٹھتا اس کے سوالوں کے جواب دینے لگا جو وہ ڈائری میں اتارنے لگی۔

"ہو گیا!"

"دیکھ لیں پھر کہیں آپ کو شکایت نہ ہو جائے پھر سے کہ میں نے کچھ اپنے سے لکھا ہے۔"

"کیا آپ روز صبح لوگوں سے یوں ہی بیزار رہتی ہے مِس حائقہ؟"

"نہیں! لیکن جس دن میرے سر میں درد ہو میرا موڈ نہیں ہوتا پھر مجھے کچھ بھی اچھا نہیں لگتا" وہ صاف گوئی سے بولی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ٹھہریں!

وہ اٹھا اور باہر نکل کر ملازمہ کو بلایا۔

ایک گلاس فریش جوس اور دوا کا کہتے وہ واپس اندر آیا جہاں وہ بیگ میں چیزیں ڈال رہی تھی۔

"لوگوں کے تحفے آپ یوں ہی آگے دے دیا کرتی ہیں؟"

URDU NOVEL BANK

اس کی گھمبیر آواز پر حائفہ کے ہاتھ تھمے اور نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔

جو کچھ ہی فاصلے پر اپنی تمام تر وجاہت لیے سنجیدگی سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"میں انجان لوگوں سے تحفے قبول نہیں کرتی اچھا کیا آپ نے مجھے یاد دِلا دیا۔"

وہ کہتی بیگ میں کچھ ڈھونڈنے لگی اور مطلوبہ چیز ملتے ہی وہ لفافہ نکال کر اس کے سامنے کیا۔

بہزاد شاہ کی آنکھوں میں سرد سا تاثر اتر آیا۔

"یہ لیں یہ بہت پیاری ہیں اور بہت قیمتی بھی۔۔۔۔بہت شکریہ میں نے آپ کی معافی قبول کی لیکن میں یہ نہیں رکھ سکتی!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یہ آپ کی ہیں اب سے! یہ آپ پر منحصر ہے کہ اسے رکھنا ہے یا آگے کسی کو دینا ہے یا میرے گھر سے نکلتے ہی اسے کہیں پھینک دینا ہے!"

وہ سرد سے لہجے میں کہتا باہر نکل گیا۔

حائفہ نے منہ کھولے اس کی پشت کو دیکھا اور لفافے کو دیکھا پھر گہرا سانس بھرتے اپنے بیگ میں رکھ لیا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ باہر نکلی جہاں وہ لان میں موجود تھا۔

"میں چلتی ہوں مسٹر بہزاد! آپ کے وقت اور تحفے دونوں کا شکریہ! لیکن امید کرتی ہوں اس کے بعد آپ کوئی تحفہ مجھے نہیں دیں گے!"

ملازمہ نے جوس کا جگ لا کر میز پر رکھا اور اسے دوا کا پتہ پکڑاتی واپس چلی گئی۔

"یہاں آئیں!"

حائفہ نے چونک کر اس کا تحکم بھرا انداز دیکھا۔

"میں چلتی----"

"حائفہ سکندر میں بات بار بار نہیں دہراتا!" وہ بولا تو حائفہ کے قدم خود بخود اس میز

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کی طرف بڑھے۔

"بیٹھیں!"

اس کے بیٹھنے پر بہزاد شاہ نے اسے جوس ڈال کر دیا اور خود کے لیے بھی گلاس میں نکالا۔

جلدی سے پی کر یہ دوا لے لیں۔۔۔۔درد میں افاقہ ہو گا پھر شاید آپ کو چیزیں خوبصورت لگنے لگیں۔

وہ ٹھر ٹھر کو خوبصورتی سے بولا۔

حائفہ نے اسے دیکھا۔

بیشک وہ دلکش لگتا تھا بات کرتے۔

اممم شکریہ! وہ دوا لیتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کس بات کی جلدی ہے آپ کو حائفہ؟" وہ اب کی بار پھر بولا تو حائفہ نے چونک کر اسے دیکھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اگر معاف کر دیا ہے تو میں چاہتا ہوں آپ میرا دیا تحفہ استعمال کریں!"

"میں کر لوں گی!"

"ابھی کرنے میں کیا حرج ہے؟"

وہ اس کو نگاہوں کے حصار میں رکھتا گہرے لہجے میں بولا تو حائفہ پہلی بار جھجکی۔

URDU NOVEL BANK

پھر بیگ سے نکال کر صرف اس کا دل لکھنے کے لیے ایک پن نکالی اور اپنے سکارف پر لگائی۔

بہزاد شاہ نے گہری نگاہ اس کے سکارف میں لپٹے چہرے پر ڈالی تھی ابھی وہ کچھ کہتا کہ کتے بھونکتے دوڑ کر اسی کی طرف آئے۔

یا رب! وہ چیختی اپنی جگہ سے دوڑتی میز کے گرد گھومتی کرسی پر کھڑی ہو گئی۔

"یہ کہاں سے آئیں ہیں؟ افففف------!"

ہاہاہاہا! بہزاد شاہ کا قہقہہ اس گھر میں نجانے کتنے سالوں بعد گونجا تھا۔

"آپ اتنے چھوٹے کتوں سے ڈر رہی ہیں حائفہ؟'

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ دلچسپی سے استفسار کرنے لگا یہ کتے ٹریننگ کے لیے اس نے نئے خریدے تھے۔

حائفہ کے نام سے پہلے کا مِس ہٹ گیا تھا جو دونوں نے غور نہیں کیا تھا۔

"ہٹائیں ان کو!"

ہٹائیںننن! آہ! وہ ان کو اپنے پاس آتے دیکھ پھر سے چلائی تھی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"رب العالمین آپ کو کبھی معاف نہیں کریں گے!"

وہ کہتے رونے لگی تھی اب کیونکہ وہ کتے اس کی کرسی کے پاس کھڑے مسلسل بھونک رہے تھے۔

بہزاد شاہ نے فورا انہیں وہاں سے ہٹایا اور لے جانے کو کہا تھا۔

حائفہ کرسی سے اتری وہاں بیٹھتی چہرہ صاف کرتی اسے غصے سے دیکھتی کھڑی ہوئی۔

"مہمان نوازی کا اچھا طریقہ ہے!" وہ ناگواری سے بولی۔

"مجھے اندازہ نہیں تھا آپ ڈرتی ہیں حائفہ!" صاف خالص لہجہ۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میں چلتی ہوں!"

وہ پھر سے بولی تھی بہزاد شاہ نجانے کیوں لیکن نہیں چاہتا تھا کہ وہ گھر سے جائے ابھی۔

وہ اس کی کمپنی کو انجوائے کر رہا تھا لیکن خود نہیں جانتا تھا۔

"میں آپ کو اپنا گھر دِکھانا چاہتا ہوں" وہ یک دم بولا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"کیوں؟"

"مجھے کچھ تبدیلیاں کرنی ہیں کیا آپ میری مدد کریں گی؟"

اگلے دن وہ واقع اسے گھر لے کر جا رہا تھا۔۔۔گاڑی میں خاموشی تھی۔

وہ اس شخص سے بات بھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔

کبھی وہ سوچتی تھی اس شخص کا گریبان پکڑے اور اس سے پوچھے کہ کیا بگاڑا ہے اس نے جو وہ یہ سب کر رہا ہے۔۔۔

سفیر نے اس کی نگاہیں اپنے ہاتھ پر محسوس کی تو کچھ بولنا چاہا جسے وہ محسوس کرتی فوراً گاڑی سے باہر دیکھنے لگی۔

"بھائی کے سامنے کچھ نہیں بولو گی تم سمجھ رہی ہو؟"

"میں ایسی غلطی کیوں دوبارہ کروں گی جس کے بعد مجھ پر ہاتھ اٹھایا جائے!" وہ خشک سے لہجے میں بنا اسے دیکھے بولی۔

"ہاتھ نہیں اٹھایا میں نے!" وہ تیزی سے اس کی بات کو رد کرتا بولا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"شاید میں غلط بیانی سے کام لے گئی!" وہ شکست تسلیم کرتے ہلکی سی آواز میں بولی۔

کیا مردوں سے لڑنا آسان تھا؟ نہیں ہرگز نہیں ناممکن تھا۔

وہ سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند گئیں۔

زندگی کیا کر رہی تھی، کیا کرنے والی تھی۔

وہ آ کر رُکے تو وہ اس خوبصورت گھر کو دیکھنے لگی جو نجانے کب تک اس کا ٹھکانہ تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

پھر قدم اس کے پیچھے اٹھانے لگی اس نے اپنا وہی پہلے دن والا لباس زیب تن کر رکھا تھا۔

"اسلام علیکم بھائی!"

وعلیکم السلام! بہزاد شاہ نے بنا سر اٹھائے جواب دیا تھا۔

"ناراضگی کی وجہ کو ختم کر دیا ہے میں نے!"

URDU NOVEL BANK

وہ ڈھکے چھپے لفظوں میں بولا تو بہزاد شاہ نے سر اٹھایا پھر پیچھے ڈری سہمی ماہا کو دیکھتے اٹھ کھڑا ہوا۔

پھر آگے قدم بڑھایا تو ماہا ڈر کر پیچھے ہوئی۔

بہزاد شاہ نے سلگتی نگاہ سفیر شاہ پر ڈالی جس نے سنجیدگی سے ہونٹ چھینچے۔

"یہاں کوئی ایسا نہیں ہے ماہا جس سے آپ کو یوں ڈرنا پڑے!" وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھتا نرمی سے بولا تو ماہا نے جھٹکے سے سر اٹھایا۔

"بھائی بول سکتی ہو مجھے!"

"اور سفیر شاہ زرا سی بھی سختی نہیں کر سکتا آپ پر۔۔۔یہ بات زہن میں بٹھا لیں۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ماہا نے زرا بھر نظر اٹھا کر سفیر شاہ کو دیکھا جس کی نگاہیں اسی پر تھیں وہ فوراً سر جھکا گئی۔

"سفی کمرے میں لے جاؤ ماہا کو آرام کرے کھانے پر ملیں گے پھر!"

اور سفیر شاہ تو بس بہزاد شاہ کے سفی کہنے پر ہی شاد ہو گیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

"کون سا کمرہ بھائی؟"

"تمہاری بیوی کو جس کمرے میں ہونا چاہیے اسی کمرے میں!" بہزاد شاہ نے سرد سے لہجے میں کہا۔

چلو! سفیر شاہ نے سرد سے لہجے میں ماہا کو کہا تو وہ پیچھے چلنے لگیں۔

اسے کمرے میں چھوڑ کر وہ باہر نکل آیا۔

"اب مجھے کوئی بھی بات تمہیں سمجھانی نہ پڑے سفی۔۔۔اس کی ساری ضرورتوں کا دھیان رکھو!"

سفیر شاہ صرف سر ہلا گیا کہ اس سے زیادہ وہ ماہا فیض کو ڈسکس نہیں کرنا چاہتا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"آج کوئی آیا تھا؟"

سفیر شاہ نے لبوں کو دانتوں تلے دبائے بہزاد شاہ کو دیکھتے استفسار کیا۔

"سفی تمہیں شرم آتی ہے بڑے بھائی پر نظر رکھتے؟" بہزاد شاہ نے مسکراتے پوچھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"حائفہ آئی تھی؟"

ہممم!

"کیوں؟"

"اگر یہ جانتے ہو کہ وہ آئی تھی تو یہ بھی جانتے ہو گے کہ کیوں آئی تھی۔"

"آپ نے تو کہا تھا کہ این جی او کو ابھی ہم ڈسکلوز نہیں کریں گے!"

"بس میں نے ارادہ بدل لیا!" بہزاد شاہ نے سفیر شاہ کو دیکھا جو مسلسل مسکرا رہا تھا۔

"کیا کوئی مسئلہ ہے تمہارے ساتھ سفیر شاہ؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"نہیں! میرے ساتھ کیا مسئلہ ہو گا۔۔۔۔۔کیسا لگا ویسے مس حائفہ کو ہمارا گھر؟"

جب پیچھے سے ماہا کو آتے دیکھ وہ خاموش ہوئے۔

ماہا حائفہ کا نام سن چکی تھی اور اس نام پر دونوں کو مسکراتے بھی۔

اسے پل میں رشک آیا اس لڑکی پر!

URDU NOVEL BANK

"آجائیں کھانا کھاتے ہیں!"

بہزاد شاہ اٹھ گیا تو ماہا نے سفیر کو دیکھا جس کے چہرے پر اب ہمیشہ والی سنجیدگی تھی۔

وہ جا کر بیٹھے تو کھانا لگایا جا چکا تھا۔

ماہا نے اپنی پلیٹ اٹھائی۔

"سفی ماہا کی پلیٹ بناؤ!" بہزاد شاہ نے کہا تو وہ دونوں ٹھٹکے۔

ماہا نے دیکھا کہ سفیر شاہ نے اس کی پلیٹ میں چاول نکالتے اسے پکڑائی اور پانی کا گلاس بھر کر اس کے ساتھ رکھتے اس کے لیے رائتہ نکالا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بہزاد شاہ اپنے کھانے میں مصروف تھا۔

لیکن ماہا کی نگاہیں صرف اسی شخص پر تھیں----اپنے باپ کے بعد اسے پہلی بار کوئی شخص کھانا نکال کر دے رہا تھا۔

اس نے کھانا شروع کیا دماغ کی سوچیں منتشر تھیں۔

سب کھانا کھا چکے تو وہ انگلیاں مڑوڑنے لگی۔

URDU NOVEL BANK

"ماہا آپ اب کیا کرنا چاہتی ہیں؟"

"امم سونا چاہتی ہوں!" وہ کنفیوژ سی بولی تو بہزاد شاہ مسکرا دیا تو وہ خجل ہوئی۔

"مستقبل کے بارے میں کیا خیال ہے آپ کا؟'

جی---؟

"آپ پڑھائی شروع کریں دوبارہ!"

"بھائی!!!" سفیر شاہ نے احتجاج کرنا چاہا۔

"سچ میں؟" ماہا نے حیرت سے بہزاد شاہ کو دیکھا۔

بالکل!

"تھینک یو تھینک یو سو مچ!" وہ پاس جاتی فوراً سے بہزاد شاہ کا ہاتھ تھام گئی۔

تو وہ دونوں تھم گئے۔

"آئیم سوری!" شرمندگی ہی شرمندگی تھی۔

"کوئی بات نہیں بیٹا!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

بہزاد نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور مسکراتا چلا گیا تو اس کی نگاہیں سفیر شاہ سے ملیں جو غصے سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"کمرے میں آؤ!" وہ کہتا چلا گیا۔

تو ماہا بھی تھکے قدموں سے اسی کمرے میں اس کے پیچھے گئی۔

جی؟

"تم منع کر دو بھائی کو تم آگے نہیں پڑھو گی!" وہ چکر کاٹتا سنجیدگی سے بولا۔

"کیوں؟"

"کیونکہ میں کہہ رہا ہوں!" وہ رُک کر سرد سے لہجے میں بولا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میں نہیں کہوں گی! میں پڑھنا چاہتی ہوں۔"

"تو تم میرے خلاف جاؤ گی؟" سفیر شاہ اس کے سامنے آ رکا۔

"سفیر پلیز!" وہ پہلی بار اسے اس کے نام سے پکار گئی تھی۔

"بولو؟ میرے خلاف جاؤ گی؟ میں شوہر ہوں تمہارا!"

اس کی بات پر ماہا نے اسے نگاہیں اٹھا کر دیکھا تو نظروں کا زبردست تصادم ہوا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ماہا کی نگاہوں نے سوال کیا تھا کہ کیا واقعی وہ شوہر ہے؟ لیکن وہ زیادہ دیر ان آنکھوں میں نا دیکھ پائی اس لیے نگاہیں جھکا دی۔

"صبح بھائی کو ناشتے پر منع کر دینا۔"

"میں نہیں کروں گی!" وہ ہمت کرتی بولی کہ اپنے لیے کچھ کرنا چاہتی تھی۔

سفیر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر پیچھے کمر سے لگایا اور اس کا چہرہ اونچا کیا۔

"تمہاری زبان یہاں آکر زیادہ نہیں چلنے لگ گئی؟'

"مجھے درد-----"

سفیررر! اپنا دوسرا ہاتھ اس کے سینے پر رکھ کر اسے پیچھے کرنا چاہا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس کا بار بار نام لینا سفیر شاہ کو عجیب سے احساس میں گھیر رہا تھا۔

میرا نام مت لینا دوبارہ! وہ کہتا پیچھے ہٹا۔

"اور اگر یہی تمہارا آخری فیصلہ ہے تو ٹھیک ہے! لیکن اس کے ساتھ مجھے کیسے سنبھالنا ہے یہ بھی تمہیں آنا چاہیے!"

"کیا مطلب؟" وہ آنکھیں پوری وا کیے پوچھنے لگی۔

URDU NOVEL BANK

"بیوی ہو! اتنی سی بات کا مفہوم نہیں جان پا رہی!" سفیر شاہ نے اسے جن نگاہوں سے دیکھا وہ جزبز ہوئی۔

"اور دوپٹہ گلے میں پٹی بنا کر رکھنے کے لیے نہیں ہوتا اس کا صحیح سے استعمال کرنا سیکھو نہیں تو میں اپنے طریقے سے سکھاؤں گا!"

سفیر شاہ کہتا واش روم میں گُھس گیا۔

افففففف! ماہا نے گہری سانس بھری۔

لیکن یہاں آ کر وہ تھوڑی مطمئن ہوئی تھی۔۔۔بہزاد شاہ اسے ہرگز بُرا نہیں لگا تھا اور اب تو وہ آگے پڑھ بھی سکتی تھی۔

وہ وہیں کھڑی کمرے کا جائزہ لینے لگی اور پھر نگاہیں اپنے ہاتھ پر جا رُکی جہاں اس کی کلائی سرخ ہوئی تھی۔

سفیر شاہ باہر نکلا تو ماہا کو اپنی کلائی دیکھتے رکا اور پھر نارمل ہو گیا۔

"الماری سے گدا نکال لو سونے کے لیے!"

کیوں؟ وہ انگلیاں مروڑتی پوچھنے لگی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"اس صوفے پر سو سکتی ہو تو تمہاری مرضی ہے اور جلدی کرو جو کرنا ہے مجھے لائٹ اوف کیے بغیر نیند نہیں آتی۔"

ماہا نے تیزی سے الماری سے گدے نکالے اور ایک طرف بچھا لیے۔

تو یعنی اس کی حیثیت آج پہلے دن ہی مختص کر دی گئی تھی اور وہ کیا سوچ رہی تھی کہ وہ شخص جو اس سے نفرت کا دعوے دار ہے وہ اسے اپنے ساتھ سونے کی اجازت دے گا ہرگز نہیں۔

وہ دوپٹہ اتارتی واش روم میں بند ہو گئی تو آنکھوں سے آنسو گرنے لگے۔

وہ کبھی ایسے نہیں سوئی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

باہر نکلی تو کمرے کی تمام روشنی غائب تھی وہ اوندھا پڑا شاید سو چکا تھا۔

وہ کھڑکی سے آتی ہلکی سے روشنی سے بمشکل اپنی جگہ پر پہنچی تھی۔

"شاہ؟"

"شاہ؟"

URDU NOVEL BANK

اسے اندھیرے میں ڈر لگتا تھا۔۔۔نیند آنا تو ناممکن تھا لیکن اس شیر کی کچھار میں ہاتھ کیسے ڈالتی جب برداشت نہ ہوا تو جگہ سے اٹھتی اس تک آئی اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"اممم! ٹھیک ہے اتنا کہہ رہے ہیں تو!"

وہ خوشی سے اٹھی تھی۔۔۔۔ پھر اس کے پیچھے اندر داخل ہوئی اس گھر کو دیکھنے کا اسکا شوق تو آتے ہی بڑھ گیا تھا۔

"کیا آپ کتوں سے ڈرتی ہیں؟"

ہممم!

"وہ خاموش ہو گیا!"

"دیکھیں میری بات کا بُرا مت منائیے گا لیکن اگلی بار کوئی لڑکی روئے تو اس پر ہنسیے گا نہیں۔۔۔۔باقیوں کا پتا نہیں لیکن میں ایک آدھی لگا دیتی ہوں اور

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

دوسری بات ہمارے دین میں کتے گھروں میں رکھنے کی اجازت نہیں۔۔۔باقی آپ کی مرضی ہے!"

وہ بولی تو وہ جو ہونٹ کا کونہ لبوں میں دبائے تھا اس کی پہلی بات پر مسکرایا اور دوسری بات پر گہری نگاہ اس پر ڈالی۔

وہ یہاں ٹریننگ کے لیے ہیں! وہ بولا۔

"ممم! اب جبکہ آپ نے میری رائے مانگی ہے تو میں بتا دیتی ہوں ویسے تو میں زیادہ کسی کو رائے دیتی نہیں لیکن آپ نے بارہا کہا تو۔۔۔۔"

وہ بولتی چلی جا رہی تھی اور خود ہی گھر دیکھ رہی تھی وہ صرف اس کے قدموں کو فولو کر رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اور ایسا پہلی بار ہوا تھا گھر میں گنے چنے ملازموں نے حیرت سے اس حجاب کیے خوبصورت لڑکی کو دیکھا جس کے پیچھے بہزاد شاہ صرف اسے ہی دیکھتا چل رہا تھا۔

"آپ کا گھر خوبصورت ہے لیکن سفید رنگ بہت زیادہ ہے اس کو تھوڑا کم ہونا چاہیے۔۔۔۔زیادہ سے زیادہ رنگ بھرنے چاہیے گھر میں۔"

URDU NOVEL BANK

"اب دیکھیں یہ سیڑھیوں کی دیوار پر کچھ پھولوں کی پینٹنگ ہونی چاہیے اور یہ-----"

وہ اس باغیچے میں داخل ہوئی تو منہ کھولے سامنے کا منظر دیکھنے لگی۔

طرح طرح کے رنگ برنگے خوبصورت پھول، درمیان میں پڑا وہ جھولا اور دو تین تتلیاں!

"کیا میں اندر جا سکتی ہوں؟"

وہ تیزی سے مڑتی آنکھوں میں التجائی تاثر لیے استسفار کرنے لگی تو وہ سر ہلا گیا۔

"کوئی جگہ اتنی خوبصورت کیسے ہو سکتی ہے؟" وہ تتلیوں کو پکڑنے کی کوشش کرتی بولی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بہزاد شاہ وہیں کھڑا اس کے چہرے کی خوشی دیکھ رہا تھا-----وہ کیوں کر رہا تھا ایسے---نہیں جانتا تھا۔

URDU NOVEL BANK

اس سے پہلے اس نے کسی لڑکی کو لمحوں سے زیادہ نہیں دیکھا تھا، نا گھر دِکھایا تھا رائے لینا تو دور کی بات ہے اور اس باغیچے میں آنے کی اجازت تو ملازموں کو بھی نہیں تھی۔

"یہاں اور تتلیاں رکھ لیں آپ تو اتنے امیر ہیں" وہ جھولے پر بیٹھتی اسے دیکھتی بولی۔

لیکن خود پر جمی اس کی نگاہوں کو محسوس کرتے وہ تیزی سے اٹھی۔

"اوپسسس! میں معافی چاہتی ہوں۔۔۔۔بس میں تھوڑی پاگل سی ہو جاتی ہوں کبھی کبھی!"

"کبھی کبھی؟" وہ ہنسا تھا دوسری بات۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا مطلب ہے اس بات کا؟" وہ قمر پر ہاتھ ٹکائے بولی۔

"تمہیں اندازہ ہے تم یہاں کھڑی اس جگہ کا حصہ لگ رہی ہو!"

وہ سنجیدگی سے بولا تو پہلے نا سمجھی سے دیکھنے لگی پھر حیرت سے اور پھر گلال بکھیرتے چہرے کو جُھکا گئی۔

URDU NOVEL BANK

یہ منظر اس نے اپنی زندگی میں پہلی بار دیکھا تھا۔

"سر آپ کی میٹنگ! اس کے ملازم نے بتانا چاہا۔۔۔۔"

"کینسل کر دو ابھی میں مصروف ہوں!" وہ بنا ملازم کو دیکھے بولا تھا۔

"کیا تمہیں باغبانی کا شوق ہے؟" وہ آپ سے تم کا سفر کر گیا تھا۔

"امم نہیں! لیکن جس کے پاس اتنی خوبصورت جگہ ہو اسے ہو سکتا ہے اور یقیناً آپ کو ہو گا۔"

"کاش میرے پاس بھی ایسی جگہ ہوتی!" وہ حسرت بھرے لہجے میں بولی۔

"کیا میں یہاں کی ایک تصویر بنا لوں؟ بابا جان کو اور حسن کو دکھاؤں گی۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بہزاد نے سر ہلایا تو وہ تصویریں بنانے لگیں۔

بہزاد نے اپنا فون نکالا اور اسے مصروف دیکھتے اپنے کیمرے کا رُخ اسکی جانب کیا اور یک دم تصویر کھینچتا فون واپس جیب میں رکھ گیا۔

"اب مجھے جانا چاہیے!" نہیں تو مجھے اس جگہ سے محبت ہو جائے گی!"

وہ باہر نکل گئی لیکن واپس مڑ کر اسے جگہ کو پھر سے دیکھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

بہزاد شاہ جان گیا تھا اس لڑکی کو وہ جگہ کس حد تک پسند آئی ہے۔

"آپ یہاں جب چاہے آ سکتی ہیں حائفہ!"

"کیا سچ میں؟"

بہزاد نے سر ہلایا۔

"میرا کمرہ نہیں دیکھیں گی؟"

ملازم نے ایک دوسرے کو ہونق بنے دیکھے کیا یہ وہی بہزاد شاہ تھا جو کسی کو اجازت نہ دیتا تھا اپنے باغیچے اور کمرے میں جانے کی۔

"نہیں ابھی لیٹ ہو رہی ہوں" وہ کہتی باہر نکل گئ۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بہزاد باہر آیا اور اسے دیکھنے لگا۔

"خدا حافظ مسٹر بہزاد آپ کا گھر بہت خوبصورت ہے! مجھے تو میرا سر درد بھی یاد نہیں! بہت شکریہ"

وہ مسکرا کر بولی تو بہزاد نے محظ سر ہلایا۔

"سڑو!" اس کے لب ہلے لیکن وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ کیا بولی ہے۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"خادم؟" اس نے اپنے ملازم کو آواز دی جو کتوں کے پاس دور ہی کھڑا تھا۔

حائفہ نے اُڑے حواسوں سے اس کو اور پھر سے کتوں کو دیکھا کہیں وہ پھر سے نہ بھاگ آئیں۔

اور ایسا ہی ہوا تھا وہ پھر سے بھاگ کر آئے تھے وہ نئ نسل کے پالتو کتے تھے جو اچھی چھوٹے تھے لیکن دیکھنے میں ہی خطرناک تھے۔

حائفہ تیزی سے بہزاد کے پیچھے چھپی تھی۔

اس سے پہلے کہ وہ پھر سے روتی بہزاد کی آواز سنتے وہ تھم گئی۔

خادم یہ کتے اب سے گھر کہ باہر والے کوٹیج میں رہیں گے وہ بھی دو باقیوں کو بیچ دو! وہ بولا تو وہ آدمی سر ہلاتا چلا گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حائفہ نے سنجیدگی سے اسے دیکھا۔

"اس نے ایسا کیوں کیا تھا؟"

کیا وہ اسے متاثر کرنا چاہتا تھا؟ کیا وہ سب لڑکیوں کو یوں ہی متاثر کرتا تھا؟

URDU NOVEL BANK

وہ اس کی خود کو دیکھتی سنجیدہ نگاہوں میں جیسے اپنے سوالات کے جواب تلاشنے لگی۔

""""""میں لڑکیوں کو متاثر کرنے میں دلچسپی نہیں رکھتا!"""""" صاف خالص لہجہ۔

وہ اس کی طرف ہلکا سا جھک کر بنا اسے چھوئے اس کے کان کے نزدیک بولتے پیچھے ہوا۔

تو حائفہ کا چہرہ گلابی پڑا۔

"وہ کیسے جان گیا تھا اس کی بات کو؟"

"میں چہرے اچھے پڑھ لیتا ہوں!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ پھر سے بولا تو حائفہ نے اپنے گالوں پر ہاتھ رکھا جن سے حرارت نکل رہی تھی۔

بہزاد شاہ نے مسکراتے اسے دیکھا۔

وہ مسکراتے کمال لگتا تھا۔

"کم مسکرایا کریں! خدا حافظ!"

URDU NOVEL BANK

وہ کہتی تیزی سے باہر نکل گئی تو وہ پھر سے مسکرا دیا لیکن اس کے جاتے ہی پہلے والی سنجیدگی چھا گئی۔

حائفہ سکندر وہ پہلی لڑکی تھی جس پر سے بہزاد شاہ نے نگاہیں ہٹائیں ہی نہیں تھی اور وہ خود کی اس حالت پر اب کافی سنجیدہ تھا۔

اور اس کے بعد وہ خود کو سمجھ نہیں پایا تھا۔

اسے حائفہ سکندر چاہیے تھی سامنے اور یہ ممکن نہیں تھا وہ این جی او جو ابھی کھُلا بھی نہیں تھا اس کا انٹرویؤ اس نے پہلے ہی دے دیا تھا صرف حائفہ سکندر کو گھر تک بلانے کے لیے لیکن آگے گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ نہیں جانتا تھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urdunovelbank.com

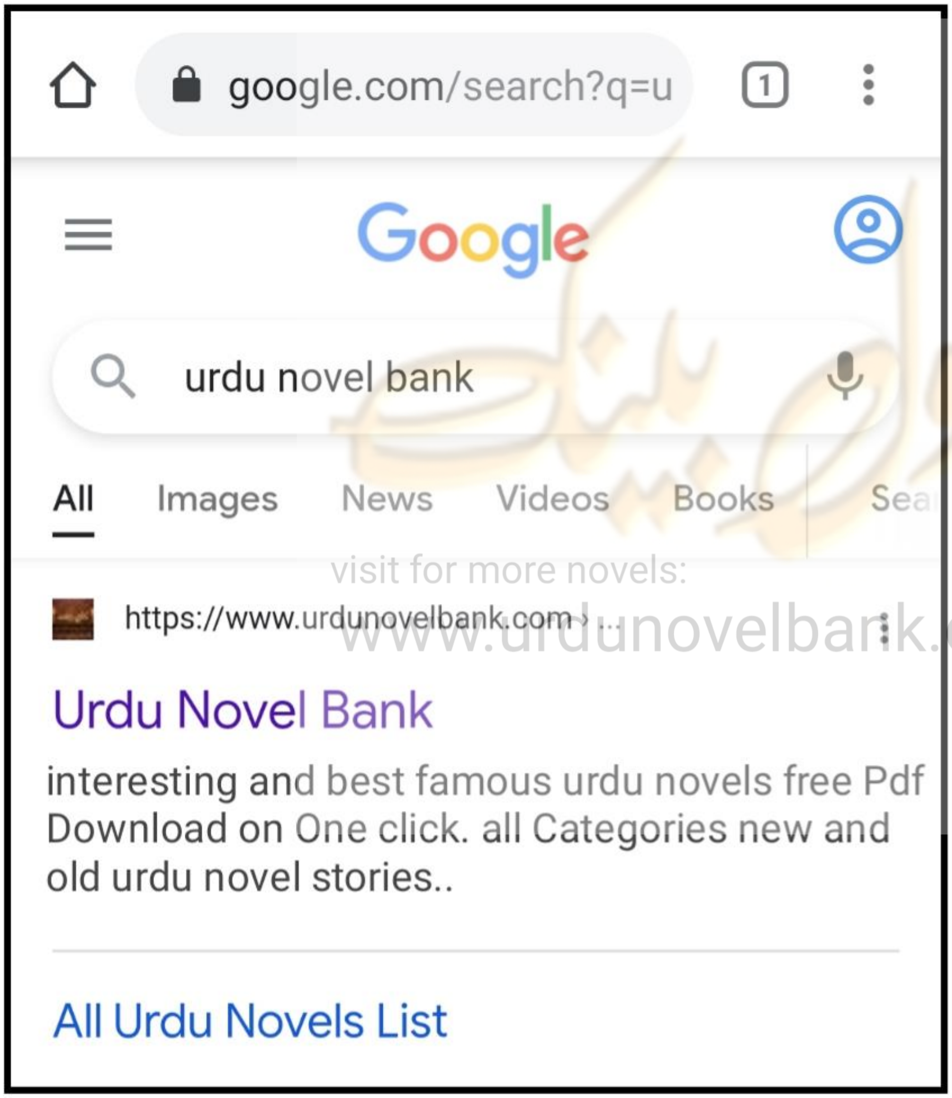

Urdu Novel Bank website

جہاں ملے آپ کو نئے
اور اچھے معیاری ناول
تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں
مکمل ناول مفت میں

URDU NOVEL BANK

سفیر؟

ہمم؟

"مجھے ڈر لگ رہا ہے!"

سفیر شاہ نے سیدھے ہوتے آدھ کھُلی آنکھوں سے اسے دیکھا۔

اور پھر جو ہوا وہ ماہا سفیر شاہ نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا اگر ایسا کچھ ہونا تھا اسے معلوم ہوتا تو وہ مر کر بھی اس کے پاس نہ جاتی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ نیند میں ہی اسے کھینچ کر اپنے ساتھ لٹا چکا تھا۔

"سو جاؤ! آواز نہ آئے اب مجھے تمہاری!"

وہ نیند میں ہی بولا تھا لیکن ماہا کی تھوڑی بہت نیند بھی اُڑ گئی تھی۔

وہ بہت قریب تھا اس کے---

کہ اس کی گرم سانسیں ماہا کی گردن کو جھلسا رہی تھی وہ بھاری سانس لینے لگی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اور سفیر کے ہاتھ کو دیکھنے لگی جو اس کے بازو سے ہلکا سا مِس ہو رہا تھا۔

افففففف! یا خدا!

آنکھیں نیند سے بھر چکیں تھیں لیکن وہ بے بسی سے سو بھی نہیں پا رہی تھی۔

صبح اٹھ کر جب وہ ماہا کو اتنے نزدیک دیکھتا تو نجانے کیا کرتا!

اگر وہ اٹھ کر جاتی تو وہ جاگ جاتا!

افففففف!

اسے اپنی حالت پر رونا آیا لیکن نیند کہاں کسی کے لیے رُکتی ہے وہ جلد ہی سو گئی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس کے بال سفیر شاہ کے بازو پر بکھرے تھے وہ دونوں ہوش و خرد سے بیگانہ تھے۔

سفیر شاہ کی آنکھ عجیب سے احساس سے کُھلی تھی اور نماز کا وقت بھی ہو گیا تھا۔

لیکن وہ جانتا تھا آج ماہا کی وجہ سے بہزاد شاہ اس کے کمرے میں اسے جگانے نہیں آئے گا نہ اس کے بالوں میں انگلیاں چلائے گا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اس نے گہرا سانس بھرا لیکن کسی اور کی سانسوں کی مہک کے احساس سے آنکھیں پوری وا کیں تو حیرت کا جھٹکا لگا۔

ماہا فیض اس کے بے حد نزدیک سو رہی تھی۔

اس کے بال سفیر کے بازو پر پھیلے ہوئے تھے اور وہ دونوں ہاتھ آگے باندھے سو رہی تھی۔

سفیر شاہ کا دل پہلی بار تھم گیا تھا اور پھر تیزی سے دھڑکا کیونکہ اس کی سانسیں سفیر شاہ کے سینے پر صاف محسوس ہو رہی تھیں۔

سفیر نے اپنے بازو کے نیچے سے اس کے بال نکالے تو بالوں کی نرماہٹ نے

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسے چونکایا۔

اس کے گھنگراڑلے بال تھے لیکن تھے ملائم۔۔۔۔سفیر نے ٹرانس کی سی کیفیت میں اس کے بال اس کی گردن سے ہٹاتے پیچھے تکیے پر رکھے۔

نگاہیں سیدھا اس کی گردن پر گئیں تھیں اور پھر چہرے پر۔

URDU NOVEL BANK

وہ معصوم تھی سفیر شاہ نے ہاتھ کی پشت اس کے گال پر پھیری-----پھر یک دم آنکھوں میں سرد سا تاثر چھا گیا کہ جھٹکے سے اٹھ گیا۔

وضو کر کے باہر آیا تو وہ اب بھی پُرسکون سی سو رہی تھی۔

وہ تیزی سے اس کے پاس آیا اور ساتھ رکھے جگ کو اٹھاتے اس پر انڈیل دیا۔

آہہہ!

وہ تیزی سے اٹھ کر بیٹھی تھی اور سامنے ہی سفیر شاہ کو غصے میں کھڑے دیکھ اپنی حالت کا احساس ہوا۔

وہ----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میرے بیڈ پر کیا کر رہی ہو؟"

سفیر شاہ کو اپنی رات کی بے اختیاری یاد تھی لیکن پھر بھی استسفار کرنے لگا۔

"وہ---میں----"

"اٹھو فوراً اور دوبارہ اس جگہ تک نہ آنا----نماز کا وقت ہو گیا ہے نماز ادا کرو فوراً!"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ کہتا باہر نکل گیا تو ماہا نے گہری سانس بھری۔

وہ شخص اس کا یوں ہی سانس سکھائے رکھنے والا تھا وہ جان گئی تھی۔

وضو کرتے نماز ادا کی اور اپنے کپڑوں کو دیکھا جو بھیگے ہوئے تھے۔

اس کے پاس تو اور کوئی جوڑا بھی نہیں تھا اور یہاں وہ سفیر شاہ کے کپڑے بھی نہیں پہن سکتی تھی۔

وہ وہیں چکر کاٹنے لگی۔

سفیر نماز ادا کرنے کے بعد گھر میں بنے جِم سے ہوتا سات بجے کمرے میں داخل ہوا تو وہ صوفے پر بیٹھی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شاہ؟

"کیا مسئلہ ہے؟" وہ بدمزہ ہوا۔

"کچھ۔۔۔ نہیں!"

وہ حلق میں اٹکے آنسوؤں کو پیتی بولی تو وہ لمحے بھر کے لیے رُکا پھر فریش ہونے چلا گیا اس کے آنے پر بھی وہ وہیں بیٹھی رہی تھی۔

وہ تیار ہوتا باہر نکلنے لگا تو وہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

سفیر شاہ نے تب سے پہلی نگاہ اس پر ڈالی تھی اس کی قمیض اب بھی گیلی تھی اس نے آگے اچھے سے دوپٹہ پھیلایا ہوا تھا۔

"اس طرح جاؤ گی باہر؟" سرد سا لہجہ۔

جی؟

"کپڑے بدلو!"

"اپنے دے دیں!"

"دماغ خراب ہے تمہارا میرے کپڑے پہن کر باہر جاؤ گی؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اپنی کسی فی میل سرونٹ سے لے دیں!" وہ کئی لمحوں بعد سر جھکاتے نم لہجے میں بولی تھی۔

"تمہارے پاس نہیں ہیں کپڑے؟"

URDU NOVEL BANK

وہ سر ناں میں ہلا گئی تو سفیر شاہ اپنی الماری کی طرف بڑھا اور اپنی ایک شرٹ اور ٹراؤزر نکالتے اسے تھمایا کہ باہر وہ سچ میں ان گیلے پکڑوں کے ساتھ تو ہرگز نہیں جا سکتی تھی۔

وہ باہر آئی تو وہ وہ کچھ مطمئن ہوا کہ وہ شرٹ اسے کافی لمبی تھی اور ٹراوزر بھی۔

"دوپٹہ لے لو اوپر!"

ماہا نے دوپٹہ اوڑھا اور اس کے پیچھے ہی باہر نکل گئی جہاں بہزاد انہیں کا انتظار کر رہا تھا۔

ماہا کو دیکھتے اس نے نرم سی مسکراہٹ دی لیکن وہ مسکرا بھی نہ سکی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"سفی تم سے زیادہ تو تمہارے کپڑے ماہا پر اچھے لگ رہے ہیں تم ایسا کرو اسے ہی دے دو سارے!"

بہزاد شاہ نے مسکراتے شاید اسے شرمندگی سے نکالنا چاہا تھا اور ایسا کرنے میں وہ کامیاب رہا تھا۔

ماہا مسکرا دی۔

URDU NOVEL BANK

لیکن سفیر شاہ اس کا مطلب سمجھ گیا تھا کہ اسے ماہا کو شاپنگ کروانی تھی اب۔

ناشتہ کرتے وہ دونوں بھائی اٹھ گئے تھے۔

"یہ گھر آپ کا بھی ہے اب سے ماہا! سارا گھر دیکھیں! جس چیز کی ضرورت ہو سفیر کو میسج کر دیں وہ شام کو لیتا آئے گا۔"

جی بھائی!

اس کے بھائی بولنے پر دونوں نے پلٹ کر اسے دیکھا تھا پھر بہزاد شاہ مسکرا دیا۔

"خدا حافظ!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ چلے گئے تو ماہا نے گہرا سانس بھرا۔

وہ کیا بتاتی انہیں کہ اس کے پاس سفیر شاہ کا نمبر نہیں تھا۔

اس نے سارا گھر دیکھا جو خوبصورت تھا۔

"یہ دروازہ بند کیوں ہے؟"

اس نے بہزاد شاہ کے اس خوبصورت چھوٹے سے باغیچے کو دیکھتے کہا۔

URDU NOVEL BANK

"یہاں جانے کی اجازت کسی کو نہیں ہے میڈم اسی لیے!"

"یہ بہت خوبصورت ہے کس نے بنایا ہے؟"

"بہزاد سر نے!"

"یہاں ہمیں بھی جانے کی اجازت نہیں ہے!" صرف سفیر سر جا سکتے ہیں اور ہاں کل وہ لڑکی بھی گئی تھی۔

"کون سی لڑکی؟" وہ پر تجسس تھی جاننے کے لیے۔

"پتا نہیں جی!" بہزاد سر کا انٹرویو لینے کے لیے آئی تھی اور۔۔۔۔۔

"خالدہ اپنا کام کرو!" یہاں کی فی میل سرونٹس کی ہیڈ فیروزہ نے کہا تو وہ شرمندہ ہوتی چلی گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"آپ کو کچھ چاہیے میڈیم؟" وہ ماہا سے پوچھنے لگی۔

نہیں! ماہا کچن میں چلی گئی۔

"آج کیا بن رہا ہے؟"

URDU NOVEL BANK

اس کے پاس کچھ بھی نہیں تھا کرنے کو تو وہ ان کے ساتھ ہی وقت گزارنے لگی۔

"پائے بن رہے ہیں جی!"

"وہ کون کھائے گا؟"

سب۔۔۔۔دونوں بھائی بہت شوق سے کھاتے ہیں۔

اچھا ٹھیک ہے! وہ بتا نہ پائی کہ وہ نہیں کھاتی ہے اور باہر نکلتے ایسے ہی سارا دن یہاں سے وہاں گزار دیا تھا اس نے۔

بہزاد شاہ پہلے آگیا تھا گھر پر۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بھائی؟

"بولیں ماہا؟"

"یہ آپ کا باغیچہ ہے؟"

بالکل!

"یہ بہت خوبصورت ہے!" وہ حسرت لیے بولی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"دیکھنا چاہو گی"؟ وہ پل میں اسکے چہرے پر پھیلی اس جگہ کو دیکھنے کی حسرت بھانپ گیا تھا۔

بالکل!

بہزاد نے چابی منگوا کر اسے تھمائی۔

"جائیں دیکھیں!" میں فریش ہو کر آتا ہوں! تب تک سفی بھی آجائے گا۔

وہ اندر داخل ہوئی تو چہرے پر نا ختم ہونے والی مسکراہٹ چھا گئی۔

یہ کسی فکری ٹیل جیسی جگہ معلوم ہوتی تھی۔۔۔۔اس لڑکی کے بعد اسے یہاں تک رسائی حاصل ہوئی تھی تو یعنی بہزاد شاہ نے واقع اسے بہن مانا تھا اس کے دل پر ٹھنڈی پھوار پڑی اور وہ پھولوں کو چھو کر دیکھنے لگی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا کر رہی ہو یہاں پر؟" اس آواز کو وہ اچھے سے پہچانتی تھی۔

"دیکھنے آئی تھی!" ماہا نے سر جھکائے کہا جیسے اپنی غلطی کا اعتراف کیا ہو۔

"تمہیں آنے کس نے دیا یہاں؟ یہ ہماری خاص جگہ ہے یہاں تو نوکروں کو بھی آنے کی اجازت نہیں ہے تو تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"

URDU NOVEL BANK

وہ سرد سے لہجے میں تیزی سے بولا تو ماہا نے جھکا سر تیزی سے اٹھایا۔

"تو کیا وہ اسے ابھی یہ بتا گیا تھا کہ اس کی حیثیت یہاں کے نوکروں سے بھی کم ہے!"

"سفی فریش ہو کر آؤ آج تمہارا فیورٹ کھانا بنا ہے!" بہزاد شاہ آتے بولا تو سفیر شاہ اندر کی طرف بڑھ گیا۔

جبکہ ماہا نے آنسو حلق میں اتارے۔

"کیسی لگی جگہ؟" بہزاد شاہ نے استفسار کیا۔

بے حد خوبصورت! وہ کہتی تیزی سے باہر نکل گئی تو بہزاد شاہ اس کی پشت کو دیکھتا رہا پھر کھانے کی میز کی طرف چلا گیا۔

وہ باہر نکل گئی لان میں اور آسمان پر چمکتے تاروں کو دیکھنے لگی۔

"سر اشعر فیض کل فرانس جا رہا ہے!"

میں جانتا ہوں! وہ سگریٹ کا دھواں ہوا میں چھوڑتا بولا۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"ہمارے لیے کیا حکم ہے سر؟"

"فلحال کے لیے کچھ نہیں!"

"سر لیکن کیا ہم اس کے پیچھے نہیں جائیں گے؟"

"نہیں! وہ واپس آئے گا تو روکیں گے کیونکہ وہ بھاری مقدار میں ڈرگز سمگل کروانے والا ہے جو ہمیں پاکستان میں داخل نہیں ہونے دینا۔"

"انسپکٹر شہریار سے بات ہو گئی ہے میری! باقی کیا کرنا ہے سمجھا دوں گا ڈرائیور سے بولو گاڑی نکالے۔"

اوکے سر!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اور پھر وہ اس معمولی آفس کے سامنے تھا۔

ایک گھنٹہ، ڈیڑھ گھنٹہ اور ڈھائی گھنٹے وہ وہیں بیک سیٹ پر بیٹھا تھا اور ڈرائیور اُس آنے والی ہستی کے انتظار میں تھا جس کے لیے زندگی میں پہلی بار بہزاد شاہ نے انتظار کیا تو ھا۔

URDU NOVEL BANK

اور پھر وہ گاڑی سے نکل آیا تو ڈرائیور نے نگاہیں سامنے آفس کے خارجی داخلہ پر ٹِکا دیں۔

بہزاد شاہ نے اس کے ساتھ کسی لڑکے کو نکلتے دیکھا تھا۔۔۔وہ جانتا تھا حائفہ سکندر اپنی حدود میں رہنی والی لڑکی ہے لیکن پھر بھی خون میں ابال پیدا ہوا تھا جسے وہ لب بھینچ کر دبا گیا۔

طارق؟ اس نے ڈرائیور کو متوجہ کیا۔

جی سر؟

"حائفہ کو بلا کر لائیں!"

"کون سی لڑکی صاب وہ لمبے والوں والی؟"

"حجاب والی!" انہیں بولو سڑک کے اس پار کوئی انتظار کر رہا ہے اس کا۔

اور ڈرائیور نے ایسے ہی کیا وہ دور سے سمجھ گیا تھا کہ حائفہ نے اس سے پوری تفتیش کی ہے اس کی قمر پر رکھے ہاتھ اور پھولا ناک۔

اس کے عنابی لبوں پر مسکراہٹ چھا گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اور پھر وہ وہاں آگئی تھی اور گاڑی کے دوسری طرف بہزاد کو کھڑا دیکھ کر اسکا منہ کُھل گیا۔

"آپ --؟"

"جی میں!"

"آپ آفس کیوں نہیں آئے شفیق انکل اندر موجود ہیں۔"

"کیونکہ میں شفیق سے ملنے نہیں آیا۔"

"تو؟"

"تو یہ کہ آپ سے ملنے آیا ہوں۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اممم آپ مجھ سے اپنے گھر کے بارے میں پوچھنے آئیں ہوں گے!" وہ پرجوش ہوتی بولی تو وہ دلچسپی سے اسے دیکھنے لگا۔

"نہیں اس سے بھی دلچسپ چیز کے لیے!"

"اچھا اور وہ کیا؟"

"گاڑی میں بیٹھو!"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"یہیں بتا دیں!"

"گرمی ہے کافی حائفہ!"

"یہ گرمیاں آپ لوگوں کے لیے ہیں ہمارے لیے یہ عام موسم ہے خیر جلدی بتائیں وین چلی جائے گی۔'

"اپنے گھر کا ایڈریس دیں!'

"کیوں؟"

"بہت سوال نہیں کرتی ہو تم؟"

"مجھے چلنا چاہیے!" حائفہ پہلے تو اسے دیکھ کر حیران تھی اور پھر اس کی یہ باتیں سن کر وہ گھر جانے کے پر تولنے لگی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"نکاح کرنا ہے مجھے!" صاف خالص لہجہ۔

"ہاں تو کریں نا! اگر مجھے دعوت نامہ دینا چاہ رہے ہیں تو اچھی بات ہے میں ضرور آؤں گی!"

URDU NOVEL BANK

"حائفہ سکندر بہزاد شاہ کی منکوحہ آپ بنیں گی!" عام سا انداز اور گہری بولتی نگاہیں۔

حائفہ سکندر کو لگا ماحول ساکت ہوا ہو۔۔۔۔۔سب چیزیں تھم گئیں ہوں جیسے اگر یہ مزاق تھا تو انتہائی گھٹیا تھا۔

"آپ مجھے کیسی لڑکی سمجھ رہے ہیں؟"

"ایسی جس سے نکاح کیا جائے!" جواب اتنے ہی پرسکون انداز میں آیا تھا۔

"گھر کا ایڈریس لینا کوئی مشکل بات نہیں آپ جانتی ہیں لیکن یہ بات آپ کو پہلے پتا ہو یہ ضروری ہے۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میری بات سنیں بہزاد شاہ! یہ کوئی افسانہ نہیں اصل زندگی ہے ہمارا اور آپ کو کوئی جوڑ نہیں اور ایسے بے ڈھنگے رشتوں پر ہم یقین نہیں رکھتے اور اگر آپ سمجھ رہیں ہیں کہ میں ایسی لڑکی ہوں جسے نکاح کے نام پر ہی حاصل۔۔۔۔۔"

"شٹ دا ہیل اپپپپپ!" وہ دھاڑا تھا۔

"اس سے آگے کی بکواس نہ سنوں میں!"

URDU NOVEL BANK

"یہ حاصل کیا ہوتا ہے تمہیں اس کی سمجھ بھی نہیں ہے اور تمہیں میں کیسی لڑکی سمجھتا ہوں وہ وقت آنے پر بتاؤں گا ملاقات اب آپ کے گھر ہو گی!" وہ کہہ کر مڑنے لگا۔

جب حائفہ تیزی سے اس تک آئی اور اس کا کالر تھاما بہزاد نے ایک نظر اسے دیکھا جس نے ایڑھیاں اٹھا کر یہ حرکت جرأت سے کی تھی۔

"ہاتھ نیچے کریں حائفہ!"

"ہمارے گھر آنے کی ضرورت نہیں ہے!" وہ چلائی۔

"ہاتھ نیچے کریں اور جائیں وین چلی جائے گی اور آئندہ اس طریقے سے بات مت کیجیے گا۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیوں؟"

"کیوں نا کروں آپ لوفروں کی طرح سڑک کنارے کھڑے ہو کر مجھے پرپوز کر رہے ہیں اور میں۔۔۔میں آپ کے گریبان تک بھی نہ پہنچوں۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

"مسئلہ میرے پرپوز کرنے پر ہے یا یوں سڑک پر کھڑے ہو کر منکوحہ بنانے کی اجازت لینے پر؟" وہ آئیبرو اچکاتا دلچسپی سے استفسار کرنے لگا۔

"آپ ایک گھٹیا شخص ہے۔"

'الفاظ کا استعمال دھیان سے کریں حافی۔"

"حائفہ ہے میرا نام!"

"میرے لیے آج سے آپ حافی ہیں!"

افففففف! وہ تیزی سے مڑتی بنا اسے دیکھے وین کی طرف چلی گئی۔

جبکہ وہ وہیں کھڑا رہا نجانے کتنی دیر کتنے منٹ۔۔۔۔۔ اسے خیال نہ رہا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کیا وہ یہاں صرف اسے دیکھنے نہیں آیا تھا؟

محض دل کی تسکین کے لیے!

لیکن نکاح کا فیصلہ؟

ہاں اس نے ٹھیک فیصلہ لیا تھا جب کوئی دل کی سرحدوں کو چھو جائے تو اسے فوراً خود پر حلال کر دینا چاہیے نہیں تو گناہ کے چانس بڑھ جاتے ہیں۔

URDU NOVEL BANK

اس نے گاڑی میں بیٹھتے ہی سفیر کو فون کیا۔

"سفی کہاں ہو؟"

"بھائی ابھی گھر پہنچا ہوں!"

ٹھیک ہے میں آرہا ہوں!

"بھائی سچ میں؟"

اس لڑاکا لڑکی سے؟ سفیر شاہ تو سنتے ہے اچھل پڑا تھا۔

سفی؟ اس نے تنبیہہ کی!

"اوکے اوکے! مجھے تو یقین ہی نہیں ہو رہا بھائی کہ آپ شادی کر رہے ہیں۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"شادی نہیں نکاح! اور ابھی میں یہ بات منظرِ عام پر نہیں لانا چاہتا اس سے پہلے مجھے اشعر فیض کو اس کے انجام تک پہنچانا ہے۔"

"اور فارس پاشا کا کیا؟"

اس تک ہم اشعر فیض کے زریعے ہی پہنچ سکتے ہیں۔

چلو؟

URDU NOVEL BANK

کہاں؟

"حافی کے گھر؟"

کون حافی؟ سفیر نے اچھنبے سے کہا لیکن پھر یاد آتے مسکرا دیا۔

اس نے اپنے بھائی کو کبھی کسی لڑکی میں دلچسپی نہیں لیتے دیکھا تھا بلکہ ان دونوں نے کبھی کسی لڑکی کو مڑ کر نہیں دیکھا تھا۔

جن کے گھر کی عزتوں کو لوٹا گیا ہو وہ دوسروں کی عزتوں کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا کرتے بہزاد شاہ نے اسے یہی سکھایا تھا۔

وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ کر اب رواں دواں تھے اپنے سفر پر۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جہاں بہزاد شاہ پُرسکون تو وہیں سفیر شاہ پُرجوش تھا۔۔۔۔اس کا بھائی نکاح کر رہا تھا اور وہ بھی حائفہ سے۔۔۔اس سے اچھی لڑکی شاید نہیں ہو سکتی تھی کوئی۔

یہ فیصلہ جلد بازی کا نہیں تھا وہ جانتا تھا کہ حائفہ سکندر ان کی گھر کی اور اس باغ کی دہلیز عبور کرنے والی پہلی لڑکی ہے۔

حائفہ نے سارا راستہ اپنے ہاتھوں کی انگلیاں مروڑی اور آنسوؤں کو قابو میں کیا۔

URDU NOVEL BANK

وہ کیسے کر سکتے تھے اس کے ساتھ ایسا؟

وہ تو ایسا نہیں تھا؟

وہ اسے کیسی لڑکی سمجھ رہا تھا؟

کیا وہ باقیوں کی طرح تھی جو اس کے بلانے پر گھر تک چلی گئی تھی، اس کا تحفہ قبول کر چکی تھی۔

وہ شخص اسے پرپوز کر چکا تھا کھڑے کھڑے۔۔۔۔نکاح کی آفر؟

کیا اس شخص کی نیت میں کھوٹ تھا؟

نہیں! اس کے دل سے آواز آئی اور پھر خاموشی چھا گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ گھر جا کر سو گئی تھی۔

بنا کچھ کھائے اور کوئی بات کیے۔

شام کے سات بجے آنکھ باہر سے آتی آوازوں سے کُھلی تھے۔

وہ فریش ہوتی باہر آئی دوپٹہ سر پر ٹکا تھا۔

"امی کون آیا ہے؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"بریانی بنائی ہے کیا؟"

"اففففف مجھے بھوک لگی ہے؟"

"میرا ہیڈ بینڈ کہاں ہے میرے بال چہرے پر آ رہے ہیں؟" اور ایسی کئی آوازیں سنتے بہزاد شاہ کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی جو سامنے موجود سکندر صاحب نے خوب دیکھی تھی۔

اگر ہمارے والدین ہوتے تو وہ خود آتے! بہزاد شاہ نے آتے ہی ان کے سامنے اپنا موقف رکھا تھا۔

میں سمجھ گیا ہوں آپ کی بات مسٹر بہزاد اور آپ کو لوگ یقیناً ناں نہیں کرتے ہوں گے لیکن میں ہاں بالکل نہیں کہوں گا میری اکلوتی اولاد ہے حائفہ میری جان، میں اپنے جیسے عام لوگوں میں پرسکون طریقے سے جب وہ راضی ہو تب اس کی شادی کرنا چاہوں گا۔

انکل پلیز ایسا نہیں کہیں ہم بھی عام لوگ ہیں۔

پہلی بار ان دونوں بھائیوں کو اپنی سالوں سے بنائی شہرت پر افسوس ہوا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

بہزاد شاہ کھڑا ہوا اور ان کے ساتھ والے صوفے پر جا کر بیٹھ گیا۔

"کیا خدا کی قسم کھائی جا سکتی ہے؟"

وہ بولا تو سنکدر صاحب نے حیرت سے کنگ اسے دیکھا۔

سائمہ بیگم تو اس شخص کو اپنے گھر دیکھ کر ہی حیران تھیں۔

"کیا قسمتیں یوں بھی مہربان ہوا کرتی ہیں؟"

"مجھے اس پاک ذات کی قسم ہے مجھے آپ کی بیٹی کو نکاح میں لینا ہے اور یقین کریں بہزاد شاہ آپ کی بیٹی پر ایک آنچ نہیں آنے دے گا۔"

"رب کے نام سے بڑا کچھ نہیں ہوتا انکل!" وہ ان کے ہاتھ تھامتا بولا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سفیر شاہ اپنے بھائی کو سنجیدگی سے دیکھتا رہا۔

وہ شخص چاہے جانے کے قابل تھا۔

سکندر صاحب خاموش ہو گئے کیا اس سے آگے کوئی بات رہ جاتی تھی۔

"حائفہ جانتی ہے؟ اور آپ اسے کیسے جانتے ھیں؟" سکندر صاحب استسفار کرنے لگے تو وہ سب انہیں بتاتا چلا گیا۔

URDU NOVEL BANK

"ہم جانچ پڑتال کرنا چاہیں گے ! لیکن ان سب میں سب سے زیادہ ضروری حائفہ کی رضا مندی ہے۔'

"مجھے منظور ہے لیکن آپ کی تسلی کے فوراً بعد مجھے نکاح کرنا ہے رخصتی جب آپ چاہیں۔"

"ٹھیک ہے برخودار!"

وہ اس شخص کو دیکھتے ہی سمجھ گئے تھے کہ تربیت اچھے گھرانے کی ہے لیکن بیٹی کا معاملہ تھا اور حائفہ کے لیے تو وہ ویسے ہی حد سے زیادہ حساس تھے۔

"بابا جان کتنی گرمی ہے ! چلیں گول گپے کھانے چلتے ہیں!" وہ وہیں سے چِلا رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کوئی مجھے جواب کیوں نہیں دے رہا میں باہر نکل جاؤں گی اگر مجھے لے کر نہ گئے تو!"

"ببلو کے ساتھ آج میچ چلے گا! سن رہے ہیں بابا جان؟"

URDU NOVEL BANK

بہزاد شاہ مسلسل مسکرا رہا تھا۔۔۔۔اس کی آنکھوں کی چمک صاف دیکھی جا سکتی تھی۔

"چائے لاتی ہوں!" سائمہ بیگم کھڑی ہوئیں تھی جب حائفہ کی آواز پھر سے گونجنے لگی۔

"نہیں آنٹی بہت شکریہ! جب کوئی حق رکھتا ہوا تب ہی پیوں گا۔"

وہ اٹھا کھڑا ہوا اور سلام کرتا باہر نکل گیا۔

اس کی یہ عادت بھی دونوں میاں بیوی کو پسند آئی تھی۔

"کیا بدتمیزی ہے حائفہ؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

" مہمان آئے ہیں اور تم چلا رہی ہو اونچی اونچی!" سائمہ بیگم نے باہر نکلتے ہی اسے لتاڑا۔

"کون آیا تھا؟"

"تمہارے بابا کے مہمان تھے!"

"او اچھا! بریانی بنائی ہے؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"ہاں جی چلو برتن رکھو کھانا کھائیں!"

وہ کھانا کھاتے بھی اپنی ساری روداد انہیں سنا رہی تھی کچھ گھنٹوں پہلے جو ہوا تھا وہ وہ بھول گئی تھی یا یاد نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"کیا آپ بہزاد شاہ کو جانتی ہیں حائفہ؟" سکندر صاحب نے سنجیدگی سے پوچھا۔

اور حائفہ کا ہاتھ رُک گیا تھا۔

"میڈیم کھانا کھالیں جا کر!" ملازمہ نے کہا۔

"نہیں مجھے بھوک نہیں ہے! میں بعد میں کھا لوں گی!" وہ بولی تو ملازمہ سر ہلاتی چلی گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تو وہ چاند کو دیکھنے لگی۔

وہ اتنی بے وقعت کیوں تھی؟ کاش یہ سب نہ ہوا ہوتا!

کاش اس کی زندگی بھی عام لڑکیوں کی طرح ہوتی۔

"کھانا لگ گیا ہے آ کیوں نہیں رہی؟" اب ہی بار یہ آواز سفیر شاہ کی تھی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"مجھے نہیں کھانا میں بتا چکی ہوں!" وہ بھی سنجیدگی سے بولی تھی اس کی طرف پشت تھی ماہا کی۔

"بھائی انتظار کر رہے ہیں! یہ نخرے کسی اور کو دکھانا" وہ پاس آتا اس کی کلائی تھامتا بولا۔

"بس کریں! بس کریں سفیر شاہ! کیا چاہتے ہیں مجھ سے؟ بتائیں! ابھی کچھ دیر پہلے آپ نے مجھے بتایا ہے کہ میری حیثیت کیا ہے تو اب مجھے اپنے ساتھ میز پر بیٹھنے کی دعوت کیوں دے رہے ہیں؟ اپنے بھائی کے سامنے کسی بھی قسم کا ناٹک کرنے سے گریز کریں۔۔۔۔ کیونکہ ان سب میں میری زات کو ہرٹ کیا جا رہا ہے۔۔۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا بکواس کر رہی ہو؟ آہستہ بولو!" وہ دھاڑا۔

سفیر! بہزاد کے ساتھ چند ایک ملازم بھی وہاں آئے تھے کہ ماہا کی آواز کافی تیز تھی۔

"کیا ہوا ہے ماہا؟" بہزاد نے نرمی سے پوچھا۔

URDU NOVEL BANK

"کیا ہوا ہے؟ آپ ایسے پوچھ رہے ہیں جیسے جانتے نہ ہوں---آپ کے بھائی نے میری زندگی برباد کر دی---- مجھ سے زبردستی شادی کی اور اب جب سے ساتھ ہے مجھے ہر پل یہ احساس دلا رہا ہے کہ میں نفرت کیے جانے کے ہی قابل ہوں، میرے وجود کو بنایا ہی اسی لیے گیا ہے--"

"اس سے پوچھیں یہ کیا چاہتے ہیں مجھ سے؟ بہت ہو گیا ہے! یہ اپنی نفرت میں میرے وجود کی دھجیاں اڑا رہے ہیں!"

وہ روتے چیخ رہی تھی اور سب خاموش تماشائی تھے۔

بہزاد نے آنکھیں بند کر کے کھولیں جبکہ سفیر شاہ کی آنکھیں سرخ ہوئیں تھیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"مجھے جانے دیں بھائی!" وہ بہزاد کے پاس آتی اس کے ہاتھ تھام گئی۔

"مجھے آزاد کر دیں! مجھے قیدی نہ بنائیں! میں اس شخص کی نفرت کے ساتھ زندہ نہیں رہنا چاہتی-----"وہ روتی بولی تو بہزاد شاہ نے سلگتی نگاہ سفیر شاہ پر ڈالی۔

چلو! سفیر شاہ نے اس کا آگے بڑھ کر ہاتھ تھامنا چاہا تو وہ بہزاد کے ساتھ ہوئی۔

بہزاد نے ہاتھ سے ہی سفیر کو رُکنے کا کہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

"اب فیصلہ میں کروں گا سفیر! میں نے سمجھایا تھا تمہیں کہ اگر مجھ سے مدد مانگی گئی تو میں تم پر ماہا فیض کو فوقیت دوں گا۔"

"یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ ہماری اکلوتی بہن کی قاتل ہے؟" سفیر شاہ بھی آپے سے باہر ہوا تھا۔

ماہا کا وجود سرد پڑا۔

کیا اس نے کسی کو قتل کیا تھا؟ کب؟ یہ ناممکن تھا!

"اس کی وجہ سے آج وہ ہمارے ساتھ نہیں ہے صرف اس کی وجہ سے----"

"سنا تم نے تم قاتل ہو میری بہن کی!" سفیر شاہ دھاڑا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جائیں سب! بہزاد نے چند ایک ملازموں کو دیکھتے کہا تو وہ سب چلے گئے۔

"یہ ناممکن ہے! یہ جھوٹ ہے! الزام ہے! مج---مجھے----اس----سے---مجھے اس سے طلاق چاہیے!" ماہا نے بہزاد کو دیکھتے کہا۔

"مر کر بھی نہیں! یہ میرے نام سے کبھی علیحدہ نہیں ہو گی بھائی۔"

"سفیر آزاد کردو ماہا کو! اس رشتے کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔"

URDU NOVEL BANK

"آپ جان مانگ لیں لیکن یہ نہیں! یہ تا عمر میری بیوی رہے گی! ماہا سفیر شاہ!

یہ نام صرف میرے مرنے پر اس کے آگے سے ہٹے گا" وہ کہتا اندر چلا گیا۔

فیروزہ؟ بہزاد نے آواز دی تو وہ بھاگتی ائی۔

جی سر؟

"ماہا اب سے پچھلے لان والے پورشن میں رہے گی!'

جی سر بہتر!

بہزاد شاہ وہیں رکھی کرسی پر بیٹھ گیا تو وہ بھی بیٹھ گئی۔

"کیا میں نے سچ میں قتل کیا ہے آپ کی بہن کا؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بہزاد خاموش رہا۔

"پلیز بھائی! بتائیں۔"

"نہیں! شاہ جذباتی ہے اس بارے میں مت سوچو!"

"کیا ہم ایک دوسرے کو پہلے سے جانتے ہیں؟'

"ابھی آپ آرام کریں ماہا بیٹا پھر کبھی بات ہو گی اس موضوع پر۔"

URDU NOVEL BANK

"اب آپ الگ رہیں گی۔۔۔۔جس چیز کی ضرورت ہو مجھے بتائیں۔۔۔"

اوکے! وہ کہتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔یہی بہت تھا اس کے لیے کہ وہ سفیر شاہ سے دور تھی۔

بہزاد شاہ نے سفیر کے کمرے کا دروازہ کھولا تو سگریٹ کے دھوئیں سے کمرہ بھرا تھا۔

"سفی؟"

"نہیں ہوں میں آپ کا سفی!" وہ وہیں سے بولا تھا۔

بہزاد شاہ کا دل تڑپا!

"آپ نے مجھ پر اسے ترجیح دی؟"

"کیونکہ وہ بے گناہ ہے!"

"بے گناہ نہیں ہے! وہ قاتل ہے!"

"وہ بیوی ہے تمہاری اس کے علاؤہ کچھ نہیں۔۔۔۔!'

"اگر نبھا سکتے ہو تو بہتر نہیں تو علیحدہ کرو! رومان ہے۔۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"بس کریں بھائی! میرے نام سے وہ کبھی علیحدہ نہیں ہو گی۔۔ نجانے اسے علیحدگی کی بات اتنی کیوں چپ رہی تھی۔۔۔لیکن یہ تو طے تھا کہ ماہا فیض سفیر شاہ سے کبھی علیحدہ نہیں ہونے والی تھی۔"

"جو تم سوچ رہے ہو وہ ممکن نہیں ہے کیونکہ میں ایسا ہونے نہیں دوں گا! وہ بچی تھی تب سفی۔۔۔ہوش میں آؤ! وہ اب بھی بچی ہے معصوم!"

سفیر شاہ نے آگے بڑھتے بہزاد کو گلے لگایا۔۔۔آنکھیں نم ہوئیں تھی اس منظر کو یاد کرتے۔

"وہ مجھے یاد دِلاتی ہے سب!" وہ تڑپ رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تو اس میں اس کا کیا قصور ہوا؟ یہی کہ وہ اس خاندان سے ہے؟ بھولو مت تم بھی اسی خاندان سے ہو! کل تم دبئی جا رہے ہو سفی!"

وہ سر ہلا گیا۔۔۔شاید اس کا جانا ہی یہاں سے بہتر تھا۔ بہزاد کتنی ہی دیر بچوں کی طرح اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتا رہا تھا۔۔۔۔یہ سفیر شاہ کو پُرسکون کرنے کا ایک طریقہ تھا جو اس نے بچپن سے اپنایا تھا۔

URDU NOVEL BANK

"کیا آپ بہزاد شاہ کو جانتی ہیں حائفہ؟" سکندر صاحب نے سنجیدگی سے پوچھا۔

اور حائفہ کا ہاتھ رُک گیا تھا۔

"جی بابا!" وہ گہرا سانس بھرتی بولی۔

"ٹھیک ہے!" اس کے بعد کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔

لیکن حائفہ کا سانس بند ہو رہا تھا۔

کیا اس کے بابا کو پتا چل گیا تھا؟ لیکن اس نے تو کچھ بھی بُرا نہیں کیا تھا، کوئی اخلاق سے گری حرکت نہیں کی تھی کہ ان کی عزت خراب ہوتی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا وہ اس سے ناراض تھے؟"

یہ سوچتے ہی اس نے رات بمشکل گزاری تھی لیکن صبح اپنے باپ کو مسکراتے دیکھ وہ مطمئن ہوئی تھی۔

پھر سکندر صاحب نے اپنی طرف سے جانچ پڑتال کی تھی انہیں کچھ بھی بُرا نہیں لگا تھا کچھ بھی جس کی بِنا پر بہزاد شاہ کو رَد کیا جا سکتا۔

URDU NOVEL BANK

اور کیا کوئی خدا کے نام پر جھوٹ بول سکتا ہے۔

نہیں ہرگز نہیں! وہ شفیق سے بھی مثبت جواب سُن کر مطمئن ہو گئے۔

"بھائی ان کا فون کیوں نہیں آیا؟"

"کیا میں کروں؟ چار دن ہو گئے ہیں؟" سفیر شاہ تیزی سے اس کے کمرے میں آتا بولا تھا۔

"سفی یہ ان کا فیصلہ ہے؟ انہیں وقت دو اور اگر جواب ناں میں ہوتا ہے تو ہم کبھی حائفہ سکندر کو زیرِ بحث نہیں لائیں گے۔"

"یہ کیسے ممکن ہے؟ میں فون۔۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"سفی انتظار کرو!" وہ مطمئن تھا جیسے ربّ العالمین سے حائفہ سکندر کو اپنے نام لکھوا چکا ہو۔

"سفی فلائیٹ کب کی ہے؟"

"صبح کی!"

"تمہیں جانا چاہیے آرام کرو!"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"ٹھیک ہے! خدا حافظ!" وہ کہتا بہزاد کے ہاتھ چومتا نکل گیا تو بہزاد شاہ مسکرا دیا۔

شفیق کا نمبر دیکھتے وہ مسکرایا پھر کال اٹینڈ کرتے فون کال سے لگایا۔

"جی شفیق صاحب کیسے یاد کیا؟"

"اچھی نیت سے ہی کیا ہے؟"

"آپ نے حائفہ کا ہاتھ مانگا ہے؟ سکندر نے بتایا مجھے!"

"جی ایسا ہی ہے!"

"میں اپنی طرف سے جاننا چاہتا ہوں ایسا کیوں ہے؟" "حائفہ ابھی چھوٹی ہے اور آپ کے اپنے سرکل کی لڑکیاں کیوں نہیں؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا محبت کرتے وقت ہم اپنے دل کو بتاتے ہیں حسب نسب، ذات، رنگ، نسل، عمر؟" وہ صاف گو تھا۔

نہیں! وہ مطمئن ہوئے۔

"تو بس میرا معاملہ بھی یونہی ہے!"

"لیکن اتنی جلدی محبت----؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"محبت وقت، پتا، تاریخ کہاں دیکھتی ہے شفیق صاحب ! بس اپنا مریض بنا لیتی ہے ! حائفہ سکندر میرے دل کو چاہیے تھی بس پھر میرے دل نے اسے خود پر حلال کرنے کا سوچا اور میں نے دیری نہیں کی۔"

"بہت خوب!" وہ متاثر ہوئے۔

"وہ بہت معصوم ہے ! بہت جھلی سی بھی! کبھی کبھی فضول بھی بولتی ہے لیکن ہے بہت معصوم۔۔۔اس کے باپ نے اسے سر آنکھوں پر بٹھایا ہے۔۔۔سکندر بہت حساس ہے اس کے معاملے میں۔"

"وہ مجھے خود سے زیادہ حساس پائیں گے حائفہ کے معاملے میں!" وہ پرسکون تھا بے حد۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جبکہ دوسری طرف سکندر صاحب کا دل مزید مطمئن ہو گیا۔۔۔۔وہ شفیق صاحب کے پاس ہی آئے تھے بات کرنے جنھوں نے بہزاد کو کال ملا دی تھی۔

"ٹھیک ہے ! جلد ملاقات ہو گی اب تو!" شفیق صاحب بولے تو وہ مسکرایا۔

"مجھے انتظار رہے گا!"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"مطمئن ہو اب؟" شفیق صاحب نے سکندر صاحب سے پوچھا۔

"بہت! بس حائفہ خوش رہے میری یہی دعا ہے!"

وہ نم لہجے میں بولے تو شفیق صاحب نے مسکراتے انہیں تسلی دی۔

"میں سالوں سے جانتا ہوں بہزاد کو! کسی قسم کا کوئی سکینڈل نہیں رہا ان بھائیوں کا اتنے سالوں میں! یا یہ کہنا بہتر ہو گا کہ انہیں کبھی صنفِ نازک کے ساتھ پایا ہی نہیں گیا۔"

"ٹھیک ہے! تو گھر جا کر بات کر لیتا ہوں میں!"

سکندر صاحب مسکراتے اٹھے کہ دل اب پرسکون تھا تمام بوجھ سرک گیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بالکل! حائفہ سے بھی پوچھ لو!"

"ٹھیک ہے!"

وہ گھر چلے گئے جہاں سائمہ بیگم انہیں کے انتظار میں تھیں انہوں نے ساری بات کہہ سنائی تو وہ بھی خوش ہوئیں۔

"حائفہ کو بلا دیں سائمہ!"

URDU NOVEL BANK

ٹھیک ہے! وہ کہتی باہر نکل گئی۔

"انس حائفہ کہاں ہے؟"

"وہ تو باہر ببلو کی باری چھین کر کرکٹ کھیل رہی ہیں!" وہ فون میں گھسا بولا۔

"افففف خدایا! میں اس لڑکی کا کیا کروں؟" وہ باہر نکل گئی اور پھر اس کے کان پکڑتے واپس لائیں۔

"امرپیپی! چھوڑیں میرا کان!"

"تمہیں شرم آتی ہے حائفہ؟ یہ تمہاری عمر ہے باہر گلیوں محلوں میں کرکٹ کھیلنے کی؟"

"کرکٹ کھیلنے کی بھی بھلا کوئی عمر ہوتی ہے؟" وہ آنکھ دباتی بولی تو سائمہ بیگم نے اسے ایک ہاتھ جڑا۔

"بابا بلا رہے ہیں تمہارے جاؤ؟"

اوکے! وہ کہتی تیزی سے اندر چلی گئی تو وہ سر نفی میں ہلاتی برتن میز پر لگانے لگیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"جی سکندر صاحب آپ نے بلایا!" وہ شرارت سے بولی

"جی شہزادی! آپ کو بلایا ہے خادم نے!" وہ بھی مسکراتے اس کی شرارت کا حصہ بن گئے۔

ہاہاہا! افففف بابا جان!

وہ ان کے گال کھینچتی ان کے ساتھ بیٹھ گئی تو وہ اسے حصار میں لے گئے۔

"کیا بات کرنی ہے؟"

"آپ جانتی ہیں حائقہ میں نے آپ سے زیادہ پیار کسی کو نہیں کیا۔۔۔آپ میری شہزادی، میرا سکون ہیں! آپ کے لیے میں کسی پر بھروسہ نہیں کر سکتا تھا لیکن اب کر سکتا ہوں! میں نے آپ کے لیے ایک فیصلہ لیا ہے اور مجھے امید ہے آپ کو وہ منظور ہو گا!"

"کیا فیصلہ بابا جان؟"

"بہزاد شاہ آیا تھا!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اور پھر وہ اس کو سب بتاتے گئے کہ کیسے اس نے نکاح کی اجازت چاہی! ان کی جانچ پڑتال، شفیق صاحب کی رضامندی! وہ تو سن کر حیران تھی۔

یعنی بہزاد شاہ نے جو کہا تھا وہ سچ تھا۔

اس کے دل میں پل میں ہی اس شخص کی عزت بڑھ گئی۔

اس نے پہلا قدم ہی نکاح کا اٹھایا تھا شاید وہ حائفہ کو جاننے لگا تھا۔۔۔وہ جانتا تھا کہ حائفہ سکندر کسی قسم کا فضول تعلق اس سے نہیں چاہے گی۔

وہ مطمئن ہوئی۔

"آپ کا کیا فیصلہ ہے؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بابا جان میں آپ سے دور نہیں جاؤں گی! وہ ہمارے گھر آسکتے ہیں تو ٹھیک ہے!"

"ہاہاہا! گھر داماد بنانا چاہ رہی ہیں؟"

"میں آپ کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گی!" وہ روتی ان کے سینے سے لگ گئی۔

URDU NOVEL BANK

"آپ کی رخصتی ابھی نہیں ہے حائفہ! ابھی صرف نکاح ہو گا!" وہ بولے تو وہ کچھ مطمئن ہوئی۔

"آپ جیسا چاہیں بابا!" وہ رضا مندی دے گئی تو وہ اس کا ماتھا چوم گئے۔

اور پھر جب سے انس کو پتا چلا تھا اس نے بہزاد شاہ سے ملنے کی رٹ لگا دی تھی۔

بہزاد شاہ کو فون پر حامی بھر دی گئی تھی۔۔۔اس نے اگلے ہفتے نکاح کا کہا تھا کیونکہ سفیر شاہ ابھی موجود نہیں تھا۔

"بابا جان چلیں گول گپے کھانے!" وہ سب بھولتی واپس اپنی جون پر لوٹ آئی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اچھا چلیں! وہ سب کو لیے گول گپے کھلا لائے تھے حائفہ دیوانی تھی گول گپوں کی!

سب سونے کے لیے چلے گئے۔۔۔وہ بھی کمرے میں آتی فریش ہوتی اپنے بستر میں لیٹ گئی۔

URDU NOVEL BANK

جب فون بجنے لگا!

اننوں نمبر تھا اس نے کال کاٹ دی-----

"بہزاد شاہ ہئیر! حافی!"

چار لفظی وہ میسج اس نے بارہا پڑھا تھا جب پھر سے فون بجنے لگا۔

وہ نہیں اٹھانا چاہتی تھی اور وہ کیوں اسے فون کر رہا تھا؟ وہ بھول گئی تھی کہ آج ہی ان کے نکاح کی تاریخ فکس ہوئی تھی۔

"پِک آپ مائی کال حافی!" اگلا میسج اور فون پھر زوروں سے تھرتھراتے لگا۔

"کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ؟" حائفہ نے کال اٹھاتے ہی کہا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یہ جو آپ کی اتنی زبان چلتی ہے نا میرے آگے اسے میں ایک بار ہی بند کرواؤں گا!" وہ سنجیدگی سے بولا۔

"کیا چاہیے؟" اب کہ وہ آہستگی سے بولی۔

"جو چاہیے تھا وہ لے لیا!" وہ دلفریبی سے بولا۔

URDU NOVEL BANK

"آپ نے مجھے یہ بتانے کے لیے اتنی رات کو کال کی ہے؟ اور میرا نمبر کہاں سے ملا آپ کو؟" وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"یہ قمر سے ہاتھ زرا نیچے کریں!"

وہ بولا تو حائفہ نے فوراً ہاتھ نیچے کیا جو اس نے واقع کمر پر رکھا تھا۔

افففففف! وہ دل میں بولی۔

اففف بھی نہ کریں! وہ پھر سے بولا تو حائفہ نے فون کو گھورا۔

"میں سامنے نہیں ہوں فون کو مت گھوریں!" وہ ایک بار پھر سے بولا تو حائفہ کے گال گلابی پڑے۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ کتنے کم عرصے میں اس کو جاننے لگا تھا جبکہ وہ اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی۔

"میرے بارے میں آپ میرے قریب آ کر جانیں گی تو میں بہتر طریقے سے اپنا آپ آپ کو سمجھا پاؤں گا!"

"میرا نمبر کہاں سے ملا؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ سب باتوں کو نظرانداز کرتی بولی لیکن دل میں اس کی حاضر جوابی کی قائل ہوئی۔

"اپنی ہونے والی منکوحہ کا نمبر ڈھونڈنا کون سا مشکل کام ہے؟"

"آپ نکاح پر جو جوڑا پہنیں گی وہ کل پہنچ جائے گا آپ کی طرف!"

"میں خود لوں گی!" وہ تیزی سے بولی تو وہ مسکرایا۔

"میری پسند کے بغیر تو آپ کچھ نہیں پہن سکتی حانی!" وہ بولا تو حائفہ خاموش ہو گئی۔

"میرا نام حائفہ ہے!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میرے لیے آپ حانی ہیں!" وہ بولا تو حائفہ کے گال پھر سے گلابی ہوئے اور کال کاٹ دی۔

جبکہ دوسری طرف وہ مسکرا دیا۔۔۔۔یہ اس کی زندگی کے بہترین لمحات تھے۔

"وہ مجھے یاد دِلاتی ہے سب!" وہ تڑپ رہا تھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

"تو اس میں اس کا کیا قصور ہوا؟ یہی کہ وہ اس خاندان سے ہے؟ بھولو مت تم بھی اسی خاندان سے ہو! کل تم دبئی جا رہے ہو سفی!"

وہ سر ہلا گیا۔۔۔شاید اس کا جانا ہی یہاں سے بہتر تھا۔بہزاد کتنی ہی دیر بچوں کی طرح اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتا رہا تھا۔۔۔۔یہ سفیر شاہ کو پُرسکون کرنے کا ایک طریقہ تھا جو اس نے بچپن سے اپنایا تھا۔

بہزاد شاہ کے جانے کے بعد وہ پیکنگ کرنے لگا۔۔۔۔نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔

اسے سب بھول گیا تھا یاد تھا تو بس اتنا کہ ماہا نے اس سے طلاق کا مطالبہ کیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

یہ بات اسے بے حد ناگوار گزری تھی کیوں؟ یہ وہ نہیں جانتا تھا۔۔۔لیکن یہ طے تھا کہ ماہا کو وہ چھوڑنے والا ہرگز نہیں تھا۔

وہ یوں ہی سگریٹ سلگاتے باہر نکل آیا گھڑی رات کے تین بجا رہی تھی وہ لان میں کھڑا رہا پھر پچھلے لان میں نکل گیا۔

URDU NOVEL BANK

آتے ہوئے چابی وہ ساتھ لایا تھا۔

دروازہ کھولتے اندر داخل ہوا تو ساری لائٹس اون تھی۔۔۔۔وہ جانتا تھا وہ کتنی ڈرپوک ہے۔

سفیر نے آہستگی سے ساری لائسٹ اوف کیں اور اس کے کمرے میں داخل ہوا۔

وہ اپنے بستر میں سو رہی تھی۔

میری نیندیں اڑا کر تم اتنی پرسکون تو ہرگز نہیں رہ سکتی! وہ قدم قدم چلتا اس کے نزدیک آیا۔

ماہا کی آنکھ عجیب سے احساس سے کُھلی تھی۔۔۔یا شاید خود پر نظروں کا ارتکاز وہ نیند میں بھی محسوس کر گئی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سامنے سفیر شاہ کو دیکھتے اس کا سانس سوکھا وہ فوراً اٹھ کر بیٹھی۔

سفیر شاہ سامنے موجود کرسی پر بیٹھا تھا۔

"شاہ!" اس کے لب پھرپھرائے۔

"یہاں آؤ!"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ سرد سے لہجے میں بولا لیکن ماہا کی ہمت نہ ہوئی کہ وہ اپنی جگہ سے اٹھتی اس کے حکم کو مانتی۔

"ماہا سفیر شاہ! آ رہی ہو یا میں آؤں؟"

وہ پھر سے بولا تو ماہا بیڈ سے اتارتی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کی طرف آئی۔

سفیر شاہ نے اسے کھینچ کر گود میں بٹھایا تو وہ کانپ گئی۔

"خوفزدہ ہو؟" وہ استفسار کرنے لگا تو ماہا نے آہستگی سے سر اثبات میں ہلایا۔

سفیر شاہ لاجواب ہوا۔

"میں چلا جاؤں گا یہاں سے کچھ گھنٹوں بعد تم یہی چاہتی تھی نا؟" وہ ماہا کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھتا سوال کر رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"آپ--یہاں---کیوں--؟"

"تم جاننا چاہتی ہو نا کہ میری تم سے نفرت کی وجہ کیا ہے؟" وہ آہستگی سے بولا تو ماہا نے جھٹکے سے سر اٹھاتے اسے دیکھا۔

URDU NOVEL BANK

"تم قاتل ہو میری بہن کی لیکن بھائی کو لگتا ہے یہ تم پر الزام ہے-----وہ اسے کھڑا کرتا اٹھ گیا تو وہ بھی اٹھ گئی۔"

"تمہارے باپ نے ہمارا سب کچھ چھین لیا۔۔۔سب!"

وہ بولا تو ماہا نے حیرت سے اسے دیکھا جو بیڈ کے ساتھ نیچے قالین پر بیٹھ گیا تھا۔

"بھائی کہتے ہیں ہم یہ سب کسی کو نہیں بتائیں گے! لیکن کیوں؟ کیوں نہ بتاؤں میں تمہیں۔۔۔کہ تمہارے باپ نے ہمارے نام نہاد تایا نے ہمارے ساتھ کیا کیا!"

یعنی ماہا اور وہ کزن تھے! وہ تھم گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تمہاری ماں تمہیں چھوڑ کر چلی گئی تھی کیونکہ فیض شاہ کی طبیعت سے وہ اچھے سے واقف ہو گئی تھی۔۔۔اپنی بیوی ہونے کے باوجود تمہارا باپ دوسری عورتوں کے ساتھ وقت گزارا کرتا تھا تمہاری ماں تمہارے پیدا ہوتے ہی چلی گئی تھی۔"

"تمہارے باپ کو تم سے محبت تھی۔۔۔۔لیکن کسی اور عورت سے نہیں۔۔۔۔میرے بابا سے ان کو کوئی مسئلہ نہیں تھا لیکن ان کی گندی نگاہیں

میری ماں کی طرف تھیں۔۔۔۔۔وقفہ۔۔۔۔۔۔۔وہ امی کو تنگ کیا کرتے تھے جو انہوں نے برداشت کیا لیکن جب تمہارا باپ حد سے تجاوز کرنے لگا تو انہوں نے بابا کو بتا دیا۔۔۔۔

بابا کے بات کرنے پر وہ آپے سے باہر ہو گیا اور گن نکال لی۔۔۔۔میں اور بھائی تب چھوٹے تھے لیکن اتنے چھوٹے نہیں کہ سامنے کا منظر سمجھ نہ پاتے۔

امی کی چیخیں بلند تھیں۔۔۔۔ہماری بہن اندر بستر پر پڑی رو رہی تھی اور ہم بے بس تھے۔

ماما نے فیض شاہ کو روکنے کی کوشش کی لیکن وہ شاید تب ہوش میں نہیں تھا اور گن لوڈ کرتے بابا پر فائر کیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

خون میں لتھڑا میرے باپ کا وجود، میری ماں کی چیخیں اور میری بہن کا رونا مجھے اب بھی یاد ہے!" سفیر شاہ کا لہجہ نم تھا۔

ماہا اس کے ساتھ آ کر بیٹھ گئی اور ڈرتے اس کے بازو کو سہلایا۔

URDU NOVEL BANK

"ہم نے کمپلینٹ کی لیکن تمہارے باپ کے زرائع نجانے کن لوگوں سے تھے کہ وہ بچ گیا۔۔۔۔اور پاکستان کا انصاف تو ہر کوئی جانتا ہے۔۔۔۔اس رات میں نے اور بھائی نے عزم کیا کہ اگر اس شخص کو جہنم واصل نہ کر دیا تو ہم پر جینا بھی حرام ہے۔

تمہارے باپ کی وحشت بس وہیں تک نہیں تھی۔۔۔اس کے بعد بھی وہ باز نہ آیا تو امی نے۔۔۔۔۔۔"

وہ رُک گیا۔۔۔۔۔

ماہا کے دل کی دھڑکنیں تھمی۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"امی نے خود کشی کی کوشش کی لیکن وہ بچ گئیں۔۔۔شاید اسی ڈر سے کہ ان کے تین بچے ہیں اور تم بھی ہو وہ بچ گئیں تھیں۔

لیکن وہ زیادہ دیر زندہ نہ رہ پائیں۔۔۔۔انھوں نے مجھے اور بھائی کو اچھی تعلیم دلوائی۔۔۔اور ہم سے وعدہ لیا کہ ہم اپنے باپ کا بدلہ ضرور لیں گے۔۔۔۔وقت تیزی سے گزر رہا تھا۔۔۔تمہارا باپ کبھی گھر آجاتا کبھی نہیں۔۔۔۔امی نے تمہیں

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

بھی سنبھالا تھا۔۔۔۔۔ہم نے تمہیں محبت دی۔۔۔ہمیں لگ رہا تھا کہ سب صحیح ہو گیا ہے لیکن نہیں امی ہارٹ اٹیک ہوتے ہی ہمیں چھوڑ گئیں تھیں۔

اسی دن تمہارا باپ جشن مناتے دوسری عورت کو گھر لے آیا۔۔۔اشعر تمہارے باپ کی ناجائز اولاد ہے۔۔۔۔"

ماہا کے آنسو گرنے لگے۔

وہ خاموش ہو گیا تھا۔۔۔آنکھوں میں آنسو جمع تھے اس نے ماہا کے کندھے پر سر رکھ دیا۔

آسان کہاں تھا پرانے زخموں کو ادھیڑنا!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"مجھ سے کیوں نفرت کی شاہ؟"

وہ کئی لمحوں کے بیت جانے کے بعد دھڑکتے دل کے ساتھ بولی۔

"فری۔۔۔میری جان! ہماری گڑیا۔۔۔۔اس کے منہ سے اچانک سے خون بہنے لگا تھا۔۔۔اور تمہیں بھی اس روز بخار تھا۔۔۔۔تمہار باپ گھر واپس آیا تو اسے صورتحال بتائی۔۔۔بھائی نے بھیک مانگی کہ فری کو ہسپتال پہنچایا جائے لیکن تمہارا باپ

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ان سنی کرتے تمہارے بخار کو میری بہن کی خون کی الٹیوں پر ترجیح دیتا تمہیں ہسپتال لے گیا۔"

"ہم نے فری کو لوگوں سے لفٹ لیتے، روتے سسکتے ہسپتال پہنچایا۔

لیکن تب تک وہ۔۔۔۔۔۔"

تمہارے باپ کو یہ بھی منظور نہ تھا اس نے ہمیں اپنی بہن کو آخری بار دیکھنے بھی نہ دیا"

خاموشی کا دورانیہ پھر سے بڑھا۔

سفیر شاہ نے اپنا چہرہ گھٹنوں میں چھپا لیا۔۔۔ جیسے ایک چھوٹا لڑکا وہ سب اپنے سامنے دیکھ رہا ہو۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تمہاری وجہ سے میری بہن مر گئی۔۔۔۔ شاید اس روز تمہیں بخار نہ ہوتا تو وہ میری بہن پر ترس کھا ہی لیتا۔۔۔۔۔ وہ سر اٹھا کر ماہا کو دیکھتا بولا۔

ماہا تھوڑا پیچھے سرکی اس کی سرخ انگارہ ہوتی آنکھوں کو دیکھتے۔

سفیر شاہ نے اسے کھینچ کر واپس اپنے قریب کیا۔

URDU NOVEL BANK

"لیکن بھائی کہتے ہیں تم بے گناہ ہو! تم چھوٹی تھی!"

"بابا کو آپ نے مارا؟" وہ ہمت کرتی بولی!

ہاں! وہ بولا تو ماہا کی ہچکیاں بندھ گئی۔

"تم اس آدمی کے لیے رو رہی ہو؟" سفیر شاہ نے چہرہ اٹھاتے عجیب سے انداز میں پوچھا۔

"نہیں! ان کو ان کی سزا مل گئی شاہ! لیکن میں خود کو معاف نہیں کر پاؤں گی" وہ کہتے چہرہ ہاتھ میں چھپائے رونے لگی۔

اسے سفیر شاہ کی نفرت اب سمجھ میں آرہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میں سچ میں نف۔۔۔۔۔نفرت۔۔۔کیے جانے کے۔۔۔۔۔قاب۔۔۔قابل ہوں!"

وہ ہچکیوں سے بولی تو سفیر شاہ اس کے گلے لگ گیا۔

ماہا کو اپنا کندھا بھیگتا محسوس ہوا تو اس کی سسکیاں تھمی۔

کیا وہ رو رہا تھا؟ کیا مرد سچ میں روتے ہیں؟ ہاں شاید جن سے ان کا سب چھین لیا جائے وہ رو پڑتے ہیں۔۔۔۔اس نے سفیر شاہ کی قمر سہلائی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کہنے کو کچھ نہیں تھا۔۔۔۔۔

ماہا کی قمر اکڑ گئی تھی لیکن وہ لفظ بھی نہ بولی کہ شاید اس طرح کندھا دیے وہ اس شخص کے درد میں کچھ کمی کر پائے۔

وہ سفیر شاہ کے بالوں میں انگلیاں چلا رہی تھی۔۔۔۔سفہر کا چہرہ اس کے بالوں میں چھپا تھا۔۔

"ہزار نفرت سہی! لیکن تمہیں میں کبھی نہیں چھوڑوں گا!"

اس کی آواز ماہا کے کانوں تک پہنچی تو وہ گہرا سانس بھر گئی۔

آنسو حلق میں اتارے۔

اس کی زندگی یہی تھی اب شاید!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حائفہ مطمئن تھی کیونکہ وہ جانتی تھی اس کا باپ اس کے لیے کچھ بُرا سوچ ہی نہیں سکتا تھا۔

URDU NOVEL BANK

"کہاں جا رہی ہو حائفہ؟" سائمہ بیگم نے اسے آواز لگائی تھی جو آج جلدی آگئی تھی آفس سے!

باہر!

"باہر کیوں؟"

"کھیلنے! آج جلدی آ گئی ہوں نا۔۔۔آج کرکٹ کھیلوں گی۔"

"تمہارا دماغ خراب ہے؟ شادی ہونے والی ہے تمہاری کہیں سے لگتا ہے! خبردار باہر گئی تو ٹانگیں توڑ دوں گی۔"

"ارے میری پیاری امی! شادی نہیں صرف نکاح!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"جو بھی ہے تم باہر نہیں جاؤ گی نہ آج اور نہ اب سے کبھی بعد میں۔"

"لیکن کیوں؟"

"کیوں۔۔۔شادی کے بعد کیا کرو گی؟ گھر بار کا کچھ نہیں آتا تمہیں! چلو آج میرے ساتھ کچن میں۔۔۔"

"امی نہیں پلیززززز!" وہ روہانسی ہوئی۔

URDU NOVEL BANK

لیکن سائمہ بیگم نے اس کی ایک نہ مانی تھی۔

بلکہ پاس کھڑے اس سے پلاؤ بنوایا تھا۔۔۔آدھا کام انہوں نے خود کیا تھا لیکن پھر بھی حائفہ سکندر کی دہائیاں عروج پر تھیں کیونکہ اس نے کبھی کوئی کام نہیں کیا تھا۔

"جاؤ اب! نہا لو! بابا تمہارے آنے والے ہوں گے! آ کر رائتہ بنانا!" وہ بولی تو وہ پیر پٹختی اندر چلی گئی

نہانے کے بعد اس نے فون اٹھایا اور رات والے نمبر پر انگلی رکھ دی اور پھر انتظار کرنے لگی۔

"اسلام علیکم!" بھاری گھمبیر آواز۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"وعلیکم السلام! میری بات سنیں بہزاد شاہ مجھے آپ سے کوئی شادی یا نکاح نہیں کرنا!" وہ اس کی آواز سنتے ہی شروع ہو گئی تھی۔

مخالف جو اچھے موڈ میں تھا فوراً سنجیدہ ہوا۔

"کیا ہوا ہے حافی؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"بس نہیں کرنی مجھے آپ سے شادی! میں یہیں خوش ہوں!" وہ کہتی کال کاٹ گئی۔

بہزاد شاہ فوراً کھڑا ہوا تھا کرسی سے۔

اس کی ضروری میٹنگ تھی کچھ دیر میں لیکن وہ فوراً سے باہر نکل گیا۔

سر---؟

"میں کچھ دیر میں آتا ہوں---ہینڈل کر لینا سب" وہ کہتا تیزی سے باہر نکل گیا۔

وہ سیدھا اس کے گھر گیا تھا اور فون نکالتے حائفہ کا نمبر ملانے لگا جو مسلسل بیلز کے بعد بھی اٹھایا نہیں جا رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

چھٹی بیل پر اس کی پکڑ فون پر مضبوط ہوئی تھی-----تب ہی دوسری طرف سے اٹھا لیا گیا تھا۔

"باہر آئیں؟"

"جی؟"

URDU NOVEL BANK

"سنائی دے رہا ہے حائفہ سکندر! باہر آئیں میں روڈ پر کھڑا ہوں!"

"آپ کا دماغ خراب ہے؟ آپ کیوں کھڑے ہیں؟ میں نہیں آؤں گی!" حائفہ کا تو دماغ ہی گھوم گیا تھا اس کی بات سن کر۔

"آپ آ رہی ہیں یا میں اندر آؤں؟"

"آپ کیوں آئیں گے؟"

"تو آپ دو منٹ میں پہنچیں نہیں تو میں پہنچ جاؤں گا!" وہ کہتا کال کاٹ گیا تو حائفہ نے یہاں وہاں چکر کاٹے۔

"افففف! اب کیا کروں!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"حسن ماما کہاں ہیں؟"

نماز پڑھ رہی ہیں! اس نے حیرت سے حائفہ کے سر پر جمے حجاب کو دیکھتے کہا۔

"اچھا میں دس منٹ میں واپس آرہی ہوں امی کو پتا نہ چلے۔"

"کہاں جا رہی ہیں اپیا؟"

"بس آتی ہوں!" وہ کہتی تیزی سے باہر نکل گئی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

گلی سے باہر نکلتے ہی سامنے ہی اس کی بڑی گاڑی کو دیکھتے حائفہ نے اسے گھورا۔

جی بولیں؟ کیوں آئے ہیں؟

بیٹھیں!

"بالکل نہیں!"

"حائفہ یہ آپ کا محلہ ہے! ایسے مناسب نہیں لگتا جلدی "بیٹھیں!"

وہ بولا تو حائفہ تیزی سے بیٹھ گئی یہ تو اس نے سوچا ہی نہیں تھا۔

حائفہ تیزی سے بیٹھ گئی تو بہزاد نے گاڑی ریورس میں کی اور وہاں سے نکالتے دور جا کر کھڑی کی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اب بولیں کیوں بلایا ہے؟" حائفہ نے غصے سے پوچھا۔

ماہا نے آگے ہو کر دیکھا کہ شاید وہ سو گیا ہے۔

سفیر شاہ کی نگاہیں ملیں تو ماہا نے دھڑکتے دل کے ساتھ چہرہ جھکا لیا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سفیر شاہ نے اس کا چہرہ واپس اپنی طرف موڑا۔

تمہیں میں مجھ سے نگاہیں ہٹانے کی بھی اجازت نہیں دیتا! وہ بولا تو ماہا کا دل دھڑکا تو وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کہاں جا رہی ہو؟"

"اوپر بیٹھیں ایسے تھک جائیں گے!"

ماہا نے اسے بیڈ پر بیٹھنے کا کہا تو وہ لیٹ گیا اور سر پر ہاتھ رکھ لیا۔

ماہا کو لگا تھا اب وہ چلا جائے گا۔

"کیا مسئلہ ہے ماہا؟" آواز میں سختی ہرگز نہیں تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"آپ نے جانا نہیں ہے؟"

"کہاں؟"

"آپ کی فلائیٹ ہے نا!"

"صبح کی ہے! ابھی کافی وقت ہے!" وہ کہتا آنکھیں موند گیا۔

URDU NOVEL BANK

ماہا کی کمر اکڑ گئی تھی وہ جلد از جلد لیٹنا چاہتی تھی لیکن اسے اندازہ نہیں تھا وہ اسی کے بستر پر لیٹ جائے گا۔

ماہا وہاں کھڑی انگلیاں مروڑنے لگی۔

"آجاؤ! اُس صبح بھی میرے ساتھ سوئی تھی تو اب کیا مسئلہ ہے؟" وہ سنجیدگی سے بولا تو ماہا نے تھوک نگلا۔

"میں نہیں سوئی تھی آپ نے زبردست------"

"فوراً آؤ یہاں!"

ماہا دھڑکتے دل کے ساتھ بیڈ کے پاس پہنچی تو سفیر اپنی جگہ سے ہٹتا پیچھے ہوا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ماہا نے تھوک نگلتے اس تھوڑی سی جگہ کو دیکھا پھر بالکل بیڈ کے کنارے پر لیٹ گئی۔

وہ چت لیٹی تھی۔

سفیر نے اسے یک دم کھینچا تو اس کے منہ سے چیخ برآمد ہوئی۔

"کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ! گر جاتی ابھی!"

URDU NOVEL BANK

سفیر نے کہتے اسی کی طرف رخ کیے تکیے پر سر رکھا اور آنکھیں موند لیں۔

ماہا کو نیند کیا ہی آنی تھی وہ اس شخص کو دیکھتی رہی۔

خوبصورت چہرہ اور پُرکشش نقوش۔۔۔۔اس نے کبھی کوئی مرد اتنا خوبصورت نہیں دیکھا تھا یا شاید اس نے کسی مرد کو اتنے قریب سے دیکھا ہی اب تھا۔

اس کی نگاہیں اس کی پلکوں پر اٹکی تھی جو لمبی اور گھنی تھی۔

اففف کیا اس نے لیش ایکسٹینشن کروائی ہے؟ وہ سوچتی خود کو ہی کوسنے لگی۔

اس کا دل کیا وہ انہیں چھوئے۔۔۔۔۔

نجانے کتنی دیر ہو گئی تھی لیکن وہ تو اس کے نقش حفظ کر رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ماہا نے انگلی بڑھاتے اس کی پلکوں کو چھونا چاہا۔۔۔۔ایسا کرتے وہ تھوڑا اس کے قریب ہوئی تھی۔

اس سے پہلے کہ وہ ہاتھ لگاتی سفیر شاہ نے نیند سے بھری آنکھیں کھولتے اسے دیکھا۔

"کیا کر رہی تھی؟"

URDU NOVEL BANK

"کچ۔۔۔کچھ۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔"

"تم مجھے کِس کرنے والی تھی؟" وہ سنجیدگی سے بولا۔

"افففففف ہرگز نہیں!" ماہا کے گالوں سے حرارت نکلی تو اس نے فوراً اپنے گال تھامے۔

"تم اتنی سرخ کیوں ہو رہی ہو! بیوی ہو میری کر سکتی ہو!"

سفیر شاہ بیشک اس سے نفرت کا دعوے دار تھا لیکن نجانے کیوں وہ عورت اسے پرسکون کر گئی تھی۔

یہ ہنر پہلے صرف بہزاد شاہ کے پاس تھا لیکن کل رات کو جس طرح اسنے اپنا کندھا سفیر کو دیا تھا وہ اسے پُرسکون کر گیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اور مرد کہاں ہر عورت کے سامنے روتا ہے!

"میں کیوں کروں گی آپ کو کِس؟"

"کیوں نہیں کر سکتی؟" سفیر نے اس کے ہاتھ تھامے سختی سے جو وہ مسلسل مڑوڑ رہی تھی۔

URDU NOVEL BANK

نہیں!

کیوں؟

"کیونکہ ہم بس نام کے میاں بیوی------"

سفیر شاہ نے سرد نگاہوں سے اسے گھورا۔

"تمہاری طرف سے یہ رشتہ نبھایا جانا چاہیے ماہا سفیر شاہ یہ جان لو، تمہیں مجھ سے ہی محبت کرنی ہے!

اور آپ کو---؟"

جواب ندارد!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا کرنا چاہ رہی تھی؟"

سفیر نے یک دم اس پر جھکتے پھر سے استفسار کیا تو ماہا کا سانس سینے میں اٹکا۔

"میں آپ کی پلکیں دیکھنا چاہ رہی تھی کہ اصلی ہیں یا نہیں!" وہ آنکھیں بند کیے ایک ہی سانس میں بول گئی۔

سفیر شاہ کے عنابی لبوں پر مسکراہٹ آئی جسے وہ چھپا گیا۔

دیکھو!

جی؟

"چیک کرو اصلی ہے یا نہیں؟"

سفیر شاہ نے آنکھیں بند کیں تو ماہا نے ڈرتے ہاتھ لگایا اور تیزی سے ہٹا لیا۔

"اب بتاؤ!"

"اصلی ہی لگ رہی ہیں!" ماہا کو اس کا یہ روپ اتنا اچھا لگ رہا تھا کہ وہ پل کے لیے سب بھول گئی تھی یا بھلانا چاہتی تھی۔

وہ ہمیشہ توجہ کی بھوکی رہی تھی جو اسے مل رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سفیر شاہ اسے دیکھا رہا پھر اس کی گردن سے بال ہٹائے اور جھکا تو ماہا نے آنکھیں میچ لیں۔

اپنی گردن پر اس کے لب محسوس کرتے ماہا کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔

سفیر شاہ سب بھول گیا اسے یاد تھا تو سب اتنا کہ وہ عورت اس پر حلال تھی، اور اس وقت اسے پرسکون کرنے کا ہنر رکھتی تھی۔

وہ پیچھے ہوا تو ماہا کو اپنی گردن کے ساتھ اپنا آپ دھڑکتا محسوس ہوا۔

"جا رہا ہوں میں!" سفیر شاہ کہتا اٹھ گیا لیکن ماہا نے چہرہ تکیے میں چھپا لیا۔

سفیر شاہ نے دروازہ کھولا اور باہر نکلنے لگا جبکہ وہ ابھی تک ویسے ہی لیٹی تھی۔

"ماہا سفیر شاہ! آ کر میری پیکنگ کرو!"

"جی؟؟؟؟؟"

"اٹھو فوراً! چلو!" وہ کہتا باہر نکل گیا جبکہ وہ سن سی وہیں بیٹھی رہی کہ جائے یا نہ جائے۔

سفیر شاہ کمرے میں جا کر فریش ہوا باہر نکلتے بھی وہ اسے کمرے میں نہیں ملی تھی۔

وہ باہر نکلا۔

شاہ؟

جی بھائی؟

"کہاں جا رہے ہو؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ بس۔۔۔۔۔وہ سر پر ہاتھ پھیرنے لگا۔

"مت بھولو وہ وہاں تمہاری وجہ سے وہاں ہے۔"

"تو اسے بلا لیں! میں تو جا رہا ہوں!"

وہ کہتا باہر نکل گیا تو بہزاد اس کی پشت کو دیکھ کر رہ گیا۔

وہ کمرے میں داخل ہوا تو وہ سو گئی تھی تکیہ خود میں بھینچے۔

سفیر شاہ اس کے سر پر کھڑا اسے دیکھتا رہا۔۔۔۔۔۔وہ جانتا تھا وہ تھکی ہے لیکن وہ نجانے کیوں اس وقت اسے سامنے چاہتا تھا۔

ماہا؟

ماہ؟

ماہی؟؟؟

وہ اس کے سر پر کھڑے اسے نئے نام دے گیا لیکن وہ گہری نیند میں اتر گئی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سفیر شاہ نے جھکتے اسے باہوں میں اٹھایا تھا اور اپنے کمرے کی طرف لے جانے لگا۔۔۔۔بہزاد شاہ نے اسے گھورا تھا لیکن اسے کہاں فرق پڑتا تھا۔

اپنے کمرے میں لاتے اسے لِٹایا۔۔۔اور اپنی چیزیں سمیٹتے دروازہ بند کرتے باہر نکل گیا۔

"یہ کیا حرکت تھی شاہ؟"

"میری بیوی ہے وہ! اسے جہاں ہونا چاہیے وہاں میں نے اسے پہنچا دیا ہے۔"

"تو تم نے قبول کر لیا ہے کہ وہ تمہاری بیوی ہے؟"

"یہ تو میں اول روز سے قبول کرتا ہوں!" وہ ناشتہ کرنے بیٹھ گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بہزاد شاہ نے گہرا سانس بھرا۔۔۔۔وہ ابھی جانتا تھا اچھے سے کہ سفیر کبھی ماہا کو نہیں چھوڑے گا۔

چلتا ہوں بھائی!

"مجھے امید ہے کام ہو جائے گا! اپنا خیال رکھنا!"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

سفیر شاہ نے بہزاد شاہ کو گلے لگایا اور باہر نکل گیا جبکہ بہزاد شاہ نے اس کی سکیورٹی مزید ٹائٹ کروائی تھی۔

وہ سامنے ہو تو موضوع گفتگو نہ ملے

وہ اٹھ کر جائے تو ہر بات اس سے ہے!

از قلم خود۔

"اب بولیں کیوں بلایا ہے؟" حائفہ نے غصے سے پوچھا۔

بہزاد شاہ نے سنجیدگی سے اسے دیکھا۔۔۔۔پھر نگاہ اس کے حجاب کے حالے میں مقید خوبصورت چہرے پر ڈالی تو اسے اپنا آپ نثار ہوتا محسوس ہوا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

میں یہاں آپ کو محض یہ بتانے کے لیے آیا یوں کہ جو بھی آپ فضول سوچیں سوچ رہی ہیں اس کو دماغ سے نکال دیں کیونکہ شادی تو آپ کی مجھ سے ہی ہو گی! وہ سنجیدگی سے بولا۔

URDU NOVEL BANK

مجھے نہیں کرنی میں نے بتایا تو ہے! حائفہ نے ناک چڑھاتے آنکھیں چھوٹی کیے بتایا۔

بہزاد نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا لیکن پھر پیچھے ہٹا لیا۔

حافی مجھے سختی پر مجبور نہ کریں!

کیا کریں گے پھر آپ؟ وہ دلچسپی سے پوچھنے لگی۔

مجھے آپ کے والد صاحب سے ہی بات کرنی چاہیے۔۔۔ کل کا ہوتا یہ نکاح آج ہو!

آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے! حائفہ جلدی سے بولی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بہزاد نے سٹیرنگ پر ہاتھ مارا کہ مخالف کے ساتھ وہ کسی قسم کی سختی نہیں برت سکتا تھا۔

حائفہ نے اس کا غصہ دیکھتے حیرت سے اسے دیکھا۔

URDU NOVEL BANK

آپ کی وجہ سے آج ماما نے مجھ سے کچن کا اتنا کام کروایا ہے۔۔۔۔چاول بھی مجھ سے بنوائے ہیں اور کہہ رہی تھیں رائتہ بھی تم ہی بناؤ گی۔۔۔۔حائفہ غصے میں اسے سب بتانے لگی۔

تو ان سب میں میں کہاں سے آتا ہوں؟؟ وہ حیران ہوا۔

کیوں نہیں آتے آپ؟ آپ کو کس نے کہا تھا نکاح کا کہیں اور گھر آئیں۔۔۔وہ کہتی ہیں کہ اگلے گھر جا کر کیا کرو گی۔۔۔۔مجھے بتائیں آپ مجھے چاول بنانے اور رائتہ بنوانے کے لیے لے کر جا رہے ہیں، مجھ سے یہ کام بالکل نہیں ہوتے وہ اپنی ہی دھن میں بولتی جا رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جبکہ بہزاد شاہ مسکراتے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

میں نے آپ کو کیا سمجھایا تھا لڑکیوں پر ہنستے نہیں ہیں!

تو شادی سے انکار آپ نے اس لیے کیا ہے غالباً؟

وہ پوچھنے لگا کہ شاید کوئی اور بات ہو اتنی سی بات پر کون انکار کرے گا لیکن وہ جانتا نہیں تھا ابھی کہ سامنے حائفہ سکندر تھی۔

URDU NOVEL BANK

بالکل!

میں ہرگز ہرگز آپ سے شادی نہیں کروں گی! بلکہ کسی سے بھی نہیں کروں گی!

وہ کہہ کر اترنے لگی۔

بیٹھیں رہیں!

آپ نے سچ میں صرف اس وجہ سے منع کیا ہے؟ وہ اب بھی بے یقینی کی کیفیت میں تھا۔

آپ کا اور میرا مزاق ہے؟ حائفہ کہتی اس کی گاڑی میں پڑی چیزین دیکھنے لگی۔

بہزاد شاہ کا سارا غصہ اور فکر جیسے جاتی رہی تھی۔۔۔۔سامنے موجود لڑکی اس کی سوچ سے زیادہ معصوم اور بے وقوف تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بہزاد کا فون بجنے لگا۔۔۔۔تو اس نے نظرانداز کیا لیکن حائفہ کی نگاہ تو کال بند ہونے کے بعد اس کے وال پیپر تھی۔

وہ اس کی تصویر تھی۔۔۔۔ہاں اسی کی تو تھی! حائفہ نے اس کا فون تھاما تو کال پھر سے آنے لگی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اٹھائیں!

کیا؟

کال اٹھائیں سفی کی کال ہے! بھائی ہے آپ کا بات کریں!

حائفہ نے سوچتے کال پِک کی۔۔۔وہ ویڈیو کال تھی۔

بھائی مجھے۔۔۔۔۔

لیکن سامنے حائفہ کو دیکھتے وہ رُک گیا۔۔۔حائفہ نے فوراً بہزاد کو فون تھمایا تھا۔

آپ اس وقت لڑاکا لڑکی کے ساتھ ہیں؟ سفیر شاہ نے جان بوجھ کر کہا تھا۔

میری بات سنیں آپ! یہ آپ نے لڑاکا کس کو کہا ہے؟ حائفہ نے فون کو اپنی طرف گھماتے استفسار کیا۔

سفی خبردار! حافی کو کچھ نہیں کہنا! بہزاد شاہ شرارت سے بولا تھا۔

میلوں دور بیٹھے سفیر شاہ نے زندگی میں پہلی بار، پہلی بار بہزاد شاہ کو شرارت کرتے دیکھا تھا، یا یوں اتنا خوش دیکھا تھا۔۔۔۔وہ اپنے بھائی کو ہی دیکھتا رہا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

جس نے ساری زندگی کاموں میں، اور اس کی پرورش میں ہی اکیلے گزار دی تھی، شاید حائفہ سکندر اس کی تمام زندگی کی محنت اور صبر کا پھل تھی۔

وہ بے حد خوش اور مطمئن ہوا۔

حافی کیا لیں گی شادی کا تحفہ؟ سفیر شاہ کی آواز گونجی۔

حائفہ! حائفہ نام کا شاہ میں دوبارہ نہیں بتاؤں گا! اس سے پہلے حائفہ کچھ کہتی بہزاد بول پڑا۔

حائفہ نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔۔وہ شخص کیا تھا۔۔۔۔کیا کوئی مرد اتنا پیارا بھی ہو سکتا ہے! اس کے دل میں نئے پھول کھلے تھے اور وہ فوراً گلابی ہوئی تھی۔

"حائفہ آپ بلش کر رہی ہیں ابھی تو بھائی نے کچھ۔۔۔"سفیر شاہ کی پھر سے آواز گونجی تو بہزاد نے فوراً کال کاٹ دی۔

بہزاد شاہ اس کے چہرے پر رنگ دیکھتے مبہوت رہ گیا۔

محبوب جب حد سے پیارا لگے تو کیا کیا جاتا ہے؟ اس نے خود سے پوچھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

صدقہ دیا جاتا ہے! اس کے دل سے آواز آئی تھی اور اسے واپسی پر اب حائفہ سکندر کا صدقہ دینا تھا۔

یہ میری تصویر ہے نا؟

اس نے بہزدا کے ہاتھ سے فون پکڑے کہا۔۔۔۔یہ اس دن والی اس کی بہزاد کے باغیچے میں لی جانے والی تصویر تھی۔

نہیں یہ کوئی اور ہے!

جی نہیں میں ہی ہوں! آپ نے کب لی یہ تصویر؟ وہ حیران تھی۔

افففففف! میں حسن کو دس منٹ کا کہہ کر آئی تھی بیس منٹ ہو گئے ہیں۔۔۔۔امی مجھے ماریں گی وہ روہانسی ہوئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

چلیں! بہزاد شاہ اپنی جگہ سے اترا۔

کہاں؟

آپ کے گھر! کہہ دیجیے گا مجھے راستہ نہیں پتا چل رہا تھا بس آپ باہر تک لینے آئیں تھیں۔

URDU NOVEL BANK

وہ کہتا بنا اسے کچھ کہے آگے کی طرف بڑھ گیا تو وہ پیچھے ہوئی۔

آپ اس دن بھی تو آئے تھے یہ بہانہ بیکار ہے آپ جائیں!

اب آپ کیوں آ رہے ہیں؟ اسے پیچھے ہی آتے دیکھ وہ بولی۔

چاول کھانے آپ کے ہاتھوں کے! اسکے بعد تو آپ بنائیں گی نہیں!

کیوں نہیں بناؤں گی؟

خاموشی سے چلیں حافی!

وہ سنجیدگی سے بولا تو حائفہ نے دیکھا کچھ ایک دو لوگ جو گلی میں موجود تھے وہ انہیں کی طرف متوجہ تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اپنی عزت کی یوں قدر ہوتے دیکھنا بہزاد شاہ کی قدر و قیمت کو بڑھا چکا تھا حائفہ سکندر کے دل میں۔

اس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔

حائفہ تمہارے باپ کو آج آلینے دو۔۔۔۔ان کے سامنے جوتے سے مار لگاؤں گی تمہیں۔۔۔سائمہ بیگم بولتی چلی آرہی تھیں۔

افففففف! حائقہ خجل ہوئی جبکہ بہزاد مسلسل مسکرا رہا تھا۔

سائمہ بیگم نے دروازہ کھولا تو سامنے بہزاد کو دیکھتے وہ چونک گئی۔

اسلام علیکم!

وعلیکم السلام بیٹا! آؤ اندر آؤ بہت گرمی ہے باہر!

وہ فوراً سے بولی تو وہ اندر داخل ہوا اور پیچھے حائقہ۔

معافی چاہتا ہوں۔۔۔حائقہ کا بُلانا پڑا۔۔۔۔میری گاڑی کی پارکنگ کے لیے جگہ نہیں مل رہی تھی۔۔۔۔تو۔۔۔۔

کوئی بات نہیں آندر آئیں! سائمہ بیگم بولی تب ہی پھر سے گھنٹی بجی تو دروازہ کھوللنے پر سکندر صاحب اندر آئے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بہزاد شاہ کو وہ بھی خوش دلی سے ملے تھے۔

سب خیریت؟ وہ سب کو یوں کھڑے دیکھ پوچھنے لگے۔

آج حائقہ نے چاول بنائے ہیں؟ بہزاد شاہ نے استسفار کیا تو سب نے اسے چونک کر دیکھا۔

URDU NOVEL BANK

جی! سائمہ بیگم مسکرائی۔۔۔۔آپ ہاتھ دھو لیں۔۔۔میں چاول لاتی ہوں وہ برتن پہلے ہی لگا چکی تھیں۔

وہ ہاتھ دھوتا بیٹھ گیا تو سکندر صاحب بھی بیٹھ گئے جبکہ حسن تو ٹکٹکی باندھے بہزاد کا جائزہ لے رہا تھا۔

بہزاد نے پہلا ہی نوالہ منہ میں رکھتے ستائشی نگاہیں اس پر ڈالی جو مگن سی کھانا کھاتے ساتھ حسن سے کچھ کہہ رہی تھی۔

جبکہ سکندر صاحب اور سائمہ بیگم کی نگاہیں اسی پر تھیں جس کی نگاہیں حائفہ پر چپکی تھی۔۔۔۔جو محبت سے بھری تھیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حائفہ آپ نے رائتہ نہیں بنایا؟ وہ شرارت سے پوچھ بیٹھا تو حائفہ نے سر اٹھایا پھر اسے گھورا۔

نہیں!

سائمہ بیگم نے اسے گھورا جس پر رتی برابر فرق نہ پڑا تھا۔

میں بنا لاتی ہوں۔۔۔۔سائمہ بیگم اٹھنے لگی۔

URDU NOVEL BANK

بہت شکریہ آنٹی۔۔۔ایسے ہی ٹھیک ہے! اگلی بار آؤں گا تو حائفہ بنا لیں گی، امید ہے!

وہ بولا تو حائفہ نے اسے پھر سے گھورنا چاہا لیکن ماں کو خود کو ہی دیکھتے پا کر سر جھکا گئی۔

کیسے ہو حسن؟

آپ کو میرا نام کیسے پتا؟

مجھے سب پتا ہے آپ کے بارے میں! کون سی کلاس میں ہو۔۔۔کون سے ہاسٹل رہتے ہو۔۔۔کتنے دوست ہیں سب۔۔۔بہزاد بولا تو وہ قائل ہوا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اب وہ حسن سے باتیں کر رہا تھا جبکہ سائمہ بیگم اور سکندر صاحب مسکراتے ان کی باتیں سُن رہے تھے۔

مجھے مدد چاہیے تمھاری! اس نے حسن کو کہا تو وہ فوراً کھڑا ہوا۔

جلدی بتائیں بھائی! وہ پُرجوش تھا اسے بہزاد شاہ اچھا لگا تھا۔

URDU NOVEL BANK

میری گاڑی میں آپ کی بہن کا جوڑا رکھا ہے اگر آپ لے آؤ! اس نے گاڑی کی چابی آگے کی تو حسن فوراً لیتا باہر نکل گیا۔

چائے پیو گے برخوردار؟ سکندر صاحب نے پوچھا۔

نہیں میں کافی لیتا ہوں! وہ بولا لیکن سب کو ایک دوسرے کو دیکھتے وہ جان گیا کہ شاید کافی وہاں کوئی نہیں پیتا تھا نا موجود تھی۔

لیکن وہ بھی رات کو ابھی نہیں! پرسکون رہیں مجھے کچھ چاہیے ہو گا تو میں خود مانگ لوں گا! وہ سکندر صاحب سے باتیں کرنے لگا۔

نکاح کی تاریخ بھی طے پائی تھی-----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حائفہ برتن سمیٹ رہی تھی---

میں حائفہ کے لیے نکاح کا جوڑا لایا ہوں!

بیٹا ہم خود----سائمہ بیگم نے کہنا چاہا۔

بالکل نہیں! نکاح کے بعد سے ہی حائفہ کا سارا خرچہ میں اٹھاؤں گا! ایک بھی چیز یہاں سے نہیں جائے گی میں جہیز کے سخت خلاف ہوں۔

URDU NOVEL BANK

وہ بولا تو سکندر صاحب مشکور نظر آئے۔۔۔آج کے مہنگائی کے دور میں یہ بھی غنیمت کی بات تھی۔

میں کچھ کہنا چاہوں گا! اس نے سائمہ بیگم کو دیکھتے کہا۔

بولیں بیٹا!

میں چاہتا ہوں حائفہ جیسے اپنی زندگی اس رشتے سے پہلے گزار رہی تھی ویسے ہی گزارے۔۔۔۔مطلب اس کے کرکٹ کھیلنے سے مجھے کوئی بھی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔وہ بھرپور مسکرایا۔۔۔۔۔اور نہ مجھے اس سے کھانا بنوانا ہے۔۔۔۔اگر وہ ایسا نہیں چاہتی تو اسے فورس نہ کریں پلیز! وہ شائستگی سے بولا تو سکندر صاحب مسکرا دیے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے سہی بولا تھا کہ وہ حساس نکلے گا حائفہ کے معاملے میں!

لیکن کچھ تو آنا۔۔۔۔سائمہ بیگم نے بولنا چاہا۔

URDU NOVEL BANK

میں سچ کہہ رہا ہوں آنٹی! جس چیز میں وہ خوش نہیں ہے میں ہرگز نہیں چاہتا وہ وہ کرے! وہ آج مجھے فون کر کے کہہ چکی تھی کہ وہ مجھ سے شادی نہیں کرے گی۔

سکندر صاحب چونکے۔

صرف اسی لیے کہ اس کی پہلے کی زندگی وہ نہیں چھوڑنا چاہتی اور یقین کریں میں بھی ایسا نہیں چاہتا۔۔۔ جب وہ میرے پاس آجائیں گی میں اپنے طریقے سے خود ہی خود میں ڈھال لوں گا اسے!

سائمہ بیگم نے سر ہاں میں ہلایا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سکندر صاحب نے رشک سے اسے دیکھا اور اس کے ہاتھوں پر دباؤ بڑھایا تو وہ مسکرا دیا۔

اگلی بار آپ کے ہاتھوں کا کچھ کھاؤں گا! وہ سائمہ بیگم سے بات کر رہا تھا۔۔۔شاید اس سے پہلے اس نے کسی گھر میں یوں کھان نہیں کھایا تھا نا یوں کسی عورت سے باتیں کی تھیں۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

حسن بیگ لے آیا تھا جو کافی بھاری تھا۔۔۔۔تب تک حائفہ بھی آ گئی تھی۔

یہ آپ کو جوڑا ہے حائفہ کھول کر دیکھ لیں!

حائفہ نے اسے دیکھا وہ سچ کہہ رہا تھا کہ وہ جوڑا خود لائے گا۔

حاہفہ نے کھولا تو وہ لائٹ لیک کلر کا بھاری جوڑا تھا۔۔۔

بیشک وہ بے حد خوبصورت تھا لیکن اس کی آنکھوں کی چمک نہ بڑھی تھی جو بہزاد شاہ کو بیچین کر گئی تھی۔

بہت اچھا ہے! وہ ہلکا سا مسکرا دی۔

باقی سب نے بھی تعریف کی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سکندر صاحب نے سب کی بیٹیوں کے اچھے نصیبوں کی دعا کی تھی۔

اپیا آپ تو کہہ رہی تھی کہ سفید جوڑا لوں گی لیکن دیکھو یہ تو اس سے بھی زیادہ پیارا ہے!

حسن بولا تو بہزاد نے تیزی سے نگاہیں اس کی طرف موڑی جو اب کی بار پھر ہلکا سا مسکرائی تھی۔

بہزاد شاہ نے ہونٹ بھینچے!

میں چلتا ہوں اب! وہ اٹھ کھڑا ہوا سب اسے دروازے تک چھوڑنے آئے تھے

لیکن وہ نہیں۔

اس نے واپسی پر صدقہ دیا تھا۔

اپنی ہونے والی بیوی کا، اپنی محبت کا، خود کی خوشیوں کا۔

ماہا نے آنکھیں کھولی تو واپس اسی کمرے کو دیکھ کر چونک کر اٹھ بیٹھی۔

میں یہاں کیسے آئی؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسے رات کے تمام مناظر یاد آئے---

افففف! تو کیا سفیر شاہ لایا تھا اسے یہاں---ہاں یقیناً اس کے علاوہ کون ہاتھ لگا سکتا تھا اسے----وہ سوچتی سرخ پڑی۔

پھر الماتی کھولتے سفیر شاہ کے ہی کپڑے نکالے اور فریش ہونے چلی گئی۔

بال سکھاتے وہ باہر نکلی!

URDU NOVEL BANK

وہ جب سے یہاں آئی تھی اس نے یہ بات نوٹ کر لی تھی گھر کے اندر اب میل سرونٹس نہیں ہوتے تھے۔

میڈیم کچھ چاہیے؟ فیروزہ نے استسفار کیا۔

نہیں!

اوکے! فیروزہ جانے لگی۔

میری بات سنیں! وہ جھجکی!

جی میڈیم!

مجھے ماہا بلایا کریں پلیز! یہ میڈیم اچھا نہیں لگتا وہ جھجکتے بولی تو فیروزہ مسکرا دی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ٹھیک ہے ماہا جی!

ماہا جی بھی نہیں بس ماہا! وہ پھر سے بولی۔

اوکے ماہا بیٹا!

اب ٹھیک ہے! وہ مسکرائی۔

سب کہاں ہیں؟ وہ انگلیاں مڑوڑتی پوچھنے لگی کہ یہ اس کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔

URDU NOVEL BANK

سفیر سر تو صبح کے جا چکے ہیں---بہزاد سر بھی گھر نہیں ہیں---انہوں نے کہا تھا آپ جب بھی اٹھیں آپ سے ناشتے کا پوچھا جائے اور---

اور----

سفیر شاہ نے یہ دیا ہے! اس نے ڈبہ نکالتے اسے پکڑایا وہ فون تھا نیا۔

انہوں نے اپنا نمبر ڈال دیا ہے اندر---لیکن انہوں نے سختی سے منع کیا ہے آپ کو کسی اور سے رابطے کرنے سے خاص طور پر آپ کے بھائی سے!

فیروزہ بولی تو ماہا نے سر ہلایا۔

اور انہوں نے کہا ہے آپ کو جو چاہیے وہ مجھے لکھ کر دے دیں میں----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

نہیں کچھ نہیں چاہیے! وہ واپس اندر آ گئی اس کا دل اداس ہوا۔

تو کیا اب وہ اپنی تمام چیزیں سرونٹس سے منگوائے گی! اسے جھجک کے ساتھ شرم بھی محسوس ہوئی۔

فون کو کھولنے کی بجائے سائیڈ پر رکھ دیا اور وہیں ٹیرس پر نکل گئی۔

رات کے مناظر اس کے ذہن کے پردوں پر پھر سے لہرانے لگے --

URDU NOVEL BANK

اس نے اپنی گردن پر ہاتھ رکھا جہاں صبح وہ اپنا لمس چھوڑ کر گیا تھا۔۔۔۔تو کیا سب نارمل ہو سکتا تھا اب۔۔۔۔کیا وہ اس سے محبت کر لیتا؟

ماہا کا دل دھڑکا۔۔۔۔۔اس کے دل نے سفیر شاہ کے نام پر پہلی بیٹ مِس کی تھی۔

اس نے اپنے دھڑکتے دل پر ہاتھ رکھا جو اسے نوید سنا رہا تھا کہ وہ جلد محبت میں مبتلا ہونے والا ہے اس کے اپنے ہی محرم رشتے، اس کے شوہر سے محبت میں۔

وہ کمرے کو ٹھیک سے دیکھنے لگی۔

سفیر شاہ کی طرح اس کا کمرہ بھی ایک دن پرفیکٹ تھا۔۔۔۔کہیں کوئی دھول مٹی نہیں تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ماہا بیٹا صفائی کروائی ہے آپ کے روم کی! ملازمہ نے کہا۔

نہیں! صاف ہے یہ تو!

صاف ہے لیکن پھر بھی سفیر سر روز صفائی کرواتے ہیں انہیں گرد بالکل پسند نہیں۔۔۔اب کی بار فیروزہ ہلکی مسکراہٹ سے بتانے لگی۔

URDU NOVEL BANK

اب سے میں خود ہی کر لوں گی آپ فکر نہ کریں! ماہا بولی تو وہ مسکراتی چلی گئیں۔

تھوڑی دیر بعد اسے باہر سے آوازیں محسوس ہوئی تو باہر نکلی بہزاد شاہ کو دیکھتے وہ پاس گئی تو بہزاد شاہ نے اس کے سر پر پیار کیا۔

اب آپ کھل کر رہ سکتی ہیں ماہا آپ کا جلاد سا شوہر جا چکا ہے! اس کا موڈ آج بہت اچھا محسوس ہوا ماہا کو۔

وہ بس مسکرا دی!

کھانا کھائیں گے؟

نہیں! کھا کر آیا ہوں اپنی پرنسس کے گھر سے! بہزاد شاہ فون کو دیکھتا بولا تو وہ چونکی۔

کیا اس کی کوئی بہن تھی؟ یہ ممکن نہیں تھا۔۔۔وہ کس کو پرنسس کہہ رہا تھا؟

بہزاد شاہ نے اس سوچ میں گھرا دیکھا تو بیٹھ گیا۔

فیروزہ؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

جی سر؟

ماہا کے لیے کھانا لگوائیں! وہ چلی گئی۔

میں نکاح کر رہا ہوں ماہا۔۔۔۔اگلے جمعے سفی کے آتے ہی۔۔۔۔وہ مسکرایا۔

بہت مبارک ہو! ماہا نے مسکراتے کہا تو اس نے مبارکباد وصول کی۔

میری طرف سے ساری رسمیں آپ کریں گی! بہن بن کر۔ ماہا نے نم آنکھوں سے سر تیزی سے ہلایا۔

ماہا کھانا کھانے لگی۔

آپ پڑھائی شروع کریں!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بہزاد کہتا اٹھ گیا کیونکہ ماہا نے کھانا کھا لیا تھا وہ صرف اس کے لیے وہاں بیٹھا تھا۔

ماہا نے اسے دیکھا۔۔۔۔وہ واقع ایک بھرپور مرد تھا جو عزت لینا اور دینا جانتا تھا وہ لڑکی بہت خوش نصیب تھی جسے بہزاد شاہ نے چُنا تھا وہ سوچنے لگی۔

ایڈمیشن اور کتابیں۔۔۔۔

URDU NOVEL BANK

سب لکھ لیں سب ہو جائے گا۔۔۔۔

میرے ساتھ چلیں کل۔۔۔ویسے تو یہ کام سفی کے ہیں لیکن اسے کچھ دن لگیں گے اور آپ کا مزید حرج نہ ہو اسی لیے ہم کل چلیں گے۔

اوکے بھائی!

وہ بولی تو بہزاد مسکرایا۔۔۔اس کا بھائی کہنا بہزاد شاہ کو اس کی اپنی بہن کی یاد دلاتا تھا۔

فون مل گیا ہے آپ کو؟

جی!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اوکے!

کیا آپ نے ان کو بولا تھا فون دینے کا؟ وہ سنجیدگی سے بولی۔

ہاں! اب آپ کو ضرورت پڑے گی نا!

بہزاد شاہ نے کال آتے فون کان سے لگایا اور باہر نکل گیا جبکہ وہ جو تب سے خوش تھی کہ سفیر شاہ نے اس کی زات پر دھیان دیا ہے۔

URDU NOVEL BANK

وہ تمام امید کے دیے پھر سے بجھ گئے اور وہ اپنے کمرے میں بند ہو گئی۔

کاش دنیا میں یا دلوں میں محبت جیسا کوئی جزبہ کبھی پروان نہ چڑھتا۔۔۔۔ہم کسی کے لیے کوئی جزبات نہ محسوس کر پاتے، ہم لوگوں کے ساتھ ویسے ہی ظالم بن سکتے جیسے وہ ہمارے لیے ہیں، کاش عورتوں کے دل ان کے محرم کے لیے تب تک نرم نہ پڑتے جب تک محبت کا اظہار مخالف سمت سے ہو نا جاتا، کاش دنیا میں خوشیاں ایک جیسی تقسیم کی جاتی اور لوگ ایک دوسرے کی درد کی کیفیت کو سمجھ پاتے۔

اس کے دل میں اپنے ہی شوہر کے لیے جزبات پیدا ہو گئے تھے جو اب کم ہونے کی بجائے بڑھنے ہی تھے اور اسے بدلے میں صرف درد ملنے تھے۔۔۔۔اس نے گہرا سانس بھرتے آنکھیں موند لیں۔

اُس ایک شخص نے میری روح کو اس حد تک قابو میں کر لیا ہے کہ وہ پل میں مجھے خوش کر سکتا ہے، اتنا خوش کہ مجھے لگے آسمان پر قوسِ قزح چھا گئی ہے، پھولوں کی خوشبو ہوا میں بکھری ہے، اور لہریں میرے ساتھ گنگنا رہی ہیں اور پل

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

میں وہ مجھ سے ایسی بے رخی برتتا ہے کہ مجھے لگتا ہے دنیا بے حد بے رحم ہے اور دنیا کا تمام درد میرے سینے میں آ سمایا ہے۔۔۔لیکن میں انتظار کروں گی۔۔۔انتظار کروں گی اس لمحے کا جب وہ شخص مجھ سے محبت کرے گا اور اسے اس نہج پر لازمی لاؤں گی میں!

اس نے خود سے عہد کیا۔

سفیر شاہ کو خود سے محبت کروانے کا عہد۔۔۔پھر چاہے بدلے میں وہ ٹوٹ جاتی یا روند دی جاتی!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

مجھ سے مت پوچھو۔۔۔۔

اس شخص میں مجھے کیا دِکھتا ہے؟

مجھے کچھ نہیں دِکھتا۔۔۔

جہاں میں جب وہ دِکھتا ہے۔۔۔۔۔

از قلم خود۔

URDU NOVEL BANK

بہزاد شاہ سب کو الوداع کہتا نکل گیا اور واپسی پر وہ اپنے ہی سٹوڈیو آیا تھا۔

میٹنگ کرتے اس نے اپنی ٹیم کو اکٹھا کیا۔

مجھے ایک سفید جوڑا چاہیے دو دن میں---نکاح کے لیے!

"سب اپنے ڈیزائینز تیار کریں جس کا سب سے بہترین ہو گا اسے ماہانہ تنخواہ کے علاؤہ اس جوڑے کے لیے پے کیا جائے گا" وہ بولا تو وہ سارے ڈیزائنرز پرُجوش ہوئے۔

لیکن یاد رہے کل تک سب کے ڈیزائینز میز پر ہوں میرے! اور جوڑا صرف سفید ہو گا!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ بولا تو سب نے تیزی سے سر ہلایا تو وہ باہر نکل گیا۔

کیا سر کا نکاح ہے؟

وہ کتنی خوش قسمت ہو گی!

کیا سر ادا جعفری سے شادی کر رہے ہیں؟

URDU NOVEL BANK

وہ ہے بھی تو بہت حسین!

وہی سر کے ساتھ جچے گی! لیکن بہت مغرور ہے وہ!

سب اپنے اپنے تبصرے کر رہے تھے حقیقت کسی کو بھی معلوم نہ تھی۔

وہ اندر واپس آیا تیزی سے تو خاموشی چھا گئی۔

"ایک اور ضروری بات جوڑے کے ساتھ حجاب بھی ہو گا!" وہ بولا تو سب نے ہونک بنے ایک دوسرے کو دیکھا۔

گوٹ اِٹ؟

جس سر! سب یک زبان ہوئے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

لیکن اپنے بوس کی شادی کے ارمان ٹوٹ گئے تھے ان کے۔۔۔کہ یقیناً یہ بہزاد شاہ کی شادی نہیں تھی اور نہ یہ جوڑا ادا جعفری کے لیے تھا کیونکہ وہ لڑکی تو بے حد ماڈرن تھی حجاب تو دور وہ دوپٹہ بھی نہیں اوڑھتی تھی۔

سب نے کام تیزی سے کیا تھا اور اگلی صبح اس کی میز پر سارے ڈیزائنز موجود تھے جس میں سے اس نے ایک نکالا تھا وہ خوبصورت شرارا تھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اس نے سب کی محنت پر ایکسٹرا پے کیا تھا کہ سب نے نا جانتے ہوئے بھی حائفہ سکندر کے لیے محنت کی تھی۔

اس نے وہ جوڑا اپنی نگرانی میں تیار کروایا تھا۔۔۔جیولری خود میچ کی تھی۔۔۔۔ان سب میں اس نے سو کر نہیں دیکھا تھا کہ اسے یہ جوڑا جلد از جلد حائفہ سکندر کو دینا تھا۔

سر؟

ہمم! اس نے سگریٹ سلگاتے کہا۔

"کیا آپ شادی کر رہے ہیں؟"

سب ڈیزائنرز کے کان کھڑے ہوئے جب ایک نے ہمت کرتے پوچھا۔

وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"نہیں!" سچ ہی تو کہا تھا اس نے ابھی تو صرف نکاح تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سب کی آنکھوں کی چمک ماند پڑی لیکن بہزاد شاہ حائفہ سکندر کو رخصتی سے پہلے کسی کے سامنے نہیں لا سکتا تھا کہ وہ اپنی کمزوریاں لوگوں کو دکھانے کے حق میں نہیں تھا۔

اور سفیر شاہ کے بعد حائفہ سکندر اس کی دوسری کمزوری بن گئی تھی جو اپنے لیے لڑ تو ہرگز نہیں سکتی تھی سفیر شاہ کی طرح۔

اس نے ایک آخری تنقیدی نگاہ ڈالی اور سب کو چھٹی دے دی۔

آج اس کا آفس چار بجے ہی خالی ہو گیا تھا کہ ایک بھی شخص وہاں موجود نہیں تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ گاڑی لیتا حائفہ سکندر کے آفس جا پہنچا اور اسے کال کی۔

حافی؟

جی؟ حائفہ نے کال اٹھاتے تھکے انداز میں کہا۔

"تھک گئیں ہیں؟"

"آپ کو کیسے پتا؟"

URDU NOVEL BANK

"آپ کی آواز سے پہچانا! باہر آئیں میں نیچے موجود ہوں۔"

"ہرگز نہیں! میں کام کر رہی ہوں!"

"تو آپ چاہتی ہیں میں اوپر آؤں؟"

"یہ دھمکیاں دینا ضروری ہوتا ہے؟" وہ غصے سے بولی تو وہ مسکرا دیا۔

"اس کے بغیر آپ بات نہیں مانتی ہیں! چھٹی لے کر آ جائیں جلدی کریں!" وہ کہتا کال کاٹ گیا تو حائفہ نے اسے کوستے چھٹی لی اور باہر نکل آئی۔

کیوں آئے ہیں؟

چلیں!

کہاں؟

میرے آفس؟

کیوں؟

"سوال نہیں کریں جلدی کریں مجھے آپ کی وین جانے سے پہلے آپ کو یہاں واپس پہنچانا ہے!" وہ بولا تو حائفہ بیٹھ گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

بہزاد نے تیزی سے گاڑی چلائی تھی اور حائفہ کی نگاہیں اس کے ہاتھوں پر ہی ٹکی تھیں۔

خوبصورت !

اسے اپنے باپ کے ہاتھ بھی بہت پسند تھے۔

بہزاد نے گاڑی روکتے اتر کر اس کی طرف کا دروازہ کھولا تو وہ نیچے اتری اور اس کے پیچھے اندر داخل ہوئی۔

وہ یہاں آج تیسری بار آئی تھی۔

"ہم یہاں کیوں آئے ہیں؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بتاتا ہوں ! انتظار کریں!"

"اممم سب لوگ کہاں ہیں؟"

"چھٹی دے دی سب کو! کہ آپ سب کے سامنے کمفرٹیبل نہیں ہوتی" وہ کہتا اسے لیے ایک کمرے میں لایا۔

URDU NOVEL BANK

لائٹس اون کی تو حائفہ کی نگاہ سامنے اس جوڑے پر پڑی جس کا صرف پچھلا حصہ دِکھ رہا تھا جو دوپٹہ تھا۔

یہ کتنا خوبصورت رنگ ہے! اس نے ستائشی نگاہ سے اسے دیکھا۔

"جائیں دیکھیں کیسا ہے!"

سچ میں؟ اس نے حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثر سے پوچھا تو بہزاد نے سر اثبات میں ہلایا۔

وہ تیزی سے اس جوڑے کے سامنے جا کھڑی ہوئی جسے لٹکایا گیا تھا۔

اس نے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔کوئی جوڑا اتنا خوبصورت کیسے ہو سکتا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ دس منٹ ایسے ہی کھڑی رہی تھی۔

بہزاد اس کے ساتھ جا کھڑا ہوا۔

"بہزاد؟"

وہ اپنے ہی دھیان میں بولی تھی لیکن بہزاد شاہ کو اس کے منہ سے اپنا نام بے حد بھایا تھا۔

URDU NOVEL BANK

"بولیں!"

"اممم! یہ کس کا ہے؟ کیا یہ آپ نے بنوایا ہے؟ یہ بے حد خوبصورت ہے! میں نے اس سے زیادہ حسین جوڑا نہیں دیکھا۔۔۔۔اگر میں نے یہ کہیں دیکھا ہوتا تو اس کو خرید لیتی لیکن یہ بہت مہنگا ہو گا نا؟"

"آپ کو پسند آیا؟"

بہزاد شاہ کی نگاہیں اسی پر ٹکیں تھیں جس کی آنکھیں معمول سے زیادہ چمک سے بھری تھیں اور یہی تو وہ چاہتا تھا۔

"کون ہو گا جس کو یہ پسند نہ آئے؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اففف چلیں یہاں سے! میرا دل آگیا ہے اس پر!"

چلیں بھی! حائفہ پیچھے ہو گئی لیکن بہزاد نہیں۔۔

"میری طرف سے دوسرا تحفہ قبول کریں حانی۔۔۔۔۔"۔ خوبصورت الفاظ، خالص لہجہ۔

حائفہ نے اسے دیکھا۔

URDU NOVEL BANK

"کون سا تحفہ؟؟؟"

حائفہ نے اس کے ہاتھ دیکھے جو خالی تھے وہ کس تحفے کی بات کر رہا تھا۔

آپ اپنے نکاح پر سفید جوڑا پہننا چاہتی تھیں نا۔۔۔تو بہزاد شاہ نے تیار کروا دیا

اس نے سامنے جوڑے کی طرف اشارہ کرتے کہا۔

حائفہ نے تھوک نگلا۔

"کیا۔۔۔۔۔کیا یہ میرا ہے؟"

"میری طرف سے تحفہ قبول کریں!"

حائفہ نے تیزی سے پاس جاتے اس کو نزدیک سے دیکھا اور دس بار اس کے گرد

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

چکر لگائے پھر یک دم چیختی اسکو ہاتھوں میں بھینچ لیا۔

اس کی کھلکھلاہٹیں پورے ہال میں گونج رہی تھیں۔

یہ بہزاد شاہ کی زندگی کا پہلا حسین دن تھا۔۔۔۔اس کے لب مسلسل مسکرا رہے

تھے، اس کا دل بلیوں اچھل رہا تھا۔

آج اس نے صحیح معنوں میں خوشی کو محسوس کیا تھا، ان کے معنی سمجھے تھے۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"مجھے اس سے محبت ہو گئی ہے!" وہ تیزی سے بہزاد شاہ کے ساتھ آ کھڑی ہوئی۔

"محبت تحفے سے نہیں تحفہ دینے والے سے کریں!"

بہزاد شاہ کی بھاری گھمبیر آواز گونجی تو اس نے نم آنکھیں اٹھائیں۔

"لیکن میں یہ نہیں لے سکتی!"

"واٹ ربششش!" بہزاد شاہ کا خوشگوار موڈ پل میں غارت ہوا تھا۔

"میں اتنا مہنگا تحفہ کیسے لے سکتی ہوں؟'

"مجھے اس بار کوئی میلو ڈرامہ نہیں چاہیے حائفہ سکندر! میں نے دو دن جاگ کر اس پر کام کیا ہے اپنی نگرانی میں بنوایا ہے یہ! اگر آپ نے اسے ریجیکٹ کیا تو مجھ سے برُا کوئی نہیں ہو گا!"

پر بہزاد!

بہزاد نے پیچھے مڑتے ایک شاپنگ بیگ اٹھایا اور اسے تھمایا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

حائفہ نے کھولا تو اس میں اسے جوڑے کے ساتھ کا حجاب تھا۔۔۔۔اس کی آنکھوں سے آنسو موتیوں کی صورت بہنے لگے یہ خوشی کے آنسو تھے۔

"حافی!" بہزاد کی دھاڑ پر اس نے خوفزہ ہوتے اسے دیکھا۔

"آپ مجھے ڈرا رہے ہیں!"

"میں اس سے بھی بُرا پیش آؤں گا! آنسو صاف کرو فوراً!"

حائفہ نے اپنے دوپٹہ سے چہرہ صاف کیا جو سرخ ہو گیا تھا۔

حائفہ نے پھر سے اس جوڑے کو دیکھا جو بھاری تھا۔

چنٹ دار شرارے کے اوپر اِنر تھا سلک کا اور اس کے اوپر وہ بھاری گاؤن جو آگے سے کُھلا تھا صرف پیٹ تک بند تھا پورے سلیوز، پیچھے کے گلے پر ٹسلز لگے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ کسی بھی لڑکی کی پہلی پسند ہو سکتا تھا۔

"میں اس کے بدلے میں آپ کو کوئی تحفہ نہیں دے پاؤں گی بہزاد!" وہ صاف گوئی سے بولی۔

URDU NOVEL BANK

"آپ دے سکتی ہیں؟" بہزاد نے اس کے قریب جاتے اسے دیکھتے پھر رُکتے کہا۔

"کیا؟"

"اپنا دل! اپنے تمام تر جذبات اور احساسات مجھ سے منسلک کر دیں! میرے بارے میں سوچیں، مجھ سے عشق کریں!"

وہ درخواست کر رہا تھا یا حکم دے رہا تھا حائفہ کو سمجھ نہ آئی لیکن اس کے گالوں سے حرارت نکلی تھی۔

"سمجھ رہی ہیں حافی؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"نکاح کے بعد!"

وہ اسے خوبصورتی سے بتا گئی تھی کہ وہ اس کے بارے میں نکاح کے بعد سوچے گی، خود کو عشق کی راہوں پر نکاح کے بعد لائے گی۔

"خادم کو منظور ہے!" بہزاد شاہ نے سنجیدگی سے کہا تو وہ ہنس پڑی۔

پھر سے اسے جوڑے کو دیکھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

"لیکن میں یہ پہنچو گی کیسے؟" حائفہ نے منہ بسورتے کہا تو بہزاد شاہ نے اسے گھورا۔

"مجھے انتظار رہے گا جب میں یہ فاصلہ مٹاتے آپ کے قریب آتے آپ کی باتوں کا جواب اپنے طریقے سے دے پاؤں گا!" وہ دلفریبی سے بولا۔

"افففففف! مجھے جانا ہے!" حائفہ نے گالوں پر ہاتھ رکھتے اسے مزید کچھ کہنے سے روکا۔

اسے لگا تھا وہ دنیا کی خوش نصیب لڑکی ہے! جسے سب دے دیا گیا تھا۔

وہ بے حد خوش تھی یا شاید خوشی بھی چھوٹا لفظ تھا اسے صدقہ دینا تھا، ہاں اسے اپنی خوشیوں کا صدقہ دینا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"چلیں؟"

بہزاد نے فون کان سے لگایا اور کسی کو یہ ڈریس پیک کرتے گاڑی میں لے جانے کا حکم دیا تھا۔

"حافی باہر چلیں!"

URDU NOVEL BANK

"کیوں؟"

"میں آپ کو منظرِ عام پر نہیں لانا چاہتا۔"

"نکاح کے بعد بھی نہیں؟" حائفہ نے اس کے ساتھ باہر نکلتے عام سے انداز میں پوچھا۔

نہیں! یک لفظی جواب۔

"کیوں؟"

"بس یہ میرا فیصلہ ہے!" حائفہ خاموش ہو گئی کہ شاید اس میں کوئی مصلحت ہو۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسے واپس آفس چھوڑتے اس نے وہ جوڑا اس کے گھر پہنچایا تھا۔

لیکن حائفہ اپنا صدقہ دینا بھول گئی تھی۔

گھر میں سب کو وہ جوڑا پسند آیا تھا جبکہ سکندر صاحب سمجھ گئے تھے کہ یہ جوڑا حائفہ کی سفید رنگ کی خواہش پر بنا ہے۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اس دن انہوں نے بہزاد شاہ کے چہرے پر واضح بے چینی دیکھی تھی جب حسن نے کہا تھا کہ حائفہ کو سفید جوڑا پہننا ہے۔

حائفہ نے ساتھ کی جیولری اور سینڈل دیکھتے سب چیزوں کو سینے سے لگایا تھا وہ مسکرا رہی تھی مسلسل۔

اور سائمہ بیگم اور سکندر صاحب مسلسل اس کی نظر اتار رہے تھے۔

لیکن نصیب کہاں کسی چیز کے محتاج ہوتے ہیں!

وہ دونوں مسرور تھے، بے حد خوش! تین دن رہ گئے تھے ان کے نکاح کو! صرف تین دن!

بہزاد شاہ کے جزبات، اس کی محبت اس کی آنکھوں سے جھلکتی تھی لیکن حائفہ نے اپنے دل پر پہرے بٹھائے تھے کہ وہ اس کے محرم بننے پر ہی اسے اپنا آپ سونپتی۔

اپنے جذبات اور احساسات اس کے نام کرتی۔

----

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ماہا نے اگلے روز ہی بہزاد شاہ کے ساتھ جاتے دوبارہ داخلہ کروایا تھا یونیورسٹی میں۔

اسے اپنا آپ بہت خالی محسوس ہو رہا تھا، یہ سب اس کے شوہر کی زمہ داری تھی جو اسے دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا تھا۔

اس نے اس فون کو ہاتھ بھی نہیں لگایا تھا۔

گھر آنے کے بعد کتابیں دیکھتے وہ سوچنے لگی تھی کہ اسے بہت سی چیزوں کی ضرورت تھی وہ کس کو کہتی۔

اس کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے۔

اس نے فون اٹھایا اور وہاں موجود واحد نمبر دیکھا جو سفیر شاہ کا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسے کل سے یونیورسٹی جانا تھا لیکن اس کے پاس تو کپڑے تک نہ تھے، نا چادر تھی اور نا پیسے۔

اس نے آنکھیں بند کی اور وہ نمبر ملایا جو دو بار بج کر بند ہو گیا تو اس نے آنکھیں موند لیں۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

پھر کچھ ہی لمحوں میں کال آنے پر اس نے آنسو صاف کیے اور فون کان سے لگایا۔

"بولو!"

"بہزاد بھائی نے میرا داخلہ کروا دیا ہے!"

ٹھیک ہے! مخالف شاید مصروف تھا۔۔۔۔اس کا حلق آنسوؤں سے بھر آیا۔

"مجھے کتابیں لے دی ہیں انھوں نے۔۔۔۔۔"

"ماہا یہ سب بتانے کے لیے فون کیا ہے تم نے مجھے؟"

وہ مصروف سا سنجیدگی سے بولا تو ماہا جو اسے اپنی ضروریات کا کہنے لگی تھی لب سی گئی اور کال کاٹ دی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بستر پر اوندھے پڑتے وہ رونے لگی۔۔۔اس کے پاس اب کوئی راستہ نہیں تھا۔

وہ پڑھائی نہیں چھوڑ سکتی تھی۔۔۔۔پڑھائی اس کا واحد ذریعہ تھی۔۔۔وہ خود کے لیے کچھ کرنا چاہتی تھی۔

اس نے فون اٹھایا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ایک آخری شخص! بیشک وہ بھی نفرت کا دعوے دار تھا لیکن اسے سفیر شاہ سے بہتر لگا۔

اس نے یاد کیا نمبر ملایا اور فون کال سے لگایا۔

"بھائی-----"کال اٹھاتے ہی آنسو تیزی سے بہہ نکلے۔

ماہا؟؟ اشعر فیض کی حیران آواز گونجی تھی۔

کیسے ہیں؟ ماہا نے پوچھا۔

"میں ٹھیک ہوں! تم کہاں ہو؟ مجھے بتاؤ! میں آتا ہوں لینے---اس **** کو تو اچھا سبق سکھاؤں گا!" اسکا بھائی اپنی ہی دشمنی کو کے کر بیٹھا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بھائی مجھے کچھ چیزوں کی ضرورت ہے!"

بولو!

"آپ ملازمہ سے بات کروا دیں میں اسے سب بتا دیتی-----بابا اگر کچھ بھی میرے لیے چھوڑ کر گئے ہیں تو اس میں سے دلوا دیں پلیز!"

"کیوں تمہار شوہر کہاں مرا ہے؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"بھائی پلیز!"

اچھا کرواتا ہوں بات! اشعر فیض تو اتنے میں ہی خوش تھا کہ اس نے رابطہ کیا تھا اس سے! نہیں تو وہ اس کو ڈھونڈ کر حلقان ہو گیا تھا۔۔۔اعوان پاشا نے اس کا الگ جینا حرام کیا ہوا تھا۔

ماہا نے سب ملازمہ کو بتایا تھا اور اسے ایڈریس بتاتے گھر بھیجنے کو کہا۔۔۔وہ پرسکون تھی اب۔

اس کے گھر سب چیزیں پہنچ گئیں تھی۔

"یہ سب کس کی چیزیں ہیں؟" بہزاد نے مصروف سے انداز میں ملازمہ سے پوچھا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ماہا میم کی!"

بہزاد شاہ کو یہی لگا تھا کہ سفیر شاہ کے کہنے پر آئی ہیں یا ماہا نے ملازمہ سے منگوائی ہیں۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ماہا نے دیکھا وہ تین جوڑے تھے، دو چادریں تھی اور اس کی ضرورت کی چند اشیا اور تھیں اس نے گہرا سانس بھرا۔

دل سفیر شاہ سے بدگمان ہوا تھا۔

اگلے دن سے وہ یونیورسٹی جانے لگی تھی۔۔۔۔یہ ماحول نیا تھا لیکن وہ وہاں صرف پڑھنے گئی تھی۔

اس نے ایک ہی لڑکی سے اب تک سلام دعا رکھی تھی کہ اس سے پچھلے نوٹس لینے تھے وہ کافی مدد کر رہی تھی ماہا کی۔

ماہا مشکور تھی اس کی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے اپنے آپ کو پڑھائی میں الجھا دیا تھا۔

"کیا خبر ہے سفی؟" بہزاد شاہ نے لیپ ٹاپ پر جھکے اسے دیکھتے کہا جو ویڈیو کال پر تھا۔

"اعوان اپشا کے خلاف کچھ ثبوت تو ہاتھ لگے ہیں بھائی لیکن اتنے نہیں کہ اس پر ہاتھ ڈالا جا سکے۔'

URDU NOVEL BANK

ہمم!

"اور کتنے دن لگے گیں تمہیں؟"

"بس تین دن مزید! آپ کے نکاح سے پہلے سے پہلے وہاں موجود ہوں گا۔"

ٹھیک ہے!

اب بہزاد اسے نکاح کی تاریخ کا بتانے لگا تھا اور سفیر شاہ اسے چھیڑ رہا تھا۔

"ماہا کی بھی شاپنگ کرواؤ آ کر!"

سفیر شاہ محض سر ہلا گیا۔

"شکر ہے تمہیں خیال آیا اور اسے چیزیں دلوائیں تم نے" بہزاد شاہ نے کہا تو سفیر ٹھٹکا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کون سی چیزیں؟"

"کپڑے وغیرہ۔۔۔۔پرسوں ہی ملازمہ نے دی ہیں سب چیزیں۔۔۔میں نے پوچھا تھا لیکن شاید وہ تمہارے انتظار۔۔۔"

"بھائی میں نے کچھ نہیں منگوا کر دیا اسے!"

URDU NOVEL BANK

مطلب؟ بہزاد شاہ فوراً سنجیدہ ہوا۔

"میری بات نہیں ہوئی اس سے!" سفیر شاہ نے آنکھیں چرُائیں۔

"تو وہ چیزیں اس نے ملازمہ سے منگوائی ہوں گی! تمہیں خیال کرنا ہے ان سب کا سفی میں بار بار نہیں دہراؤں گا!" بہزاد شاہ نے اسے وارن کیا لیکن سفیر شاہ الجھا ہوا تھا۔

مزید دو چار باتوں کے بعد اس نے کال کاٹ دی اور ماہا کا فون جو اس کے لیپ ٹاپ سے اٹیچڈ تھا وہاں سے چیک کیا اور ساری کال سنتے جو اس کے پاس ریکارڈ تھی اس نے ہونٹ بھینچے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

فوراً ماہا کو کال کی جو اٹھائی نہیں گئی تھی۔

"پِک آپ دا ڈیم کال ماہا فیض!" وہ دھاڑا اور تب ہی کال اٹھا لی گئی۔

جی؟

URDU NOVEL BANK

"کس کو کال کی تھی تم نے؟ میں نے سمجھایا تھا تمہیں کہ اس فون سے کسی کو بھی میرے علاوہ کال نہیں کرنی، تم نے کس کی اجازت سے اشعر فیض سے بات کی؟" وہ دھاڑا تھا۔

"وہ بھائی ہے میرا!" ماہا نے سنجیدگی سے کہا۔

"میں نے منع کیا تھا یا نہیں؟"

"کس سے مانگوں پھر بتائیں؟ کیا چاہتے ہیں ملازموں سے بھیک مانگوں کہ کپڑے چاہیے مجھے میں نے پہننے ہیں یا یونیورسٹی بھی آپ کے کپڑوں میں چلی جاؤں۔۔۔میری سو ضروریات ہیں مجھے بتائیں میں

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کِس سے کہوں؟

جب سے آئی ہوں یہاں محتاج ہو گئی ہوں۔

اشعر بھائی جیسے بھی ہیں۔۔۔کبھی اس گھر میں مجھے یوں خالی ہاتھ نہیں رہنا پڑا۔۔۔اپنی بنیادی ضروریات کے لیے منہ اٹھا کر نہیں دیکھنا پڑا کسی کی طرف۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"آپ کے بھائی نے پہلی ہی بہت احسانات کر دیے ہیں مجھ پر کیا کھتی انہیں جا کر کہ میری نجی ضروریات کی کچھ اشیاء ہیں مجھے منگوا دیں!"

وہ اونچی آواز میں بولی تو دوسری طرف خاموشی چھا گئی۔

سفیر شاہ کو غصہ تھا کہ اس نے اشعر فیض سے کیوں بات کی تھی۔۔۔ماہا فیض کو دور رہنا تھا اس سے۔۔۔کیونکہ وہ اس کے ناپاک ارادے جانتا تھا۔

لیکن ماہا کی باتیں سنتے وہ از حد شرمندہ ہوا تھا۔۔۔۔یہ اس کی زمہ داری تھی کہ کم از کم وہ اسے چیزیں تو دلواتا۔

"وہ ساری چیزیں واپس بھجوا دو!" وہ بولا تو محض اتنا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بالکل نہیں! آپ مصروف رہیں!"

وہ بولی تو سفیر شاہ نے ہونٹ بھینچے اسے یاد آیا جس دن اسنے کل کی تھی وہ بے حد مصروف تھا شاید وہ یہی کہنا چاہتی تھی۔

URDU NOVEL BANK

"مجھے آگے بھی ضرورت پڑی تو میں اشعر فیض سے مانگوں گی! کم از کم میرا باپ تو مرنے پر کچھ چھوڑ کر گیا ہے میرے لیے! نہیں تو میرے لیے اس دنیا میں کون ہے جو میرے ضروریات کا دھیان رکھے وہ پھٹ پڑی تھی۔"

"ماہا چیزیں واپس بھجواؤ! اور مجھے لسٹ بنا کر دو!"

"ضرورت نہیں ہے شکریہ!" ماہا نے کہتے کال کاٹ دی۔۔سفیر شاہ کا غصے سے بُرا حال تھا لیکن یہ غصہ اس کی زات سے زیادہ خود پر تھا۔

وہ اپنی بیوی کی ضروریات بھی پوری نہیں کر پایا تھا۔۔۔اس نے خود کو سو سلواتیں سنائیں اور سارا کام چھوڑتے اونلائن برینڈز کو وزٹ کیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اور مختلف جگہوں سے بیس بائیس جوڑے اس کے ناپ کے آرزر کرتے دوسری چیزوں کا آرڈر دیا۔

اس نے پھر سے ماہا کو کال کی جو وہ نہیں اٹھا رہی تھی۔

وہ بھی ڈھیٹ بنا رہا اور تب تک کرتا رہا جب تک اٹھا نہیں لی گئی۔

وہ خاموش رہی۔

URDU NOVEL BANK

"ماہا ساری چیزیں واپس بھیجو! اور جو استعمال کر لی ہیں انہیں پھینکو یا کسی کو دے دو! میری الماری کھولو اندر والے دراز میں پیسے ہیں۔۔۔۔نکالو انہیں۔"

"سمجھ آ رہی ہے ماہا؟" وہ اب کہ سنجیدگی سے بولا تو بھی ماہا پر اثر نہ ہوا۔

"مجھے مجبور نہیں کرو ماہا!" وہ تھکے سے لہجے میں بولا۔

"مجھے ابھی سچ میں ضرورت نہیں ہے سفیر!" ماہا نے آہستگی سے کہا۔

"تمہارا علاج میں آ کر کرتا ہوں!" وہ کہتا کال کاٹ گیا۔

اس نے اگلے دن ہی اپنا تمام کام مکمل کیا تھا اور واپسی کے لیے روانہ ہوا۔

سفیر شاہ رات کے دو بجے گھر پہنچا تھا۔۔۔۔بہزاد نے سکیورٹی کے لیے گاڑیاں بھیجیں تھیں کہ سفیر شاہ کے نام پر وہ کسی چیز پر سمجھوتا نہیں کرتا تھا۔

"اسلام علیکم بھائی!"

وعلیکم السلام! بہزاد نے اسے گلے سے لگاتے اس کے بال بگاڑے۔

"کھانا کھاؤ گے؟"

"نہیں تھک گیا ہوں آرام کروں گا!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"ٹھیک ہے! کل بات ہو گی!" بہزاد شاہ نے اس کا کندھا تھپتھپایا تو وہ مسکراتا اپنے کمرے میں چلا گیا۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے گہرا سانس بھرا کیونکہ لائٹ اون تھی اور دروازہ لاک بھی نہیں تھا۔

اسے ماہا کی غیر زمہ داری پر غصہ آیا لیکن سارا اس کے سامنے جا کر اس کے چہرے سے کمفرٹر ہٹاتے اس کا چہرہ دیکھتے اتر گیا۔

وہ فریش ہونے گیا اور واپس آتے لائٹ اوف کی اور اپنی جگہ پر پہنچا۔

ماہا اس کی جگہ پر لیٹی تھی۔۔۔۔اور وہ اس وقت اسے ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتا تھا

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ بے حد تھکا تھا۔

اس نے اپنی جگہ بنائی اور چت لیٹ گیا لیکن اپنے بازو پر اسے ماہا کی گرم سانسیں صاف محسوس ہو رہی تھیں۔

اسے پھر سے خود پر غصہ آیا اور کروٹ لیتے اسی کی طرف لیتے اسے دیکھنے لگا۔

URDU NOVEL BANK

گھنگرالے بال جو بکھرے تھے بری طرح، وہ سلیپنگ سوٹ کی بجائے اپنے کپڑوں میں سو رہی تھی شاید یہ وہی تھے جو اس نے اشعر فیض سے منگوائے تھے اس نے ہونٹ بھینچے۔

خوبصورت نقوش، بھرے گال اور گلابی ہونٹ۔۔۔اُسے دلکش اس کے بھرے گال اور گھنگرالے بال بناتے تھے۔

سفیر شاہ نے ہاتھ کی پشت اس کے گال پر پھیری۔

اسے اسوقت سکون چاہیے تھا وہ بنا کچھ سوچے آگے بڑھا اور ماہا کا سر اٹھا کر اپنے بازو پر ڈالتے اسے حصار میں لیا اور اپنا چہرہ اس کے بالوں میں چھپاتے آنکھیں موند لیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اور جو سکون اسے وہاں میلوں دور نصیب نہیں ہوا تھا اوہ لمحوں میں ہو گیا تھا۔ اس کے دل کی آگ پر جیسے کسی نے برف رکھی تھی وہ جلد ہی گہری نیند میں ڈوب گیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

"اس محبت میں ماری جاؤ گی تم!"

وہ اس کے قریب جھکتا اس کے ماتھے پر پٹی کرتے بولا۔

"آپ مجھ سے محبت کیوں نہیں کرتے؟" وہ تڑپ اٹھی۔

"میری زندگی میں تمہاری کوئی جگہ نہیں ہے!" وہ سرد سے لہجے میں بولا۔

اس عام سے انسان کی اس پری جیسی دِکھنے والی چھوٹی سی لڑکی کی زندگی میں کیا اہمیت ہو سکتی تھی یہ جانتے ہوئے بھی کہ اسے واپس چلے جانا ہے کل۔

"ایسے نہیں کہیں!" وہ تڑپی تھی۔

مخالف نے نگاہ اٹھا کر اس کے چہرے پر ڈالی سفید رنگ، ہاں وہ دودھ جیسی تو تھی جسے ہاتھ لگانے سے بھی اس کے میلے ہونے کا خدشہ رہتا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اور وہ کہاں ایک عام شکل و صورت کا سانولا شخص۔

" میری زندگی میں تمہاری کوئی گنجائش نہیں نکلتی وہ چاہ کر بھی اس سے زیادہ سرد نہ ہو سکا۔"

URDU NOVEL BANK

اس کی جان کو خطرہ نہ ہوتا تو وہ تب کا اسے اس کے بھائیوں کے حوالے کر چکا ہوتا جس کی تلاش جاری تھی۔

ایس پی حازب مرزا تھا وہ، بے حد سخت طبیعت کا مالک۔

"مجھے ہاتھ بھی نہ لگائیں پھر!"

اس نے خود سے اس کا ہاتھ جھٹک دیا تو حازب مرزا لب بھینچ گیا۔

"مجھے سختی پر مجبور نہیں کریں فری!" وہ دھاڑا تھا۔

فری نے اس کے ہاتھ کو تھام لیا۔

"امممم! حازب مجھ سے شادی کر لیں!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"دماغ خراب ہے تمہارا؟ یہ کس قسم کی بیہودہ باتیں کر رہی ہو؟ آٹھ سال چھوٹی ہو تم مجھ سے؟" حازب تو چکرا گیا تھا اس کا مطالبہ سُن کر۔

اس نے آج تک ایسی کوئی بات نہیں کی تھی۔

لیکن جب سے وہ کومہ سے باہر آئی تھی۔۔۔ حازب ہی اس کے پاس رہا تھا۔۔۔کہ اس کی امی کی طبیعت خراب رہتی تھی۔

لیکن کب اس تیماری کو اس لڑکی نے محبت سمجھ لیا وہ جان نہیں پایا تھا۔

وہ اس سے چھوٹی تھی۔۔۔۔وہ اسے بچوں کی طرح ٹریٹ کرتا تھا۔

"تو آپ مجھ سے شادی نہیں کریں گے؟"

حازب نے سنجیدگی سے اس دیکھا پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں مر جاؤں گی حازب!" دل کو چیر لینے والے الفاظ۔

"بکواس نہیں!" سفاکیت سے کہا گیا۔

وہ اتنا ظالم نہیں ہو سکتا تھا کہ اپنے سے آٹھ سال چھوٹی لڑکی سے شادی کر لے اور وہ تو امانت تھی اس کے پاس اسے جب معلوم ہو جاتا اس کے بھائیوں کا وہ ایک منٹ نا لگاتا اسے وہاں پہنچانے میں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ سترہ سالہ لڑکی اب سسکیوں سے رو رہی تھی۔

"فری بیٹا میری بات سنو!"

"نہیں سننی مجھے آپ کی بات! جائیں یہاں سے!"

وہ چِلائی تھی اور حادب مرزا محض مٹھیاں بھینچ گیا۔

URDU NOVEL BANK

پھر انجیکشن نکالا اور اس کے پاس آیا۔

"دور رہیں!"

"حازب نہیں!"

"درد ہوتا ہے!"

وہ رو رہی تھی۔۔۔۔

حازب نے اسے پُرسکون کرنے کے لیے انجیکشن دیا اُس کی شکوہ بھری نگاہیں اسی پر ٹکیں تھی۔

حازب نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھا پھر کمفرٹر اوڑھتے باہر آ گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اپنی ماں کو دیکھتے اس نے گہرا سانس بھرا اور نگاہیں چراتے نکلنا چاہا۔

"کیا کہہ رہی ہے بچی؟"

"آپ نے سُن تو لیا ہے امی!"

"تو کر لو شادی! کیا مسئلہ ہے؟ آج نہیں تو کل تمہیں بھی شادی کرنی ہے

حازب!"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

امی! وہ بے یقین ہوا۔

"وہ آٹھ سال چھوٹی ہے مجھ سے! اس کے گھر والوں کا کوئی اتا پتا نہیں ہے---وہ امانت ہے ہمارے پاس----"

"پر حازب----"

"امی میں جا رہا ہوں ڈیوٹی پر دھیان رکھیے گا اپنا بھی----وہ اٹھے تو اسے ناشتہ دینا ہے، دوا میں نے نکال کر رکھ دی ہے" وہ سب بتاتا باہر نکل گیا۔
جبکہ سفینہ بیگم اس کی پشت کو دیکھتی رہ گئیں۔

---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کل اس کا نکاح تھا اور وہ گلی میں کرکٹ کھیل رہی تھی۔

سائمہ بیگم تو سر پکڑ کر بیٹھی تھیں جبکہ سکندر صاحب کام میں مصروف تھے۔

"حائفہ اندر آؤ جلدی!"

"کیوں امی! ابھی تو میری باری آئی ہے!" وہ وہیں سے ہانک لگا گئی۔

"آرہی ہو یا جوتا اتاروں؟ مہندی والی آئی ہے۔"

URDU NOVEL BANK

"مجھے نہیں لگانی مہندی ویندی!"

"بہزاد نے بھیجی ہے جلدی آؤ اب!"

امی!

لیکن ماں کے ہاتھ میں جوتی دیکھ وہ بلا پھینکتی اندر آئی تیزی سے اور پھر اسے زبردستی مہندی لگانی پڑی تھی۔

"یہ اتنی بھر کر نہیں لگائیں!" اس نے مہندی والی کو بتایا۔

"میم سر نے ہمیں ڈیزائین دکھائیں ہیں سارے ہم وہی لگا رہے ہیں!" وہ بولی تو حائفہ کے گال گلابی ہوئے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

پھر پاؤں پر بھی لگانے لگی تو حائفہ نے منع کر دیا۔

وہ کافی اسرار کرتی رہیں کہ یہ ان کے سر کا حکم تھا لیکن وہ اپنی بات پر ڈٹی رہی تو انہیں ہار ماننی پڑی۔

مسجد میں تھا نکاح ان کا!

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کھانا بہزاد شاہ نے اپنے گھر رکھوایا تھا کہ صرف چند ایک مہمان تھے اور کوئی نہیں وہ بھی سکندر صاحب کی طرف سے۔۔۔اس کی طرف سے کوئی بھی نہیں تھا۔

حائقہ کے بھی مہمان تھے جس میں شفیق صاحب کے ساتھ گلی کے تمام بچے تھے جن کے ساتھ وہ کرکٹ کھیلتی تھی۔

اور اُن بچوں کے خاص طور پر نام بھیجے گئے تھے بہزاد شاہ کو۔

آخر اس کی ہونے والی بیوی کے کرکٹ پارٹنرز تھے وہ۔۔۔بہزا تیزی سے کام کروا رہا تھا۔۔۔اس نے لان پورا سجایا کروایا تھا۔۔۔بیشک یہ چھوٹا سا فنکشن تھا لیکن اس کا نکاح تھا یہ۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سفیر ابھی تک باہر نہیں آیا تھا نہ بہزاد نے اسے تنگ کیا تھا کہ وہ کافی تھکا ہوا تھا۔

ماہا کی آنکھ اپنے اوپر محسوس ہوتے وزن سے کُھلی تھی۔

URDU NOVEL BANK

اس نے آنکھیں کھولیں اور اٹھنا چاہا لیکن منہ سے سسکی نکلی کیونکہ اس کے بال اٹکے تھے بُری طرح سے! اس نے آنکھیں پوری وا کیں تو سیدھا سفیر شاہ سے جا ٹکرائیں۔

جو اس کے بے حد نزدیک سو رہا تھا اور ماہا کے سارے بال اس کے بازو کے نیچے تھے۔

ماہا واپس لیٹ گئی اور اسے دیکھنے لگی۔

پھر خود پر ہنس دی ----- پچھلی بار بھی اس کی تھوڑی سی کرم نوازی پر اس کا دل حمقنے لگا تھا اس کے حق میں اب کی بار وہ یہ غلطی نہیں کرنا چاہتی تھی کہ پھر ازیت اس کا مقدر ٹھہرتی تھی۔

وہ چھت کو گھورتی اس کے اٹھنے کا انتظار کرنے لگی وہ جانتی تھی وہ تھکا ہو گا ایسے نہیں اٹھا سکتی تھی لیکن اس کے بال بُرے طریقے سے سفیر شاہ کے بازو کے نیچے تھے۔

سفیر کی آنکھیں کُھلتے ہی سیدھا اس سے جا ٹکرائی تھی جو چھت کو گھور رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ ماہا کو دیکھے گیا۔۔۔ماہا نے خود پر اسکی نگاہوں کا حصار محسوس کرتے بھی اسے نہ دیکھا جو سفیر شاہ کو کسی طور ہضم نہیں ہوا تھا۔

سفیر شاہ نے کروٹ اسکی طرف لی تو ماہا کے بال جو اس کے نیچے تھے وہ کھینچے گئے جس سے ماہا کے منہ سے سسکی برآمد ہوئی۔

"آئم سوری!"

سفیر شاہ نے تیزی سے کہتے احتیاط سے اس کے بال اپنے بازو کے نیچے سے نکالے۔

ماہا جھٹکے سے اٹھ بیٹھی اس سے پہلے کہ وہ اپنی جگہ چھوڑتی سفیر شاہ نے اسے واپس کھینچتے اس کی جگہ پر لٹایا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا مسئلہ ہے؟" اس کے کچھ نا بولنے پر وہ خود ہی استفسار کرنے لگا۔

ماہا نے اسے دیکھا لیکن کچھ بولی نہیں۔

"ناراض ہو؟" وہ نجانے کیوں پوچھ بیٹھا جیسے ان کے درمیان سب نارمل ہو۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"کیا ہمارے درمیاں ایسا کوئی رشتہ ہے جس میں ہم روٹھنے اور منانے کا کام سر انجام دیتے ہوں؟؟"

ماہا نے طنز کیا تھا جو سفیر شاہ کو ناگوار گزرا۔

"یہی پوچھ رہا ہوں کہ مسئلہ کیا ہے؟"

سفیر شاہ نے اس کا رخ اپنی طرف موڑتے اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھی۔

"مجھے فریش ہونا ہے!"

"میری بات کا جواب دو!"

"کس بات کا جواب؟" ماہا نے نگاہیں پھیر لیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سفیر شاہ یہ سب اس کے ساتھ کرتے آیا تھا لیکن آج جب وہ بے رُخی پر اتر آئی تھی تو اسے ہضم نہیں ہو رہا تھا۔

"یونیورسٹی سے لیٹ ہو جاؤں گی میں!" ماہا نے اسے ہوش دلایا لیکن وہ سن ہی کہاں رہا تھا۔

"سفیر پلیز!" آخر میں وہ نرم لہجے میں بولی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

سفیر شاہ پیچھے ہوا تو فوراً اٹھ کھڑی ہوئی حالانکہ سفیر ابھی ایسا ہرگز نہیں چاہتا تھا۔

"میرا ناشتہ بناؤ!" وہ واش روم میں بند ہوتی کہ وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

ملازمہ بناتی تھی ناشتہ لیکن آج اس کے اس مطالبے پر وہ ٹھٹکی۔

"میں؟"

"بالکل! اب سے میرا ناشتہ، کھانا ڈنر سب تم بناؤں گی میں ملازمہ کے ہاتھ کا کھا کھا کر تھک گیا ہوں!" وہ کہتا اپنے کپڑے نکالنے لگا جب اس کے کپڑے بھی وہیں دِکھے جو دو جوڑے تھے۔

سفیر نے نکالتے اسے بیڈ پر پھینکا.

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یہ ساری چیزیں واپس بھجوا دو! تمہاری آج آجائیں گی!" وہ سنجیدگی سے بولو تو ماہا خاموشی سے واش روم میں بند ہو گئی۔

وہ وہیں بیٹھا انتظار کرنے لگا اس کے باہر آتے ہی وہ فریش ہونے گیا۔۔

ماہا نے بال سکھائے جو ایک مشکل مرحلہ ہوتا تھا اور آج تو اور بھی مشکل تھا کیونکہ سفیر شاہ کے بازو نے رہی سہی کسر پوری کر دی تھی آج۔

URDU NOVEL BANK

وہ تنگ آتی اب تیزی سے برش کر رہی تھی جس سے اس کے کافی بال ٹوٹ رہے تھے۔

سفیر شاہ نے باہر نکلتے اس کی حرکت کو دیکھا پھر چلتا اس کے پاس آیا۔

"نظر نہیں آرہا ---یہ کیا کر رہی ہو؟"

ماہا نے حیرانگی سے اسے دیکھا تو سفیر شاہ نے برش کی طرف اشارہ کیا جو اس کے بالوں سے بھرا تھا۔

"میں لیٹ ہو جاؤں گی! سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے!" وہ جلے دل سے بولی۔

"میں نے توڑے ہیں یہ اتنے بال؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"نہیں لیکن اپنے اتنے بڑے بازو کے نیچے تو لیے تھے نا!" وہ دوبدو بولی تو سفیر شاہ کے عنابی لبوں پر مسکراہٹ آئی جسے وہ چھپا گیا۔

"آرام سے کرو!"

اسے قطعاً اس کا اپنے بالوں کے ساتھ یہ سلوک پسند نہیں آیا تھا، آخر اس کی پسند بن گئے تھے وہ گھنگرالے بال--

URDU NOVEL BANK

وہ واپس الماری کی طرف گیا اور کچھ نکالتا واپس لایا!

"یہ لو!"

"یہ کیا ہے؟" ماہا نے اس کے ہاتھ میں کئی نوٹ دیکھتے پوچھا۔

"اس کو والٹ میں رکھو ضرورت پڑ سکتی ہے! جب بھی چاہیے ہوں الماری میں پڑے ہوتے ہیں وہاں سے نکالو گی تم سمجھ رہی ہو؟"

"مجھے اس کی ضرورت۔۔۔۔۔"

"ماہا سفیر شاہ! میرا دماغ مت خراب کرنا صبح صبح۔۔۔اپنا والٹ لاؤ یا بیگ کچھ بھی۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ماہا نے وہ پیسے نا پکڑے تو سفیر شاہ نے قدم بڑھائے اور اس کی قمر کو تھامتے گرفت سخت کی۔

"میری زمہ داری ہو نا تم؟ ابھی اس رات ہی تو تم نے مجھے احساس دلوایا ہے تو اب یہ سب ڈرامے کیوں؟ پکڑو انہیں! جو چیز چاہیے ہو وہ مجھے میسج کر دینا روز!"

ماہا نے پیسے پکڑ لیے کہ اس کے بغیر وہ شخص اسے رِہا نہیں کرنے والا تھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

لیکن وہ پھر بھی دور نہ ہوا تو ماہا کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔

"یونیورسٹی کیسی جا رہی ہے؟" وہ یونہی تھامے اس سے پوچھ رہا تھا۔

کبھی کبھی ماہا کو اس کا یہ پُرسکون انداز ہضم نہیں ہوتا تھا۔

"ٹھیک!"

"دوست بنائے ہیں؟" سفیر شاہ نے اس کے بالوں میں ہاتھ الجھایا تو ماہا نے اسے دیکھا۔

"پھر سے خراب ہو جائیں گے!" وہ روہانسی ہوئی تو سفیر شاہ نے گھورا۔

"میں ٹھیک کردوں گا! لیکن اب تمہارے اتنے بال ٹوٹے تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا اور میری بات کا جواب دو!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ایک ہی دوست بنائی ہے!"

"کیا نام ہے اس کا؟" سفیر شاہ اس کے بالوں کو انگلی پر گھماتا پھر کھولتا اس سے پوچھ رہا تھا۔

"عائزہ!"

URDU NOVEL BANK

"اس کے باپ کا نام کیا ہے؟"

کیوں؟ ماہا نے حیرت سے پوچھا تو سفیر شاہ نے پھر سے گھورا۔

"عائزہ مسعود خان!"

ٹھیک ہے! سفیر شاہ نے اب اس لڑکی کا پتا لگوانا تھا کیونکہ وہ کسی قسم کا نقصان نہیں چاہتا تھا اپنے حق میں۔

"مجھے دیر-----"

سفیر شاہ پیچھے ہوا اور اپنے بیگ سے کچھ نکالنے لگا جو وہ کل واپسی پر لایا تھا اسے کھولا تو اس میں بیش بہا چیزیں تھیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سفیر شاہ نے جو کل خریدیں تھی اس کے لیے---اس کال کے بعد اس کا دھیان ماہا سے ہٹا ہی نہیں تھا کہ کل اس نے پہلی بار عورتوں کی دکانوں میں قدم رکھتے خریداری کی تھی۔

اس نے ایک ڈبہ نکالا اور اس کے آگے کیا تو ماہا نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"کھولو!"

URDU NOVEL BANK

ماہا نے تھامتے وہ ڈبہ کھولا تو اس میں خوبصورت پینڈنٹ اور اس کے ساتھ کے ائیرنس تھے وہ قیمتی پرلز کی بنی چھوٹی سے لائلیک رنگ کی تتلی تھی جو اسے بے حد پسند آئی تھی۔

ساتھ ائیرنگز پر بھی وہی موتی جڑے چھوٹی تتلیاں تھیں۔

اس کی آنکھوں کی ستائش پر سفیر شاہ نے گہرا سانس بھرا تھا۔

ماہ نے ڈبہ بند کیا اور واپس اسے تھما دیا۔

"کھول کر پہنو اسے! یہ باقی سب آ کر دیکھنا!"

وہ جیولری اپنی قیمت کا پتا خود دے رہی تھی لیکن سفیر شاہ نے اس کے لیے وہ کیوں خریدیں تھی جبکہ وہ ہر لمحے اس کی زات سے انکاری رہا تھا۔

"میں یہ نہیں لے سکتی!" وہ سر جھکائے بولی۔

سفیر شاہ کا برش تھاما ہاتھ تھما۔۔۔وہ بال بناتا واپس آیا اور اس کے ہاتھ سے ڈبہ لیتے اس میں سے چیزیں نکالنے لگا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

پھر اس کے کانوں میں وہ پہنائیں۔۔۔۔ماہا ساکت کھڑی تھیں اسے وہ سب خواب سا معلوم ہوا۔

"بیگ میں تمہارے بھائی کے نکاح کا بھی جوڑا ہے اسے بھی نکالو اور استری کرواؤ۔۔۔۔۔"

"آپ کو کیسے میرا سائز پتا؟"

اس نے حیرت سے پوچھا لیکن بدلے میں سفیر شاہ نے اسے اور اس کی قمر کو دیکھا تو وہ کان کی لوتک سُرخ پڑی۔

اس میں سے باقی چیزیں بھی نکال لو۔لیکن میرے جانے کے بعد کیونکہ اس پر تم نے اور بھی سُرخ پڑنا ہے وہ شرارت سے بولا تو ماہا نے سُرخ پڑتے حیرت سے اس کے شرارتی انداز کو دیکھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اور کوئی چیز رہتی ہے تو مجھے میسج کر دینا۔"

سفیر شاہ نے اس کی طرف دیکھا جو اپنی انگلیاں مڑوڑ رہی تھی۔

"بال ہٹاؤ گردن سے!"

URDU NOVEL BANK

جی؟ وہ سر اٹھاتی ہونق بنی بولی تو سفیر شاہ اسے گھور کر رہ گیا پھر اس کے بال پیچھے سے ہٹاتے اس کی گردن میں وہ پینڈنٹ پہنایا۔

ماہا کی دھڑکنوں کی رفتار بڑھتی تھی جب اس کی انگلیوں کا لمس اسے اپنی گردن پر محسوس ہوا تھا۔

سفیر شاہ پیچھے ہوا اور اپنی تیاری مکمل کرنے لگا لیکن ماہا وہیں جمی کھڑی رہی۔

سفیر شاہ نے بیگ سے دوسرا ڈبہ نکالا اور کھول کر اس میں سے ایک گھڑی نکالی وہ دونوں ایک جیسی گھڑیاں تھی لیکن ایک فی میل تھی۔

اس نے خود پہنتے ایک ماہا کے ہاتھ میں پہنائی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ہوش میں آؤ! لیٹ نہیں ہو رہی ہو اب؟"

ماہا سچ میں ہوش میں آئی اور گھڑی دیکھی جہاں وہ لیٹ ہو چکی تھی اس نے سفیر شاہ کو دیکھا۔۔

"میں چھوڑ دوں گا چلو!"

URDU NOVEL BANK

ماہا کو یہ سب مکمل ہوتے ہوئے بھی نامکمل سا لگ رہا تھا۔۔۔۔سفیر شاہ کیوں کر رہا تھا یہ سب! وہ ان سب کی عادی نہیں ہونا چاہتی تھی۔

حازب جا چکا تھا اور وہ سو گئی تھی۔

سکینہ کامران مرزا باہر بیٹھی اپنے بیٹے اور اندر موجود اس لڑکی کے بارے میں سوچتی رہی تھیں۔

پھر کھانا بناتے وہ فری کے کمرے سے آوازیں سنتے فوراً اندر گئیں۔

"یا خدا!" فری کو بستر سے نیچے جھکے ابکائی کرتے دیکھ ان کا دل ہولا گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جلدی سے اسے پانی پلاتے اس کی پیٹھ سہلائی۔

فری کی آنکھوں سے آنسو متواتر بہہ رہے تھے۔

سکینہ بیگم نے اسے دوا دینی چاہی۔

"نہیں!" اس نے دوا بھی پھینک دی تھی۔

URDU NOVEL BANK

"مت کرو خود پر اتنا ظلم میری بچی!" وہ صفائی کرتی اس کا چہرہ صاف کرتی اس کا سر گود میں رکھ گئی۔

"دوا لے لو میری بچی!"

نہیں! وہ رو رہی تھی مسلسل! اس کا بی پی ہائی ہو گیا تھا۔۔

انہوں نے فوراً حازب کو فون کر کے بتایا تھا۔

"امی دوا دیں اسے!"

"نہیں لے رہی حازب جلدی آؤ!"

"میں آرہا ہوں!" وہ سب کام چھوڑتا باہر کی طرف دوڑا تھا گھر جانے کے لیے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

امی؟ اس کا بی پی کچھ نارمل ہوا تو وہ انہیں مخاطب کر بیٹھی۔

جبکہ سکینہ بیگم تو اس کے امی بُلانے پر ہی واری صدقے گئیں تھی۔

"بولو میری جان، میری گڑیا!" انہیں وہ معصوم سی بچی بے حد پسند تھی۔

"آپ میری امی ہیں نا؟"

"ہاں میری جان! آپ میری بچی ہو!" وہ اس کا چہرہ دیکھ رہی تھیں۔

URDU NOVEL BANK

"تو آپ کیوں نہیں کہتی حازب کو؟"

"کیا کہوں؟"

"مجھ سے شادی کر لیں!"

"تمہیں تو ان رشتوں کی باریکیوں کا بھی نہیں پتا ہے میری بچی!" وہ اس کو ساتھ لگاتے بولیں۔

"امی وہ مجھے بے حد پسند ہیں، میرا دل ان کے علاؤہ کچھ نہیں سوچتا۔۔۔۔وہ میرے ہیں بس! انہیں میرا ہی ہونا ہے!"

وہ ان کے ساتھ لگی انہیں کہہ رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جبکہ حازب مرزا کے قدم آگے اٹھنے سے انکاری ہوئے تھے۔

اس کی دماغ کی شریانیں پھولی تھیں اور لب ایک دوسرے میں پیوست تھے۔

"محبت زبردستی تو نہیں کروائی جاتی میری گڑیا!" وہ اسے سمجھانے کی نیت سے بولی۔

"آپ مجھ سے پیار کرتی ہیں امی؟"

URDU NOVEL BANK

"بالکل میری جان!"

"تو آپ اپنا حازب مجھے دے دیں! میں تو محبت کرتی ہوں نا ان سے!"

وہ اب بھی وہیں اڑی تھی، وہ کوئی ضدی بچہ لگی انہیں جو اپنا کھلونا مانگتا ہے لیکن وہ تو جیتا جاگتا انسان مانگ رہی تھی۔

حازب اندر داخل ہوا تو سکینہ بیگم نے اسے دیکھتے آنکھوں سے آنسو صاف کیے۔

"امی آپ کہیں گی نا حازب کو؟" وہ پھر سے بولی تھی۔

حازب آگے بڑھا اور اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا بخار نہیں تھا۔

لیکن وہ لڑکی اس کے لمس کو اس کی خوشبو کو پہچانتی مکسر دی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"حازب!"

"دوا کیوں نہیں لی تم نے؟" وہ سختی سے بولا۔

"تو آپ دے دیں نا!" وہ آنکھیں کھولتی بولی تو حازب مرزا کے غصے کا گراف بڑھا۔

"امی پانی لا دیں!" وہ بولا تو سکینہ بیگم اٹھ کر باہر چلی گئیں۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"مجھے سختی پر مجبور نہیں کرو فری----میں تمہاری سوچ سے بُرا پیش آؤں گا تم سے!"

فری نے آنکھیں میچ لیں۔

"ایک دن آپ کو مجھ سے محبت ہو گی دیکھ لینا----آپ کا دل بھی میرے لیے تڑپے گا اور اس دن میں آپ کے پاس نہیں ہوں گی!"

وہ آنکھیں کھولتی ہلکی سی مسکراہٹ لیے بولی جسے سنتے اُس کے دوا نکالتے ہاتھ تھمے تھے لیکن پھر وہ مصروف ہو گیا۔

سکینہ مرزا نے پانی لاتے اسے تھمایا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تو اس نے فری کو دوا دی جو اس نے آرام سے لے لی تھی۔

"امی اسے کچھ کھلایا نہیں؟"

"نہیں! میں بناتی ہوں کچھ----"

"امی مجھے وجیٹیبل ایگ کھانا ہے!" وہ حازب کو دیکھتی بولی تو اس نے لب بھینچے کہ وہ صرف اسے ہی بنانا آتا تھا۔

URDU NOVEL BANK

"حازب؟" سکینہ بیگم نے اسے دیکھا۔

"ہرگز نہیں امی! میری میٹنگ ہے کچھ دیر میں!" وہ کہتا باہر نکلنے لگا۔

"میں بس وہی کھاؤں گی!"

اس کی آواز سنتے بھی وہ باہر نکل گیا تو سکینہ بیگم نے غصے سے اس کی پشت کو دیکھا۔

"میری گڑیا میں بنا دیتی ہوں آپ کو کچھ!" انھوں نے اسے پچکارا۔

"نہیں امی! میں انتظار کروں گی! آپ میرے پاس ہی رہیں!" وہ کہتی ان کی گود میں سر چھپا گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اور اس نے پھر واقع کچھ نہیں کھایا تھا سکینہ بیگم کے ہزار درخواست پر بھی۔

وہ شام کے سات واپس آیا تھا اور بنا فریش ہوئے اس کے کمرے میں گیا۔

"امی بھوک لگی ہے کھانا گرم کریں، روٹی بنا دیں۔"

"اچھا میری جان! تم جاؤ فریش ہو جاؤ!"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

فری نے اس کی آواز سنتے کروٹ بدل لی یہ اس کی ناراضگی جتانے کا ایک طریقہ تھا۔

وہ دونوں باہر نکل گئے۔

"کھانا کھا کر انڈا بناؤ اس کا حازب!" وہ سنجیدگی سے بولیں۔

"کیا مطلب؟ اس نے کچھ کھایا نہیں؟" وہ بے یقینی سے استفسار کر بیٹھا۔

"نہیں!"

وہ کہتی اسے بے یقین چھوڑے کچن میں چلی گئی تو وہ آندھی طوفان بنا اس کے کمرے میں گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بچی ہو چھوٹی سی؟ یہ کیا تماشا لگا رکھا ہے تم نے؟ ہم نوکر ہیں تمہارے؟ امی سارا دن تمہارے پیچھے خوار ہوتی ہیں مجھے خوار کر رہی ہو تم؟ کس لیے؟ کیا لگتی ہو ہماری؟"

URDU NOVEL BANK

فری کی آنکھوں سے آنسو گر رہے تھے۔۔۔اس نے حازب کا ہاتھ اپنے بازو سے ہٹایا جہاں اس کی سخت گرفت کے نشان پر گئے تھے کہ اس کی شرٹ ہاف سلیوز تھی۔

"کھانا کھانا ہے تو امی سے بول دو مجھ سے ایسی کوئی امید مت رکھنا!" وہ کہتا باہر نکل گیا۔

جبکہ اپنے پیچھے اسے فری کی سسکیاں صاف سنائی دیں تھی۔۔۔اس نے دیوار پر ہاتھ مارتے اپنا غصہ نکالا تھا۔

پھر فریش ہو کر کھانا کھایا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"حازب؟"

"امی پلیز! آپ بھی جا کر سوجائیں!" وہ کہتا ان کے ماتھے پر بوسہ دیتا اپنے کمرے میں چلا گیا۔

URDU NOVEL BANK

سفیر شاہ نے اسے یونیورسٹی اتارا اور خود کمپنی چلا گیا کیونکہ اتنے دنوں سے بہزاد اکیلا کام کر رہا تھا اور آج وہ نہیں آیا تھا کیونکہ وہ گھر تیاری کر رہا تھا۔

اس نے تیزی سے کام ختم کیا کہ گھر جاتے اپنے بھائی کے نکاح کی تیاری بھی کرنی تھی۔

"مِس عائشہ سنبھال لیجیے گا!"

وہ کہتا باہر نکل گیا۔

آفس کے سب ورکرز حیران تھے لیکن وہاں کوئی کسی کی نجی زندگی پر بات نہیں کرتا تھا اور ایسا کرنے پر سختی سے بہزاد شاہ کی طرف سے پابندی عائد کی گئی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"دلہا کیسے دیوانہ ہوا ہے!"

سفیر شاہ نے بہزاد کو دیکھتے کہا جو اپنی نگرانی میں وہاں کام کروا رہا تھا ہاتھ میں کافی کا مگ ہے۔

سفیر نے پاس آتے کافی کا مگ پکڑنا چاہا۔

URDU NOVEL BANK

"یہ میری ہے!" بہزاد نے ہاتھ پیچھے کر لیا۔

"ابھی تو بیوی آئی نہیں ہے آپ کی وہ لڑاکا سی اور آپ کے تیور ابھی سے بدل گئے ہیں کہ معصوم بھائی کو اب اپنی کافی کا مگ بھی نہیں دے رہے!" سفیر دہائی دیتا بولا۔

بہزاد شاہ نے گھور کر اس کی ڈرامے بازی دیکھی۔

"میرا کُرتا شلوار لے آئے ہو؟" بہزاد نے استفسار کیا۔

"کیا ہاں! شہزادے کے لیے خادم نے سب کر دیا ہے!"

وہ بولا تو بہزاد شاہ مسکرا دیا پھر اپنا کافی کا مگ اسے پکڑاتے اس کے بال پیار سے بگاڑے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اپنے بھی لے آؤ ہو کپڑے؟"

"جی؟ آخر اصل شہزادہ تو میں ہی ہوں۔" وہ شرارتاً بولا۔

"اور ماہا کے؟"

"اس کے لیے بھی لے آیا تھا!" وہ بولا۔

URDU NOVEL BANK

"اچھا چلو جاؤ فریش ہو جاؤ پھر کچھ دیر میں کھانا کھاتے ہیں!"

"نہیں آپ جائیں! آرام کریں میں کرواتا۔۔۔۔"

"ہرگز نہیں! میرا نکاح ہے میں سب خود کروں گا۔۔۔"

بہزاد نے کہا تو سفیر شاہ مسکراتے اندر بڑھ گیا کہ بہزاد نے اسے تھکاوٹ کی وجہ سے بھیجا تھا۔

ایسے تو نہیں وہ جان دیتا تھا اپنے بھائی پر۔

وہ اندر داخل ہوا تو ماہا اس کا لایا اپنے لیے ڈریس دیکھ رہی تھی جو انارکلی لمبا شفون کا پاؤں تک سرخ رنگ کا فراک تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ بے حد خوبصورت تھا۔

اسے وہ استری کے لیے دینا تھا۔

بہزاد شاہ کو دیکھتے اس نے دوسری چیزیں بھی بیگ سے نکالنی چاہیں لیکن اپنی نجی ضروریات کی چیزوں کو دیکھتے فوراً بیگ بند کیا۔

"کیا ہوا؟"

URDU NOVEL BANK

"کچھ۔۔۔نہی۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔کافی پیئے گیں؟" وہ گھبراہٹ میں بولی۔

"ہاں لے اؤ!" وہ کہتا واش روم میں چلا گیا۔

ماہا نے کافی اسے تھمائی اور پھر اس بھرے بیگ کو دیکھا۔

"سفیر؟؟" دھیما لہجہ، مڑوڑتی انگلیاں۔

بولو! اور انگلیوں کو آزادی بخشو! سنجیدہ لہجہ۔

"میں یہ سب کیسے لوں گی؟"

"کیوں؟ جب چیزیں نہیں تھی تو تمہیں مسئلہ تھا اب دلوا دی ہیں تو یہ مسئلہ ہے کہ کیسے لو گی!" سفیر شاہ نے لیپ ٹاپ سے سر اٹھاتے کہا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"آپ سمجھ نہیں رہے!" وہ سنجیدہ تھی۔

"سمجھاؤ!" وہ بھی سنجیدگی سے بولا۔

"یہ سب وقتی ہے میں جانتی ہوں۔۔۔۔۔جیسے وہ سب وقتی تھا!!"

جو یہاں سے جانے سے پہلے ہوا تھا وہ اسے اُس رات کا حوالہ دے گئی تھی جب وہ اس کے قریب ہوا تھا کچھ۔۔۔

URDU NOVEL BANK

سفیر شاہ اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا اور اس کے پاس آیا۔

ماہا نے قدم پیچھے کی طرف بڑھائے کہ دیوار سے جا لگی۔

"بولو میں سُن رہا ہوں!"

"یہ سب قیمتی ہے! مجھے یہ سب نہیں چاہیے! مجھے صرف چند ایک ضرورت ہی چیزیں----"

سفیر شاہ اس پر جھکا تھا کہ وہ چہرہ موڑ گئی۔

"تم نرمی کیے جانے کے قابل نہیں ہو ماہا سفیر شاہ!"

سفیر شاہ نے اس کا چہرہ اپنی طرف موڑا اور کہتا اس کے لبوں پر جھک گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس کی پکڑ میں از حد شدت تھی کہ ماہا لرز گئی اس سے پہلے کہ وہ گرتی سفیر شاہ نے اسے دیوار کے ساتھ لگاتے ایک ہاتھ اس کی قمر میں ڈالا اور دوسرا اس کے بالوں میں پھنسایا۔

وہ اس کی سانسوں کو پیتا اسے پاگل کرنے کے در پر تھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

ماہا نے اس کی شرٹ کو پکڑتے اسے جھٹکا دیا تو وہ پیچھا ہوا۔۔۔۔دونوں کا تنفس بُرے طریقے سے بگڑا تھا۔

ماہا نے نم نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"خبردار! روئی تو! عادت ڈال لو ان سب کی!" سفیر شاہ نے کہتے اسے دیکھا۔

"میری بات سنو ماہا!"

"یہ سب میری زمہ داری ہے ! تم میری زمہ داری ہو! اور یہ چیزیں تمہارا حق ہے ! میں شوہر ہوں تمہارا اور میں بہت اچھے سے یہ واضح کر چکا ہوں کہ تم مجھ سے کبھی آزاد نہیں ہو گی۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اپنے دماغ سے ہر طرح کے خناس کو نکال دو!" وہ کہتا دور ہوا۔

ماہا نے باہر نکلنا چاہا!

"دوپٹہ اتارنے کی اجازت صرف میرے سامنے ہے۔۔۔باہر مجھے دوپٹہ کے بغیر نظر نہ آنا کبھی!"

URDU NOVEL BANK

سفیر شاہ کی گھمبیر آواز گونجی تو ماہا کے قدم واپس مڑے اور واش روم میں بند ہو گئی۔

سفیر شاہ اپنی جگہ پر بیٹھ کر پھر سے کام کرنے لگا۔۔۔جبکہ ماہا نکلتے ہی بیڈ پر لیٹتی سو گئی تھی کہ کھانا وہ پہلے کھا چکی تھی۔

ملازمہ کو وہ کپڑے دے چکی تھی اپنے۔

اگلی صبح خوبصورت تھی ان کا پورا گھر خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔

ہر طرف چہل پہل تھی کہ ملازم بھی سب بہزاد شاہ کے نکاح کے لیے آج تیار گھوم رہے تھے کہ بہزاد شاہ کی طرف کے مہمان وہی تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

لیکن انہیں سختی سے منع کیا گیا تھا کہ یہ بات اس گھر کی چار دیواری سے باہر نہیں جائے گی۔

ماہا کو سفیر نے اٹھایا اور خود کام دیکھنے کی نیت سے باہر نکل گیا۔

اس نے تیزی سے ناشتہ کیا اور تیار ہونے لگی جبکہ سفیر بہزاد کے کمرے میں گیا تھا۔

"بھائی؟"

بہزاد شاہ نے سر اٹھایا۔۔۔آنکھیں سرخ تھیں اسکی۔

بھائی۔۔؟؟؟ وہ تڑپ کر بہزاد کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھا۔

"آج امی، بابا اور فری ہوتے تو۔۔۔۔۔۔!"

وہ بول کر خاموشی ہو گیا تو سفیر نے اپنا سر اسکے گھٹنے پر رکھا۔

"ہم بھولے نہیں ہیں بھائی!!!"

"بدلہ ضرور لیں گے! امی سے کیے عہد نہیں توڑیں گے ہم!" سفیر شاہ بولا تو بہزاد نے اس کا ماتھا چوما کہ ایک دونوں کے علاوہ ان کے پاس کوئی نہیں تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اچھا چلیں تیار ہو جائیں! پھر نا کہیے گا کہ آپ کے نکاح کے دن بھی میں ہی حسین لگ گیا!"

کئی لمحوں بعد سفیر شاہ ماحول کو خوشگوار کرنے کی نیت سے گویا ہوا۔

بہزاد مسکرا دیا۔

تیاری مکمل تھی انہیں نکلنا تھا بس۔

سفیر اپنے کمرے میں چلا گیا تھا جبکہ بہزاد تیار سا کھڑکی کے پاس کھڑا تھا۔
آنکھیں چمک رہی تھیں۔۔۔۔۔حصول کی چمک سے! دل شاد تھا۔۔۔۔دھڑکنیں معمول سے بڑھ کر تھیں کہ آج وہ اس صنفِ نازک کو خود پر حلال کر لیتا جس کے بغیر اب جینا ممکن نہ تھا۔

وہ گہری سانس بھرتا باہر نکلنے لگا کہ جیب میں موجود فون تھرتھرایا۔

اس نے کال یس کرتے کان سے فون لگایا لیکن مخالف سمت کی بات سنتے ہی وہ اندھا دھن بھاگا تھا باہر کی طرف۔

کسی کو بھی بتائے بغیر۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ہاں اس کی بہن کی خبر تھی۔۔۔۔۔۔اسے اسٹیشن پر دیکھا گیا تھا۔۔۔۔۔بہزاد کے لوگ نہیں جانتے تھے کہ وہ اس کی بہن تھی بھی یا نہیں یا صرف مشابہت رکھتی تھی لیکن انہوں نے بتانا اپنا حق سمجھا تھا۔

حائفہ کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔

اس کے گھر میں شور تھا، ہر کوئی اپنی تیاری میں مگن تھا۔

URDU NOVEL BANK

سب بچے بھی آگئے تھے جبکہ ان لڑکیوں کے ہاتھ مہارت سے اس کے چہرے پر چل رہے تھے جنہیں بہزاد شاہ نے بھیجا تھا۔

"پلیز ہلکا ہلکا کریں!"

وہ روہانسی ہوتی بار بار انہیں کہہ رہی تھیں جو بیچاری پہلے ہی سب ڈر کر اس کے چہرے پر لگا رہی تھیں۔

"یہ حجاب آج بھی لیں گی آج؟" اس کی تیاری پر تنقیدی نگاہ ڈالتے ان میں سے ایک نے استفسار کیا۔

"جی!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"آپ کی ساری لک خراب ہو جائے گی! آج کے دن رہنے دیں۔"

"جب ساری زندگی کرنا ہے تو اتنے خاص دن پر کیسے چھوڑ دوں؟" حائفہ بولی تو وہ خاموش ہو گئی۔

"آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں!"

URDU NOVEL BANK

اس کی سرخ لسپٹک کو آخری بار لگاتے وہ پیچھے ہٹتی تنقیدی نگاہ اس پر ڈالتی بولیں تو وہ جھنپ گئی۔

"اب بہزاد سر سے ایکسڑا پیسے مانگنے تو بنتے ہیں!"

وہ شرارت سے بولی تو بہزاد کے نام پر حائفہ کی ہتھیلیاں نم ہوئیں۔۔

وہ دونوں جا چکی تھیں جبکہ حسن اس کے پاس آ بیٹھا۔

"اپیا!" وہ نم لہجے میں بولا تو حائفہ نے فوراً سے اس کا چہرہ تھاما۔

"حسن اپیا کی جان! کیا ہوا؟"

"اپیا آپ چلی جاؤ گی!" وہ بولا تو حائفہ کی آنکھیں بھی نم ہوئیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ابھی تھوڑی جا رہی ہے ہماری بیٹی!"

سکندر صاحب نے اندر آتے اسے ساتھ لگاتے اس کا موتھا چوما وہ لگ ہی اتنی حسین رہی تھی۔

سائمہ بیگم نے بھی آتے اس کی نظر اُتاری تھی۔

URDU NOVEL BANK

"بابا آپ آج بہزاد کو بتا دینا کہ وہ یہاں آئیں گے، میں یہاں سے کہیں نہیں جاؤں گی۔۔۔۔"وہ نم لہجے میں بولی تو سکندر صاحب کا قہقہہ گونجا۔

بابا جان! وہ ناراض ہوئی۔

"اچھا اچھا! یہ فرمائش آپ خود ہی رکھ لینا اس کے سامنے!" وہ بولے تو حائفہ ان کے سینے پر سر رکھ گئی۔

"بیگم واپسی پر بھی حائفہ کی نظر اتار دیجئے گا!"

"ٹھیک ہے!" اب چلیں دیر ہو رہی ہے وہ سب مسجد کے لیے نکل گئے تھے۔

سفیر شاہ نے ماہا کو دیکھا جو اسی سرخ فراک میں بنا میک اپ کے پریشان سی کھڑی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا ہوا؟"

وہ تیار ہوتا اس کے ساتھ جا کر پرفیوم خود پر چھڑکتا اس پر بھی چھڑک گیا۔

"مجھے میک اپ نہیں کرنا آتا!"

وہ روہانسی ہوئی تو سفیر شاہ نے سنجیدگی سے اسے دیکھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"بس لپسٹک لگا لو!" سفیر نے اپنی طرف سے حل بتایا۔

"وہ بھی نہیں ہے!" وہ بولی تو سفیر شاہ کو خود پر غصہ بھی آیا اور ترس بھی کیونکہ میک اپ کے بارے میں اسے کچھ بھی نہیں پتا تھا۔

"چلو!"

"کہاں؟" وہ پوچھتی رہی لیکن سفیر اس کا ہاتھ پکڑے اسے باہر لے گیا۔

"بھائی کہاں ہیں؟" اس نے فیروزہ سے پوچھا۔

"معلوم نہیں سر شاید نکل گئے ہیں!"

"ٹھیک ہے! ہم بھی سیدھا وہیں جائیں گے۔۔۔آپ سب بھی پہنچیں گارڈز یہیں رہیں گے۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اوکے!

"سفیر ہم کہاں۔۔۔۔؟؟؟"

لیکن سفیر شاہ نے اسے گھورتے گاڑی تیزی سے دوڑائی اور سیلون کے سامنے روکتے اسے نیچے اترا۔

URDU NOVEL BANK

چلو! پھر اسے ویسے ہی ہاتھ سے پکڑتے اپنے ساتھ اندر لایا اور انہیں تاکید کرنے لگا تو وہ ان کے ساتھ اندر چلی گئیں۔

اس نے باہر نکلتے بہزاد کو فون کیا جو اٹھایا نہیں گیا تھا۔

"اور کتنا وقت درکار ہے؟" وہ بیس منٹ بعد اندر گیا۔

"سر آپ بیٹھ جائیں بس پانچ منٹ!"

"بِلنگ کریں آپ اتنی دیر تک!" اس نے وہاں موجود لڑکیاں جو اسے گھور رہی تھیں ان سے تنگ آتے کہا۔

کاؤنٹر سے مڑتے نگاہیں سیدھا اس سے جا ٹکرائیں تھیں جو باہر آئی تھی۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

سرخ پاؤں کو چھوتا انارکلی فراک، دوپٹہ گلے میں پڑا تھا، بالوں کا جوڑا بنایا تھا اور آگے سے لٹیں یونہی آزاد چھوڑی گئیں تھیں، پاؤں میں مقید کُھسے اور ہاتھوں میں اس کی دی گھڑی، چہرے پر ہوا میک اپ اور لائٹ نیوڈ لسپٹک۔

وہ ٹھٹک گیا تھا۔۔۔۔اس کے یوں تکنے پر سب نے اس کی نظروں کے ارتکاب میں اس لڑکی کو دیکھا تھا۔

URDU NOVEL BANK

پھر سب دبی دبی ہنسی ہنس دی تو وہ ہوش میں آیا۔

"چلیں؟" ماہا نے پاس آتے پوچھا۔

"سنیں؟" سفیر نے پاس کھڑی لڑکی کو متوجہ کیا۔

جی؟

"یہ ان کی لپسٹک بدل دیں!" وہ بولا تو ماہا نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"سر اِس کے ساتھ یہی اچھی----"

"آپ کو جو کہا ہے وہ کر دیں---ریڈ لگا دیں!" وہ بولا تو لڑکی نے سر ہلایا۔

"سفیر نہیں----"ماہا نے کہنا چاہا لیکن وہ گھور کر اسے خاموش کروا گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

پھر لپسٹک لگتے ہی وہ اسے لیے باہر آیا۔

ماہا نے ٹشو نکالتے لپسٹک ہلکی کرنی چاہی تو سفیر نے اس کے ہاتھ سے ٹشو پکڑ لیا۔

"کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ؟" سرد لہجہ۔

"سفیر----یہ اوور لگ رہی ہے---میر---میرا---نکاح---نہہ--نہیں ہے!"

"مجھے یہی اچھی لگ رہی ہے!"

وہ بولا تو ماہا کا دل دھڑکا! اس کے بعد اس نے اسے ہٹانے کی کوشش نہیں کی تھی۔

وہ دونوں پہنچ گئے تھے۔

"افففف لڑاکا لڑکی آج تو پہچانی ہی نہیں جا رہی آپ؟" سفیر شاہ اور ماہا اس کے پاس پہنچے تو وہ مخاطب ہوا۔

ماہا تو اس کا یہ انداز دیکھ کر حیران تھی پھر گہرا سانس بھر گئ۔۔۔وہ اس کی طرح سب سے نفرت تھوڑی کرتا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں کے کنارے بھیگے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یہ لڑاکا کس کو بولا ہے آپ نے؟" حائفہ نے کڑے تیوروں سے پوچھا تھا۔

سفیر شاہ پریشان ہوا تھا کیونکہ بہزاد وہاں موجود نہیں تھا۔

"آپ کو اور کس کو!"

وہ بولا اس سے پہلے وہ کوئی جواب دیتی سکندر صاحب تیزی سے اندر آئے تھے۔

"بیٹا بہزاد کہاں ہے؟"

URDU NOVEL BANK

"انکل پریشان نہیں ہوں بھائی آتے ہوں گے! "وہ کہتا تیزی سے فون نکالتا باہر نکلا۔

اس نے انگنت کالز کیں تھی بہزاد کو جو اٹھائی نہیں گیئں تھی۔

وہ پریشان تھا بے حد۔

مہمان آچکے تھے اور مولوی صاحب بھی جنہوں نے دوسری بار نکاح کا پیغام بھجوایا تھا کہ کچھ دیر میں جمعہ شروع ہو جاتا انہیں واپس جانا تھا۔

وہ مسلسل فون کر رہا تھا۔

سکندر صاحب اور سائمہ بیگم کی سانسیں اٹکیں تھیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"حسن کیا ہو رہا ہے باہر؟" حائفہ نے ڈرتے دل سے پوچھا ماہا بھی ساتھ ہی موجود تھی۔

"اپیا بہزاد بھائی نہیں آئے ابھی تک نا فون اٹھا رہے ہیں کسی کا!" وہ بولا تو حائفہ کے دل کی دھڑکنیں سست پڑی۔

ماہا فوراً سفیر کی کھوج میں باہر نکلی تھی۔

URDU NOVEL BANK

"شاہ کیا ہوا؟"

"بھائی فون نہیں اٹھا رہے-----"

سکندر صاحب بھی وہیں آ پہنچے تھے----

"کہاں ہے بہزاد آ کیوں نہیں رہا----سب پوچھ رہے ہیں---"وہ سنجیدگی سے بولے تھے----ان کا لہجہ از حد فکرمند تھا کہ بیٹی کے باپ تھے۔

"میں دیکھ کر آتا ہوں بھائی کو----"

اس سے پہلے ہی اس کا فون بجا تھا حائفہ بھی کھڑکی کے پاس کھڑی متوجہ ہوئی۔

"بھائی کہاں ہیں آپ؟" سفیر شاہ تیزی سے بولا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"سفی!!!"

بہزاد کی نم آواز گونجی تو سفیر شاہ کا چہرہ سفید پڑا۔

"بھائی سب ٹھیک ہے؟ آپ کہاں ہیں؟ بھائی بتائیں" وہ بولا ساتھ ہی سکندر صاحب کے کہنے پر فون اسپیکر پر ڈالا۔

"برخودار کہاں ہو؟" سنکدر صاحب کی آواز گونجی تو مخالف سمت خاموشی چھا گئی۔

URDU NOVEL BANK

"انکل ہم کچھ دیر تاخیر۔۔۔۔؟"

وہ بولا تو سب کو سانپ سونگھ گیا۔

حائفہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

"فون دیں!" وہ بولی تو لہجہ سخت تھا سب نے کھڑکی کے پاس اسے کھڑے دیکھا۔

سفیر شاہ نے فون کھڑکی کی بنی سلاخوں سے اسے پکڑایا تو حائفہ نے کسی سے دیکھے بغیر کھڑکی بند کی۔۔۔۔آوازیں ختم ہوئیں تھیں۔

"اگر آپ بیس منٹ میں یہاں نہ ہوئے بہزاد شاہ تو بھول جائیے گا کہ یہ نکاح کبھی ہو گا۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ سرد آواز میں دھاڑی تھی۔

"آپ کی کوئی بھی مجبوری ہو مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔۔آپ نے نکاح کا کہا تھا۔۔۔اپنے الفاظ سے ہٹنے والے مرد مرد نہیں ہوتے۔۔۔۔میرا باپ پچھلے ڈیڑھ گھنٹے سے لوگوں کو جواب دے رہا ہے! میرے باپ کے نام پر آنچ آئی تو میں بھول جاؤں گی سب۔"

"بیس منٹ بیس منٹ ہیں آپ کے پاس!" وہ کہتی کال کاٹتی لمبے سانس بھرنے لگی۔

سکینہ واپس اسی کمرے میں گئیں۔۔۔۔فری پھر سے غنودگی میں جا چکی تھیں۔

حازب اپنا کام کر رہا تھا۔۔۔۔اسے جلد از جلد پتا لگوانا تھا فری کے بارے میں سب۔

کیا وہ واقعی اسے بھیجنا چاہتا تھا؟ اس کے دل میں سوال جاگا تھا وہ چاہ کر بھی اس سوال کا جواب نہ دے پایا اور سگریٹ سلگاتے باہر نکل گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کچن کی لائٹ چلی دیکھتے اس نے گھڑی کو دیکھا جو بارہ بجا رہی تھی۔

سکینہ بیگم کے خیال سے وہ فوراً اندر گیا لیکن دہلیز پر ہی رُک گیا سامنے ہی وہ میز پر بیٹھی روتے ہوئی سیب کھا رہی تھی۔

اور یہ منظر دیکھتے حازب مرزا تڑپ ہی تو گیا تھا۔

فوراً سے آگے بڑھا۔

URDU NOVEL BANK

"فری بھوک لگی ہے؟"

جواب ندارد؟

"فری میں کچھ پوچھ رہا ہوں؟"

حازب نے اسے کھڑا کرتے اب کی بار نرمی سے پوچھا۔

"میں تو آپ کی کچھ نہیں لگتی تو مجھ سے مخاطب کیوں ہیں، میری فکر نہیں کریں میں مر بھی-----"

"بکواس نہیں!" حازب نے اس کے بازو کو دیکھا جہاں اس کے گرفت کے نشان اب بھی تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے ناچاہتے ہوئے بھی اپنی انگلی کی پوروں سے وہ جگہ سہلائی۔

"کیا کھانا ہے؟"

"کچھ بھی نہیں!" فری نے کہہ کر جانا چاہا کہ حازب نے اسے شلف پر بٹھایا۔

اور پھر دو انڈے نکالتا سبزیاں نکالیں اور تیزی سے کاٹتے ہلکے سے آئل میں اس کے انڈے بنائے۔

URDU NOVEL BANK

"بریڈ لوں گی!"

اس نے حازب کو فریج سے آٹا نکالتے دیکھ کہا لیکن اسے فرق نہ پڑا۔۔ کیونکہ وہ صبح سے بھوکی تھی۔

حازب نے اپنی ٹریننگ میں ہی یہ سب سیکھا تھا۔

اس نے روٹی بناتے اس کے سامنے رکھی۔

"کھلائیں!" ایک اور فرمائش تیار تھی۔

حازب نے سرد نگاہوں سے اس گھورا لیکن بدلے میں وہ خوبصورت سا مسکرائی تھی۔۔۔۔بے حد خوبصورت مسکراہٹ کہ اس کے گڑھے بھی جھلک دِکھا کر

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

معدوم پڑے۔

اس نے نوالہ توڑتے اس کے آگے کیا اور اسے کھلانے لگا۔

"اممم۔۔۔۔حازب۔۔۔"

"بولو!"

"مجھے فون دیں اپنا!"

URDU NOVEL BANK

"کیوں؟"

"دیں تو؟"

حازب نے گہرا سانس بھرا اور فون نکال کر اسے دیا کہ اس وقت کسی قسم کی بدمزگی نہیں چاہتا تھا وہ۔۔۔۔ورنہ وہ کھانا چھوڑ دیتی۔

اور صبح سے بھوکی تھی وہ یہ بات اسے مزید غصہ دِلا رہی تھی۔

اس سے لاک کھلواتے فری نے سنیپ چیٹ کھولا اور مختلف فلٹرز میں اپنی تصویریں بنانے لگی۔

اس کی کھلکھلاہٹیں عروج پر تھیں اور حازب مرزا کی خاموشی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سکینہ بیگم باہر سے ہی انھیں دیکھ کر جا چکی تھیں۔

"اففف حازب!" اس نے حازب کی بھی کئی تصاویر لے ڈالیں۔

""""آپ بہتتتت پیارے ہیں حازب!""""

اس نے کہتے نوالے کے لیے منہ کھولا۔

URDU NOVEL BANK

لیکن حازب تو اب تک اس کے جملے میں اٹکا تھا، یہ جملہ اسے اپنی زندگی میں پہلی بار کسی صنفِ نازک سے سننے کو ملا تھا۔

وہ ٹھٹک گیا تھا لیکن اب سنجیدگی اور زیادہ بڑھ گئی تھی۔

فری نے اس کا پاسورڈ بدلتے اپنے نام کا رکھا تھا وہ سب دیکھ رہا تھا لیکن خاموش تھا۔

"بس!" فری نے اس کا فون رکھا اور نوالہ پیچھے کیا۔

"ختم کرو اسے!" وہ سرد سے لہجے میں بولا تو فری خاموشی سے کھانے لگی کہ وہ بس حازب مرزا کے قابو میں آتی تھی اور اسی کی بات مانتی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کھانا کھاتے بھی وہ وہیں بیٹھی رہی تھی جبکہ حازب نے برتن دھوتے واپس رکھے

"جا کر سو جاؤ!"

"نہیں مجھے نیند نہیں آرہی!"

"کیا میں آپ کے ساتھ آجاؤں؟"

"ہرگز نہیں!"

URDU NOVEL BANK

وہ باریکیوں کو نہیں سمجھتی تھی لیکن حازب مرزا اچھے سے سمجھتا تھا یہی وجہ تھی کہ اس کے کمرے میں فری کو جانے کی اجازت نہیں تھی۔

"کل ردا واپس آجائے گی نا حازب؟" اس نے ٹی وی چلاتے کہا تو وہ بھی وہیں بیٹھ گیا کہ اسے اکیلے نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔

"ہمم!" وہ فون پر مصروف ہو گیا۔

بہزاد تیزی سے اسٹیشن گیا گا تھا لیکن وہ افراتفری میں غلط اسٹیشن پہنچ گیا تھا۔ خود کو زیر لب گالی دیتے اس نے دس بار سٹیرنگ پر ہاتھ مارا تھا۔۔۔۔۔اس کا فون مسلسل بج رہا تھا لیکن اسے کسی چیز کی پرواہ نہیں تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ بھول گیا تھا کہ اس کا نکاح تھا۔۔۔وقت تیزی سے آگے بڑھ رہا تھا۔

وہ اسٹیشن پہنچتا ہی دوڑا تھا۔۔۔۔اس کے لوگ چاروں طرف اسٹیشن پر پھیل گئے تھے۔

URDU NOVEL BANK

اس کے پاس تو کوئی اپنی فری کی تصویر بھی نہ تھی نجانے وہ سالوں بعد اب کیسی دِکھتی ہو گی۔

ہاں بچپن کی تصاویر بے حد تھی جو ہمہ وقت اس کے والٹ میں بھی موجود رہتی تھی۔

وہ پاگلوں کی طرح یہاں وہاں گھوم رہا تھا۔

سفیر کی کال آتے اسے سب یاد آگیا تھا۔۔۔یاد تو شاید اسے پہلے بھی تھا لیکن اس نے نکاح پر اپنی جان، اپنی بہن فری کو فوقیت دی تھی۔

اس نے سفیر کی آواز سنتے ہی اپنے لہجے پر قابو پانا چاہا تھا جس میں وہ ناکام ہوا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

لیکن سکندر صاحب کی آواز سنتے اسنے تاخیر کا کہنا چاہا تھا جب حائفہ کے ہاتھوں میں فون چلا گیا۔

"اگر آپ بیس منٹ میں یہاں نہ ہوئے بہزاد شاہ تو بھول جائیے گا کہ یہ نکاح کبھی ہو گا۔۔۔"

URDU NOVEL BANK

وہ سرد آواز میں دھاڑی تھی۔

"آپ کی کوئی بھی مجبوری ہو مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔۔آپ نے نکاح کا کہا تھا۔۔۔اپنے الفاظ سے ہٹنے والے مرد مرد نہیں ہوتے۔۔۔۔میرا باپ پچھلے ڈیڑھ گھنٹے سے لوگوں کو جواب دے رہا ہے! میرے باپ کے نام پر آنچ آئی تو میں بھول جاؤں گی سب۔"

"بیس منٹ بیس منٹ ہیں آپ کے پاس!"

وہ خاموش رہا تھا۔۔۔وہ کال کاٹ گئی تھی۔

"سر وہ مل گئی ہیں!" اس کے آدمی نے بتایا تو وہ دھڑکتے دل سے اس کی سمت گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"فری!"

اس لڑکی کی پشت کو دیکھتے ہی وہ مخاطب کر بیٹھا لیکن بالوں سے ہی اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ اس کی فری نہیں ہے پھر بھی موہوم سی امید لیے اس کا نام پکارا۔

"میرا راستہ چھوڑیں! مجھے جانے دیں میری ٹرین نکل جائے گی!" وہ لڑکی روتے بولی اور مڑتے بہزاد کو دیکھا۔

بہزاد کے دل پر بوجھ آ پڑا۔

وہ اس کی فری نہیں تھی۔۔۔ہرگز نہیں۔۔۔

"میں کوئی فری نہیں ہوں پاگل ہو گئے ہیں آپ لوگ۔۔۔رخصار ہے میرا نام۔۔۔میری ٹرین۔۔۔"

"راستہ چھوڑو!" بہزاد نے کہا تو سب نے راستہ چھوڑ دیا۔

وہ بعد میں ان کی خبر لینے کا سوچتا واپس گاڑی کی طرف بھاگا تھا پھر تیزی سے مسجد کی طرف روانہ ہوا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسے بیس منٹ میں پہنچنا تھا۔۔۔

وہ ڈیڑھ سو سے زیادہ کی اسپیڈ سے گاڑی بھگاتا لایا تھا اور مسجد کے باہر گاڑی روکتے فوراً اندر پہنچا تھا۔

سب نے اسے دیکھتے سکون کا سانس لیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

سکندر صاحب کی دھڑکنیں معمول پر آئیں تھیں جبکہ مہمان سب پھر سے مسکرانے لگے تھے۔

مولوی صاحب حائقہ کے پاس جاچکے تھے نکاح پڑھوانے جبکہ سفیر کی نگاہیں اس پر ہی ٹکیں تھیں۔

وہ تیزی سے بہزاد کے پاس آیا اور گلے لگ گیا۔

"بھائی؟ آپ ٹھیک ہیں؟"

ہمممم! وہ اس کی پیٹھ تھپتھپاتے بولا کہ اس نے اپنے آپ کو قابو کر لیا تھا۔

پھر مولوی صاحب کے آتے ہی اس نے وہ خوبصورت الفاظ بولے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

قبول ہے!

قبول ہے!

قبول ہے!

اور اس نے حائقہ سکندر کو خود پر حلال کر لیا تھا اضطراب جیسے پل میں جاتا رہا تھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہاں سے اب سب گاڑیاں اس کے گھر کی طرف روانہ تھیں۔۔

حائفہ کو باغیچے میں بٹھایا گیا تھا۔۔۔اور مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا تھا۔

"انکل میں بہت شرمندہ ہوں!' بہزاد شاہ نے ان کے ہاتھ تھامے۔۔۔۔

"بیٹی کا باپ ہوں بیٹا ڈر گیا تھا!"

"میں معذرت چاہوں گا انکل! میری غلطی ہے، بس کچھ بے حد ضروری تھا!" وہ ان کے گلے لگتا بولا تو وہ مطمئن ہوتے مسکرا دئے۔

"آپ کی اجازت ہو تو میں حائفہ سے ملنا۔۔۔"

"جاؤ برخودار اب تمہاری منکوحہ ہے!" وہ نم آنکھوں سے بولے تو بہزاد نے انہیں پھر سے گلے لگایا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"وہ خوش رہے گی انکل! یہ وعدہ ہے میرا اور بہزاد شاہ کو آپ اپنے وعدے کی خلاف ورزی کرتے کبھی نہیں پائیں گے۔۔"

"وہ میری زمہ داری ہے جسے میں نے دل و جان سے قبول کیا ہے۔۔۔۔اور اس زمہ داری میں کوئی کوتاہی کبھی نہیں ہو گی!"

URDU NOVEL BANK

وہ بولتا ان کے دل کو ٹھنڈک پہنچا گیا تو وہ اس کے ہاتھ تھام گئے۔

"بیوی سے مل لوں اب اپنی!" وہ ان کے ہاتھ چومتا اندر چلا گیا۔

وہ وہیں باغیچے میں موجود تھی۔

ماہا اس کی اپنے فون میں تصاویر بنا رہی تھی کہ کچھ ہی دیر میں دونوں کی اچھی بن گئی تھی۔

ہاہاہا! وہ کسی بات پر ہنسی تو بہزاد شاہ بھی ہنس دیا پھر گلاس وال سے اندر داخل ہوا۔

"ماہا بیٹا!" وہ بولا تو حائفہ کی ہتھیلیاں بھیگیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"جی بھائی؟"

"بیٹا بچوں کے لیے میں نے لفافے بنوائے تھے باہر سب کو دے دیں!" وہ بولا تو ماہا جی اچھا کہتی باہر نکل گئی۔

بہزاد نے گلاس وال بند کی اور اس کے سامنے آتا اس کا ہاتھ تھاما اور باغیچے کی دوسری طرف لے گیا جہاں سے کسی کی بھی نگاہ ان پر نہ پڑتی۔

URDU NOVEL BANK

حائفہ اپنے ہاتھ کو اس کی ہاتھ کی گرفت میں دیکھ رہی تھیں۔

"ناراض ہیں؟" وہ بولا تو حائفہ نے نم نگاہیں اٹھائیں جو بہزاد شاہ کو تڑپا گئیں تھیں--

"حافی؟" وہ سنجیدگی سے بولا۔

"آپ غیر زمہ دار ہیں----بابا کتنے پریشان----"

وہ بولتی رونے لگی تو بہزاد نے اپنا حق استعمال کرتے اسے اپنے حصار میں لیا اور اس کے بالوں پر انگنت بار لب رکھے۔

"آئیم سوری! میں بس----"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا آپ پریشان تھے؟" وہ نگاہیں اٹھاتی بولی کہ اس کا لہجہ وہ اُس وقت بھی محسوس کر گئی تھی۔

"بس یوں ہی سمجھ لیں! لیکن آپ کے دیے وقت سے پہلے میں وہاں موجود تھا یہاں زندگی میں کبھی مجھے طعنہ مت ماریے گا" وہ بولا تو حائفہ نے اسے گھورا۔

URDU NOVEL BANK

پھر اپنی پوزیشن کا خیال آتے دور ہونا چاہا کہ بہزاد نے اسے دور کرتے خود بھی پیچھے ہو گیا اور اسے دیکھنے لگا۔

وہ اس جوڑے میں بے حد حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔اپنی محبت کو پا لینا اس دنیا کی سب سے بڑی خوشی ہوتی ہے۔۔۔اس کا دل صاف تھا، اس کی محبت پاکیزہ تھی اسی لیے وہ آج اس کے سامنے اس کے نکاح میں اس کی بیوی بن کر موجود تھی۔

"ماشاءاللہ!"

اس کے منہ سے نکلا تھا پھر اس نے اپنی جیب سے کئی نوٹ نکالتے اس پر وار کر واپس رکھ لیے کہ انھیں ہوا میں اڑانا اسے ناگوار گزرتا تھا۔

""وہ صدقہ اتار چکا تھا اپنی محبت کا۔""

"میں نے آپ کو حلال کر کیا خود پر حائفہ بہزاد شاہ!"

وہ فرطِ جذبات سے کہتا اس کے سر کے ساتھ اپنا سر جوڑ گیا تو حائفہ نے نم نگاہوں سے اسے دیکھا۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ اس وقت اپنے آپ کو خوشنصیب محسوس کر رہی تھی جس کی قسمت میں وہ شخص آیا تھا جو بن مانگے ہی اسے عطا کر دیا گیا تھا۔

بہزاد نے اس کے چہرے پر نگاہ ڈالی جہاں وہ سرخ ہونٹ اس کی توجہ اپنی جانب مبدول کروا چکے تھے۔

"میر---میری مہندی دیکھیں!"

وہ اس کی توجہ اپنے چہرے سے اٹھانے کی نیت سے بولی تو وہ محفوظ ہوتا مسکرا دیا۔

پھر اس کے ہاتھ تھامتا اس کی مہندی دیکھتا اس کے ہاتھوں پر لب رکھ گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"خوبصورت لفظ میں بالکل نہیں بالوں گا---"

"میں الفاظ سے زیادہ احساسات پر یقین رکھتا ہوں----میری آنکھوں میں دیکھیں اور جان جائیں میرے احساسات کہ یہ واحد راستہ ہے میرے دل کے حال کو جاننے کا--"

URDU NOVEL BANK

حائفہ نے اس کی نگاہوں میں جھانکا جس میں سوائے اس کے عکس کے کچھ نہ تھا۔۔۔وہ آنکھیں پاک تھی، خوش تھیں، فرطِ جذبات سے بھری تھیں وہ نگاہیں جُھکا گئی۔

پھر آگے بڑھی اور اس کے سینے سے لگ گئی۔

کہ اس شخص کے جذبات کے آگے تو وہ بھی کوئی الفاظ ادا کرنے سے قاصر تھی۔

"پاؤں کی مہندی بھی دِکھائیں!" بہزاد نے اچانک کہا تو وہ یہاں وہاں دیکھنے لگی۔

بہزاد نے اس کا شرارا اٹھایا اور اس کے پاؤں دیکھتے اسے گھورا۔

"میں تھک گئی تھی نا!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ معصوم بنتی بولی تو بہزاد کو اس کی یہ ادا بھی بھا گئی کہ وہ جھکتا اس کے لبوں کو چوم گیا۔

"مانگیں آج کیا مانگتی ہیں؟" بہزاد پیچھے ہٹتا بولا تو وہ چونکی۔

"کہ آج آپ بہزاد شاہ سے اس کی دنیا اور جان بھی مانگ لیں گی تو وہ بھی آپ کے سامنے رکھ دے گا۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ہاہاہا! اس کی ہنسی کی جلترنگ پورے باغیچے میں بکھری تھی۔

"بولیں حافی!"

"آپ کی زندگی میں حائفہ بہزاد شاہ رہے گی بس!"

"وعدہ رہا!"

"میرے علاوہ کوئی نہیں!"

"وعدہ رہا!"

"آپ کی محبت عشق میں بدلے گی۔"

"وعدہ رہا!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"آپ کی پہلی ترجیح حائفہ بہزاد شاہ ہو گی!"

"وعدہ رہا!"

"بس پھر حائفہ، بہزاد شاہ آپ کی ہوئی!" وہ بولی تو وہ اس کے پاس آتا اسے خود میں بھینچ گیا۔

URDU NOVEL BANK

کبھی آپ اتنے خوش ہوتے ہیں کہ آپ کے پاس کچھ کہنے کو نہیں ہوتا۔۔۔دنیا میں اچھے اور نامور مصنفوں نے بھی خوشی میں بولے جانے والے الفاظ کہیں درج نہیں کیے اور نہ محبت کی پیمائش کا کوئی آلہ ایجاد ہوا۔۔۔۔صرف تھے تو پاک جذبات جو وہ دونوں اسوقت محسوس کر رہے تھے۔

"ہاں اور یاد آیا!" وہ اس سے دور ہوئی تو اس کا سحر ٹوٹا۔

"یہ باغیچہ میرا ہوا!"

"سوچنا پڑے گا!" بہزاد نے مصنوئی سنجیدگی سے کہا تو حائفہ نے اسے گھورا۔

"بدلے میں مجھے کیا ملے گا؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا چاہیے؟" حائفہ نے تیزی سے پوچھا تو بہزاد نے اس کے سر کے پیچھے ہاتھ رکھا۔

"آنکھیں بند کریں!"

"کیوں؟"

"کیونکہ مجھے جو چاہیے وہ میں لینے لگا ہوں!"

URDU NOVEL BANK

وہ بولتا اسپر جھکا تو حائقہ نے ڈر کر آنکھیں بند کیں لیکن اگلے ہی لمحے وہ اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں قید کر چکا تھا۔

حائقہ کا سارا جسم اکڑ گیا۔۔۔دل کی دھڑکنیں معمول سے زیادہ شور مچانے لگیں جو مخالف سن سکتا تھا ہتھیلیاں پسینے سے بھر گیئں اورپیٹ تتلیوں سے۔بہزاد دور ہوا اور اس کی طرف دیکھا جو ابھی بھی آنکھیں بند کیے کھڑی تھی۔

بہزاد نے اس کی قمر تھامی اور خود بھی آنکھیں بند کیں اور وہی عمل دہرایا لیکن اب کی بار جذبات میں طوفان بڑپا تھا اور پکڑ میں شدت!

حائقہ نے اس سے دور ہونا چاہا تھا لیکن وہ ابھی شاید اسے چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ اپنی مرضی سے دور ہوا تو حائقہ کو دیکھا جو نم نگاہوں سے تیزی سے سانس لے رہی تھی۔

"میرے احساسات کچھ تو اب معلوم پڑے ہوں گے آپ کو!" وہ بولا تو حائقہ اس سے نگاہیں بھی نہ ملا پائی۔

وہ لڑکھڑا کر گرنے لگی تو بہزاد نے اسے تھاما۔

URDU NOVEL BANK

"ناشتہ کیا تھا آپ نے؟"

اس نے تیزی سے سر نفی میں ہلایا تو بہزاد نے اسے گھورا۔

"میں باہر جا رہا ہوں! ماما کو بھیجتا ہوں کھانا کھائیں۔۔۔۔ نہیں تو مجھے واپس آنا پڑے گا" وہ سنجیدگی سے بولا تو حائفہ نے اچھے بچوں کی طرح سر ہلایا۔

وہ مڑ گیا۔

"تو باغیچہ میرا ہوا؟؟"

بہزاد شاہ کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔۔۔بے حد بڑی مسکراہٹ جو اس کی دل کی خوشی کی عکاسی کرتی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یہ بندہ بشر آپ کا ہوا۔۔۔۔باغیچہ کیا چیز ہے!" وہ دلفریبی سے بولا۔

"اممم ہممم۔۔! اس جگہ کے کاغذ بنوائیں اور میرے نام کریں!" وہ سنجیدہ تھی۔

"حافی میری جان یہ آپ کا ہے!" وہ بولا۔

"بالکل نہیں! کچھ ایسا کریں کہ یہ جگہ میرے نام کی ہو جائے" وہ غصے سے بولی تو وہ پھر سے مسکرا دیا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"کل آپ وہ دیوار دیکھ رہی ہیں اس پر اپنا نام لکھا دیکھیں گی!" وہ بولا تو حائفہ مطمئن ہوئی۔۔

لیکن اسے پھر اپنے پاس آتے دیکھ گھبرائی۔

"جائیں باہر!"

بہزاد واپس آیا اور جیب سے نوز رِنگ نکالی۔

"یہ کیا ہے؟"

"اگلی بار ملاقات پر آپ یہ مجھے پہن پر معتبر کریں گی!" وہ اس کے ہاتھ میں تھما گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"نہیں بہت درد۔۔۔۔۔۔"

"میرے لیے حائفہ بہزاد شاہ!" وہ بولا تو وہ خاموش ہو گئی۔

پھر بہزاد نے اس کے گلے میں پینڈنٹ پہنایا جو سفید موتی تھا وہ بے حد خوبصورت تھا۔

"آپ کے شایانِ شان مجھے بس یہی لگا!"

URDU NOVEL BANK

وہ بولا تو حائفہ نے اس چین پر ہاتھ پھیرا۔۔۔وہ موتی بے حد نایاب تھا اور عام طور پر نہیں ملا کرتا تھا وہ جانتی تھی۔

"شکریہ!"

"اپنا شکریہ میں آپ کے ناک میں اس نوز رنگ کو دیکھتے وصول کروں گا"

وہ کہتا اپنے انگوٹھے سے اس کی پھیلی لسپٹک کو صاف کرتا باہر نکل گیا۔

جبکہ حائفہ گلابی چہرے کے ساتھ وہیں جھولے پر بیٹھ گئی۔

سفیر نے سارے کام سنبھالے تھے جبکہ ماہا نے اس کا بھرپور ساتھ دیا تھا۔

ماہا اب بھی بچوں کے ساتھ موجود تھی اور مسکراتی ان کی باتیں سنتی ان کے ساتھ شرارتوں میں مصروف تھی جبکہ سفیر اپنے کام کے دوران ان پر بھی نگاہ ڈال لیتا۔

"ایکسکیوزمی!"

یس؟ ماہا نے سر اٹھایا تو وہ تیس سالہ سنجیدہ سا مرد تھا۔

"یور نیم؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"ماہا۔۔۔"

"ماہا شاہ!" وہ بولی۔

"مائی سیلف حاقان فیروز خان!" اس نے ہاتھ آگے کیا لیکن ماہا نے بس مسکرانے پر اکتفا کیا تو وہ بنا شرمندہ ہوئے اس پر گہری نگاہ ڈالتا ہاتھ پیچھے کر گیا۔

یہ منظر سفیر شاہ کی زیرک نگاہوں سے مخفی نہ رہ سکا تھا۔

"یو لک بیوٹیفل!" اس شخص نے کھلے دل سے کہا تو ماہا نے سر جھکاتے شکریہ ادا کیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ان کی طرف آتے سفیر شاہ نے یہ سب اپنے کانوں سے سنا تھا اس نے آتے ہی ماہا کو اپنی طرف کھینچا تو وہ دونوں حیران ہوئے۔

پھر اس کی قمر پر ہاتھ رکھتے سفیر نے اس شخص کی نگاہوں میں دیکھا وہ سکندر صاحب کی جانب کا کوئی مہمان تھا شاید۔

"اینی پرابلم"؟ سفیر شاہ نے ٹھنڈے لہجے میں استسفار کیا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

نہیں! اس نے ماہا کو دیکھا جو سر جھکائے کھڑی تھی اور سفیر شاہ کے ہاتھ کو جس نے ماہا کی قمر تھامی تھی۔

سفیر شاہ نے ماہا کی قمر سے ہی تھامے آگے کی طرف قدم بڑھائے تو ماہا کو سمجھ نہ آئی کہ ہوا کیا ہے۔

"سسسس! شاہ چھوڑیں!"

اپنی قمر پر اس کے ہاتھ ہٹانے کی معدوم سی کوشش کی گئ جو عبث گئ تھی۔

"خاموش رہو!" وہی ٹھنڈا سرد لہجہ۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسے اپنے کمرے میں لاتے سفیر نے دروازہ بند کیا اور اسے دروازے کے ساتھ لگایا۔

"کیا کہہ رہا تھا وہ؟"

"کون؟"

"وہی جس سے تعریفیں وصول کر رہی تھی۔"

URDU NOVEL BANK

"آپ نے سُن تو لیا ہے!" ماہا روہانسی ہوئی۔

"کون ہو تم؟"

جی---؟

"کون ہو تم----"

"آپ کی بیو---بیوی---"

"نام بولو---"

"ماہا سفیر شاہ!" وہ لرزتی آنکھوں کو جھکائے بولی تھی۔

"بالکل ماہا سفیر شاہ! اسے صرف ماہا شاہ بتایا تم نے؟" سفیر شاہ نے اس کی سامنے کی لَٹ کو کھینچا تو ماہا نے نگاہیں اٹھائیں۔

"کیا فرق پڑتا ہے؟"

کیا فرق پڑتا ہے؟؟؟ سفیر شاہ دھاڑا کہ اس کا دماغ گھوم گیا تھا۔

"آپ مانتے ہیں مجھے بیوی؟" ماہا نے اس کی نگاہوں میں جھانکتے سوال کیا تو وہ لاجواب ہوا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"تمہیں میں بعد میں پوچھتا ہوں! خبردار اب باہر آئی تو۔۔۔۔مہمان جا رہے ہیں۔۔۔۔۔" وہ کہتا اسے خود سے دور کرتا باہر نکل گیا۔

جبکہ ماہا خاموش رہی تھی، بالکل خاموش۔

ردا کے امتحانات تھے وہ اپنی خالہ کے گھر رُکی تھی نہیں تو وہ فری کو اپنے ساتھ لگائے رکھتی تھی۔

وہ وہیں بیٹھے بیٹھے سو گئی تو حازب اس کے نزدیک آیا۔

پھر کچھ سوچتے جھکا اور اسے باہوں میں اٹھایا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حازب آپ پیارے۔۔۔۔۔وہ بڑبڑائی۔

"مجھ سے شادی کریں گے نا!"

"آپ سے شادی نہیں کر سکتا میری جان!" وہ بھی آہستہ آواز میں بولا تھا پھر اسے اس کی جگہ پر لٹاتے اچھے سے کمفرٹر دیا۔

URDU NOVEL BANK

سکینہ بیگم نے اپنے بیٹے کو دیکھا تھا جس کی جان اس لڑکی میں تھی لیکن وہ ماننے کو ہرگز ہرگز تیار نہ تھا۔

"امی کچھ چاہیے؟"

"نہیں؟ جاؤ آرام کرو!"

"امی اے سی آہستہ کر دوں! فری کو ٹھنڈ لگتی ہے!" وہ فکریہ لہجے میں بولا۔

"ہاں کر دو!" وہ بولتی آنکھیں موند گئیں۔۔۔۔

حازب نے اے سی سلو کیا اس کا کمفرٹر اچھے سے اس کے گرد لپیٹا اور واش روم کی لائٹ جلائی کہ وہ ڈر نہ جائے اور اپنے کمرے میں چلا گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس کے جانے پر سکینہ بیگم نے آنکھ کھولی اور برابر سوئی فری کو دیکھا۔

یا خدا! میرے بچوں کو ہر امتحان میں سرخرو کرنا!

صبح وہ اٹھی تو خود کو اپنی جگہ پر پاتے اسے یاد آیا کہ وہ تو باہر سو گئی تھی۔

کیا اسے حازب اندر لایا تھا؟ یہی سوچتے وہ چھوئی موئی سے ہوئی۔

پھر جلدی سے اٹھتے منہ ہاتھ دھوتے باہر نکلی۔

URDU NOVEL BANK

حازب ناشتہ کر رہا تھا۔

"آگئی میری بچی! آجاؤ کیا کھاؤں گی؟" سکینہ بیگم نے پوچھا تو وہ ساری کرسیاں چھوڑتی حازب کے ساتھ بیٹھ گئی۔

اممم پراٹھا! وہ بولی تو سکینہ بیگم بنانے چلی گئیں۔

"حازب؟"

"بولو!"

"آج ہم رات کو گھومنے چلیں؟"

"نہیں!"

حازب؟

بولو!

"میری سالگرہ پر مجھے کیا تحفہ دیں گے؟" وہ تھوڑی کو ہاتھوں پر ٹکائے اس کی طرف رُخ کر کے بیٹھی پوچھ رہی تھی۔

"کب ہے تمہاری سالگرہ؟" حازب نے چونکتے پوچھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"اممم! مجھے یاد نہیں ہے۔۔۔۔لیکن کسی نا کسی دن تو آتی ہی ہو گی تو کیوں نا ہم کل منا لیں؟" وہ معصومت سے بولی تو حازب ٹھٹکا۔

اس کا مطلب اسے زیادہ کچھ اپنے ماضی کے بارے میں یاد نہیں تھا اور وہ اسے وقت دے رہا تھا کہ طبیعت سنبھلتے ہی پوچھے گا۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے!" حازب نے سنجیدگی سے کہا۔

"زیادہ خرچہ نہیں کرواؤں گی آپ کا! بس کیک اور ایک تحفہ!" وہ پھر سے آنکھیں پٹپٹاتے بولی تو حازب اب کی بار انکار نہ کر پایا۔

"ٹھیک ہے کیا تحفہ چاہیئے!"

"بلی کا بچہ وہ بھی سفید رنگ کا!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ہرگز نہیں! مجھے گھر میں جانور نہیں پسند!" وہ صاف انکار کر گیا۔

"حازب پلیز۔۔۔۔پلیززززز!"

وہ اس کا ہاتھ تھامے بول رہی تھی جبکہ حازب بظاہر ناشتے میں مصروف تھا حالانکہ اندر سے دل کہہ رہا تھا کہ مت تڑپاؤ اسے اتنا۔

"لا دو نا میری بچی کو! بلی کا بچہ ہی تو ہے!" امی نے آکر کہا اور اسے اس کا پراٹھا دیا۔

"ٹھیک ہے! صرف امی کے کہنے پر!" حازب بولا۔

"یاہوووو! اسکا نام میں "فرزب" رکھوں گی!" وہ ہاتھوں سے تالیاں بجاتی ناشتہ کرتی بولی۔

"یہ کیسا نام ہے؟" سکینہ بیگم نے پوچھا۔

فری سے "فر" اور حازب سے "ذب" بن گیا نا فرزب! وہ سیانوں کی طرح بولی تو سکینہ بیگم نے حازب کو دیکھا جس کے ہاتھ رُکے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"لیکن فری تیزی سے ناشتہ کر رہی تھی۔

آرام سے کھاؤ!"

اس کی تیزی کو دیکھتا وہ ڈبٹتا بولا اور اٹھ کر اندر اس کی دوا لینے چلا گیا وہ ناشتہ کر چکا تھا۔

URDU NOVEL BANK

"اففف میری امی آپ اتنی سوئیٹ ہیں کیک جیسی اور یہ بالکل کھڑوس اور کڑوے ہیں بھنڈیوں اور کریلے جیسے!"

وہ سکینہ بیگم کے پاس جھکے کہہ رہی تھی جو وہ سنتا اسے گھورتا اس کی دوا رکھنے لگا۔

"یہ کھاؤ کھانا کھانے کے بعد!"

اوکے سر! وہ تیزی سے سر ہلاتی کھلکھلا کر ہنس دی تو دونوں ماں بیٹے کے دل دھڑکے۔

وہ لگتی ہی اتنی خوبصورت تھی ہنستے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کم ہنسا کرو!"

وہ ڈانٹتا اپنے کمرے میں چلا گیا تو فری نے سکینہ بیگم کو دیکھا جیسے کہہ رہی ہو ہے نا یہ کرٹیلا۔

"میرے بیٹے کی مجھ سے ہی برائیاں!" وہ مصنوئی ناراضگی سے بولی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"آپ میری امی ہیں نا؟" وہ اٹھ کر ان کے گلے میں بانہیں ڈالتی ان کے گال چومتی بولی تو وہ مسکرا دی۔

سفیر شاہ سارے کام ختم کرتا بہزاد سے ملتا کمرے میں واپس آیا۔

جہاں ماہا سو گئی تھی وہ بھی فریش ہوتا لیٹ گیا پھر اُس شخص کی تعریف اور نگاہیں یاد کرتے اس نے ماہا کو جھٹکے سے اپنی طرف کھینچا کہ ماہا کی آنکھ کُھل گئی۔

ماہا نے مندی مندی آنکھیں کھولے اسے دیکھا۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

سفیر شاہ کو اپنا دل ڈولتا محسوس ہوا۔۔۔بکھرے بال، مٹا میک اپ اور خمار آلود آنکھیں۔۔۔۔

سفیر نے اس کے بال کان کے پیچھے اڑسے اور سامنے کی لٹ کھینچی تاکہ وہ بیدار ہو سکے اور وہ کامیاب رہا تھا۔

ماہا ہونک بنی اسے دیکھ رہی تھی۔

URDU NOVEL BANK

"تو تم نے پوچھا تھا کہ میں تمہیں بیوی مانتا ہوں یا نہیں؟" وہ سنجیدگی سے بولا تو ماہا نے نگاہیں اس پر سے ہٹائیں۔

"مجھے دیکھو!" وہ جنونی انداز میں بولا تو ماہا ڈر گئی۔

"یہ مجھ سے ڈرنے کی بجائے باہر کے ان بھیڑیوں سے ڈرو۔۔۔۔اور میرے اور بھائی کے علاوہ تم مجھے کسی مرد سے بات کرتے نہ دِکھو۔"

"کیوں؟ شک کر رہے ہیں مجھ پر؟" وہ دوبدو بولی۔

"نہیں! تمہاری محبت میرے سامنے ہے تم پر کیسے شک کر سکتا ہوں؟"

اب کی بار وہ پرُسکون انداز میں بولا تھا لیکن ماہا کے دل کی دنیا تہہ و بالا ہوئی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کس سے مح۔۔۔محبت۔۔۔۔"

"مجھ سے۔۔۔۔۔!" سارا غصہ جیسے جھاگ بن گیا تھا۔

"مجھے آپ سے کوئی محبت نہیں ہے!" ماہا سنجیدگی سے بولی۔

URDU NOVEL BANK

"تمھاری زبان جھوٹ بول سکتی ہے آنکھیں نہیں۔۔۔۔جو چیخ چیخ کر میرا نام لیتی ہیں۔۔۔۔۔۔محبت نہ ہوتی تو اس دن تم میرے آنسو نہ صاف کرتی، میرا مرہم نہ بنتی۔"

وہ اس رات کی طرف اشارہ کرتا بولا جب اس نے سب سچ بتایا تھا ماہا کو۔

"میری مجبوری ہے!"

"کیسی مجبوری؟؟؟" سفیر نے اس کی قمر پر گرفت سخت کی۔

"آپ کے ساتھ رہنا!" وہ بولی تو خاموشی چھا گئی پھر وہ لمحوں بعد گویا ہوا۔

"تو آزاد کر دوں اس رشتے سے؟ رہ لو گی میرے بغیر؟" وہ بولا تو ماہا کا دل بند ہوا۔۔۔۔آنکھیں ناچاہتے ہوئے بھی آنسوؤں سے بھر گئی تو سفیر شاہ مسکرا دیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ماہ نے اس سے دور ہونا چاہا۔

"کوشش بیکار ہے!"

سفیر شاہ نے اس کے چہرے پر ہاتھ کی پشت پھیری۔۔۔۔وہ نجانے کیوں سب بھول رہا تھا۔۔۔۔۔

URDU NOVEL BANK

"بیوی ہو میری! محبت کرتی ہو مجھ سے! پھر کیوں بھاگ رہی ہو؟"

"مجھے نیند۔۔۔۔۔۔"

"تھکا ہوا ہوں یار اور حقیقت بتاؤں تمہیں؟"

اس نے کہتے ماہا کو نزدیک ترین کیا اور اس کی کان کے قریب اپنے لب کیا۔

"بیوی کی ضرورت ہے اس وقت مجھے ماہا سفیر شاہ! کہ اس تھکاوٹ کا کوئی اور حل نہیں!"

اس کے لب ماہا کی کان کی لو سے مِس ہوئے لیکن ماہا لفظ ضرورت پر ہی اٹک گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس کے بعد اس کے وجود میں حرکت نہیں ہوئی تھی اور سفیر شاہ اسے اس کی رضامندی سمجھا تھا۔

ماہا کا دل اس کے ہر لمس پر دھڑکا تھا کہ اسے خود کی دھڑکنیں کانوں میں سنائی دے رہی تھی۔

URDU NOVEL BANK

وہ شوہر تھا اس کا، اور ہاں محبت بھی اس کے دل نے قبول کیا! ماہا سفیر شاہ ہار گئی تھی اپنے ہی شوہر کے سامنے! کیا اس کی محبت اس حد تک بڑھ گئی تھی کہ آنکھوں سے جانی جا سکتی تھی؟

اس نے آنکھیں بند کی اور اس کی پشت پر ہاتھ باندھ دیئے تو سفیر شاہ اس کی زات میں گُم ہوتا اسے کسی اور دنیا میں لے گیا۔

حائفہ کو سب بہترین لگنے لگا تھا، اسے لگا تھا وہ دنیا کی خوش قسمت ترین لڑکی ہے جسے بِن مانگے ہی سب نواز دیا گیا ہے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ خوش رہنے لگی تھی، اس نے کرکٹ کھیلنا کم کر دیا تھا ہاں چھوڑا نہیں تھا نہ وہ چھوڑنے والی تھی لیکن وہ کھانا بنانا اپنی مرضی سے سیکھ رہی تھی کہ اس کی ماں نے بتایا تھا کہ مرد ملازموں کے ہاتھ کا کھانا پسند نہیں کرتے۔

ان سب میں بہزاد سے اس کا رابطہ رہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

بہزاد نے اسے ہر لحاظ سے بتایا اور جتلایا تھا کہ وہ پہلی اور آخری چاہی عورت ہے اس کی زندگی کی۔

وہ معتبر کر گیا تھا اسے۔

محبت وغیرہ کا اس نے کبھی نہیں سوچا تھا ہاں اس نکاح کے بعد کی ملاقات سے اب تک اسے لگا تھا اس نے زندگی کا تمام عشق ان چند دِنوں میں اُس ایک مخصوص شخص سے کر ڈالا ہے۔

جبکہ دوسری طرف بہزاد سنجیدہ ہو گیا تھا بے حد۔

فری کو اسے جلد از جلد ڈھونڈنا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"سب تیار ہے؟"

جی!

"ہم ان سب میں کسی فورس اور پولیس کو نہیں ملائیں گے!" وہ اس میز کی سربراہی کرسی پر بیٹھا سب کو بتا رہا تھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"سر یہ ممکن نہیں ہے ایک ایس پی پہلے ہی اس پر جانچ پڑتال کر رہا ہے!"

ان میں سے ایک بولا تو بہزاد اور سفیر شاہ کی نگاہیں اس شخص سے جا ٹکرائیں۔

"کون ہے؟"

"ایس پی حازب مرزا!"

"اسے اپنا کام کرنے دو!" بہزاد بولا۔

"پر بھائی اسے ہم اپنے ساتھ۔۔۔۔"

"ہمیں کسی کی ضرورت نہیں ہے سفیر شاہ!" حتمی لہجہ۔

ہمیں اگلے دو گھنٹوں میں اُس اڈے پر حملہ کرنا ہے! کیونکہ کل صبح اسی اڈے سے وہ سارا مال اور اسلحہ ڈیلیور کیا جائے گا

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ٹھیک ہے!

اس وقت رات کے گیارہ بجے تھے۔

"سب تیار ہے؟"

"جی سر!" سب نے یک زبان کہا تو وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

URDU NOVEL BANK

وہ کُل دس لوگ تھے یہ ان کی ٹیم تھی۔۔۔جو ان کے لیے کام کرتی تھی لیکن بہزاد اور سفیر کو نجی طور پر وہ بھی نہیں جانتے تھے کیونکہ اتنا حق انہیں دیا نہیں گیا تھا، ان تمام کو شاید ایک دوسرے کی نجی زندگی میں دلچسپی بھی نہیں تھی کہ ان کا اصل مقصد صرف "پاکستان" کے نام کو برقرار رکھنا تھا۔

یہ ان کے گھر کا بیسمنٹ تھا۔

وہ اٹھ گیا تو سب لوگ تیاریاں کرنے لگے کہ ان میں سے تین لوگوں نے یہی رہ کر کیمراز ہیک کرنے تھے اور ان سب پر نظر رکھنی تھی۔

اگر ضرورت پڑتی تو مدد کے لیے باقی کی ٹیم جاتی جو بیک اپ پر تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بہزاد شاہ کے اشارے پر سب لوگ گیٹ تک پہنچے تھے۔

"اپیا امی ابو سے ڈانٹ پڑے گی!" حسن نے سرگوشی میں اسے ڈرانا چاہا۔

"کچھ نہیں ہوتا!"

URDU NOVEL BANK

شوکت چچا آرہے ہیں! میں نے انہیں بلا لیا ہے! کسی کو کچھ بھی پتا نہیں چلے گا۔۔۔اب تو بیس منٹ رہ گئے ہیں میں جلدی آجاؤں گی۔۔۔۔۔کسی کو بس کچھ پتا نہ چلے۔"

شوکت چچا ڈرائیور تھے جو بہزاد نے حائفہ کے لیے لگوائے تھے کہ اگر اسے کہیں بھی جانا ہو۔

آج بہزاد شاہ کی سالگرہ تھی۔۔

بہزاد کے بارے میں وہ آہستہ آہستہ اسی سے باتوں باتوں میں جاننے لگی تھی لیکن اسے یہ نہیں بتایا تھا بہزاد نے کہ وہ اپنی سالگرہ نہیں مناتا تھا کیونکہ اسی دن اس کی زندگی کا وہ دہشت ناک واقعی پیش آیا تھا جب اس کی بہن ہمیشہ کے لیے انہیں چھوڑ گئی تھی۔

وہ تحفے جو اس نے پیک کیے تھے اور کیک جو اس نے خود بیک کیا تھا سارا دن لگا کر اور سائمہ بیگم کو بولا تھا کہ کل وہ بہزاد کو بھجوائے گی۔

چچا کے ساتھ بیٹھتے ہی اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

بہزاد یقیناً بے حد خوش ہوتا۔

چچا جلدی چلائیں بس پانچ منٹ باقی ہیں! وہ پُرجوشی سے بولی تو وہ سر ہلا گئے۔

پھر اس کے گھر کے باہر گاڑی رُکی اور وہ باہر آئی اورچچا وہیں کھڑے رہے----

گیٹ کُھلا تھا اور گارڈ نے اسے دیکھ کر تھوک نگلا۔

جبکہ وہ سب جو تیار تھے نکلنے کے لیے ٹھٹکے تھے کہ رات کے بارہ بجے کون آ سکتا تھا۔

پھر انھوں نے سامنے سے اس چھوٹی سی لڑکی کو اترتے دیکھا تھا جس کے ہاتھ میں تحائف تھے۔

بہزاد تیزی سے آگے بڑھا۔

جبکہ سفیر شاہ ابھی اندر سے باہر نہیں آیا تھا نہیں تو وہ ان سب کو اس منظر سے غائب کرتا۔

"ہیپی برتھ ڈے ٹو یو ڈئیر ہسبنڈ!----"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"آئی مین حافی کے بہزاد! مجھے نہیں پتا تھا آپ میرے استقبال کے لیے گیٹ پر ہی موجود ہوں گے!"

باتوں کے دوران تحفے گارڈ کو تھمائے گئے تھے۔

"اممم!"

وہ تیزی سے اس کی طرف بڑھی اور بہزاد کے گلے لگ گئی۔۔۔۔اس بے باکی کی امید ان سب کو کیا بہزاد شاہ کو خود بھی نہیں تھی۔

بہزاد کا دل انگاروں پر تھا۔۔۔وہ جتنا چاہتا تھا کہ وہ سب سے دور رہے وہ سب کی نظروں میں آگئی تھی اس کی ٹیم کے لوگ سب جان گئے تھے کہ وہ شادی شدہ ہے اور حائفہ کو بھی دیکھ چکے تھے۔۔۔بیشک وہ اس کی اپنی ٹیم کے لوگ تھے مگر غدار ہونے میں وقت ہی کہاں لگتا ہے یوں بھی حائفہ بہزاد شاہ کے لیے وہ حد سے زیادہ حساس تھا۔

"واپس جاؤ!" برف جیسا ٹھنڈا لہجہ!

"اااوو ہوں! سالگرہ کی مبارکباد قبول کریں اور یہ کیک۔۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اِس نے گارڈ سے پکڑتے آگے کیا۔۔۔بہزاد کا فون بجنے لگا ان کو نکلنا تھا کہ ایک منٹ کی تاخیر بھی ان کے حق میں بُری ثابت ہو سکتی تھی۔

بہزاد نے اسکا ہاتھ جھٹکا! کہ کیک نیچے کر گیا۔۔۔

"سمجھ میں آرہی ہے کیا بکواس کر رہا ہوں میں؟ کس نے اجازت دی ہے یہاں تک آنے کی؟ اتنی رات کو نکلنے کی ہمت کیسے ہوئی تمہاری؟ تمہیں اندازہ ہے کتنی بڑی غلطی کر دی ہے تم نے؟ اورچچا آپ۔۔۔میں واپسی پر پوچھوں گا آپ سے۔۔۔ابھی اِسے جہاں سے لائیں ہیں واپس چھوڑ کر آئیں اور جب یہ گھر کے اندر چلی جائے مجھے انفارم کریں اور تم۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ واپس اس کو دیکھتا بولا۔

"تمہاری امی کو پتا ہے تم رات گئے یہاں ہو حائفہ سکندر؟ اگلے دو دن تک تم گھر سے نکلی تو ٹانگیں توڑ دوں گا جاؤ ابھی کہ ابھی!" وہ دھاڑا تھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اِس دن اس کا موڈ حد سے زیادہ خراب ہوتا تھا۔۔۔دوسرا فری اسے اب تک نہ ملی تھی۔۔۔کسی بھی ہسپتال نے اب تک تصدیق نہیں تھی اس کی۔۔۔اور تیسرا وہ چھ سات لوگ اسے دیکھ چکے تھے۔

اس حملے کے بعد تو وہ ان سات لوگوں کو خفیہ جگہ بھیج دیتا کہ ان کی ٹیم کو ٹارگٹ کیا جاتا تو ان سب میں حائفہ سکندر کا منظرِ عام پر آنا تو جلتی پر تیل کا کام کرتا۔

حائفہ بس کھڑی تھی۔

آنکھوں سے آنسو متواتر گر رہے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ہچکیاں بندھنے لگیں تو نگاہیں زمین پر پڑے اس کیک کے ڈبے پر گئیں تو پورے دو دن دماغ میں گھوم گئے کس طرح اس نے ویڈیوز دیکھیں تھی سامان اکٹھا کیا اور آج کے سارے دن میں وہ بنایا تھا اور اس شخص نے۔۔۔۔۔۔

"آئی ہیٹ یو!"

"جاؤ!" وہ پھر سے دھاڑا!

URDU NOVEL BANK

وہ تیزی سے گاڑی میں بیٹھ گئی!

بہزاد شاہ کی نگاہیں گاڑی سے تب تک نہ ہٹیں جب تک وہ اوجھل نہ ہو گئیں۔

"چلو!" اس نے مڑ کر ہونق بنے ان سب کو کہا تو وہ تیزی سے روانہ ہوئے۔

پیچھے کے دروازے سے داخل ہوتے وہاں کا ماحول دیکھتے بہزاد شاہ کے ساتھ پوری ٹیم نے ہونٹ بھینچے تھے۔

شراب اور شباب دونوں کا بے دریغ استعمال تھا۔۔۔انہوں نے آنسو گیس کے بومب پھینکے تو ہر طرف افراتفری پھیل گئی اور بیسمنٹ میں ٹائمرز فٹ کیے۔

لائٹس اوف کر دی گئیں تھیں کہ انہیں وہاں سے ہلنے نہیں دینا چاہتے تھے وہ۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"نکلو سب!" اس نے کام ختم ہوتے ہی سب کو کہا۔

بھائی ساتھ چلیں!

سفیر کہنے لگا کہ دروازے سب بند کیے جا چکے تھے وہاں سے کوئی بھی نکل نہ پاتا کہ وہ سب مجرم تھے ان معصوم بچوں کے اور ان کے والدین کے!

سفی نکلو! میں پہنچ رہا ہوں!

URDU NOVEL BANK

وہ بولا تو سفیر شاہ نے سب کو وہاں سے بحفاظت نکالا اور مڑ کر بہزاد کو دیکھا جو آخری بومب فٹ کر رہا تھا پھر تیزی سے باہر نکلنے لگا۔

شاہ صاحب؟

وہ نکلتا کہ پیچھے سے آنے والی آواز پر تھما!

"کون ہو؟" بہزاد نے گن کا رخ اس کی طرف کیا۔

"آپ کی ٹیم کا کوئی ایک غدار ہے! آپ کو معلوم نہیں؟"

"کیا کہنا چاہتے ہو؟"

بہزاد نے اس سامنے کھڑے شخص کو دیکھا جس کے چہرے پر فکر کے سائے تھے۔

Visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ایس پی حازب مرزا!" اس نے کہا تو بہزاد نے سر ہلایا۔

بیسمنٹ کی دوسری طرف بارہ بچے قید ہیں جن کی خبر آپ کو نہیں دی گئی!

حازب نے بتایا تو بہزاد شاہ کا سر چکرایا۔

"یہ کیسے ممکن ہے؟ میرے ہیکرز موجود ہیں! کیمراز چیک کیے جا رہے ہیں!"

URDU NOVEL BANK

"بس جان لیں اُنھیں میں سے کوئی ایک غدار ہے جس نے اس طرف کا منظر آپ سب کی نگاہوں سے مخفی رکھا۔"

"ابھی ہمارے پاس وقت نہیں ہے! ہمیں جلد نکالنا ہے انہیں۔"

"چلو!"

بہزاد شاہ اور حازب مرزا بھاگے تھے۔۔۔ان بچوں کے پاس پہنچتے انہیں دیکھا جو بُری حالت میں تھے لیکن سب ہوش میں تھے فلحال۔

رب جس کی مدد کرے اسے کون ہرا سکتا ہے۔

انہوں نے وہ لاک گنز سے کھولے تھے کہ اتنے شور میں آوازیں نجانے اوپر موجود لوگوں تک پہنچیں بھی تھیں یا نہیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جو اب تک جان نا پائے تھے کہ وہ موت کے کتنے قریب ہیں وہ سب۔

اندھیرے میں وہ اپنی مدد نہ کر سکے تھے کہ رب کی مدد ان کے ساتھ نہ تھی۔۔۔یہ پاشا کا اس وقت کا سب سے بڑا اڈا تھا پاکستان میں!

URDU NOVEL BANK

انہوں نے سب کو نکالا تھا وہاں سے ان کے نکلتے ہی وہ بومبز بھی پھٹ گئے تھے۔

بہزاد شاہ نے مُڑ کر دیکھا حازب مرزا نہیں تھا پیچھے۔

وہ واپس دوڑا۔

"بھائی!" سفیر شاہ چیخا تھا۔

"بھائی واپس آئیں!"

بچوں کو بحفاظت انہوں نے وین میں بٹھا دیا تھا کہ بہزاد شاہ کو واپس بھاگتے دیکھ سب تھمے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بہزاد نے حازب مرزا کو دیکھا جو دروازے کی دہلیز پر پڑا کراہ رہا تھا کہ اس کا بازو اور ایک ٹانگ بڑے طریقے سے زخمی ہوئے تھے۔

تم جاؤ! اس نے بہزاد کو آتے دیکھ چِلاتے کہا۔

لیکن بہزاد تیزی سے پاس آیا۔۔۔۔کہ کچھ ہی لمحوں میں وہ بلڈنگ ملبے کا ڈھیر ہوتی۔۔۔۔۔۔اور میڈیا پر قہرام مچ جاتا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

بہزاد نے اس پر سے وہ سلیبٹ ہٹاتے اسے کندھے پر بمشکل ڈالا کہ تب تک سفیر بھی پاس آگیا تھا۔

"بھائی؟"

"جلدی کرو شاہ!"

وہ بس اتنا بولا تو سفیر نے حازب کو سہارا دیا جو اب عنودگی میں جا رہا تھا۔

اسے وین میں بٹھاتے ان کے نکلتے ہی وہ جگہ جہاں کچھ لمحوں پہلے لوگ خدا کو بھولے بیٹھے تھے وہ ملبہ بن گئی۔۔

شہر میں بھاری نفری نافز کی گئی تھی انہیں بس محفوظ مقام تک جانا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حازب مرزا کا ہسپتال جانا خطرے سے خالی نہیں تھا اس لیے وہ اسے گھر لائے تھے۔

باقی تمام ممبرز کو گھر بھیج دیا گیا تھا جبکہ بچوں کو محفوظ مقام پر۔

"بھائی یہ کون؟" سفیر شاہ نے بہزاد کو تیزی سے اس کی شرٹ اتارنے خون صاف کرتے دیکھ استسفار کیا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"ایس پی حازب مرزا!"

"تو ہم ایک پولیس والے کی مدد کیوں کر رہے ہیں؟ جبکہ آپ جانتے ہیں کہ یہ سب ملے ہوتے ہیں ان دشمنوں کے ساتھ۔"

"سفی کسی نے ہم سے غداری کی ہے!"

"وہ بچے؟" سفیر شاہ نے پوچھا تو بہزاد نے سر ہلایا اور تیزی سے دوا لگاتے حازب مرزا کی پٹی کرنے لگا۔

وہ تین لوگ جو یہاں تھے ان کے ساتھ کیا کرنا ہے تم جانتے ہو۔۔۔ان میں سے کسی ایک نے غداری کی ہے بچوں کا ہمیں علم ہی نہیں تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اگر یہ نہ بتاتا تو ہم ان بارہ بچوں کے گناہگار اور قاتل ہوتے بہزاد شاہ نے حازب مرزا پر ایک تنقیدی نگاہ ڈالی اور پیچھے ہوا۔

"میں جانتا ہوں بھائی! وہ جلد آپ کے سامنے ہوں گے!

ٹھیک ہے! ابھی آرام کرو!"

"اور آپ؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"مجھے کچھ کام ہے!" بہزاد بولا تو سفیر شاہ نے سر ہلایا اور پھر اس کے نزدیک آتا اسے ساتھ لگا گیا۔

"امی سے کیے وعدہ کا آج دوسرا قدم بھی اٹھایا ہم نے اور اس میں سرخرو ٹھہرے۔"

پہلا قدم فیض شاہ کی موت تھا۔

"ہم یونہی کامیاب ہوں گے سفی!" بہزاد نے اس کے بال بگاڑتے کہا۔

"جاؤ آرام کرو!"

"ٹھیک ہے!"

وہ چلا گیا تو بہزاد باہر نکل گیا اب اسے "وہاں" جانا تھا جہاں نہ جاتا تو دل کا بھاری نقصان ہوتا۔

---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urdunovelbank.com

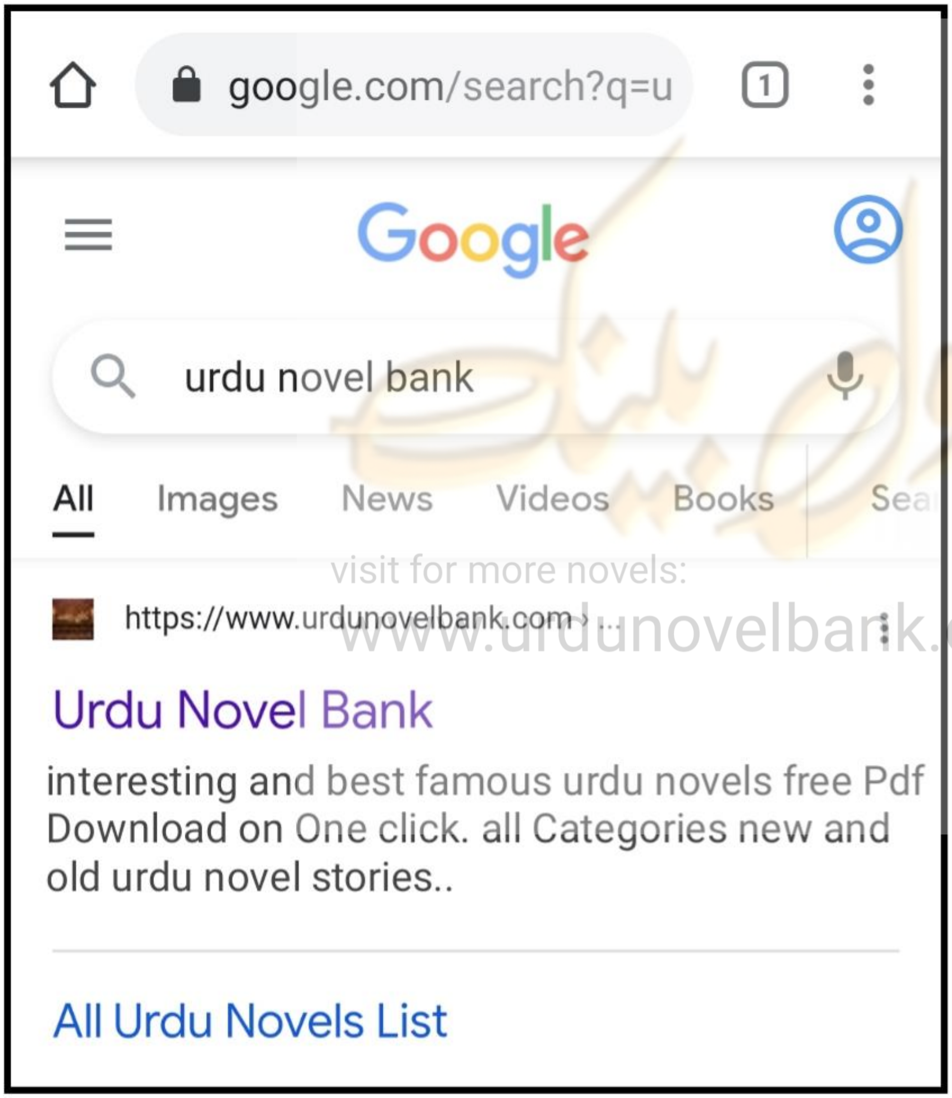

Urdu Novel Bank website

جہاں ملے آپ کو نئے
اور اچھے معیاری ناول
تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں
مکمل ناول مفت میں

URDU NOVEL BANK

صبح کے ساڑھے چار ہو رہے تھے۔

تھکاوٹ بھرپور تھی لیکن وہ مضبوط اعصاب کا مالک تھا۔

حائفہ کے کمرے تک رسائی اس کے لیے کوئی مشکل بات نہیں تھی۔۔۔۔وہ

تیزی سے اس کے پاس گیا جو بنا کمفرٹر کے پڑی تھی۔

اسی سرخ جوڑے میں جس میں وہ اس سے ملنے آئی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بہزاد نے اس کے سر سے حجاب اتارا جو اس کی گردن کے گرد سختی سے لپٹا تھا۔

پھر اس پر کمفرٹر دیا اور اس کے چہرے پر ہاتھ کی پشت پھیری۔

"ابھی نہیں میری جان! دل مضبوط کریں ابھی تو بہت کچھ سہنا ہے آپ نے!"

وہ کسمسائی تھی بہزاد نے آنکھیں بند کر کے کھولیں۔

URDU NOVEL BANK

اس کا غصہ اب تک بھی ختم نہیں ہوا تھا وہ اسے نہیں سمجھا سکتا تھا کہ وہ یہ سب کیوں کر رہا ہے اور نہ سمجھانا چاہتا تھا لیکن ان سب میں وہ ہرٹ ضرور ہونے والی تھی۔

بہزاد نے اس کی آنکھوں سے وہ سیال جو بہے تھے جس کے نشان اب تک اس کے چہرے پر ثبت تھے انہیں دیکھتے گہرا سانس بھرا۔

"بہزاد شاہ کی بیوی ہیں آپ! یقین کریں میرا آخری ٹھکانہ آپ ہی کی آغوش ہے!"

وہ اس کی گردن جہاں پر دوپٹے کے نشان تھے وہاں انگلیوں سے لمس چھوڑتا سوچ رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یہ یاد رکھیے گا ہمیشہ کہ بہزاد شاہ کی پہلی اور آخری محبت آپ ہیں!"

وہ کہتا اس پر جھکتا اس کے ماتھے پر بوسہ دے گیا۔

پھر اس کے کمرے میں یہاں سے وہاں گھومتے وہ اپنا کام کرتا اسے دیکھے بنا واپس جہاں سے آیا تھا وہیں مڑ گیا۔

URDU NOVEL BANK

کہ اب وہ مطمئن تھا۔

اس نے گارڈ سے کہہ کر وہ کیک اندر رکھوا دیا تھا۔

اب وہ صبح کے ساڑھے پانچ وہ کیک کا ڈبہ سامنے رکھے بیٹھا تھا۔

پھر کیک کھولا جو ٹوٹ گیا تھا سارا اور چاکلیٹ ڈبے کے چاروں اطراف میں لگی تھی۔

اس نے کیک کاٹا اور گہرا سانس بھرا۔

اسے سالگرہ منانا کبھی بھی پسند نہیں رہا تھا اور نہ کبھی سفیر شاہ نے ایسی ضد کی تھی کہ دونوں کے دکھ سانجھے تھے۔

لیکن حائفہ کو کچھ بھی معلوم نہیں تھا اور اس کی محنت وہ یوں بیکار نہیں جانے دے سکتا تھا۔

اس نے سامنے کیمرہ سیٹ کیا اور ویڈیو اون کرتے وہ کیک کھایا۔

جو پرفیکٹ نہ ہوتے ہوئے بھی پرفیکٹ تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"بیوی-----، میری حافی میں سالگرہ نہیں مناتا، کیوں نہیں مناتا یہ جس دن آپ میرے کمرے میں میری دسترس میں ہوں گی تب جان جائیں گی، اس سے پہلے کوئی سوال نہیں، آپ کا بنایا کیک آپ کی طرح پرفیکٹ ہے، کل رات جو آپ نے غلطی کی ہے اس پر مجھے اب بھی غصہ ہے اور میں اب تک اپنی بات پر قائم ہوں کہ آپ دو دن گھر سے باہر نہیں نکلیں گی-----کیوں؟ یہ سوال بھی نہیں کریں گی----بس یہ جان لیں کہ بہزاد شاہ اپنی حافی پر کوئی سمجھوتا نہیں کر سکتا----اگلی بار آپ یوں رات کے وقت بنا کسی کو انفارم کیے گھر سے نکلنے کی ہمت مت کیجیے گا۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ ان سب میں وہ کیک کھاتا جا رہا اٹھ اور اسے اندازہ نہیں تھا شاید لاشعوری طور پر وہ اس کیک کی چاکلیٹ بھی زائع نہیں کرنا چاہتا تھا کہ یہ اس عورت کے ہاتھ کا بنا تھا جس کا عشق اس کے سر چڑھ کر بولتا تھا، جس کو اس کا دل اونچے مقام پر فائز کر چکا تھا

وہ باہر نکل گیا وہ ڈبہ تھامے۔

URDU NOVEL BANK

جہاں سفیر اور ماہا ناشتے کی میز پر موجود تھے۔

"یہ لیں آپ لوگ بھی اتنے اچھے چاکلیٹ کیک سے مستفید ہوں!" اس نے وہ ڈبہ ان کے سامنے کیا۔

گارڈ سفیر کو کل رات کا واقعی بتا چکا تھا جس پر سفیر کو حائفہ کے لیے بُرا لگا تھا۔

"بھائی آپ نے بہت بُرا کیا!"

"سفی نو آرگیومنٹس! اس کی غلطی تھی اور سمجھانا بے حد ضروری تھا تم جانتے ہو اس کی زات پر میں کسی قسم کا رسک نہیں لے سکتا۔"

"کیا وہ جا چکا ہے؟" سفیر شاہ نے بات پلٹتے حازب مرزا کے بارے میں استفسار کیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ہمم!!" بہزاد نے سر ہلا کر تصدیق کی تھی۔

ماہا نے حیرت سے اسے دیکھا پھر سمجھ گئی کہ یہاں حائفہ کی زات زیر بحث ہے۔

لیکن حائفہ کے لیے بہزاد کا پیار دیکھ کر وہ ہمیشہ بہت خوش ہوتی تھی۔۔۔اس نے بھی تو ایسا ہی پارٹنر لاشعوری طور پر چاہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

یا شاید ہر عام لڑکی ایک ایسے ہی شخص کی امید رکھتی ہے زندگی بھر۔

سفیر نے کیک کھاتے منہ ٹیڑھا کیا۔

"اتنا بھی کوئی خاص۔۔۔۔۔"

"شاہ! خبردار! میری بیوی نے دن بھر لگا کر بنایا ہے نہیں کھانا تو دے دو!"

یہ کہنے کے ساتھ ہی بہزادا نے اس سے لیتے ماہا کو پلیٹ میں دیا تھا جو تعریف کرتی خاموشی سے کھا رہی تھی۔

بہزاد کا فون بجا تو اس نے دیکھا سکندر صاحب کا فون تھا اس نے وہیں بیٹھے کال پک کی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اسلام علیکم انکل!"

"وعلیکم السلام! برخودار! کیسے ہو؟ سالگرہ مبارک!"

"ٹھیک ہوں انکل! سالگرہ تو بچوں کی ہوتی ہے!" وہ خفیف سا بولا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"تو کیا ہوا؟ کیک کیسا لگا میری بیٹی کے ہاتھ کا؟" حسن نے بتا دیا تھا انہیں کہ حائفہ نے رات ہی کیک چچا کے ہاتھ پہنچا دیا تھا اسکے جانے کی بات وہ چھپا گیا تھا۔

"بہت اچھا! اب میری بیوی کوئی چیز بنائے اور وہ اچھی نہ ہو ایسا ممکن ہی نہیں۔"

"انکل بھائی نے ناشتے کی جگہ بھی وہی کھایا ہے اور اب جب تک ختم نہیں ہو جاتا یہیں کھائیں گے!" سفیر اس کے ہاتھ سے فون لیتا اسپیکر پر ڈال چکا تھا۔

"ہاہاہاہا! آخر میری بیٹی نے بنایا ہے!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس کے بعد سائمہ بیگم نے بھی مبارکباد دی تو وہ ناچاہتے ہوئے بھی قبول کر گیا۔

"یہ لو بھئی حسن سے بات کرو!" وہ بولے تو دوسری طرف شاید حسن فون لے کر باہر نکل گیا تھا۔

"اسلام علیکم!" سنجیدہ لہجہ۔

"وعلیکم السلام!"

URDU NOVEL BANK

خاموشی!

"کیسے ہو حسن؟"

"بالکل ٹھیک نہیں ہوں! آپ نے اپیا کو کیا کہا تھا رات کو کہ وہ روتے واپس آئیں تھیں اور اب بھی انہیں بخار ہے!" وہ بہزاد شاہ سے سختی سے استفسار کر رہا تھا۔

اس کے بخار کا سنتے بہزاد نے لب بھینچے۔

"تو اس کا مطلب حافی کی اس بے وقوفانہ حرکت کے پیچھے تم بھی تھے! تم جانتے تھے وہ آنے والی ہے؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"جی!" وہ کھسیا گیا۔

"سکندر صاحب کو بتانا پڑے گا کہ بچے آپ کے ہاتھ سے نکل گئے ہیں!" بہزاد بولا تو حسن نے تھوک نگلا۔

URDU NOVEL BANK

"تمہاری بہن پاگل ہے حسن تم ہوش کے ناخن لو! ہرگز ہرگز وہ دوبارہ میری اجازت کے بغیر یہاں نہیں آئے گی یہاں سو لوگ ہیں، میں اسے منظرِ عام پر نہیں لانا چاہتا ابھی۔"

"لیکن کیوں؟" اس نے اپنی بہن کے جیسا سوال کیا تھا۔

"کیونکہ میرے سو دشمن ہے اور آپ کی آپی کے لیے میں حد سے زیادہ حساس ہوں اور مجھے لگتا ہے آپ بھی ہیں!" اب وہ اسے پیار سے سمجھا رہا تھا۔

"ٹھیک ہے!" وہ کچھ کچھ تو سمجھ گیا تھا۔

"اب وہ کل رات یہاں آئی ہے میری ٹیم کے کتنے لوگ اسے دیکھ چکے ہیں اور کون کب غدار ہو جائے کچھ کہا نہیں جا سکتا اور ان سب میں میری کمزوری کو ٹارگٹ کیا جا سکتا ہے جو صرف میری منکوحہ اور آپ کی بہن ہے اسوقت!"

"میں سمجھ گیا ہوں بہزاد بھائی!"

"گڈ! اب اسے دوا دو اور وہ دو دن گھر سے نہیں نکلے گی۔"

اوکے بھائی! خدا حافظ۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

خدا حافظ!

جبکہ حائفہ نے صبح اٹھتے ساتھ ہی امید سے فون پکڑا تھا کہ شاید اس نے معافی مانگی ہو۔

اس کا سر چکرا رہا تھا اس نے وہ ویڈیو دس بار دیکھی تھی جہاں وہ پھر سے اسے ڈانٹ رہا تھا کہ اسنے باہر نہیں نکلنا۔

لیکن اس کا کیک کھا لیا گیا تھا۔۔۔! وہ سامنے دیوار کو دیکھنے لگی۔

کل رات کو جو ہوا تھا وہ اس کے دماغ پر کسی فلم کی طرح چل رہا تھا۔۔۔۔اتنا شدید ری ایکشن کیوں؟ صرف اس لیے کہ وہ بتائے بغیر گئی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسے بہزدا کا لہجہ ایک آنکھ نہ بھایا تھا۔

اس کا دل پھر سے بھرا گیا اور آنکھیں پھر سے نمکین پانی سے بھر گئیں۔

آئی ہیٹ یو! سرگوشی کی گئی۔

اس کے بعد سکندر صاحب نے اسے ناشتہ کروا کر دوا دی تھی اور آرام کرنے کی تلقین کرتے آفس گئے تھے جبکہ حسن اس کے ساتھ ہی رہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

"اپیا اب آپ کہیں نہیں جاؤں گی دو دن!"

حائفہ نے اس کے کندھے پر سر رکھ دیا!

وہ بُرے طریقے سے ہرٹ ہوئی تھی اور اس شخص نے معای تک نہ مانگی تھی۔

ماہا سفیر سے پہلے اٹھا گئی تھی۔

اس کے بازو کے نیچے اپنے بال دیکھتے اسنے لب بھینچے!

کہ اس شخص نے قسم کھالی تھی اس کے بالوں کو نیچے لے کر سونے کی۔

"سفیر میرے بال چھوڑیں!"

وہ اسے اٹھائے بغیر فریش ہونے جانا چاہتی تھی لیکن اب مجبوری تھی۔

"سو جاؤ!" سفیر نے کہتے اس کا سر واپس اپنے برابر تکیے پر رکھا۔

"آپ سوئیں! مجھے نہیں سونا نماز بھی قضا ہو گئی ہے آپ کی وجہ سے!"

"اچھا ایسا میں نے کیا کیا ہے؟" سفیر نے کہتے جھٹکے سے اسے کھینچا تو ماہا اس کے سینے پر جا گری۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"شاہ!"

"سن رہا ہوں!"

"میرے بال چھوڑیں!"

"کیوں؟" سفیر شاہ کو کسی اور ہی موڈ میں دیکھتے ماہا کو دل دھڑکا۔

وہ ایسا ہی رہے تو کتنا اچھا ہو! وہ سوچ کر رہ گئی جب اپنی گردن پر اس کا لمس محسوس کرتے ہوش میں آئی۔

"شاہ ہٹیں! مجھے فریش ہونا ہے!" لیکن سفیر شاہ کے سامنے اس کی کہاں چلتی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تو تم مجھ سے محبت کرتی ہو؟" وہ اس پر جھکا اس سے پوچھ رہا تھا۔

"نہیں!" ماہا نے آنکھیں پھیرتے کہا۔

سفیر شاہ نے اس کا چہرہ اپنی طرف موڑا۔۔۔۔

"میرے سامنے ہوتے ہوئے تمہیں میں ان دیواروں کو دیکھتا نا پاؤں! اب بتاؤ محبت ہے مجھ سے؟"

URDU NOVEL BANK

ماہ نے گہرا سانس بھرا!

اپنی سانسوں میں اس شخص کی سانسوں کی مہک محسوس کرتے اس نے غیر ارادی طور پر سر اثبات میں ہلایا تھا سفیر شاہ کے لبوں پر مسکراہٹ چھا گئی۔

"آپ مجھ سے محبت کریں گے شاہ؟"

وہ آنکھیں اٹھائے اس کے چہرے کو تھامتے امید سے پوچھ رہی تھی۔

سفیر شاہ کی ساری شوخی جاتی رہی تھی۔

وہ سنجیدہ سا پیچھے ہٹنے لگا۔

ماہا نے ایسا ہونے نہیں دیا تھا۔۔۔۔اس کی آنکھوں کی تڑپ سفیر شاہ اچھے سے جانتا تھا۔

"یہ تم پر منحصر ہے ماہا سفیر شاہ! کہ تم خود کو مجھ سے محبت کروا پاتی ہو یا نہیں!" سفیر شاہ کہتا اٹھ گیا۔

جبکہ ماہا مسکرا دی تھی صاف دل سے۔

"ماہا سفیر شاہ!" اس نے حقیقت اور حیثیت تو قبول کی تھی کم از کم!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اور اب اسے خود سے محبت کروانی تھی! ہاں مشکل تھا لیکن ناممکن نہیں۔

وہ تیزی سے اٹھی اور اس کے کپڑے نکالے اور کمرے کی حالت درست کی۔

اس کی ساری چیزیں نکالتے ڈریسنگ روم میں رکھیں جو واش روم سے اٹیچڈ تھا۔

اور اس کے نکلتے ہی خود فریش ہونے چلی گئی۔

اس کے وجود میں ایک سرشاری سی تھی آج۔

وہ دونوں تیار ہو کر باہر نکلے تھے جہاں بہزاد نے حائفہ کا بنا کیک کھلایا تھا انہیں۔

"چلو!"

"کہاں؟" وہ جو سوچوں میں گم تھی اسے دیکھتی بولی بہزاد اٹھ کر جا چکا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یونیورسٹی نہیں جانا؟"

"جی جانا ہے! میں بیگ لے کر آرہی ہوں!" وہ تیزی سے گئی اور واپس آتے گاڑی میں بیٹھی۔

اس شخص کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر استحقاق سے بیٹھنا بھی ایک قسم کی خوشی تھی۔

URDU NOVEL BANK

شاہ؟

ہمممم؟

"مجھے ٹیوٹر چاہیے ایک! میرا کافی سلیبس مسنگ ہے!"

"میں کروا دوں گا!"

"آپ کیسے کروائیں گے آپ کے پاس تو وقت ہی نہیں ہوتا اور میرے امتحان قریب ہیں۔"

"ٹھیک ہے میں انتظام کرتا ہوں!" وہ ڈرائیونگ میں مصروف بولا تھا۔

وہ باہر نکلنے لگی کہ سفیر شاہ کی خرکت آواز پر مڑی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"دوپٹہ لو سر پر!"

ماہا نے تیزی سے سر پر دوپٹہ اوڑھا۔

"فون پاس ہے؟"

جی!

"یہ لو!" سفیر نے والٹ سے پیسے نکالتے اسے دیئے۔

URDU NOVEL BANK

"میرے پاس ہیں!"

"یہ رکھو ماہا اور واپسی پر مجھے فون کرنا اگر فری ہوا تو پِک کرو لوں گا نہیں تو ڈرائیور سے رابطہ کرنا۔"

اوکے! وہ مسکراتی آگے بڑھ گئی جبکہ اس کے اندر جاتے ہی وہ بھی گاڑی بھگا لے گیا۔

محبتیں خود کی جاتیں تو ہر شخص اپنے لیے ایک بہترین اور ایماندار شخص چُنتا لیکن محبت ہو جاتی ہے اور کیسے ہو جاتی ہے کوئی نہیں جانتا۔۔۔۔

بس کوئی کسی لمحے اچھا لگ جاتا ہے، اس کی آنکھیں پسند آ جاتی ہیں یا اسے مسکراتا دیکھ لیا جائے تو وہ مسکراہٹ دل پر کسی ساز کی طرح تمام وقت بجتی رہتی ہے۔۔۔ محبت کی کوئی تھیوری نہیں ہوتی نا یہ کوئی سائنس ہے جسے حل کر لیا جائے یہ ایک کبھی نا حل ہونے والا معمہ ہے جسے صرف محبت کرنے والے حل کر سکتے ہیں۔۔۔ محبت تو بس ہو جاتی ہے خود بخود، کب کیسے کوئی نہیں جانتا نا تاریخ یاد رہتی ہے اور نا دن بس وہ لمحہ تاحیات ساتھ رہتا ہے جس میں اس

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

شخص سے نگاہیں ملنے پر آپ کے دل کی دنیا تہہ وبالا ہو جائے اور آپ کی دھڑکنوں نے آپ کو یہ عندیہ سنا دیا ہو کہ میں محبت جیسی خرافات پر یقین لے آیا ہوں اب اس سے بچنے کی تمام ترکیبیں عبث جائیں گی۔

اور پھر ہم کبھی پیمائش نہیں کر پاتے اس محبت کی، کوئی کتاب،کوئی ڈگری، کوئی تعلیم ہمیں محبت کی پیمائش کرنا نہیں سکھاتی کیونکہ دنیا میں اگر سب سے مشکل کچھ ہے تو وہ ہے محبت کو الفاظ دینا اور مخالف کو یقین دلا پانا کہ تمہارا دل، تمہاری روح اس کے لیے کتنی پاگل ہے۔

---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"امی حازب کیوں نہیں آئے ہیں!"

اس نے رو رو کر برُا حال کر لیا تھا کہ حازب کل صبح سے گیا اب تک واپس نہ آیا تھا۔

"بیٹا یہ اس کی ڈیوٹی ہے!" سکینہ بیگم کو تو عادت تھی لیکن وہ اس لڑکی کو دیکھ کر پریشان تھیں جو روئے جا رہی تھی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اس سے ثابت ہوتا تھا کہ وہ حازب مرزا سے کبھی دستبردار نہیں ہو گی!

باہر گاڑی کے ٹائر کی چرچراہٹ سنتے وہ بنا دوپٹے اور جوتی کے باہر بھاگی تھی۔

حازب کو شاید ڈرائیور نے سہارا دیا تھا وہ وہیں دہلیز پر کھڑی رہی۔

حازب نے اس کے بنا دوپٹہ کے وجود کو دیکھتے سخت نگاہوں سے اسے دیکھا جسے ہوش ہی کہاں تھی۔

ڈرائیور اسے وہیں لاؤنج میں صوفے پر بٹھا گیا تو سکینہ بیگم تیزی سے اس کے پاس آئیں۔

جس کے بازو اور ٹانگ پر پٹی بندھی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یہ کیا ہوا حازب؟" وہ پریشانی سے پوچھنے لگیں۔

"امی بس کچھ بچوں کو بچاتے لگ گئی پریشان نہ ہوں! آخرت کی کامیابی کی تیاری کر رہا ہوں۔۔۔یہ تکالیف اتنا درد نہیں دیتیں اب!" وہ بولا تو وہ روتے ہوئے مسکراتی اس کا ماتھا چوم گئی۔

"میں ہلدی والا دودھ لاتی ہوں" وہ اٹھ گئیں تو حازب نے آنکھیں موند لیں۔

URDU NOVEL BANK

پھر جھٹکے سے کھولتے سامنے دیکھا جہاں وہ دروازے کے پاس کھڑی رو رہی تھی۔

"فری یہاں آؤ!"

اس نے وہیں سے سر نفی میں ہلایا تھا۔

"فری! مجھے اٹھنے میں مشکل ہو گی جلدی یہاں آؤ!" وہ بولا تو وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس تک ائی۔

گلابی شلوار قمیض میں بنا جوتے اور دوپٹے کے وہ چھوٹی سی لڑکی اس کے سامنے کھڑی تھی۔

وہ تقریباً اس سے دس سال چھوٹی تھی۔۔۔۔۔لیکن وہ جان دیتی تھی حازب مرزا پر اور حازب مرزا یہ بات بخوبی جانتا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ابھی بھی اس کی سوجی آنکھیں یہ گواہی دے رہیں تھیں کہ وہ اس کے لیے روتی رہی ہے۔

فری نے اس کے ساتھ بیٹھتے چہرہ ہاتھوں میں چھپایا اور اونچی آواز سے رونے لگی تو سکینہ بیگم بھی گھبرا کر باہر نکلی جبکہ وہ بھی سیدھا ہوا تھا۔

"فری میری بچی کیا ہوا؟ آ تو گیا ہے اب حازب!"

انہوں نے اس کے سر پر پیار کیا اور حازب کو دیکھا جو سنجیدہ سا اسے دیکھ رہا تھا۔

"امی حازب کو کتنی چوٹ آئی ہے!" وہ ہچکیوں کے درمیان بولی تو انہیں اس پر بے حد پیار آیا۔

"وہ ٹھیک ہو جائے گا! لیکن تم ایسے بیمار پر جاؤ گی! کل سے کھانا نہیں کھایا ہے چلو حازب آ گیا ہے اب دونوں کے لیے ناشتہ بناتی ہوں!" وہ کہتی چلی گئی۔

"کھانا کیوں نہیں کھایا؟"

حازب نے ناچاہتے بھی اسکے دونوں ہاتھ اس کے چہرے سے ہٹاتے اپنے ہاتھوں میں تھام لیے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"آپ گھر نہیں تھے نا!"

"تو....؟"

"تو میں پریشان تھی۔"

"کیوں؟"

URDU NOVEL BANK

"میرا دل کہہ رہا تھا آپ تکلیف میں ہے!"

اور حازب مرزا لاجواب ہوا تھا۔۔۔۔کیا اس کے بعد بھی وہ اس چھوٹی سی لڑکی کی محبت کا انکاری ہو سکتا تھا؟

"تو جب میں گھر نہیں آؤں گا تم کھانا نہیں کھاؤ گی۔"

"نہیں!" وہ تیزی سے سر ہلاتی بولی۔

"کیوں نہیں کھاؤ گی؟ تمہیں جلد سے جلد ٹھیک ہونا ہے اپنی فیملی میں واپس جانا ہے۔"

فیملی کا سنتے فری کے چہرے پر سایہ سا لہرایا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میں کہیں نہیں جاؤں گی حازب۔۔۔۔"

"آپ مجھ سے شادی کر لیں گے اور میں یہیں رہوں گی۔۔۔۔"اس کی عقل کے مطابق حازب مرزا تک رسائی کا واحد زریعہ ہی "شادی" تھا اور وہ صحیح تھی۔

"یہ ممکن نہیں ہے!"

"کیوں نہیں ہے؟" وہ تڑپتے بولی تھی۔

URDU NOVEL BANK

"کیونکہ میں تم سے شادی نہیں کر سکتا!" حازب نے بھاری دل کے ساتھ بولا اور ساتھ صوفے پر سے دوپٹہ اٹھاتے اس کے سر پر دیا۔

"میں اب سے دوپٹہ نہیں اتاروں گی! پھر بھی شادی نہیں کریں گے؟" وہ روتے پوچھ رہی تھی۔

"رونا بند کرو پہلے-----!"

حازب سختی سے اس کی سرخ ناک دیکھتا بولا تو اس نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالتے اپنا چہرہ ہاتھوں سے رگڑ ڈالا جیسے حازب مرزا کی بات کی خلاف ورزی کرنا جرم ہو۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اب؟" وہ آنکھیں بڑی کیے پوچھتی حازب مرزا کے دل میں آگ ہی تو لگا گئی تھی۔

"تم مجھ سے بہت چھوٹی ہو فری!" وہ صوفے کی پشت سے سر ٹکاتا بولا ----کیسے سمجھاتا اسے۔

"کوئی بات نہیں"! وہ اس کی طرف دیکھتی بولی۔

URDU NOVEL BANK

"تمہیں تمہاری فیملی سے ملانا ہے۔"

"میرے بھائی کچھ نہیں کہیں گے!" وہ تیزی سے بولی تو حازب جھٹکے سے سر اٹھاتا سیدھا ہوا۔

"کون سے بھائی؟ تمہیں یاد ہیں اپنے بھائی؟" وہ سوال کر رہا تھا۔۔۔

جبکہ فری نے گڑبڑاتے یہاں وہاں دیکھا۔

"مجھے بھوک لگی ہے! میں منہ دھو کر آتی ہوں! دوا بھی لینی ہے آپ کی بھی دوا لاؤں گی!" وہ کہتی اٹھ کر بھاگ گئی۔

لیکن حازب مرزا کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر گئی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

یعنی اسے یاد تھا۔۔۔وہ کیوں نہیں بتا رہی تھی۔۔۔کیا صرف اس سے دور جانے کی خاطر وہ بتا نہیں رہی تھی؟

بہزاد نے حائفہ کو چھٹی بار کال کی تھی جو اٹھائی نہیں گئی تھی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

حائفہ بہزاد شاہ میں جانتا ہوں فون آپ کے ہاتھوں میں ہے تو بہتر یہی ہے کہ آپ میری کال ریسیو کر لیں!

اس کا میسیج پڑھتے حائفہ نے گھبراتے یہاں وہاں دیکھا پھر گہرا سانس بھرتے اگلی کال پر فون کان سے لگایا لیکن کچھ بولی نہیں۔

دوا لی ہے آپ نے حافی؟

آپ کو فرق پڑتا ہے؟ وہ ناراضگی سے بولی۔

گیٹ پر کوئی آیا ہے جائیں دیکھیں جا کر! وہ بولا تو حائفہ نے فون کو عجیب نگاہوں سے دیکھا جیسے فون کی جگہ وہ ہو۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

آپ کو کیسے پتا کوئی آیا ہے؟ کہیں آپ تو نہیں آئے؟

بہزاد شاہ کے پاس اتنا بھی وقت نہیں کہ وہ دروازے کھٹکھٹاتا پھرے! وہ شرارت سے بولا تو وہ مزید ناراض ہوئی۔

جائیں جلدی سے! بہزاد نے سنجیدگی سے کہا تو وہ اٹھی او باہر نکل گئی۔

سائمہ بیگم دروازہ کھول چکیں تھیں۔

URDU NOVEL BANK

جی آپ کون؟

یہ حائفہ میڈیم کے لیے آیا ہے!

اس نے ڈبہ آگے بڑھاتے کہا تو سائمہ بیگم نے چونک کر حائفہ کو دیکھا جو بات سمجھ گئی تھی۔

جی میرا ہی ہے؟

حائفہ پاگل ہو گئی ہو؟ تمہیں کون بھیجے گا! ایسے ہی نہیں اٹھاؤ!

سائمہ بیگم نے اسے ڈانٹا تھا جو بہزاد نے سُنا تھا۔

اوففوو امی۔۔۔آپ بھول گئیں ہیں کہ میرے ایک عدد شوہر بھی ہیں اب وہ بھی مجھے تحفے نہیں بھیجیں گے تو میں تو انھیں ساری زندگی معاف نہیں کروں گی

بلکہ ان کو تو چاہیے ہر ہفتے مجھے تحفہ دیں ایسے پیار بڑھتا ہے نا۔

وہ اپنی ہی دھن میں بولی جا رہی تھی۔

سائمہ بیگم نے ماتھا پیٹا اور کورئیر والے کی طرف متوجہ ہوئیں۔

بیٹا کس کی طرف سے ہے یہ؟ انہوں نے تصدیق کرنا ضروری سمجھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

بہزاد شاہ کی طرف سے!

وہ بولا تو حائفہ نے ماں کو دیکھا جیسے کہہ رہی ہو مجھ پر تو آپ کو یقین ہی نہیں۔

لڑکے نے پھولوں کا بڑا سا بکے سامنے کیا تو حائفہ نے ہاتھ سے فون میز پر رکھ دیا۔

اففففف یہ بھی میرا ہے؟

لڑکے نے سر ہلایا اور چلا گیا جبکہ حائفہ اسے لے کر گھومی تھی۔۔۔۔۔وہ بکے سائز میں کافی بڑا تھا۔۔۔اس نے کمزوری کے باعث چکراتے سر پر ہاتھ رکھا۔

حائفہ آرام سے بیٹھ جاؤ! چکر آرہے ہیں؟ سائمہ بیگم اسے مسکراتے دیکھ رہی تھیں پھر فکر مندی سے بولیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ہاں تھوڑے سے!

لیکن یہ کتنا خوبصورت ہے! اففف امییی! بہزاد اتنے پیارے کیوں ہیں؟

اگر ایسے بکے وہ مجھے ساری زندگی دیتے رہیں گے تو میں تو ان سے کبھی ناراض ہی نا ہوں! وہ پھولوں کی خوشبو سونگھتے بول رہی تھی۔

جبکہ بہزاد شاہ اس کی آواز میں مخفی خوشی کو محسوس کرتے سرشار ہوا۔

URDU NOVEL BANK

پھر کال کاٹ کر دوبارہ کی تو حائفہ نے فوراً کال اٹھائی اور ڈبہ اٹھاتے کمرے میں بھاگ گئی جبکہ سائمہ بیگم نے سکون کا سانس لیا تھا نہیں تو وہ پرسوں سے اداس تھی نجانے کیوں۔

افففف بہزاد آپ کتنے پیارے ہیں! کیا آپ یہ پھول مجھے ہمیشہ دے سکتے ہیں؟

وہ آس سے بولی۔

بس اپنی کمپنی بند کر کے ایک باغیچہ خرید لیتا ہوں گلابوں کا اپنی بیوی کے لیے!

وہ دلفریبی سے بولا۔

تو جواب میں حائفہ کھلکھلا دی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

یہ سب تھا کہ وہ ناراض تھی لیکن بہزاد شاہ کے معافی مانگنے کے انداز سے وہ متاثر ہوئی تھی۔

رشتوں میں رنگ بھرنے کے لیے مرد کا عورت کے لیے یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں کرنا زندگی کو دلفریب بناتا ہے! رشتے کتنے سال پرانے کیوں نہ ہو جائیں ان سے مہک تازہ پھولوں کی آنی چاہیے۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ڈبہ کھولیں!

آپ کو کیسے پتا ابھی میں نے نہیں کھولا؟ وہ حیران ہوئی۔

باتیں مت بنائیں حافی جلدی کھولیں! وہ بولا تو حائفہ نے جلدی سے وہ ڈبہ کھولا۔

اس میں بڑا سا ایک بھالو تھا۔۔۔۔اور ساتھ کئی نوٹس تھے۔۔۔۔۔جو خود لکھے گئے تھے۔۔۔۔

شاید آج کے دور میں جہاں ہر کوئی مہنگے تحائف دیتا ہے وہاں پر کسی کے لیے وقت نکال کر ہاتھوں سے اپنے جذبات کو قلم بند کرنا محبت دِکھانے کا ایک ذریعہ تھا جو بہزاد شاہ نے کیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ایک چھوٹے ڈبے میں اس کی دوا بھی تھی۔

خوبصورت! اس نے نم لہجے میں کہا۔

خبردار روئیں تو!

حائفہ جلدی سے مسکرا دی۔۔۔۔

تو دور بیٹھا وہ شخص وہ دھوپ چھاؤں سا منظر دیکھتا دل تھام گیا تھا۔

بہزاد؟

بولیں!

میں آپ سے پھر بھی ناراض ہوں! آپ مجھ پر چِلائے تھے۔۔۔۔۔ایسے مجھے امی نے بھی کبھی نہیں ڈانٹا! وہ روتی بول رہی تھی اور بہزاد سُن رہا تھا۔

آپ کا اس وقت آنا خطرے سے خالی نہیں تھا! وہ بولا تو بس اتنا۔

میں چچا کے ساتھ۔۔۔۔

رات کے وقت میں آپ کے لیے کسی بھی غیر شخص پر بھروسہ نہیں کر سکتا اور یہ بات اب مجھے سمجھانی نہ پڑے کہ رات دس کے بعد آپ اپنے بابا اور حسن کے بغیر نہیں نکلیں گی! سمجھ رہی ہیں؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ہمممم!

آپ مجھ پر دوبارہ نہیں چلائیں گے؟

ٹھیک ہے!

سوری بولیں!

URDU NOVEL BANK

کھانا کھائیں اور دوا لیں جلدی سے!

بہزاد؟

بولیں-----؟

سوری بولیں!

اس سے آپ خوش ہو جائیں گی؟

خوش تو آپ نے مجھے کر دیا ہے میں راضی ہو جاؤں گی!

تو ٹھیک ہے حائفہ بہزاد شاہ یہ کمتر اور ادنیٰ سا انسان آپ سے معافی مانگتا ہے،

بس مجھ سے راضی رہیں! لیکن اگلی بار غلطی پر سزا بہت بُری ہو گی!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اوکے! وہ چہچہائی۔

امممم مجھے کپ کیکس کھانے ہیں!

وہ آنکھوں میں چمک لیے فرمائش کرنے لگی کہ جب مخالف اس کے ناز نخرے

اٹھانے کے لیے تیار تھا تو وہ کیوں اس سے فرمائش نہ کرتی۔

جبکہ بہزاد اس کے ماننے پر گہرا سانس بھر گیا۔

URDU NOVEL BANK

اسے اب ہرگز اس پر چِلانا نہیں تھا۔۔۔۔۔وہ بیوی تھی اس کی اور بیوی سے بڑھ کر محبت تھی وہ اس کی۔۔۔۔جو صرف اس کے چلانے پر بیمار پڑ گئی تھی۔

اسے مستقبل کی فکر لاحق تھی۔

پہنچ جائیں گے! وہ بولا۔

اممم!

اور کچھ؟

چاکیلٹ والے چاہیے اور زیادہ چاہیے۔۔۔۔کیونکہ حسن بھی کھائے گا نا! اگر زیادہ ہوں گے تو میں اسے ایک دو دے دوں گی!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جو حکم! وہ بولا۔

بہزاد؟

جی! وہ ہمہ تن گوش تھا۔

جو آپ نے ہمارے نکاح پر بچوں کو لفافے دیے تھے وہ میرا کہاں ہے؟

کیا مطلب؟ وہ سیدھا ہوا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کیا مطلب کا کیا مطلب؟ بھولے مت بنیں! میرا بھی لفافہ چاہیے تھا مجھے! میرا کیوں نہیں بنوایا اس میں اتنی اچھی چیزیں تھیں جو مجھے بھی چاہیے!

گیند، بلا، ٹوپیاں یہ سب کیا کریں گی آپ؟ بہزاد ہنسا تھا۔

ہنسیں نہیں! میں کرکٹ کی لیڈی شاہد آفریدی ہوں آپ ابھی جانتے نہیں ہیں مجھے-----

بالکل! میں بالکل نہیں جانتا!

وہ لب دانتوں میں دبائے بولا اور مینیجر کو ہاتھ کے اشارے سے بعد میں آنے کا کہا جو دروازہ ناک کرتا کھول چکا تھا۔

چلیں کھانا کھائیں اور دوالیں! کل سے کالج جاتی نظر آئیں آپ مجھے۔

اوکے! پھر اور باتیں کرتے بہزاد نے کال کاٹ دی اور اس کے کہ کیکس آرڈر کیے۔

جو زیادہ چاہیے تھے اسے! وہ مسکرا رہا تھا مسلسل!

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اور پھر تھوڑی دیر بعد کپ کیکس مل چکے تھے اسے۔۔۔۔جو اس نے دوا کے بعد کھائے تھے اور حسن اسے دیکھتا جان کے معصوم منہ بنا رہا تھا کہ وہ اس پر بھی کرم نوازی کرے۔

حائفہ نے ان اٹھارہ میں سے اسے بس تین دیے تھے اور وہ اتنا سا منہ لے کر رہ گیا تھا۔

سفیر نے ماہا کے لیے رومان سے بات کی تھی۔

جو ان کی کمپنی کے ساتھ کولیبریشن کیے وجاہت حسن کا بیٹا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے حامی بھر لی تھی کہ اس نے ماہا والے مضامین ہی پڑھ رکھے تھے اور سفیر شاہ سے اچھی بنتی بھی تھی اس کی۔

کب آنا ہے!

روز شام سات!

اوکے!

URDU NOVEL BANK

چارجز۔۔۔۔سفیر شاہ نے کہنا چاہا۔۔۔۔

بس بھی کریں آپ میرے بڑے بھائی جیسے ہیں! اور یہ تو میں شوق میں آجایا کروں گا ویسے بھی فراغ دل ہوں۔۔۔وہ شوخ دلی سے بولا تو سفیر سر ہلا گیا۔

واپسی پر وہ سفیر کے ساتھ ہی آیا تھا۔

ماہا کو بلا دیں! اس نے ملازمہ سے کہا تو وہ ماہا کو بلانے چلی گئیں۔

اسلام علیکم! ماہا نے سفیر کے ساتھ اس لڑکے کو دیکھتے سلام کیا۔

جبکہ سفیر شاہ نے ہونٹ بھیچے اس کا ننگا سر دیکھا تھا کیونکہ اس نے صرف آگے دوپٹہ پھیلا رکھا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

یہ رومان ہے ماہا! آج سے یہی پڑھائے گا تمہیں۔۔۔۔اپنی کتابیں دکھا دو اِسے۔

اوکے! آپ بیٹھیں میں بیگ لے کر آتی ہوں! اس نے ملازمہ سے کہتے اس کے لیے چیزیں لانے کا کہا خود اوپر چلی گئی۔

وہ تیزی سے اپنی کتابیں اٹھا رہی تھی۔۔۔جو اس نے بستر پر پھیلا رکھی تھیں کیونکہ وہ سفیر کے آنے سے پہلے پڑھ ہی رہی تھی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سفیر شاہ نے اس کے سامنے رکتے اس کا راستہ روکا۔

ماہا نے حیرت سے اسے دیکھا!

کیا ہوا؟ وہ اب کچھ حد تک نارمل ہو گئی تھی سفیر شاہ کے ساتھ۔

دوپٹہ سر پر لینے کے لیے بنایا گیا ہے! یہ بات میں کتنی بار دہرواؤں گا؟

وہ مجھے لگا بس آپ ہی ہیں! اس نے تیزی سے بتایا۔

اب سے دھیان رکھنا!

اوکے!

شاہ؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بولو؟

تھینک یو! اب میں اچھے نمبر لے پاؤں گی۔۔۔۔میں بہت فکرمند تھی میرا بہت سلیبس رہ گیا ہے اگلے مہینے امتحان ہیں اب میں اچھے سے تیاری کر لوں گی

تھینک یو سو مچ وہ کہتی خوشی سے باہر نکل گئی۔

جبکہ تیزی میں وہ سفیر شاہ کے کپڑے تک نکال کر نہ گئی تھی۔

URDU NOVEL BANK

وہ گہرا سانس بھرتا کپڑے نکالتا فریش ہونے چلا گیا۔

وہ فریش ہوتا نیچے چلا گیا جہاں وہ سر پر دوپٹہ جمائے پین دانتوں تلے دبائے پوری دلجمعی سے کچھ سمجھ رہی تھی رومان سے۔

وہ وہیں بیٹھ گیا تب بھی ماہا نے سر اٹھا کر اسے نہ دیکھا۔

سمجھ آ گئی؟ رومان نے استفسار کیا۔

جی! یہ مجھے کلاس میں تین بار سمجھنے پر بھی سوال سمجھ میں نہیں آیا تھا! وہ مسکراتی بولی تو رومان بھی مسکرا دیا۔

رومان چلا گیا تو ماہا بھی سفیر شاہ کی طرف متوجہ ہوئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ پہلی بار خوش تھی کہ سب بہتر ہو رہا تھا، سفیر شاہ نے اس کی حیثیت قبول کر لی تھی، ان کے رشتے کو آگے بڑھایا تھا اور اسے پڑھنے میں مدد دی تھی۔

کھانا لگواؤں؟

اس نے نرمی سے پوچھا تو سفیر شاہ نے اس کے چہرے کو دیکھا جہاں اطمینان صاف جھلک رہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

اس نے سر ہلایا تو وہ کتابیں وہیں سمیٹ کر رکھتی چلی گئی۔

کھانا کھانے کے بعد وہ کمرے میں آ گئی تھی۔

جبکہ سفیر نے بہزاد کے ساتھ آگے کی پلیننگ کی تھی اور پھر کمرے میں گیا

جہاں ماہا نہیں تھی۔

وہ شاید واش روم میں تھی۔

وہ اپنے کپڑے نکالنے لگا لیکن ماہا کی آواز سنتے واش روم پہنچا اور دروازہ کھولا۔

وہ جھکی ابکائی کر رہی تھی۔

ماہا؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ماہ؟ وہ اندر جاتے اس کی پشت کو سہلاتا بولا۔

کیا ہوا؟

پتا نہیں! وہ نڈھال سے باہر آئی تھی۔

زیادہ کھا کیا ہے تم نے! سفیر شاہ نے اسکی پشت کو سہلاتے کہا تو اس نے سر

ہاتھوں میں دیا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اس کے پیٹ میں شدید درد تھا۔

شا۔۔۔۔شاہ۔۔۔۔۔

ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں!

چلو اٹھو!

ڈاکٹر نے فوڈ پوائزنگ بتائی تھی اور ساتھ دوا دی تھی۔

واپس آتے وہ فوراً لحاف میں گھس گئی تھی۔

اب کیسا محسوس کر رہی ہو؟

سونا ہے!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ کہتی اس کی طرف سے پشت کرتی آنکھیں موند گئی تو سفیر شاہ اس کے نخرے پر اسے گھور کر رہ گیا۔

پھر اس کی دوا دیتے وہ بھی چینج کرنے چلا گیا۔

واپس آیا تو وہ اس کی طرف کی جگہ پر سوئی تھی۔

وہ آکر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔اسے اپنی جگہ کے سوا نیند نہیں آتی تھی۔

URDU NOVEL BANK

ماہ۔؟؟؟

اس نے نرمی سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے اسے بلایا تھا لیکن شاید دوا کا اثر تھا کہ وہ سوگئی تھی۔

وہ گہری سانس بھرتے دوسری طرف لیٹ گیا۔

چھت کو دیکھتے نگاہوں کا رخ اسکی طرف کیا جو سکون سے سو رہی تھی۔

وہ اس کے بارے میں سوچنے لگا۔۔۔۔وہ کہاں اس سے نفرت کا دعوے دار تھا اور کہاں وہ اس رشتے کے تمام حقوق و فرائض ادا کر رہا تھا۔

وہ ہوش کی دنیا میں تب آیا جب ماہا نے مندی مندی آنکھیں کھولتے اسے سامنے خود کو تکتے پایا اور قریب ہوتے اس کے کندھے پر سر رکھ گئی۔

نجانے اتنی ہمت اس میں کیسے آئی تھی۔

سفیر شاہ ساکت لیٹا رہا۔۔۔۔پھر اپنے دل کے مقام پر اس کا ہاتھ محسوس کرتے اس کے بالوں میں انگلیاں چلانا شروع کیں۔

شاہ۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ہمممم! ہنکارہ بھرا گیا۔۔۔

نجانے وہ نیند میں تھی یا نہیں!

سفیر شاہ نے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا جہاں ہلکا سا بخار تھا۔۔۔اس نے ہونٹ بھینچے۔۔۔ابھی کچھ دیر پہلے تو وہ ٹھیک تھی اور شاید خوش بھی۔

تو کیا اسے اسی کی نظر لگی تھی۔

وہ غنودگی میں تھی اس وقت! کیونکہ اس کی آنکھیں بند تھیں اور وجود ڈھیلا تھا۔

آپ مجھ سے پیار کریں گے نا؟

وہ پوچھ رہی تھی اور شاید ماہا سفیر شاہ کی زندگی کی واحد خواہش ہی سفیر شاہ کی محبت پانا بن گیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سو جاؤ! سفیر شاہ نے اس کے بالوں کو سہلایا۔

ایک دن تو آپ بولیں گے ہی! وہ امید سے بولی تو اس کے عنابی لبوں پر مسکراہٹ چھا گئی۔

وہ پہلی بار کسی عورت سے یوں قریب ہوا تھا۔

URDU NOVEL BANK

ماہا نے ہاتھ اس کی گردن پر باندھ لیے تو سفیر کو اس کی جھلستی سانسیں اپنی گردن پر محسوس ہونے لگیں۔

اس نے ماہا کی قمر میں ہاتھ ڈالتے اسے خود میں بھینچا۔

سالوں بعد کسی عورت کے وجود سے واقف ہوا تھا وہ، وہ بھی وہ عورت جو اس سے محبت کرتی تھی، یہ احساس ہی سکوں بخش تھا۔

ہاں اس لڑکی سے محبت کی جا سکتی تھی! اس کا دل اقرار کر گیا تو وہ ماہا کو خود میں مزید بھینچ گیا۔

---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کھانے اور دوا کے بعد وہ بمشکل اپنے کمرے میں گیا تھا۔

سکینہ بیگم اس کے پاس سے جا چکیں تھی اور وہ بھی لیٹ گیا اور جلد ہی نیند کی وادیوں میں گم ہو گیا۔

URDU NOVEL BANK

ہوش تو تب آیا جب اپنے پاس کسی وجود کا گمان ہوا۔۔۔وہ اس سے پہلے کوئی حرکت کرتا یا اپنے بیڈ کے ساتھ کے دراز سے پاٹل نکالتا اسے محسوس ہو گیا کہ وہ وجود کسی اور کا نہیں فری کا تھا۔

اس سے پہلے کہ وہ غصے سے پھٹتا کیونکہ اس کے کمرے میں فری کو آنا منع تھا کجا کہ اتنی رات گئے آنا۔

وہ اس کی سسکیوں پر خاموش رہ گیا۔

حازب ؟

آپ مجھے اتنے پیارے کیوں لگتے ہیں؟ آپ کو کتنی چوٹ آئی ہے! میں دعا کروں گی کہ جس کی وجہ سے آئی ہے اسے روزِ محشر سخت سزا ملے!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائیں! وہ اس کے پاس سے اٹھنے لگی جب اپنی کلائی پر لمس محسوس کرتے مسکرا دی۔

حازب آپ جاگ رہے ہیں؟

حازب نے سائیڈ لیمپ اون کیا اور اٹھ کر بیٹھا۔

URDU NOVEL BANK

کیا کر رہی ہو یہاں اِس وقت؟

فری گڑبڑائی اور یہاں وہاں دیکھنے لگی۔۔۔۔ماتھے پر پسینہ بھی چمکا تھا کہ حازب مرزا کے غصے سے ڈر لگتا تھا اسے۔

میں آپ کو دیکھنے آئی تھی! وہ اپنا جرم مانتے بولی۔

حازب کا دل کیا اس کا دماغ سیٹ کرے لیکن پھر کچھ یاد آتے اس کے ہاتھوں پر دباؤ بڑھایا۔

فری؟

جی؟

آپ کو یاد ہے آپ کی فیملی کا؟ حازب نے نرمی سے پوچھا تو اس نے بھیگے نین کٹورے اٹھائے۔

میں بھائی کو مِس کرتی ہوں! وہ نم آنکھوں سے بولی۔

ان کے پاس نہیں جانا چاہتی؟ حازب نے پھر سے نرمی سے استسفار کیا۔

فری نے تیزی سے سر ہلایا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

تو کہاں ہے وہ؟

اگر میں ان کے پاس چلی گئی تو آپ سے دور ہو جاؤں گی! وہ بولی تو حازب لاجواب ہوا۔۔۔۔

حازب کو آج بھی وہ دن یاد تھا جب اس پری پیکر کو اس نے ہسپتال میں دیکھا تھا۔

وہ دو ورکرز نجانے صفائی کے بہانے کتنے چکر اس کے کمرے کے لگا چکے تھے۔

وہ لب بھینچ گیا کہ ان کی نیت کا اندازہ اچھے سے ہو گیا تھا اسے۔

اس نے نرس سے نجانے کیوں لیکن یونہی اس لڑکی کی معلومات لی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جس نے یہ بتایا تھا کہ اسے کوئی ایڈمٹ کروا کر واپس نہیں آیا تھا اور اس بات کو تین مہینے گزر گئے تھے۔

اس نے حیرت سے وہ باتیں سنیں تھی۔

کوئی کیسے کسی کو یوں لاوارث چھوڑ سکتا تھا یہ عجیب تھا۔

کیا ہوا تھا انہیں؟

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

یہ کومہ میں تھی۔۔۔۔۔کچھ روز پہلے ہی ہوش میں آئیں ہیں تب سے گھر جانے کی ضد کر رہی ہیں لیکن گھر کا بھی نہیں پتا انہیں اور ان کی طبیعت بھی نہیں سنبھلی ابھی۔

حازب سر ہلاتا اندر داخل ہوا جہاں وہ سوئی ہوئی تھی۔

وہ سترہ اٹھارہ سالہ اسے کوئی معصوم سی بچی لگی جو بے حد خوبصورت تھی یا شاید خوبصورت لفظ بھی چھوٹا تھا، اس کے احساسات عجیب سے ہوئے تو فوراً باہر نکل گیا۔

پھر وہ آتا جاتا رہا تھا۔۔کہ سکینہ بیگم کی طبیعت بھی خراب تھی ان دِنوں!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ انتظار کرتا رہا تھا کہ شاید اس کے گھر سے کوئی آئے لیکن وہ سارا دن یونہی دروازے کو تکتی رہتی۔

اس دن تو اس کی آوازیں پورے بلاک میں گونج رہی تھی وہ بُرے طریقے سے رو رہی تھی۔۔

اور حازب مرزا کے دل میں نجانے کیوں لیکن درد جاگا تھا۔۔۔

URDU NOVEL BANK

حازب کے قدم لاشعوری طور پر اس کمرے میں پہنچے جہاں وہ رو رہی تھی۔

ڈاکٹر اسے قابو کرنا چاہ رہی تھی لیکن وہ روتی ان سے دور ہونے کی کوشش میں تھی۔

کیا ہو رہا ہے؟ وہ سرد آواز میں بولا۔

کیا ہو رہا ہے؟ وہ سرد آواز میں بولا۔

تو ڈاکٹر کے ساتھ ان دو ورکرز کا سانس بھی سوکھا۔

سر یہ ٹھیک ہو گئیں ہیں انہیں لینے آئے ہیں یہ جا نہیں رہی! اس کی وردی کو دیکھتے ڈاکٹر نے بتایا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کون لینے آیا ہے؟ وہ متجسس ہوا۔

میں!

اُنہیں ورکرز میں سے ایک بولا تو حازب نے سنجیدگی سے اسے دیکھا پھر وہ معاملہ سمجھ گیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

اِن کی تفتیش جاری ہے تمہارا اس سے کتنا تعلق ہے یہ میں تھانے میں بتاؤں گا تمہیں! حازب نے کہا تو وہ ورکرز سٹپٹائے۔

کیا مطلب ہے اس بات کا آفیسر؟

اس فی میل ڈاکٹر نے سختی سے پوچھنا چاہا لیکن حازب کی سخت نگاہوں کو دیکھتی خاموش ہو گئی۔

پھر اس نے اس لڑکی کو دیکھا جو خاموشی سے ایک کونے میں کھڑی تھی۔

یہاں آؤ فیری؟

وہ نرمی سے بولا تو اسے لگا تھا کہ وہ نہیں آئے گی لیکن اس کی سوچ کے برعکس ہوا کہ وہ تیزی سے اس کے پاس آتی اس کا ہاتھ تھام گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

چلیں!

حازب حیران ہوا۔

مجھے میرے گھر کا پتا ہے آپ چلیں!

وہ بولی تو حازب باہر نکلا جبکہ ڈاکٹر نے کافی شور مچانے کی کوشش کی تھی۔

URDU NOVEL BANK

لیکن حازب نے نجانے کیوں لیکن پہلی بار اپنا نام استعمال کرتے اسے ہسپتال سے اسے نکال لیا تھا۔

کیوں؟ وہ نہیں جانتا تھا۔

سکینہ بیگم کی رپورٹ تو کہیں دور رہ گئی تھی وہ اسے لیے گاڑی میں بیٹھا تھا۔

تمہارا نام کیا ہے سپر ہیرو؟

وہ حازب کو دیکھتی بولی تو حازب نے پہلے حیرانی سے پھر اسے مسکراتے دیکھا۔

حازب!

لیکن وہ اپنی عمر سے بھی زیادہ معصوم تھی۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کہاں ہے گھر تمہارا؟

مجھے نہیں پتا! وہ کندھے اچکاتی بولی تو تب کا پہلا جھٹکا حازب کو لگا۔

آپ نے تو کہا تھا آپ کو گھر کا پتا ہے! حازب نے کہا۔

میں نے جھوٹ بولا تھا! نہیں تو وہ آدمی مجھے ساتھ لے جاتا! وہ سنجیدگی سے بولی تو حازب نے گہرا سانس بھرا

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اب اسے کیا کرنا تھا اسے جلد سوچنا تھا۔

پھر اس نے دل کی مانتے گھر کی طرف گاڑی موڑی اور اسے گھر لے گیا۔

سکینہ بیگم کو اس نے سب بتا دیا تھا۔۔۔وہ باہر نکلتی اس پری پیکر کے ساتھ بیٹھ گئی تو وہ روتی اُن کے ساتھ لگ گئی۔

کیا تمہاری امی ہیں؟ انہوں نے حازب کے اشارے پر استفسار کیا۔

اس نے سر نفی میں ہلایا۔

بابا؟

اس نے پھر سے سر نفی میں ہلایا تو دونوں کا دل تڑپ گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بھائی؟

وہ خاموش رہی اور پھر سے رونے لگی تو سکینہ بیگم کو اس پر ترس آیا۔

انہوں نے اسے ساتھ لگاتے پیار کیا تو وہ مسکرا دی۔

امی!

URDU NOVEL BANK

وہ کہتی ان کے گال چوم گئی۔۔۔۔۔حازب مرزا ساکت سا بیٹھا تھا۔۔۔ساکت تو وہ بھی ہوئیں تھیں یا شاید اس لڑکی کو محبت عرصے بعد ملی تھی۔

اس کے بعد سے سکینہ بیگم کے قریب تر ہوتی گئی تھی کہ وہ ان کی آغوش میں وہ اپنی ماں کی متلاشی تھی۔

سکینہ بیگم نے اسے سنبھال لیا تھا لیکن اس کا دھیان حازب پر بھی تھا۔

وہ جو بھی کہتی تھی وہ حازب مرزا پورا کر دیتا تھا۔

یہی وجہ تھی اس کی انسیت کی! جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پروان چڑھنے لگی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسے یہاں آئے چھ مہینے ہو گئے تھے! اس کی دوائیں اسے باقاعدگی سے دی جاتی تھی۔۔۔۔کیونکہ حازب کے ڈاکٹر کے مطابق اسے اپنا ماضی یاد نہیں تھا۔۔

وہ ان دونوں کے قریب تر ہوتی چلی گئی۔

کہ اس کے سانس لینے کا بھی خیال وہاں رکھا جاتا تھا اور وہ جو سالوں سے محبت کی بھوکی تھی محبت پاتے ہی وہ سب بھولتی اُن میں گُھل مِل گئی تھی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

حازب؟

وہ بولی تو حازب ماضی سے حال میں آیا۔

آپ مجھے بھول جائیں گے نا اگر میں چلی گئی تو؟

نہیں بھولوں گا!

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔۔۔۔دل سے صدا آئی "تمہیں کیسے بھولا جا سکتا ہے؟" اور حازب مرزا بس گہرا سانس بھر گیا۔

کیا نام ہیں تمہارے بھائیوں کے؟ وہ نرمی سے بولا تو فری کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بہزاد بھائی!

سفیر بھائی!

مجھے نہیں یاد کہ میں کہاں تھی، شاید مجھے ہوش نہیں تھا، مجھے اپنا بچپن نہیں یاد وہ بتانے لگی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

شاید ایسا اس لیے کیونکہ اسے ڈرگز اور مختلف دوائیں دی جاتی تھی جس نے اس کا بچپن اور زندگی مسخ کر دی تھی۔

مجھے فیض انکل نے ہسپتال جمع کروایا تھا! کیونکہ ان کے بیٹے نے مجھے مارا تھا!

وہ بولی تو حازب جو بہزاد شاہ کے نام پر ساکت ہوا تھا چونکا۔

کیوں مارا تھا؟

وہ مجھ سے شادی کرنا چاہتے تھے جیسے میں آپ سے کرنا چاہتی ہوں؟ وہ معصومیت سے بولی۔

لیکن آپ سے تو میں محبت کرتی ہوں! اور وہ پتا نہیں کتنی لڑکیوں سے محبت کرتے تھے وہ مجھے بالکل پسند نہیں تھے اور نا ان کی دوستیں جو گھر آتی تھیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

میرے انکار پر انہوں نے مجھے دھکا دیا تھا سیڑھیوں سے اس کے بعد کا بھی مجھے کچھ یاد نہیں۔

پھر میں ہسپتال میں تھی اور پھر مجھے آپ اور امی مل گئے!

URDU NOVEL BANK

حازب خاموش تھا بالکل خاموش! یعنی اس کی سترہ اٹھارہ سالہ زندگی صرف یہی تھی، کچھ واقعات اور کچھ یادیں! بس!

اس کا دل درد سے بھر گیا۔

اس نے ہاتھ بڑھایا اور فری کے چہرے پر ہاتھ کی پشت پھیری نرمی سے کہ اب دل خود پر قابو نہیں کر پایا تھا۔

وہ مسکرا دی!

آپ اتنے پیارے کیوں ہیں حازب؟ ہر بار کا بولا جانے والا جملہ بولا گیا۔

کیونکہ آپ اتنی پیاری ہیں میری جان! وہ دل میں بولا۔۔۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جاؤ سو جاؤ!

اوکے! وہ اسی میں خوش تھی کہ حازب خوش تھا۔۔۔اور شاید مطمئن بھی تھی کہ وہ اسے خود سے الگ نہیں کرے گا۔

URDU NOVEL BANK

اس کے بعد حازب جلد سے جلد بہزاد شاہ سے بات کرنا چاہتا تھا۔۔۔کیا یہ وہی بہزاد شاہ تھا۔۔۔۔اگر قسمت ساتھ دیتی تو اسے وہی بہزاد شاہ ہونا چاہیے تھا نہیں تو دنیا تو ہزاروں بہزاد شاہ سے بھری تھی۔

لیکن اسے موقع نہیں مل پایا تھا! وہ آپریشن پر جا چکا تھا!

چار مہینے بعد:

حائفہ ساکت سی اپنی جگہ پر بیٹھی تھی۔۔۔کتنا وقت بیت گیا تھا اس شخص سے کُھل کر بات کیے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ بدل گیا تھا! اس کا دل آنسوؤں سے بھر گیا۔

"بہزاد آپ کیوں بدل گئے ہیں؟ مجھے وقت بھی نہیں دیتے! میرے لیے تحفے بھی نہیں بھیجتے، مجھے کالز نہیں کرتے، مجھ سے میرا حال نہیں پوچھتے! آپ بدل گئے ہیں۔۔۔میں رب العالمین سے آپ کی شکایت کروں گی۔"

وہ تکیے پر سر رکھے رو رہی تھی۔

URDU NOVEL BANK

کیونکہ تکیے بہترین ساتھی ہوتے ہیں دنیا میں آپ کے، نا آپ سے شکایت کرتے ہیں اور نا آپ پر ہنستے ہیں پھر بیشک آپ ان کو اپنے آنسوؤں سے جتنا تر ہی کیوں نہ کر دیں! بہترین سہارے بنتے ہیں بنا کوئی شکایت کیے۔

ان تحفوں کے بعد سے بہزاد شاہ کی کالز کم ہو گئیں تھیں۔

حائقہ جب بھی کال کرتی تھی کالز نہیں ملتی تھی وہ اس کی کمپنی بھی گئی تھی دو تین بار جہاں نہ بہزاد شاہ تھا اور نہ سفیر شاہ!

جب بھی بات ہوتی تھی بہزاد مختصر بات کرتا تھا صرف یہی جانتا تھا کہ وہ ٹھیک ہے!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

لیکن کیا یہ کافی تھا؟

کسی کو محبت اور عادت لگوا کر غائب ہو جانا کیا یہ مناسب تھا!

اور سکندر صاحب بھی تو خاموش تھے! کیوں؟ وہ کیوں نہیں کہتے تھے کہ بہزاد غلط ہے اسے کیوں فون نہیں کرتے تھے کہ ان کی بیٹی کو غم دے رہا تھا وہ۔

"اپیا کیا آپ نے نیوز دیکھی ہے؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

حسن رات کے ساڑھے گیارہ اس کے کمرے میں آیا تو اس نے جلدی سے آنسو صاف کیے۔

"کون سی خبر؟"

"آپ روئی ہیں؟"

"نہیں سردی کے موسم کا آغاز ہو گیا ہے نا مجھے فلو ہو جاتا ہے تم جانتے ہو۔۔۔۔ اچھا بتاؤ کون سی خبر؟"

"بہزاد بھائی کی خبر!" اس نے اپنا فون آگے کیا۔

"جی تو ناظرین مشہور ڈیزائنر بہزاد شاہ جلد ہی مشہور سیاست دان کی بیٹی ادا جعفری سے شادی کرنے والے ہیں۔۔۔۔کب؟ ابھی کچھ کہا نہیں گیا ان کی طرف سے!"

کچھ تصویریں دِکھائی جا رہی تھیں جن میں بہزاد شاہ کے ساتھ کوئی لڑکی تھی جو خوبصورت ہونے کے ساتھ بے حد ماڈرن تھی اور اس کے ساتھ کندھے سے کندھا ملائے کھڑی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

حائفہ کی نگاہیں تو بہزاد کے ہاتھ پر تھیں جو اس لڑکی کی قمر پر تھا۔

اور اس کی برداشت بس یہی تک تھیں۔

"بابا؟"

باباااسسس؟

"بابا جان؟"

وہ روتی نیچے آئی تھی۔۔۔سکندر صاحب اور سائمہ بیگم تیزی سے باہر نکل آئے۔

"کیا ہوا ہے میری گڑیا؟"

سکندر صاحب نے اسے ساتھ لگاتے استسفار کیا جبکہ حسن نے بھی انہیں وہی

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سب دکھایا تھا تو وہ خاموش ہو گئے۔

جبکہ سائمہ بیگم نے بیٹی کی حالت کو دیکھتے دل تھاما۔

"بابا آپ انہیں کال کریں!"

"یہ سب کیسے ہو سکتا ہے؟ میں بیوی ہوں نا ان کی؟" "مجھ سے نکاح ہوا ہے نا

بابا؟ وہ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟" وہ ہچکیوں سے رو دی۔

URDU NOVEL BANK

سکندر صاحب نے اسے ساتھ لگاتے صوفے پر بٹھایا اور اس کے بال سہلانے لگے۔

"یہ سب جھوٹ ہے!"

"ہے نا بابا؟"

وہ روتے ہی سو گئی تھی جبکہ سائمہ بیگم نے سکندر صاحب کو دیکھا جو خاموش تھے، بالکل خاموش۔

"کیا ہو گیا ہے سکندر؟ اس کی حالت دیکھیں کیوں نہیں پوچھتے آپ بہزاد کو؟"

"پوچھوں گا! ابھی دیر ہو گئی ہے۔۔سو جاتے ہیں!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ اطمینان سے بولے تو سائمہ بیگم نے ہونک بنے انہیں دیکھا۔

جہاں وہ حائقہ کو سرد ہوا نہیں لگنے دیتے تھے اور کہاں آج وہ اس کی حالت پر خاموش تھے۔

"پر۔۔۔۔۔۔" انھوں نے کچھ کہنا چاہا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"کوئی بات نہیں ہو گی سائرہ! میں نے کہا ہے نا میں کل بات کروں گا اس سے!" وہ کہتے چلے گئے تو وہ بھی خاموش ہو گئیں۔

اگلے دن وہ بالکل خاموش تھی، صبح اٹھ کر آفس کے لیے تیار ہوئی تھی وہ۔

اس نے بہزاد کو کال کی جو نہیں اٹھائی گئی تھی۔

تلخ مسکراہٹ اس کے چہرے پر چھا گئی۔

اس نے ماہا کو کال کی، ان چار مہینوں میں وہ دونوں بہترین دوستین بن گئی تھیں کہ دونوں کے دکھ سانجھے ہو گئے تھے۔

"ماہی؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بولو؟

"آپ کی کالج سے واپسی پر مل سکتے ہیں؟"

"بالکل!" ماہا نے کہا وہ بھی جان گئی تھی کہ حائفہ کیوں پریشان ہے۔

وہ دونوں اس وقت سامنے بیٹھیں تھیں۔۔۔۔جبکہ حائفہ مسلسل رو رہی تھی۔

"حافی پلیز کیا ہو گیا ہے؟ رونا تو بند کرو!"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

اس نے کہا تو حائفہ کو بہزدا کا حافی کہنا یاد آیا اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

"ماہی آپ نے دیکھی ہے نیوز؟"

"میں نے دیکھی ہے! میں حیران ہوں بہزاد بھائی ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟"

وہ خود بھی حیران تھی لیکن ان دونوں بھائیوں کا کچھ نہیں کہا جا سکتا تھا کہ سفیر شاہ نے بھی پچھلے چار مہینوں سے اس سے رابطہ نہیں کیا تھا۔

"کیا آپ کی سفیر شاہ سے بات ہوئی؟" حائفہ نے سر اٹھاتے پوچھا۔

"نہیں!" وہ گہرا سانس بھرتی بولی!

"وہ چار مہینوں سے گھر گنی چنی بار آئے ہیں اور جب بھی آئیں ہیں کام کے لیے آئے ہیں! مجھ سے پوچھا ہی نہیں کہ مجھے کچھ چاہیے یا نہیں!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"پورا گھر ملازموں کے سر پر ہے! دونوں بھائی آتے ہیں اپنا کام کرتے ہیں اور چلے جاتے ہیں!"

"انھوں نے ہمیں دھوکا دیا ہے!" حائفہ نے روتے کہا۔

"معلوم نہیں!" ماہا نے نم لہجے میں کہا۔

"وہ ہمیں نظرانداز کر رہے ہیں!" ماہا بولی۔

"کیا سفیر بھائی بھی کسی اور سے شادی کر لیں گے بہزاد کی طرح؟"

حائفہ بولی تو ماہا کا دل تڑپ اٹھا۔

لیکن اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔۔۔۔۔۔اس کے امتحانات بھی ہو گئے تھے اب تو اماں بھی نہیں آرہا تھا پڑھانے وہ سارا دن گھر میں بولائی بولائی پھرتی تھی۔

ماہا کا فون بجا تو اس نے بیگ سے نکالتے دیکھا دل تیزی سے دھڑکا سا سکرین پر نمبر دیکھتے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جہاں سفیر شاہ لکھا آرہا تھا۔

حائفہ بھی آنسو صاف کرتی سیدھی ہو کر بیٹھی تو ماہا نے کال اٹینڈ کرتے فون اسپیکر پر ڈالا۔

"کہاں ہو؟" سرد لہجہ۔

"ب۔۔۔باہر۔۔۔۔ائی۔۔۔۔آئی ہوں!"

URDU NOVEL BANK

"کس سے پوچھ کر؟" سفیر شاہ خرکت آواز میں بولا تو ماہا نے تھوک نگلا۔

"گھر پہنچو فوراً!"

اوکے! ماہا نے تیزی سے سامان سمیٹا اور نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔

"حافی؟"

"آپ جائیں ماہی۔۔۔! میں بھی جا رہی ہوں واپس آفس! بریک لے کر آئی تھی!"

"ٹھیک ہے اپنا خیال رکھنا!" ماہا اس کا گال چومتی چلی گئی۔

جبکہ حائفہ وہیں بیٹھی رہی۔

"ہیلو میڈیم؟ اتنی اداس کیوں ہیں؟" رومان غازی نے اس کے سامنے بیٹھتے

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

استسفار کیا۔

اسے بہزاد شاہ نے حائفہ کے آفس میں اس کی حفاظت کے لیے لگوایا تھا

۔۔۔۔۔لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ ان کا نکاح ہوا ہے۔۔۔اسے بس وہ اچھی لگنے

لگی تھی ۔۔۔

حائفہ بھی اس کی اچھی دوست بن گئی تھی کہ آفس میں بھی وہ ساتھ رہتے تھے!

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

وہ رومان کو بڑا بھائی سمجھتی تھی!

حائفہ نے اسے دیکھا اور پھر اٹھ کھڑی ہوئی!

"مجھے واپس جانا ہے آفس!"

"کافی تو پی لو اداس روح!"

"نہیں چلتے ہیں!" حافی بولی تو رومان بھی کھڑا ہو گیا۔

"جو حکم!" وہ بھی اس کے ساتھ باہر نکل گیا۔

---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حائفہ نے خاموشی سادھ لی تھی۔۔۔۔ شاید وہ شخص واپس آ کر اسے کوئی وجہ دیتا۔ اور گر ایسا نہ ہوا تو وہ اس شخص کے گریبان کو تھام کر پوچھے گی کہ کیوں؟ کیا وجہ رہی اِن سب کے پیچھے۔۔۔۔۔۔وہ تو خوش تھی اپنی زندگی میں، یہ عمر تو نہ تھی اس کی محبت کا روگ پال لینے کی، ہجر کے درد کاٹنے کی، تو کیوں؟ کیوں

URDU NOVEL BANK

اس کی زندگی میں آتے لفظ "محافظ" کو سب بنا دیا خاص بے حد خاص اور۔۔۔۔کیوں اسے نکاح میں لیا۔۔۔۔کوئی اسے عادت لگوائی۔

لیکن وہ خاموش تھی۔

اسے انتظار کرنا تھا۔

لیکن اس کا یہ انتظار رائیگاں گیا تھا۔

جب اس نے بہزاد شاہ کے نکاح کی خبر سنی تھی۔

سائمہ بیگم نے خوب واویلا کیا تھا لیکن سکندر صاحب خاموش تھے! انہوں نے کہا تھا حائفہ ان کی جان ہے وہ سب سے بہتر جانتے ہیں اس کے بارے میں اور یہیں سائمہ بیگم خاموش ہو جاتی تھیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حسن بہزاد شاہ کو ناپسند کرنے لگا تھا جس کی وجہ سے اس کی بہن کی آنکھیں نم رہتی تھیں۔

"برخودار؟ کیسے ہو؟"

"میں ٹھیک ہوں انکل! حائفہ کیسی ہے؟"

URDU NOVEL BANK

میں سنبھال لوں گا! وہ تھکے لہجے میں بولے۔

"وہ باہر نہیں جائے گی کہیں بھی انکل!"

ان دونوں بھائیوں کی کمزوریاں ان کی بیویاں تھیں جسے وہ کسی صورت منظرِ عام پر نہیں لانا چاہتے تھے۔۔۔کہ مخالف سب سے پہلے کمزوری کو ٹارگٹ کرتا ہے اور اپنی بیویوں پر وہ ایک آنکھ بھی برداشت کرنے کی سکت خود میں نہیں پاتے تھے۔

"ٹھیک ہے ہم دھیان رکھیں گے!"

خاموشی کا دورانیہ بڑھا۔

"وہ مجھے معاف کر دے گی نا انکل؟" وہ بھاری لہجے میں بولا تو سکندر صاحب خاموش ہو گئے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میری بیٹی ہو وہ، میری گڑیا! سب ٹھیک ہو گا!"

"میں فرض نبھا لوں انکل! مجھ پر میرے ملک کا قرض ہے! اس کے بعد میں اسے سنبھال لوں گا۔" وہ ان سے زیادہ خود کو یقین دلا رہا تھا کہ وہ اسے منا لے گا۔

"رب کی امان میں۔۔۔۔۔!"

"بھائی کیا یہ آپ کا آخری فیصلہ ہے؟"

"بالکل! میں پیچھے نہیں ہٹوں گا! مولوی صاحب کو سمجھا دیا ہے۔"

"جی بھائی!"

"ٹھیک ہے! ماہا کو تم سنبھالو گے! وہ یہاں بالکل نہیں آئے گی۔"

"جی بھائی۔"

"لیکن حائفہ!"

"شاہ! اس وقت اپنے کام پر فوکس کرتے ہیں!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"نکاح کے وقت جعفری کو کیسے غائب کرنا ہے تم جانتے ہو! حازب بھی ساتھ ہو گا۔"

"ہم یہ کام نکاح کیے بغیر۔۔۔۔۔'

URDU NOVEL BANK

"اس شخص کی بیٹی پاگل ہے بہزاد شاہ کے لیے! تو یہ سودا سستا تو نہیں سفیر شاہ! نکاح کے بدلے پاشا کے خلاف ثبوت! اس کے لیے مجھے کچھ بھی کرنا پڑا میں کر گزروں گا۔"

"ہم کوشش۔۔۔۔'

"ہم نے سالوں لگائے ہیں شاہ! اعوان پاشا کے جعفری سے زیادہ قریب کوئی نہیں ہے؟ تیاریاں مکمل ہیں!

ماہا کو نکالو یہاں سے! اس کی حفاظت کی زمہ داری تم پر ہے!'

"ٹھیک ہے!" سفیر نکل گیا جبکہ بہزاد شاہ نے قدم مضبوطی سے فرش پر جمائے اور پھر پراسرار مسکراہٹ لیے باہر نکل گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تو چلیں جعفری صاحب آپ کو آپ کی گیم میں ہی پھنساتے ہیں۔

سب سو گئے تھے! حائفہ نے تیار ہوتے آنکھوں کو رگڑ ڈالا۔

"مسکراؤ حائفہ بہزاد شاہ کہ اپنے شوہر کے نکاح کی تقریب میں جا رہی ہو!"

اس نے سرخ رنگ کی لپسٹک تھامی لیکن ہاتھ کپکپائے تو دور پھینک دی۔

URDU NOVEL BANK

رات کے دس بج رہے تھے! سب سو گئے تھے۔

اس نے چچا کو بلایا تھا! جنھوں نے بارہا منع کیا تھا لیکن اس کے آنسوؤں پر وہ مان گئے تھے۔

قبول ہے!

قبول ہے!

قبول ہے!

"بربادی مبارک حائفہ سکندر!"

"بربادی مبارک اے دل!"

"وہ کسی اور کا ہوا ---"

"وہ دھوکے باز نکلا!" وہ دوسرا گلاس بھی پی گئی۔

اس نے مسکراتے خود سے کہتے نگاہیں سامنے کے منظر پر ٹِکا دیں۔---وہ وہاں کھڑی تھی جہاں ابھی کسی کی نگاہ نہیں پڑی تھی۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

دل نے کہا دیکھو یہ ہے وہ شخص جو تم سے محبت کا دعوے دار تھا دیکھو وہ کیسے آگے بڑھ گیا ہے جہاں بیٹھنے کے خواب تمہارے تھے وہاں وہ عام سی لڑکی بیٹھی تھی لیکن اب وہ عام کہاں رہی تھی۔

حائفہ سکندر تو اپنی نگاہیں سامنے موجود اس شخص سے نا ہٹا پائی۔

اسے اُس پل اس سے زیادہ خود سے نفرت ہوئی-----

"کیوں؟ کیوں کیا تم نے ایسا؟"

حائفہ سکندر تمہیں معاف نہیں کرے گی پھر وہ مسکرا دی کڑے ضبط کے ساتھ اور ساتھ موجود ٹرے سے تیسرا گلاس اٹھا کر پی لیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ویٹر اسے بتانا چاہتا تھا کہ یہ اس کے لیے نہیں ہے یہ تو وہاں کی بگڑی عوام کے لیے تھا تھا ان کے لیے جن کے لیے بہزاد شاہ نے جال بچھایا تھا لیکن وہ کہاں اپنے ہوش و حواس میں تھی۔

اس نے پھولوں کا گلدستہ اٹھایا اور قدم قدم چلتی اس شخص کے قریب جانے لگی ایک آخری بار۔

URDU NOVEL BANK

بہزاد شاہ نے مٹھیاں بھینچی اُسے سامنے دیکھتے-----وہ وہاں کیسے آئی تھی وہ نہیں جانتا تھا لیکن اس کی دماغ کی شریانیں خطرناک حد تک پھول گئیں تھیں۔

وہ اس وقت گلابی لہنگے میں موجود بالوں کو کرل کیے ہلکا میک اپ کیے سج سج کر مسکراتی اسی کی طرف چلتی آ رہی تھی۔

بنا حجاب کے! ہاں حجاب نہیں تھا آج پہلی بار حائفہ سکندر کے سر پر-- یہی دیکھتے اس کی دماغ کی رگیں تنی۔

بہزاد شاہ کے ساتھ اس وقت جو لڑکی موجود تھی وہ اس وقت کے مشہور سیاست دان کی اکلوتی بیٹی تھی تو اس نے اپنی برابری کی لڑکی ڈھونڈ لی تھی خود کے لیے۔

حائفہ سکندر تو عام تھی، بے حد عام ایک عام سکول کے استاد کی بیٹی۔

"حافی کو گاڑی میں پہنچاؤ!"

بہزاد نے سفیر شاہ کو میسج کیا فوراً لیکن وہ اس کے قریب آگئی تھی۔

وہ اس کے پاس آئی آنکھوں میں سرخ ڈورے تھے اگر اس وقت کوئی حائفہ سکندر کو موقع دیتا تو وہ اتنا چیختی اور اتنے آنسو بہا دیتی کہ دنیا ترس کھاتی اس پر لیکن وہ

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

بہادر بنی رہی ۔۔۔ محبت کے دعوے کرنے والا وہ شخص نکاح میں کسی اور کو لے چکا تھا، مستقبل میں شاید سب ٹھیک ہو جاتا لیکن حائفہ سکندر کے دل میں ہمیشہ کسک رہ جاتی کہ بہزاد شاہ نے اس سے پہلے کسی اور کو وہ درجہ دے دیا تھا جس کا عہد اس کے ساتھ کیا گیا تھا۔

جب مسیحا دھوکا دیتے ہیں تو گھاؤ دل پر لگتے ہیں ایسے زخم جو صرف اسی شخص کی مسیحائی مٹا سکتی ہے۔

اس شخص نے جیسے توڑا تھا اسے وہ اس کا جواب اسے ویسے ہی توڑ کر دینا چاہتی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"نکاح مبارک!"

اس نے پھول آگے کیے نگاہیں اس عام سی لڑکی پر تھی جس کی مسکراہٹ کم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی جس کی آنکھوں کی چمک چیخ چیخ کر بتا رہی تھی کہ اس نے اس سلطنت کے بادشاہ کو تسخیر کر لیا ہے۔

"یہ تمہاری دوست ہے بہزاد؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اس لڑکی نے ادا سے پوچھا جس نے سرخ لہنگا پہنا تھا جبکے پیٹ کی جگہ سے بلاؤذ کافی اونچا تھا شاید امیروں کے ہاں ایسے کرنا عزت کی بات سمجھا جاتا ہے۔

ساتھ کھڑے شخص کو دیکھ کر اسے یہ ہضم کرنا مشکل لگا لیکن اس نے نکاح کر کے اس دنیا کی ہر ناممکنات کو ممکن بنا دیا تھا۔

حائفہ کی نگاہیں اس شخص کی طرف اٹھی جو بھینچے ہونٹوں کے ساتھ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

جیسے ابھی تنہائی میسر آئے تو وہ اُسے سزا دے اس کے یہاں آنے کی۔

سفیر شاہ دور کھڑا اپنے بھائی کی بند مٹھیوں اور ماتھے پر انگنت بلوں کو دیکھتا اس لڑکی پر ترس کھا گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"دوست نہیں ہوں میں ان کی!"

" بلکہ میں ان کی کچھ نہیں لگتی ایک عام جرنلسٹ ہوں بس انہوں نے بلایا تو میں خود کو روک نہیں پائی آخر ہر چینل بہزاد شاہ کی شادی کی خبر کو سب سے پہلے لائیو اور چھاپنا چاہے گا!"

URDU NOVEL BANK

وہ ٹھنڈے لہجے میں مصنوئی چمک رکھتی بولی۔

"ویسے کافی اچھی لگ رہی ہو!"

"بہزاد شاہ کی چوائس کو ماننا پڑے گا اپنی ٹکر کے لوگ ڈھونڈتے ہیں یہ" وہ ایک اور وار اس پر کر گئی۔

بہزاد شاہ کو وہ خود سے زیادہ جانتی تھی۔۔۔جانتی تھی کہ وہ اس وقت اسے آنکھوں سے اس منظر سے ہٹنے کا کہہ رہا ہے، اسے ڈرا رہا ہے وارن کر رہا ہے کہ حائفہ بہزاد شاہ جاؤ!

لیکن اب اُسے کہاں فرق پڑتا تھا کہ بہزاد شاہ کیا چاہتا اور کیا کہتا ہے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"مجھے پتا ہے خیر تعریف کا شکریہ!"

وہ لڑکی بولی تو حائفہ نے تمسخر اڑاتی نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"وِش یو آ ہیپی لائف آہیڈ!"

وہ بولی اور ہاتھ آگے کیا تو لڑکی نے تھام لیا وہ بہزاد کو دیکھنے لگی۔

URDU NOVEL BANK

"شاہ صاحب بُرا مت منائیے گا ہم مڈل کلاس لوگ "غیر مردوں اور انجان لوگوں" سے ہاتھ نہیں ملایا کرتے۔"

وہ کہتی اس کے دھواں دھواں ہوتے چہرے کو نظرانداز کرتی مڑی اور اسٹیج سے نیچے اتر گئی۔

حائفہ سکندر ٹوٹ گئی تھی، بکھر گئی تھی۔۔۔۔کاش سائنس مزید ترقی کرتی اور لوگوں کے دل میں اٹھتے درد کی پیمائش کر سکتی۔۔۔۔۔دل میں اٹھتے درد کو کوئی محسوس نہیں کر سکتا کوئی اس کی پیمائش نہیں کر سکتا۔

سچ میں وہ مڈل کلاس سے تعلق رکھنے والی عام لڑکی تھی!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ادا جعفری نے ہنکارا بھرا لیکن بہزاد شاہ نے سفیر شاہ کو سلگتی نگاہوں سے گھورا جو کندھے اچکا گیا۔

وہ آگے بڑھتی ایک اور گلاس اٹھا گئی تو بہزاد خود پر سے پھرے ہٹائے اسٹیج سے نیچے اتر آیا!

URDU NOVEL BANK

"سفی یہ مجھے نظر نہ آئے یہاں اسے گھر پہنچاؤ! اور اسے تم خود چھوڑ کر آؤ گے گھر سمجھ آرہی ہے؟"

وہ سفیر شاہ کے پاس آتا بولا۔

"بھائی وہ میرے ساتھ نہیں جائے گی!"

سفیر نے اسے رومان کے پاس کھڑے ہوتا دیکھ پوچھا۔

اس احمق لڑکی کو بخار تھا اور وہ تین ڈرنکس پی چکی ہے۔

"تو نہ کرتے نکاح!" سفیر شاہ جلے لہجے میں بولا۔

"سفیر شاہ اسوقت اگر نہیں چاہتے ہو کہ میں اس کے ساتھ تمہیں بھی جلا کر بھسم کر دوں تو وہ کرو جو میں کہہ رہا ہوں۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے سامنے دیکھا جہاں رومان نے اس کے کندھے کو تھاما تھا اسے گرنے سے بچانے کے لیے۔

اور بہزاد شاہ کی برداشت بس یہیں تک تھی وہ آگے بڑھتا کہ سفیر شاہ نے اسے روکا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"میں دیکھتا ہوں آپ واپس جائیں اس وقت سارے کیمراز آپ پر ہیں۔

"میں مجبور نہ ہوتا تو اس لڑکی کو اپنے ہاتھوں سے ختم کر دیتا!"

وہ بولا اور واپس اسٹیج پر چلا گیا لیکن نگاہیں اب بھی اسی پر اٹکی تھی۔

اس نے سائیڈ پر ہوتے سامنے موجود رومان غازی کا نمبر ملایا جس نے حیرت سے اسے مڑ کر دیکھا اور پھر کال اٹھائی۔

"اس کے کندھے سے بازو اٹھا لو رومان غازی۔۔۔۔اسے ہاتھ لگایا یا تمہاری انگلیاں اس کے چہرے پر اس کے آنسو صاف کرنے کے لیے بڑھی تو جڑ سے اکھاڑ دوں گا بازو سالے!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ اتنی وحشت سے دھاڑا کہ رومان نے فوراً اپنا بازو حائفہ سکندر سے دور کیا جیسے کرنٹ لگا ہو۔

بہزاد شاہ اس کی پشت کو دیکھتا رہا جب تک وہ چلی نہ گئی۔

"میں چھوڑ دوں گا اسے!" سفیر شاہ نے سنجیدگی سے رومان سے کہا۔

"میں اُسی طرف۔۔۔۔۔"

URDU NOVEL BANK

"نکلو فوراً!"

بہزاد شاہ سے منسلک چیزوں پر نظر رکھو گے تو مارے جاؤ گے! وہ سرد سے لہجے میں بولا تو رومان غازی پیچھے ہٹ گیا۔

سفیر شاہ نے بہزاد کی چادر حائفہ سکندر کے گرد اوڑھی اور اسے گاڑی میں بٹھاتے گھوم کر دوسری طرف آ کر بیٹھا۔

"آپ کی امانت میرے پاس ہے!" وہ میسج سینڈ کر کے پُرسکون ہو گیا۔

"اممم! گھر ہی چھوڑو گے نا! تم دونوں بھائی دھوکے باز ہو! کسی کو تم پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ چکراتے سر کے ساتھ بولی۔

نشہ زیادہ نہ تھا! وہ کچھ دیر میں ہوش و حواس میں ہوتی۔

"خاموش رہیں!۔۔"

"کیوں؟ کیوں خاموش رہوں میں! یہ رعب تم بھائی کہیں اور دِکھانا۔۔۔ویسے ایک بات بتاؤ؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سفیر شاہ نے اس لڑکی کو دیکھا کیا حال ہو گیا تھا اس لڑکی کا۔۔۔۔اس سے ثابت ہوتا تھا کہ بہزاد شاہ اس لڑکی کے لیے کیا معنی رکھتا ہے جو آج وہ سب برداشت نہ کر پائی تھی۔

سفیر شاہ نے دیکھا آج اس نے حجاب بھی نہیں کیا تھا اسے ترس آیا نجانے بھائی تمہارے ساتھ کیا کریں وہ سوچ کر رہ گیا۔

اپنے بھائی کے غصے اور خوف سے تو وہ خود خائف تھا۔

"کیا تم بھی کسی مڈل کلاس لڑکی سے محبت کا ڈھونگ کرتے شادی کسی امیر خاندان کی لڑکی سے کر لو گے؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ بولی تو سفیر شاہ کے زہن میں اس کا عکس گھوما وہ گہرا سانس بھر گیا۔

"بھائی کیا میں اسے ہاتھ لگا سکتا ہوں؟"

اس نے کال کرتے اسپیکر پر ڈالا مخالف سمت کھانا کھل چکا تھا اس لیے بہزاد اسٹیج سے اتر گیا تھا۔

"کیا بکواس ہے؟ ہوش میں ہو؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"مممم! تمہارا بھائی کبھی بھی خوش نہیں رہے گا اور اسے بتا دینا کہ حائفہ سکندر اس سے کتنی نفرت کرے گی اب سے اس سے اچھا تو رومان----"

"اجازت ہے تمہیں شاہ!"

بہزاد نے کہتے کال کاٹ دی وہ ضبط کے کن مراحل پر تھا سفیر شاہ جان گیا نہیں تو سامنے موجود لڑکی کو ہاتھ لگانا تو دور کوئی دیکھ بھی نہیں سکتا تھا۔

اس نے جھکتے اس لڑکی کی مخصوص رگ دبائی تو وہ بیہوش ہو گئی۔

اس نے گھر پہنچتے سکندر صاحب کو فون کیا تھا۔

جنہوں نے بنا کچھ کہے حائفہ کو تھام لیا تھا پھر اسے اندر لے گئے جبکہ سفیر واپس جا چکا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ
www.urdunovelbank.com

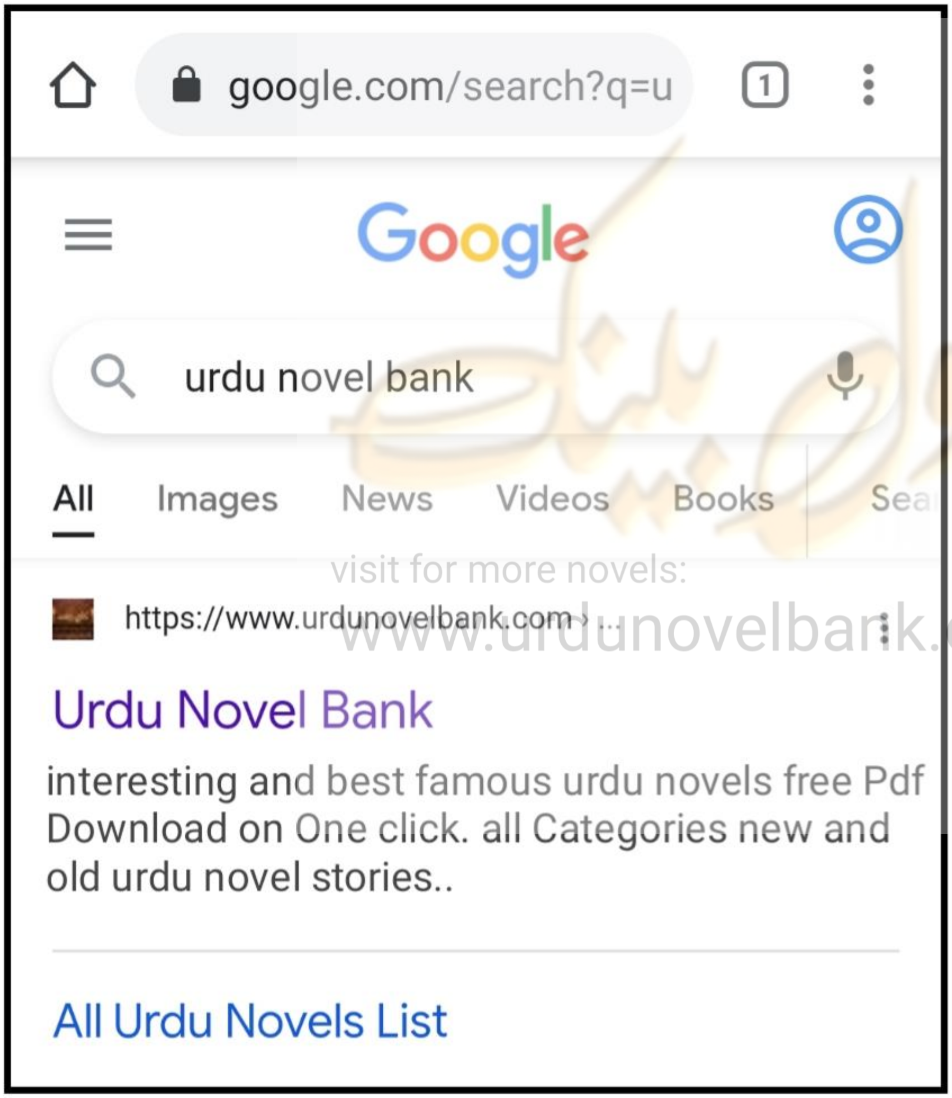

Urdu Novel Bank website
جہاں ملے آپ کو نئے
اور اچھے معیاری ناول
تمام کیٹگری میں۔۔۔
گوگل پر ٹائپ کریں
Urdu Novel Bank
اور ویب سائٹ سے
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں
مکمل ناول مفت میں

URDU NOVEL BANK

سفیر واپس آ گیا تھا اب اسے ماہا کو یہاں سے لے جانا تھا۔

"میرے گھر سے زیادہ کوئی سیو جگہ نہیں ہے سفیر!" حازب نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا جو پریشانی سے یہاں وہاں چکر کاٹ رہا تھا۔

حازب نے سنا تھا کہ بہزاد نے سفیر شاہ کو اُس کی بیوی کو یہاں سے لے جانے کے لیے کہا تھا۔

"تمہارے گھر کیسے-----؟؟"

"کیوں نہیں؟ امی ہیں نا---اور میرے گھر کا پتہ کہیں بھی نہیں دیا گیا---ہر طرف کیمراز ہیں اور وہ سوسائٹی محفوظ ہے۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ٹھیک ہے!"

سفیر شاہ مان گیا کیونکہ اسے نا صرف ماہا کو یہاں سے نکالنا تھا بلکہ اشعر فیض سے دور رکھنا تھا جو پاگلوں کی طرح اُس فون کال کے بعد اس کی لوکیشن ٹریس کرتا اس کے باہر نکلنے کے انتظار میں تھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

میں اڈریس بھیجتا ہوں! امی کو بھی بتا دیتا ہوں۔

"ٹھیک ہے! لیکن میرے گارڈز وہاں موجود رہے گیں۔"

"سفیر۔۔۔۔!!"حازب مرزا نے کچھ کہنا چاہا۔

"اپنی بیوی کے ساتھ میں تمہاری امی کی بھی حفاظت۔۔۔۔"

"وہ سیو ہیں، یقین کرو!"

"نو مور آرگیومنٹس حازب! اڈریس بھیج دو!" سفیر کہہ کر جا چکا تھا۔

حازب نے سب سکینہ بیگم کو بتا دیا تھا۔

"اپنا سامان سمیٹو ماہا!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ تیزی سے کمرے میں آتا بولا۔

جو پہلے ہی بے حد پریشان تھی بہزاد کے نکاح کا سُن کر! حائفہ بھی فون نہیں اٹھا رہی تھی۔

اور سفیر شاہ نے اسے باہر نہیں نکلنے دیا تھا اور اب اچانک!

کیوں؟

URDU NOVEL BANK

"جلدی کرو! مہمان آنے سے پہلے تمہیں نکلنا ہے یہاں سے!"

"لیکن کیوں؟ میں نہیں جاؤں گی!" ماہا روتے بولی تھی اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا رہا۔

سفیر شاہ نے اسے روتے دیکھ خود بیگ تیار کیا تھا اس کا۔

"کھانا کھایا تھا؟"

"مجھے نہیں جانا شاہ پلیز!"

"ماہا بحث نہیں کرو! مجھے بتاؤ کھانا کھایا تھا؟ بھوک لگی ہے؟" وہ اس کے پاس آتا بولا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ماہا نے اس کے سینے پر سر رکھتے ہچکیوں سے رونا شروع کیا۔

"شاہ آپ مجھے چھوڑ رہے ہیں نا؟"

"پاگل ہو گئی ہو؟" سفیر شاہ سمجھ سکتا تھا اُسے اس لیے نرمی سے اس کے بالوں پر لب رکھے۔

"چلو؟"

URDU NOVEL BANK

"وعدہ کریں آپ بہزاد بھائی کی طرح کسی اور سے------"

ہچکی بندھ گئی تو وہ اپنا جملہ مکمل نہ کر پائی۔

"ماہا سفیر شاہ یہ بات جان لو کہ سفیر شاہ نے جیسے بھی حالات میں تمہیں قبول کیا ہو تمہارے علاؤہ اب اس مقام پر کوئی نہیں پہنچ سکتا!"

سفیر شاہ نے کہتے اس کا ہاتھ اپنے دل کے مقام پر رکھا۔

تو وہ روتے ہوئے مسکرا دی۔

سفیر شاہ نے اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھامتے اس کے گالوں پر بوسے دیے۔

"بہزاد بھائی-----حائفہ----"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بھائی سنبھال لیں گے!"

"ہم کہاں جا رہے ہیں؟"

"ہم نہیں بس تم------! چلو!" سفیر شاہ اسے لیتا نکل گیا تھا حازب مرزا کے بتائے اڈریس پر۔

اس اڈریس کے سامنے گاڑی روکتے اس نے ماہا کو دیکھا جو اب بھی رو رہی تھی۔

URDU NOVEL BANK

"کیا میری جان کو خطرہ ہے؟؟" وہ خوفزدہ تھی۔

"میرے ہوتے ہوئے ایسا ہو سکتا ہے؟" سفیر شاہ نے اسے کھینچتے اپنی طرف جھکاتے استفسار کیا۔

اُسے یوں خوفزدہ نہیں چھوڑ سکتا تھا وہ۔

پہلے ہی چار مہینے اس سے دور۔۔۔اس نے بےچینی میں گزارے تھے! کہ دل اس لڑکی کی محبت پر ایمان لے آیا تھا۔

اور جو "سکون" ہوا کرتے ہیں ان کے بغیر تو دل کارآمد ہی نہیں رہتا۔

سفیر شاہ نے اس کے بال کان کے پیچھے اڑسے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یہاں سے باہر نہیں نکلنا! کسی صورت نہیں! یہاں میرے ساتھ آئی ہو اور میرے ساتھ ہی واپس جاؤ گی سمجھ رہی ہو؟"

ماہا نے تیزی سے سر ہلایا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"آپ جلدی آ جائیں گے نا سفیر! آپ کے بغیر میں نے چار مہینے بے حد مشکل سے گزارے ہیں۔۔۔آپ نے کہا تھا نا مجھے آپ سے محبت ہے اور میں نے آپ کی بات کی نفی کی تھی" وہ اسے دیکھتی بول رہی تھی۔

"میں نے آپ سے محبت کی ہے سفیر، میں نے اپنی زندگی میں واحد مرد سے محبت کی ہے اور خود سے زیادہ کی ہے، یہ سب میرے اختیار میں نہیں رہا اب کہ احساسات اب بڑھتے جا رہے ہیں۔'

وہ بولتی جا رہی تھی اور سفیر شاہ دم سادھے اسے سن رہا تھا۔

پھر مسکرا دیا!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ لڑکی واقع لفظ "سکون" پر پورا اتری تھی۔

"تمہارا نام بدل کر سکون رکھ دوں؟" سفیر نے پیار سے اس کے چہرے کو دیکھتے کہا تو وہ سرخ پڑی۔

"کب آئیں گے؟"

"جلد ہی!"

URDU NOVEL BANK

سفیر نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا تو ماہا نے آنکھیں بند کرتے اس بوسے ہی ٹھنڈک کو دل میں اترتا محسوس کیا۔

پھر سفیر شاہ اسے سکینہ بیگم کے حوالے کر چکا تھا۔

"گارڈز موجود ہیں باہر آنٹی! یہ کہیں باہر نہیں جائے گی! کسی بھی صورت نہیں، کسی بھی۔"

وہ اپنی بات پر زور دیتا بولا تو وہ سر ہلا گئیں۔

پھر وہ جا چکا تھا۔

سکینہ بیگم اسے اندر لے گئیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سفیر واپس آگیا اور باقی کے معملات سنبھالے۔

بہزاد نے سب وقت سے پہلے بند کروایا تھا۔

"بہزاد کاش تم رخصتی بھی ساتھ ہی کروا لیتے!"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ فیروز جعفری اور اس کے مہمانوں کو الوداع کرنے آیا تھا جب ادا جعفری اس کے ساتھ چپکتی بے شرمی سے بولی تو سب ہنس دیے۔

"جلد اس کا بھی انتظام کروں گا!"

وہ سنجیدگی سے بولا اور سب کو روانہ کرتا سب سمیٹتا گھر کے لیے نکلا۔

رات کے تین بج گئے تھے۔

"بھائی کیا آپ کو یقین ہے کہ یہ سب کام کرے گا؟"

"بالکل!"

ٹھیک ہے!

"آگے کیا کرنا ہے اب؟"

"بتاؤں گا ابھی سو جاؤ جا کر تھک گئے ہو!" وہ تیزی سے لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلاتا بولا۔

"حافی بہت غصہ تھی۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"حائفہ۔۔۔ حائفہ بہزاد شاہ نام ہے اس کا سفیر شاہ اور یہ میں آخری بار بتا رہا ہوں تمہیں۔"

"اوکے اوکے کُول!"

سفیر شاہ نے ہاتھ ہوا میں اٹھائے اور تیزی سے اس کے بیڈ سے اترا۔

وہ دو بھائی تھے ان کا پیشہ کیا تھا لوگ نہیں جانتے تھے لوگوں کے سامنے وہ مشہور ڈیزائیزڈ تھے جو اس وقت سب سے زیادہ ڈیمانڈ میں تھے جس کی مخفی کہانی کیا تھی کوئی نہیں جانتا تھا۔

اس کے بعد بہزاد شاہ نے اپنے آپ کو سیاست میں متعارف کروایا تھا اور پھر بس وہ دن رات ترقی کرتا چلا گیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ کس مقصد سے آیا تھا کیا چاہتا تھا کوئی کچھ نہیں جانتا تھا وہ کسی عہدے پر فائز نہیں تھا لیکن پھر بھی کافی شہرت رہی تھی اس کے اتنے اثرو رسوخ تھے کہ سیاست کے ہر عہدے کے لوگوں کو جانتا تھا وہ اور سب سے ملتا تھا لیکن وہ خود کسی عہدے پر نہیں تھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"اشعر فیض کی کوئی خبر؟" بہزاد نے سر اٹھائے بغیر پوچھا۔

"نہیں اس کو ابھی معلوم نہیں ہوا لیکن جلد ہو جائے گا۔"

"ٹھیک ہے سو جاؤ!"

بھائی؟

"بولو شاہ؟" بہزاد نے سر اٹھاتے محبت سے پوچھا۔

"حافی سے آپ محبتتتت-------" وہ شرارت سے بولا۔

سفیییی!

بہزاد شاہ دھاڑا تو سفیر شاہ فوراً اس کا کمرہ چھوڑتا دروازہ بند کرتا تیزی سے اپنے

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کمرے میں چلا گیا۔

کیونکہ بہزاد شاہ اس وقت کتنا پریشان تھا اس سے بہتر کوئی نہیں جانتا تھا۔

جبکہ بہزاد شاہ پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

"کیا خبر ہے؟"

URDU NOVEL BANK

"سر آپ کے نکاح کی تصاویر وائرل ہو گئی ہیں صبح آپ کے انٹرویو کے لیے جرنلسٹس آنا چاہتے ہیں۔"

"ٹھیک ہے کل دس بجے!" وہ کہتا کال کاٹ گیا اور اٹھ کر باہر نکل گیا۔

حائقہ نے ہوش میں آتے سامنے سکندر صاحب کو دیکھا تو وہ ہچکیوں سے رو دی۔

وہ اسے ساتھ لگاتے اس کے کمرے میں لے گئے۔

کیوں گئیں تھی آپ حائقہ؟ مجھ سے پوچھے بغیر؟ بتائے بغیر؟ وہ سخت ناراض تھے اس سے!

بہزاد اُنہیں بتا چکا تھا سب۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

مجھے نہیں جانا چاہیے تھا نا؟ وہ ہچکیوں کے درمیان بولی۔

بالکل نہیں!

صحیح کہہ رہے ہیں آپ بابا! مجھے نہیں جانا چاہیے تھا! میرے دل میں اس سے زیادہ درد کبھی نہیں جاگا۔

وہ بولی تو سکندر صاحب کا دل چیر گئی۔

URDU NOVEL BANK

کہ انہوں نے حائفہ سکندر کو کبھی سرد و گرم تک لگنے نہ دیا تھا اور آج وہ سسکیوں سے رو رہی تھی۔

مجھے بہت درد ہے بابا جان! کہاں میں نہیں جانتی۔

کیا کسی کے پیچھے کوئی مر سکتا ہے بابا جان؟ مجھے لگتا ہے میرا دل در سے پھٹ جائے گا اور میں مر جاؤں گی۔۔۔۔

سکندر صاحب کے دل کی دھڑکنیں تھم گئی۔

میری جان، میری گڑیا! یہاں دیکھو! وہ پل میں فیصلہ کر گئے۔۔۔۔۔۔۔۔کسی بھی چیز سے بڑھ کر انہیں اپنی بیٹی کی جان تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

میں بہزاد سے بات۔۔۔۔

اب کوئی بات نہیں ہو گی بابا جان! وہ نکاح کر چکے ہیں؟ انہوں نے میرا مقام کسی اور سے بانٹ لیا ہے۔

نہیں! وہ آپ سے محبت کرتا ہے!

یہ جھوٹ ہے!

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سب سچ ہے! حالات ایسے ہیں کہ اسے یہ قدم اٹھانا پڑا! یہ بات جان لیں کہ بہزدا کی اکلوتی بیوی ہیں آپ اور رہیں گی اس سے آگے میں مزید کچھ نہیں سنوں گا! وہ آغاز میں نرمی سے اور پھر سختی سے بولے۔

حایفہ سمجھ نہ پائی تھی ان ہی بات کا مضموم! لیکن اس کے دماغ پر یہ بات چپک گئی تھی کہ بہزاد شاہ کی اکلوتی بیوی تھی وہ۔۔۔۔اور ایسا اُسے اس کے باپ نے کہا تھا جو جھوٹ نہیں بولتے تھے۔

لیکن دل نے خاموشی سادھ لی تھی۔۔۔۔وہ اپنا معاملہ رب کے سپرد کر چکی تھی۔

چلیں سو جائیں! سکندر صاحب نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے اسے اس کی جگہ پر لٹایا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

آپ چاہتی ہیں کہ میں بھی رو دوں؟ وہ بولے تو وہ تڑپ گئی۔

نہیں بابا جان!

بس پھر میں اب آپ کو روتے ہوئے نا دیکھو! بہزاد شاہ سب ٹھیک کر دے گا اور یہ آپ کے بابا کہہ رہے ہیں! کسی اور پر نہیں اپنے باپ پر یقین رکھیں!

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ مضبوط لہجے میں بولے تو حائفہ نے گہرا سانس بھرا۔

گڈ نائٹ! وہ اسے پر آیات پڑھ کر پھونکتے چلے گئے۔

وہ اندر داخل ہوا تو کمرے میں اندھیرا تھا لیکن کھڑکی سے آتی روشنی سے مخالف کا وجود بستر میں معلوم ہوتا تھا۔

وہ قریب آیا تو جسم ساکت ہوا، دل کی دنیا جیسے پل میں ویران ہوئی تھی۔

حائفہ سکندر کا وجود سسکیوں سے کانپ رہا تھا، وہ تکیے میں منہ دبائے بے بسی کی آخری حد پر تھی۔

بہزاد شاہ کو لگا کسی نے اس کے دل کے بے شمار ٹکڑے کیے ہوں وہ فوراً آگے بڑھا وہ بیوی تھی اس کی، اس کا سب کچھ۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اور "سب کچھ" کا مطلب کہاں عام ہوتا ہے۔

اسے ہاتھ لگا کر رُخ سیدھا کیا تو ہونٹ بھینچ لیے اس کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا آنکھیں خطرناک حد تک سوجی تھی اور سرخ تھیں۔

بہزاد شاہ نے آنکھیں بند کر کے کھولیں اور جھٹکے سے اسے اٹھا کر بٹھایا۔

URDU NOVEL BANK

حائفہ نے نگاہیں اٹھا کر اس شخص کو دیکھا جسے کم از کم وہ اس وقت وہ اپنے سامنے نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔

"ہاتھ چھوڑو!" حائفہ نے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی ناکام سے کوشش کی۔

"اور اٹھو! نکلو یہاں سے!" وہ دھاڑی تھی۔

"تمیز بھول گئی ہیں حائفہ بہزاد شاہ؟ یا میں یہ یاد دلاؤں کہ میں کون ہوں؟"

"میرے نام کے آگے اپنا نام آج لگایا ہے دوبارہ مت لگائیے گا" وہ انگلی اٹھاتی اسے تنبیہ کرتی بولی۔

"اپنی منکوحہ کو اپنے نام سے ہی بلاؤں گا اور یہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے، مر گیا ہوں میں؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"نہیں! آپ کے مرنے پر شاید صبر آ جاتا مجھے لیکن جو آج آپ نے کیا ہے اس پر کبھی صبر نہیں آئے گا مجھے اور یہ جس حق سے آپ اس وقت میرے سامنے موجود ہیں نا نہ وہ حق میں بہت جلد-----"

بہزاد شاہ نے جھکتے اس کے الفاظ چُن لیے تھے۔

URDU NOVEL BANK

"ڈونٹ یو ڈئیر حائفہ بہزاد شاہ، ڈونٹ!!!"

پیچھے ہٹتے وہ سرد انداز میں بولا۔

حائفہ اپنی بے بسی پر اونچی آواز میں رونے لگی تو بہزاد شاہ نے اسے سینے سے لگانا چاہا جو وہ فوراً دور ہوئی تھی جیسے کرنٹ لگا ہو۔

"مجھے سختی پر مجبور نہیں کریں حافی!"

جائیں یہاں سے! وہ اپنے گال بے دردی سے رگڑتے بولی تھی۔

"سو جائیں اور اب جانے کا مت کہیے گا یہ آپ بھی جانتی ہیں کہ مجھے یہاں سے بھیج نہیں پائیں گی میری مرضی کے بغیر!" وہ یک دم اس کا بہزاد شاہ بن گیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تم نے مجھے دھوکا دیا ہے!"

وہ اپنا سر تکیے پر رکھتی ازیت کی آخری حد پر تھی جبکہ وہ اپنے لیے اس کا لب و لہجہ سنتے ہی انگاروں پر لوٹ رہا تھا۔

"ایک آنسو بھی نا نکلے اب۔۔۔۔یہ جو آپ نے اپنا حال کیا ہے نا اس کا بدلہ تو سود سمیت لوں گا میں۔۔۔۔"

وہ اس کے بالوں میں ہاتھ چلاتا اس کے ساتھ نیم دراز سا ہوا۔

"آپ پلیززززز جائیں! اس دنیا میں اس وقت آپ وہ واحد شخص ہیں جو مجھے اپنے سامنے نہیں چاہیے۔"

اور بہزاد شاہ اپنا ضبط آزما رہا تھا نہیں تو دماغ کی پھولتی رگیں اس بات کا واضح ثبوت تھیں کہ اس کی صبر کی حدود ٹوٹ گئی ہیں۔

"حجاب کیوں اُترا تھا آج؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ جتنے سرد سے لہجے میں بولا حائفہ سب بھولتی اس کی وحشت سے کانپ گئی۔

"میں۔۔۔۔۔۔"

"جو پوچھا ہے وہ بتائیں! اتنی خوشی تھی میری دوسری شادی کی کہ سر سے حجاب تک اتر گیا۔۔۔وہاں کتنے مردوں نے آپ کے بال دیکھیں ہیں آپ کو اندازہ ہے حافی؟"

URDU NOVEL BANK

"میں نے جو کیا اس کا میں جوابدہ ہوں وقت آنے پر سب بتا دوں گا اور سب ٹھیک کر دوں گا لیکن جو آپ نے آج کیا ہے وہ آپ زندگی بھر ٹھیک نہیں کر پائیں گی" وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

حائقہ نے سوجی ہوئی آنکھوں سے اسے دیکھا۔

"اپنے رب سے معافی مانگیں حافی!"

وہ اس کی طرف آتا اس پر جھکتا اس کے کندھے پر سلگتے رب رکھ گیا۔

"اور اگر اب دوبارہ روئیں تو سفی آ کر آپ کو لے جائے گا اور اس کے بعد آپ جانتی ہیں میں نرمی سے تو ہرگز پیش نہیں آؤں گا۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بہزاد شاہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا بولا۔

"اور اگلی بار میں مر بھی جاؤں نا تب بھی یہ حجاب نہ اترے سر سے!"

وہ کہتا جس راستے سے آیا تھا وہیں چلا گیا۔

ماہا کو وہ اچھے سے ملیں تھیں۔

URDU NOVEL BANK

"امی،، امی؟"

فری کی آواز گونجنے لگی تھی پورے گھر میں۔۔۔۔آواز بھی کیا چیخیں تھیں وہ۔

"آپ کی بیٹی بھی ہے؟" ماہا نے حیرت سے استسفار کیا کیونکہ کسی نے ایسا زکر نہیں کیا تھا۔

سفیر نے اسے صرف سکینہ بیگم کا بتایا تھا۔

"ہے ایک جھلی سی!" وہ تیزی سے اس کے کمرے میں پہنچیں۔

جہاں وہ بیڈ پر یہاں سے وہاں کود رہی تھی۔

"کیا ہو گیا ہے فری؟$"

"امی چوہا ہے یہاں!" وہ یہاں سے وہاں گھومتی بول رہی تھی۔

"نہیں ہے کوئی چوہا!" انھوں نے اسے تسلی دی۔

جبکہ ماہا تو اسے دیکھ کر رہ گئی۔۔۔۔وہ ماہا کو اپنی عمر سے چھوٹی ہی لگی! بے حد خوبصورت! سفید بھرے گلابی گال، گلابی ہونٹ، بڑی مقناطیسی آنکھیں اور خوبصورت ملائم بال!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ اسے سکینہ بیگم جیسی ہرگز نہ لگی لیکن وہ سر جھٹک گئی۔

اور اس کی حرکتوں میں مسکرا دی۔

"دیکھو مہمان آئے ہیں اور تم کیسی حرکتیں کر رہی ہو گڑیا!"

وہ بولی تو اس نے بال ہٹاتے سامنے دیکھا جہاں کوئی خوبصورت سی لڑکی اسے دیکھتے مسکرا رہی تھی۔

وہ گڑبڑا گئی اور خفیف سے ہوتی چوہے کو بھولتی بیڈ سے اتری۔

"ا مممم ! میں معافی چاہتی ہوں!" وہ بولی تو ماہا کُھل کر مسکرائی۔

وہ خوبصورت ہونے کے ساتھ خوش گفتار بھی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسے وہ کسی کے جیسے لگی تھی لیکن کس کے جیسی وہ دماغ پر زور دیتے بغیر اس کی باتوں میں کھو گئی۔

"امی یہ کون ہیں؟"

"حازب کے دوست کی بیوی!"

"اووو!"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"اسلام علیکم!" فری نے بالوں کا میسی جوڑا بنایا اور جھٹ سے ہاتھ آگے بڑھایا۔

"وعلیکم السلام!" ماہا نے مسکراتے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"تم بہت خوبصورت ہو!" ماہا نے کہا۔

"میں بھی آپ کو یہی کہوں گی!" وہ بولی تو دونوں ہنس دی۔

"چلو آجاؤ! کھانا کھائیں!" سکینہ بیگم بولی تو وہ دونوں باہر نکل گئیں۔

کھانے کے بعد بھی وہ دونوں ساتھ بیٹھیں باتیں کر رہی تھیں۔

"اممم کیا آپ کی کوئی دوست ہے؟" فری نے کچھ سوچتے استفسار کیا۔

"کیوں؟"

"بتائیں تو!"

ہاں؟

"کتنی؟؟؟"

"ویسے تو کالج میں بھی ہے لیکن بہترین دوست ایک ہی ہے!"

"اچھا کیا نام ہے اس کا؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"حائفہ!"

واؤ!

"تو آپ اسے چھوڑ دیں!" وہ کچھ لمحوں بعد بولی تو ماہا نے چونک کر اسے دیکھا۔

"کیوں؟"

"کیونکہ اب سے میں آپ کی بہترین دوست ہوں نا!" فری بے حد پُرجوش تھی اسے سامنے دیکھ کر اس کی زندگی کی پہلی دوستی۔۔

"ہاں تم بھی ہو!"

"نہیں بس میں بننا چاہتی ہوں!" وہ ناراضگی سے بولی!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ماہا اس کی ایک ہی دن بلکہ کچھ ہی گھنٹوں میں خود سے اٹیچمنٹ اور پوسیسونیس دیکھتے حیران تھی۔

"تو ایسا کریں گے حائفہ کی دوستی تمہارے ساتھ کروا دیں گے پھر ہم تینوں دوستیں بن جائیں گی۔"

"کیا سچ میں؟"

URDU NOVEL BANK

"بالکل!"

"ٹھیک ہے! چلیں میں آپ کو گھر دِکھاؤں!"

وہ اسے گھر دکھاتی حازب کے کمرے کے سامنے رُکی۔

"یہ حازب کا کمرہ ہے!"

ماہا نے نوٹ کیا تھا کہ وہ اندر نہیں گئی تھی باقی کمروں کی طرح۔

"اندر سے نہیں دکھاؤ گی!"

اننن ہوں! صاف انکار کیا گیا تو ماہا متجسس ہوئی۔

"کیوں؟"

"کیونکہ یہ حازب مرزا دا کھڑوس کا کمرہ ہے مجھے جانے کی اجازت نہیں۔"

"اووو! ایسا کیوں؟"

"پتا نہیں! لیکن ایک دن تو یہ میرا ہی کمرہ ہو گا۔"

"وہ کیسے؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"ایسے میری دوست کہ میں حازب سے شادی کر لوں گی ناں!" اس نے حازب کی لگی تصویر کی طرف اشارہ کرتے کہا۔

"یہ تو تم سے بڑے لگ رہے ہیں!" ماہا نے حیرت سے اس عام سے شخص کو دیکھتے مہا۔

"تو کیا ہوا؟" وہ ناراض ہوئی تھی۔

"نہیں کچھ نہیں! بُرا نہیں مناؤ!"

"پیارے ہیں نا حازب؟ مجھے حازب بے حددد پسند ہیں! مجھے بہت پیارے لگتے ہیں وہ۔۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اور وہ شروع ہو چکی تھی حازب مرزا کی زات کے بارے میں بات کرنے۔

"جبکہ ماہا بس مسکرا رہی تھی سچے دل سے!"

اس لڑکی کی والہانہ محبت جھلک رہی تھی اس شخص کے لیے!

"آپ کے ہسبینڈ کیسے ہیں؟ یقیناً حازب سے پیارے نہیں ہوں گے!" وہ شرارت سے بولی تو ماہا مسکرا دی۔

URDU NOVEL BANK

"وہ پیارے ہیں!" وہ کہتی گلابی ہوئی تو فری اس کے گال کھینچ گئی۔

"میرے پاس ان کی تصویر میرے فون میں ہے! میں تمہیں ان کی تصویر دکھاتی ہوں! لیکن کمرے میں پڑا ہے میرا فون"

"تو چلیں! میں آج آپ کے ساتھ سوئوں گی!" وہ بولی تو ماہا مسکراتی سر ہلا گئی۔

یہاں آنے سے پہلے وہ بہت پریشان تھی لیکن فری اور سکینہ بیگم سے ملنے کے بعد ساری پریشانی جاتی رہی تھی۔

لیکن اسے ایک بات سمجھ میں نہیں آئی تھی حازب سکینہ بیگم کا بیٹا تھا وہ جانتی تھی یہ بات۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تو پھر فری-----

وہ سکینہ بیگم سے پوچھنے کا ارادہ کرتی کمرے میں آگئی جو اسے سکینہ بیگم نے ہی دیا تھا۔

ماہا نے فریش ہونے کے بعد فری کو دیکھا جو اس کے بیڈ پر پُرجوش سی بیٹھی تھی۔

URDU NOVEL BANK

"دکھائیں بھی اب!"

ماہا نے سفیر شاہ کی تصویر جو اس نے اس سفیر کی بے خبری میں اتاریں تھی وہ فری کے سامنے کیں۔

"بہت پیارے ہیں!"

"یہ تو حازب سے بھی پیارے ہیں!" فری بولی تو ماہا کھل کر مسکرا دی۔

ماہا نے فون پکڑ لیا۔

"اُمممم! کیا مجھے دوبارہ تصویر دکھائیں گی؟"

فری پریشانی سے بولی تو ماہا کو عجیب لگا لیکن فون دوبارہ اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

فری مسلسل اس تصویر کو دیکھ رہی تھی۔

"کیا ہوا؟" ماہا کو وہ عجیب لگی اور اس کا سفیر شاہ کو یوں دیکھنا بھی۔

اس نے فون لینا چاہا! کہ اس سے زیادہ وہ سفیر شاہ کی تصویر پر بھی کسی کی نگاہیں برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

URDU NOVEL BANK

فری نے ہاتھ پیچھے کر کیا۔

"فری میرا فون دو!" ماہا نے نرمی سے کہا۔

سفیر ------

"سفیر شاہ!"

ماہا کھڑی اسے دیکھ رہی تھی جس کے چہرے کے تاثرات لمحوں میں بدل رہے تھے۔

"سفیر بھائی-----"

"بھائی!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یہ میرے سفی بھائی ہیں!"

اس نے نگاہ سفیر شاہ کی بازو پر گئی جہاں وہ مخصوص نشان تھا جو بچپن میں اسی کی وجہ سے آیا تھا، دماغ پر زور ڈالنے سے اس کا سانس پھولنے لگا۔

"کیا ہوا فری؟" ماہا کے ہاتھ پاؤں پھولے اسے اس حالت میں دیکھ۔

"میرے----بھ----"

URDU NOVEL BANK

"بھائی----"

"سفی-----سفی---"

وہ گہری گہری سانس لے رہی تھی---

ماہا باہر کو بھاگی اور سکینہ بیگم کو جگایا جو تیزی سے آتی اسے گلے لگا گئی تھی۔

اسے پانی پلایا۔

"امی---سفی بھائی! یہ میرے سفی بھائی ہی ہیں نا؟" وہ مسلسل ایک ہی سوال کر رہی تھی پھولے سانس سے۔

سکینہ بیگم نے حازب کو فون کیا جو اٹھایا نہیں گیا تھا۔

لیکن تب ہی گیٹ کھُلنے کی آواز آئی تو وہ باہر نکلی۔

حازب فری----

"کیا ہوا امی۔؟؟"

"اسے سانس نہیں آرہا صحیح!" وہ بولی تو حازب بھاگتا اس تک پہنچا تھا۔

فری؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"حا۔۔۔حاززز۔۔۔۔حازبب!" اب اس کی آنکھوں سے آنسو گر رہے تھے۔

ماہا ایک سائیڈ پر پریشان سی کھڑی تھی۔

اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

"کیا وہ سفیر شاہ کی بہن تھی؟"

لیکن سفیر نے تو کہا تھا وہ مر گئی تھی اُس کی وجہ سے!

سفیر نے ڈاکٹر کو بلایا! ماہا صرف حازب مرزا کو اس کے لیے پاگل ہوتا دیکھ رہی تھی۔

"انہیں پینک اٹیک ہوا ہے دوا دے دی ہے اب انہیں صبح تک ہوش آ جائے گا، لیکن اس کے بعد انہیں ہسپتال ضرور چیک اپ کے لیے لائیں!" ڈاکٹر نے انجیکشن بھی لگا تھا جس سے وہ غنودگی میں جا چکی تھی۔

وہ باہر نکل آئے۔

---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اگلی صبح وہ تھری پیس میں نک سک سا تیار کھڑا تھا گھڑی پہنتے خو پر پرفیوم چھڑکتے چشمہ لگایا اور باہر نکل گیا۔

چھ فٹ قد، کسرتی جسم، گندمی رنگت اور پُرکشش نقوش وہ لوگوں کو مسمرائیز کر دینے والی شخصیت رکھتا تھا اور وہ اس بات سے بخوبی واقف تھا۔

وہ باہر نکلا اس کے لان میں ہی صحافی ترتیب سے بیٹھے تھے وہ اپنی جگہ پر جا کر بیٹھا۔

"اسلام علیکم بہزاد شاہ ہئیر!"

وہ بولا تو تصویریں اترنے لگی اور صحافی اپنے سوالوں کے ساتھ تیار کھڑے ہونے لگے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سب اپنے سوال باری باری پوچھ رہے تھے۔

"آخری سوال!"

بہزاد کے سیکرٹری نے کہا اور وہ اس کا جواب دیتا اٹھنے لگا۔

URDU NOVEL BANK

"میرے سوالات ابھی رہتے ہیں ابھی مسٹر بہزاد شاہ!" اس آواز پر وہ آنکھیں بند کر کے کھولتا ضبط کرتا مڑا وہ ابھی آئی تھی شاید اسی لیے وہ اسے پہلے نہیں دیکھ پایا تھا۔

ابھی رات ہی تو اسے سمجھا کر آیا تھا۔

"آپ اندر آجائیں! شفیق صاحب (چینل کے مالک) نے فون کیا تھا مجھے۔"

بہزاد نے کچھ سوچتے کہا تو حائفہ سکندر نے گھور کر اسے دیکھا اور اندر بڑھ گئی جبکہ سب جرنلسٹ اب کھانا کھانے لگے تھے جس کا انتظام بہزاد شاہ کی طرف سے نکاح کی دعوت کے طور پر کیا گیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ اندر داخل ہوئی بہزاد کے سیکرٹری نے اسے ڈائننگ روم میں بٹھایا۔

"تم نے مجھے بتایا نہیں وہ آنے والی ہے؟ پیسہ کس چیز کا دیتا ہوں میں تم لوگوں کو؟"

وہ فون پر دھاڑا۔۔۔اس نے حائفہ سکندر کے لیے اسی رات سے گارڈز رکھ دئے تھی مخفی طور پر۔

URDU NOVEL BANK

"سر سوری! ہمیں اندازہ نہیں تھا وہ پہلے آفس ہی گئیں تھیں۔"

"تم سب سے تو بعد میں حساب لیتا ہوں میں!" بہزاد غرایا اور کال کاٹ دی۔

"تم باہر انتظار کرو فخر!" وہ اندر آتا بولا تو سیکرٹری باہر نکل گیا۔

بہزاد اس کو ایک نظر دیکھتا سامنے صوفے پر ٹِک گیا۔

"سب سے پہلے نکاح کی مبارک وصول کریں مسٹر بہزاد!"

وہ بولی تو بہزاد نے اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں کوئی بھی تاثر نہ تھا۔

اسے حیرانی ہوئی کیا وہ لڑکی جس کی بات وہ آنکھوں سے سمجھ لیتا تھا وہ ایک ہی رات میں اپنے تاثرات چھپانے میں ماہر ہو گئی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"حافی کیا کر رہی ہو یہاں؟"

"حائفہ سکندر مسٹر بہزاد!" اس نے تصحیح کی۔

"خیر میرے کچھ سوالات ہے مجھے آج ہی یہ آرٹیکل پبلش کروانا ہے۔"

"پوچھیں!"

URDU NOVEL BANK

"بہزاد نے اسے اجازت دی جیسے جاننا چاہتا ہو کہ وہ کیا پوچھنا چاہتی ہے۔" حالانکہ آنکھیں سرخ تھیں اُس کی یہاں موجودگی پر۔

"آپ اس بار سیٹ کے لیے امیدوار بنیں گے؟"

"معلوم نہیں!" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا بولا۔

"عوام کے لیے کیا سوچتے ہیں آپ؟ ہماری معلومات کے مطابق آپ کوئی این جی او بنوا رہے ہیں۔"

"ایسا کچھ ہوا تو جلد منظرِ عام پر آجائے گا!" مختصر جواب۔

"آپ سیاست میں ہوتے ہوئے ایک ڈیزائننگ کمپنی چلا رہے ہیں ایسا کیوں؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میں اپنی نجی زندگی اشتہاروں میں چھاپنے کے لیے کسی سے شئیر نہیں کرتا۔"

"ٹھیک ہے! آخری سوال؟"

"جیسا کہ آپ جانتے ہیں آپ کے نکاح کی تصاویر نے سوشل میڈیا پر تہلکہ مچا دیا ہے تو آپ کے چاہنے والے جاننا چاہتے ہیں کہ آپ شادی کب کر رہے ہیں؟"

وہ بولی تو لہجہ ہلکا سا لڑکھڑایا لیکن نامحسوس انداز میں گہری سانس بھری۔

URDU NOVEL BANK

بہزاد شاہ اپنی جگہ سے اٹھا اور قدم اٹھاتا اس کے نزدیک آنے لگا۔

حائفہ کی دھڑکنیں بڑھی۔

وہ بالکل اس کے آگے موجود میز پر بیٹھ گیا۔

"سچ میں اس سوال کا جواب چاہتی ہیں؟"

"کیاآپ ہر جرنلسٹ کو ایسے ہی قریب آ کر جواب دیتے ہیں؟" وہ فوراً کھڑی ہو گئی اپنی جگہ سے۔

"نہیں یہ مقام صرف حائفہ بہزاد شاہ کو حاصل ہے۔"

"میں چلتی ہوں اب! بات کر کے اچھا لگا خدا حافظ۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ آگے بڑھی لیکن بہزاد شاہ کا لمس اپنے بازو پر محسوس کرتے وہ جی جان سے کانپ گئی۔

"حجاب کہاں ہے آپ کا؟"

اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اس لڑکی کے ساتھ کیا کرتا! کیا کل رات کی باتیں وہ بھول گئی تھی۔

URDU NOVEL BANK

وہ اس کی پونی ٹیل کو سرد نگاہوں سے گھورتا بولا۔

"ہاتھ چھوڑیں مسٹر بہزاد!"

"حائفہ میرا دماغ مت خراب کریں نہیں تو نتائج آپ کی چھوٹی سی جان سہہ نہیں پائے گی۔"

"ہاتھ چھوڑیں!" وہ اپنا بازو اس کی گرفت سے نکالتی ایک قدم دور ہوئی۔

"ایک عام جرنلسٹ ہوں میں اور مجھے یوں ہی ٹریٹ کریں ہم ایک دوسرے کے لیے انجان لوگ ہیں سمجھ رہے آپ۔"

"اگلی بار اپنی حدود کو کراس مت----"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بہزاد نے اسے کھینچ کر دیوار کے ساتھ لگایا اور اس پر جھکا۔

"کیا چاہتی ہیں؟"

"یہی کہ جتنا ہو سکتا ہے مجھ سے دور رہیں" حائفہ نے ناگواری سے اس کا ہاتھ جھٹکا۔

URDU NOVEL BANK

جبکہ بہزاد شاہ تو ساکت رہ گیا تھا، دل میں درد جاگا تھا۔۔۔وہ بے یقین تھا ۔۔۔۔۔پھر ہونٹ بھینچ کر خود کو قابو میں کیا۔

"آپ کا حجاب اب مجھے اترا دِکھا تو جان سے مار دوں گا" وہ اس پھر سے اس کے کان کے پاس جھکتا غرایا۔

"دور۔۔۔رہیں۔۔۔!"

حائفہ کی دھڑکن تیز ہوئی اس شخص کی قربت جان لیوا تھی۔

"کسی اور کے ساتھ نکاح میں ہوتے ایسی اوچھی اور گھٹیا حرکتیں آپ کو سوٹ نہیں کرتی مسٹر بہزاد!" وہ چیخ کر بولی تو سفیر شاہ اندر داخل ہوا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"آواز آہستہ رکھیں حائفہ"

"بھائی؟ سب جا چکے ہیں۔۔۔۔ہمیں بھی نکلنا ہے۔" سفیر یک دم اندر آتا بولا۔

"ٹھیک ہے! فاخرہ (ہاؤس ہیپلر) کو بھیجو" وہ بولا اور حائفہ سے دور ہوتا کھڑا ہوا۔

"فاخرہ اوپر میرے کمرے میں جاؤ میری الماری میں جہاں میرے کپڑے ہینگ ہیں وہاں سٹالرز ہوں گے سفید رنگ والا لے کر آؤ!"

URDU NOVEL BANK

اس نے کام والی کے آتے ہی کہا۔

حائفہ نے وہاں سے نکلنا چاہا۔

"حافیپی!"

وہ دھاڑا! وہ جتنا چاہتا کہ اس لڑکی کو آرام سے ڈیل کرے وہ اتنا اسے غصہ چڑھا رہی تھی۔

فاخرہ نے اسے لا کر سٹالر دیا اور چلی گئی وہ حائفہ کے پاس آیا اور اسے وہ سٹالر سر پر دیا جو اس نے نجانے کب کے خرید کر رکھے تھے۔

بلکہ وہ تو ہر بار ہی جب اپنے لیے شاپنگ کرتا تھا اس کے لیے سٹالرز لازمی لیتا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"عزتیں چھیننے والے یہ ڈھونگ نہیں رچایا کرتے شاہ صاحب!" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی بولی۔

"اپنے چھوٹے سے دماغ پر اتنا زور مت ڈالیں! اور خبردار اب یہ اترا تو!" وہ اس کے سر پر اچھے سے گھما کر دیتا بولا۔

"ڈرائیور چھوڑ دے گا!"

"ضرورت نہیں ہے مجھے! کسی اور کے شوہر سے مجھے مدد لینے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے!"

حائفہ نے بیگ اٹھا کر کندھے پر رکھتے کہا۔

"میرا ضبط مت آزمائیں حائفہ! میں کس کا شوہر ہوں یہ بات آپ سے بہتر کون جانتا ہے، اگر چاہتی ہیں تو میں ابھی بتا سکتا ہوں کہ میں کس کا شوہر ہوں!"

"مجھے جانا ہے" حائفہ نے نم لہجے میں کہا۔

بہزاد شاہ نے اسے حصار میں لیتے اس کے بالوں پر لب رکھے پھر جھکتے اس کے کندھے کو چوما۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

پھر اس کے بازو سے پکڑتے جھٹکے سے اس کا رُخ اپنی طرف کیا۔

"تو کیا نہیں ہیں آپ کسی اور کے بھی شوہر؟"

"میں سب-----"

URDU NOVEL BANK

"کبھی نہیں! میں مر کر بھی کوئی تفصیل یا سچائی نہیں سنوں گی یہ بات آج اور ابھی اپنے زہن میں بٹھا لیں کتنی بڑی مجبوری بھی رہی ہو مجھے کبھی مت بتائیے گا۔"

"حائفہ سکندر بس آپ جیسے امیروں کی اصلیت نہیں جان پائی پہلے، بھول گئی تھی کہ مڈل کلاس فیملی سے ہوں ایک عام چھوٹی جرنلسٹ جسے مشہور سیاست دان اور ڈیزائنیر کمپنی کے مالک بہزاد شاہ نے محض استعمال۔۔۔۔"

"استعمال۔۔۔۔۔"

"اس لفظ کا مطلب سمجھ آتا ہے تمہیں حافی؟" وہ تڑپ گیا تھا اس لڑکی کے الفاظ پر۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"آپ مر بھی جائیں نا بہزاد تو حافی آپ کی بے وفائی معاف نہیں کرے گی اور آئندہ کبھی مجھے ہاتھ لگانے کی غلطی مت کیجئے گا سمجھ لیں ہم کبھی ملے ہی نہیں تھے حافی مر گئی اب اگر مستقبل میں کبھی سامنا ہوا تو ایک عام جرنلسٹ حائفہ سکندر کا مسٹر بہزاد شاہ سے ہو گا بس!"

URDU NOVEL BANK

وہ کہتی اس کی آنکھوں میں دیکھتی اپنے آنسوؤں کو حلق میں اتارتی باہر نکل گئی۔

بہزاد شاہ نے کمرے میں موجود ہر چیز توڑ ڈالی۔

وہ زندگی میں کبھی اس مقام پر بھی پہنچے گا اسے اندازہ نہیں تھا۔۔۔وہ تو بہزاد شاہ تھا کبھی نا غلط کرنے والا، کبھی نا ہارنے والا لیکن آج اسے ایسی مار ہوئی تھی کہ وہ سانس نہیں لے پا رہا تھا۔

"وہ جب تک گھر کے اندر نہ چلی جائے اس کے ساتھ سائے کی طرح رہو نہیں تو بہزاد شاہ تم سب کی کھال ادھیڑ کر رکھ دے گا۔"

وہ کال کرتا دھاڑا اور کپڑے بدلتا باہر نکل گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بھابھی کیا ہوا تھا؟"

وہ سیدھا ماہا سے مخاطب ہوا تو ماہا نے تھوک نگلتے سب بتا دیا۔

جبکہ حازب نے گہرا سانس بھرا۔

یعنی اس کا اندازہ ٹھیک تھا! وہ مطمئن ہوا۔

URDU NOVEL BANK

"حازب کیا سچ میں ایسا ہے؟"

"جی امی!" حازب کہتا اٹھا کھڑا ہوا۔

پرسکون رہیں وہ ٹھیک ہے! بھابھی آپ بھی آرام کریں! "امی کھانا گرم کر دیں بھوک لگی ہے! "وہ کہتا کمرے میں چلا گیا۔

جبکہ ماہا ان کے ساتھ کچن میں آگئ۔

"فری کس کی بیٹی ہے آنٹی؟" وہ ا لجھی سے بولی۔

تو سکینہ بیگم نے اسے سب بتا دیا۔۔۔۔تو ماہا کو یقین ہو گیا کہ وہ سفیر اور بہزاد کی ہی بہن ہے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے گہرا سانس بھرا۔

وہ دونوں بھائی بے حد خوش ہوتے۔

اور سفیر؟ وہ بھی تو!

اور اس کی زات پر لگا وہ نامعقول اور بے بنیاد الزام بھی دھل گیا تھا خود بخود!

URDU NOVEL BANK

وہ مطمئن ہوتی سکینہ بیگم کے کہنے پر ان کے کمرے میں چلی گئی کیونکہ انہوں نے حازب کو کھانا دینے کے بعد فری کے پاس ہی رہنا تھا۔

ماہا نے لیٹتے سفیر کو کال کی۔

جو اٹھائی نہیں گئی تھی۔

لیکن میسج آگیا تھا۔۔۔۔وہ اس کی خیریت پوچھ رہا تھا۔

مصروف ہیں؟ ماہا نے لکھتے سینڈ کا بٹن دبایا۔

"ہاں!"

"ٹھیک ہے گڈ نائیٹ!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کھانا کھایا تھا؟"

جی!

اوکے سو جاؤ! سفیر کا آخری میسج دیکھتے وہ آنکھیں موند گئی۔

تھوڑی دیر بعد اس کا فون زوروں سے بجنے لگا۔

سفیر شاہ کی کال دیکھتے اس نے کال یس کرتے فون کان سے لگایا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"سو گئی ہو؟"

ہمممم! وہ نیند میں ہی بولی تھی۔

ماہا؟

"ماہ؟ اٹھو مجھ سے بات کرو!" سفیر شاہ کی بے چینی بڑھ گئی تھی وہاں دور بیٹھے۔

مجھے نیند آئی ہے! جب میں نے میسج کیا تھا تب تو آپ مصروف تھے اب میں مصروف ہوں نا نیند میں!

وہ بولتی فون رکھتی دوبارہ نیند کی وادیوں میں کھو گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جبکہ سفیر شاہ اسے پکارتا ہی رہ گیا تھا۔

گھڑی پر وقت دیکھا جو ڈھائی بجا رہی تھی۔

اس نے گاڑی کی چابیاں اٹھائیں اور باہر نکل گیا کہ دل کو کسی پل سکون نہیں مل رہا تھا اس کے بغیر۔

URDU NOVEL BANK

اس نے حازب کے گھر کے راستے پر ڈال دی اور بیس منٹ بعد وہ وہاں موجود تھا۔

اس نے گھر سے نکلتے سوچا ہی نہیں تھا کہ وہ اندر کیسے جائے گا!

اس نے ماہا کو کالز کیں اور لگاتار کیں جو اٹھائی نہیں گئیں تھیں۔

پھر تھک کر اس نے حازب کا نمبر ملایا۔

کہ یہاں سے وہ اسے ملے بغیر تو ہرگز نہیں جانے والا تھا! اور ماہا کو گھر نہیں لے جانا تھا اسے! کیونکہ بہزاد شاہ اور سفیر شاہ پر خفیہ طریقے سے نظر رکھی جا رہی تھی جو وہ دونوں جانتے تھے اس لیے احتیاطی تدابیر اختیار کر رکھی تھیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اسلام علیکم شاہ سب ٹھیک ہے!"

وعلیکم السلام!

"ہاں یار! سو رہے تھے؟" سفیر شاہ نے جھجکتے پوچھا۔

"اس وقت ہر عام انسان سوتا ہی ہے شاہ!" حازب نے کہا تو سفیر نے فون کو گھورا۔

URDU NOVEL BANK

اُن تینوں میں اچھی دوستی ہو گئی تھی تھوڑے ہی وقت میں اور یہ سب بہزاد اور سفیر کی طرف سے تھا کیونکہ حازب انہیں پسند آیا تھا اور حازب کے خیالات ان سے مختلف نہ تھے۔

میں باہر کھڑا ہوں!

"باہر کیوں کھڑا ہے گھر کے اندر جا!" حازب بولا تو سفیر نے دانت پیسے!

"تیرے گھر کے باہر کھڑا ہوں دروازہ کھول!" سفیر بولا تو حازب اٹھ کر بیٹھا۔

"ایسا کیا ضروری تھا جو رات کے ڈھائی میرے گھر کو اتنی عزت بخشی؟" حازب شرارت سے بولا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بھول گئے ہو شاید، میری بیوی ہے یہاں!"

سفیر شاہ جل کر بولا تب تک حازب گیٹ کھول چکا تھا۔

"رہا نہیں گیا ایک بھی دن بیوی کے بغیر؟"

"چار مہینے ہو گئے ہیں! اپنی تو ہے نہیں! ہٹو اب پیچھے!" سفیر شاہ نے کہا تو حازب مسکرا دیا اور اسے اندر آنے کو کہا۔

URDU NOVEL BANK

"بہزاد کو پتا ہے یہاں آئے ہو؟" حازب نے پھر سے مسکراتے پوچھا تو سفیر شاہ نے اسے گھورا۔

"کمرہ بتاؤ اور شکل گُم کرو!" سفیر شاہ نے رعب جھاڑا۔

حازب نے کمرے کی طرف اشارہ کیا۔

"گیٹ کو لاک کر دوں پھر؟ اب تو صبح ہی واپسی ہو گی!" حازب پھر سے شرارت سے بولا تو سفیر شاہ نے واپس آتے مکہ اس کے منہ پر دے مارا۔

جو اگر زور سے نہیں لگا تھا تو ہلکا بھی ہرگز نہیں تھا۔

"اب سو جاؤ جا کر!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سفیر شاہ بولا تو حازب اسے گھور کر رہ گیا۔۔۔پھر گیٹ لاک کرتا اپنے کمرے کی طرف گیا۔

"گڈ لک!" کمرے میں جانے سے پہلے وہ سفیر کو کہنا نہیں بھولا تھا۔

وہ ایک دوسرے کی کمپنی سے لطف اندوز ہونے لگے تھے! یہ ان کی دوستی کا آغاز تھا۔۔۔۔جو نجانے بڑھنی تھی یا بُرے طریقے سے ٹوٹ جانی تھی۔

URDU NOVEL BANK

سفیر شاہ نے اندر جاتے دروازہ لاک کیا اور سامنے دیکھا جہاں وہ سکون سے سو رہی تھی۔

اسے ماہا کا پُرسکون دیکھ کر اپنی بےچینی پر غصہ آیا۔۔۔۔۔پھر جوتے اتارتے اس کے پاس جاتے کچھ سوچا اور پھر اسے ہاتھ سے تھامتے سیدھا اٹھا کر کھڑا کیا۔

جبکہ اس افتاد پر ماہا کے منہ سے چیخ نکلی تھی جو سفیر نے ہاتھ رکھ کر روکی تھی۔

"شاہ؟؟"

ماہا نے اس کا ہاتھ ہٹاتے اپنا ہاتھ دل کے مقام پر رکھتے اسے نم آنکھوں سے دیکھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ایسے کون اٹھاتا ہے؟"

"میں!" جواب پرسکون انداز میں آیا تھا۔

"گھڑی تین بجا رہی تھی!" ماہا تو حیران تھی۔

"کیا کہنے آئے ہیں اتنی رات کو؟" ماہا کے سوال پر سفیر شاہ کے غصہ کے گراف اور بڑھا تھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

یعنی وہ اتنی تھکاوٹ کے باوجود رات کے ڈھائی بجے ڈرائیو کر کے اُس کے لیے آیا تھا اور وہ پُرسکون سوتی اب اس سے آنے کی وجہ دریافت کر رہی تھی۔

سفیر شاہ نے پیچھے صوفے پر بیٹھتے اس پر نگاہ ڈالی۔

جس نے آسمانی رنگ کی شلوار قمیض پہنی تھی، دوپٹہ ندارد،بال الجھے ہوئے اور آنکھیں نیند سے بھری تھیں۔

"یہاں آؤ! بتاتا ہوں کیوں آیا ہوں!"

سفیر شاہ کی بھاری گھمبیر آواز پر ماہا نے تھوک نگلتے قدم اس کی طرف بڑھائے تو سفیر شاہ نے اسے کھینچ کر گود میں بٹھایا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

پھر اس کے بالوں کی خوشبو میں گہرا سانس بھرا جبکہ ماہا تو نگاہیں نہیں اٹھا پا رہی تھی۔

"اس لیے آیا ہوں!"

سفیر شاہ نے اس کی گردن پر لب رکھتے اس کے کان کے پاس سرگوشی کی۔

"شاہ؟؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"ششششش! مجھے لگتا ہے تم نیند پوری کر چکی ہو! اور ایسا نہیں بھی ہے تو کل کا پورا دن ہے تمہارے پاس!" سفیر شاہ کہتا اس پر جھک گیا تھا۔

جبکہ ماہا تو حیران تھی اس کے اچانک آنے پر اور اس کے یوں خود پر مہربان ہونے پر۔

شاید اُن دونوں نے چار مہینے ایک دوست کے لمس کو بے حد یاد کیا تھا۔۔۔۔یہی وجہ تھی کہ دونوں پُرسکون تھے اس وقت۔

ماہا نے گہرے سانس بھرتے اسے دیکھا پھر اس کے بالوں میں انگلیاں پھیریں۔

"آپ نے کھانا کھایا تھا؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تمہیں کیا فرق پڑتا ہے تم تو سو یہاں آرام سے!"

وہ بولا تو ماہا نے اس گھورا۔۔۔۔یعنی بھلائی کا کوئی زمانہ نہیں ہے!

اس نے اٹھنا چاہا جبکہ سفیر نے اسے اٹھاتے بیڈ کی طرف قدم بڑھائے تھے۔

"شاہ یہ ہمارا کمرہ۔۔۔۔۔!!!"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"اب تم مجھ سے ڈرتی نہیں ہو!" وہ سنجیدگی سے بولا تو ماہا نے اسے پھر سے گھورا۔

سفیر نے اسے حصار میں لیا تو دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

"شاہ؟؟"

ہمم!

"آپ کیا کام کرتے ہیں؟؟"

"چوری اور ڈاکے ڈالتا ہوں!" وہ جل کر بولا۔

"کچھ کچھ ایسے لگتے بھی ہیں۔۔۔۔ہاہاہاہا!"

ماہا کہہ کر کُھل کر ہنسی تھی اور ایسا پہلی بار ہوا تھا۔

جبکہ سفیر شاہ نے اس کی مسکراہٹ کو دیکھا۔۔۔۔اس نے کتنا وقت ضائع کر دیا تھا اسے احساس ہوا۔

"مجھے پتا ہے میں پیاری ہوں!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ آج ضرورت سے زیادہ خوش تھی! شاید یہ اس کے شوہر کی کرم نوازی تھی۔۔۔۔ عورت مرد کے وقت دینے پر ہی خوش ہو جاتی ہے۔۔۔۔اتنا آسان ہے عورت کو خوش کرنا۔

سفیر شاہ نے اسے خود میں گم کیا تو وہ پرسکون ہوتی اس کے گرد اپنے ہاتھ باندھ گئی۔

"آئی لو یو شاہ!"

وہ بولی تو سفیر شاہ کے عنابی لبوں پر بھرپور مسکراہٹ چھا گئی۔

کسی عورت کا "سب کچھ" ہونا اپنے آپ میں اعزاز کی بات تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ سو گئی تھی لیکن سفیر شاہ اب بھی اسے تک رہا تھا۔۔۔۔کبھی اس کے بالوں کو چھیڑتا، کبھی اس کے چہرے پر لکیریں کھینچنے لگتا، کبھی اس کی ناک کو چھیڑتا اور لبوں پر انگلی پھیرتا۔

اس کے دل نے مان لیا تھا کہ سفیر شاہ تمہارا دل اس عورت سے کبھی نہیں بھرنے والا، تمہارا دل جلد اس عورت کے لیے پاگل ہونے والا ہے، تم جلد آپنے

URDU NOVEL BANK

آپ کو اس کے معاملے میں بے بس پاؤ گے، جلد تمہارا دل اس کی غیر موجودگی میں بے چین ہو جائے گا، اور جلد وہ تمہاری دنیا کی واحد "خواہش" اور "محبت" بن جائے گی۔

حائفہ گھر آ چکی تھی۔۔۔۔ لیکن دل اس شخص کے بارے میں مسلسل سوچ رہا تھا۔

اتنا تو وہ جان گئی تھی کہ بہزاد شاہ اس سے محبت کرتا ہے کہ اپنا عکس وہ اس کی آنکھوں میں واضح دیکھ سکتی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

لیکن وہ سب! وہ یہ بھی جانتی تھی کہ کوئی وجہ ضرور تھی جو اس کا باپ خاموش تھا نہیں تو حائفہ کے لیے تو سکندر صاحب کچھ بھی کر سکتے تھے۔

اس نے بیڈ پر بیٹھ کر گہرا سانس بھرا۔

اسے کچھ سوچنا تھا اب۔

بہزاد کا سر درد سے پھٹ رہا تھا لیکن اس نے کام جاری رکھا تھا۔

URDU NOVEL BANK

"آئیے جعفری صاحب آپ کا ہی انتظار تھا!" اس نے چہرے پر پُراسرار مسکراہٹ لیے اٹھتے کہا۔

فیروز جعفری بھی مسکرا دیا اور اس کے گلے لگا۔

""""تم اعوان پاشا سے کیا چاہتے ہو؟" وہ پوچھنے لگا۔

میں اپنی نجی زندگی کے بارے میں ہر کسی کو نہیں بتاتا جعفری صاحب!" بہزاد شاہ بولا تو جعفری بل کھاتا رہ گیا۔

"اور اگر میں تمہیں ثبوت نہ دوں تو؟"

"تو تمہاری بیٹی کو طلاق دے دوں گا میں! اور میڈیا کے سامنے تمہاری عزت دو کوڑی کی کر دوں گا!" بہزاد شاہ مسکرایا، پُرسکون مسکراہٹ۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تم ایسا نہیں کرو گے!"

"سسر صاحب! زیادہ وقت کا ضیاء نہیں کرتے ثبوت دیں!" اس نے اس کے ہاتھ میں پکڑے اس خاکی لفافے کو دیکھتے کہا۔

"شادی کب کرو گے ادا سے؟"

"جب آپ کہیں؟"

"اسی ہفتے!"

وہ فوراً سے بولا کہ ادا جعفری نے گھر میں طوفان برپا کر رکھا تھا----- کوئی بھی لڑکی اس سامنے بیٹھے شخص کی خواہشمند ہو سکتی تھی۔

فیروز جعفری گہری سانس بھرتا رہ گیا۔

"اگر پاشا کو پتا چل گیا کہ میں نے------"جعفری نے اپنا خدشہ بیان کیا۔

"ان ثبوتوں سے اب تمہارا کوئی تعلق نہیں!" بہزاد نے ٹانگ پر ٹانگ رکھتے سرد لہجے میں کہا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تو فیروز جعفری نے وہ لفافہ اس کے ہاتھ میں تھما دیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"رکیں سسر صاحب! مجھے چیک کر لینے دیں!"

وہ سرد سے لہجے میں بولا تو فیروز جعفری غصے سے بیٹھ گیا۔

بہزاد نے پھر سب کچھ چیک کیا تھا! پاشا کے اللیگل کاموں کے ایگریمنٹس کی کاپیاں تھیں وہ! ساتھ فلیش ڈرائیو بھی تھی۔

URDU NOVEL BANK

"فخر؟" اس نے اپنے سیکرٹری کو بلایا۔

"یہ چیک کرو!" اس نے فلیش ڈرائیو اُسے پکڑا دی۔

"شادی کہاں۔۔۔۔!"

فیروز جعفری نے کہنا چاہا لیکن بہزاد شاہ کی سرخ نگاہوں کو دیکھتا خاموش ہو گیا۔

"سر سب ثبوت ہیں اس میں!" فخر نے بتایا تو بہزاد شاہ کے عنابی لبوں پر مسکراہٹ چھا گئی۔

"شکریہ سسر صاحب! شادی کی تیاریاں کریں!"

وہ بولا تو فیروز جعفری بھی مسکرا دیا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بہزاد نے سب ٹیم میمبرز کو بلایا تھا۔

اس وقت وہ سب بیسمنٹ میں موجود تھے!

"بھائی ہمیں یہ سب حکومت کے حوالے کرنا ہے؟" سفیر شاہ بولا۔

URDU NOVEL BANK

"ہرگز ہم ایسی غلطی نہیں کریں گے! یہ سب میں اپنے طریقے سے کروں گا! ان لوگوں کے ساتھ کہیں نا کہیں حکومت کے لوگوں کا ہاتھ ہے نہیں تو کبھی کوئی ہاتھ پاکستان کی جڑیں کھوکھلی نہیں کر سکتا! ہمارے اپنے لوگ غدار ہیں!"

اس نے سامنے بیٹھے تابش کمال کو دیکھتے کہا تو وہ تھوک نگل کر رہ گیا۔

"سوشل میڈیا اس وقت کا بڑا ہتیار ہے! ہم کسی میڈیا کو ایڈ نہیں کریں گے! کہ ان کے لیے بھی خطرہ ہو سکتا ہے۔"

"فرحان! اسے صادق رضا کے اکاوئنٹ سے اپلوڈ کرو!"

وہ بولا تو سب نے جھٹکے سے سر اٹھاتے اسے دیکھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"وزیر داخلہ؟"

"بالکل!"

سب حیران تھے لیکن خاموش تھے!

"کام ہو جانا چاہیے! اور پورے ایک دن تک سیاست میں سب کے اکاؤنٹس بین رہیں گے! تاکہ جواب دہی کا حق صرف عوام کے پاس ہو!"

ٹھیک ہے!

"سب جا سکتے ہیں!" وہ بولا تو سب اپنے کاموں میں لگ گئے۔

"تم نہیں تابش کمال!" اس کی سرد آواز گونجی تو تابش کا سانس سوکھ گیا۔۔۔۔۔

"کیا ہوا بہزاد!" وہ چہرے سے نامعلوم سے انداز میں پسینہ صاف کرتا بولا۔

"اس رات اس جگہ پر بچے بھی تھے یہ بات صرف تم جانتے تھے کیونکہ وہاں کے کیمراز تم نے ہیک کیے تھے! تو تم نے بتایا کیوں نہیں؟"

بہزاد! اس نے کہنا چاہا!

"صرف سچ!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میری اور میری گرل فرینڈ کی تصاویر تھیں ان کے پاس!"

بہزاد مسکرایا!

"ایسے کام کرتے کیوں ہو جس پر کوئی تمہیں بلیک میل کر سکے! بہر حال تم نے سالوں میرے لیے کام کیا ہے!"

تابش کمال کا سانس گھٹ گھٹ کر آ رہا تھا!

URDU NOVEL BANK

"جاؤ! تم میری ٹیم کا حصہ نہیں ہو اب سے!"

"بہزاد ایسا نہیں کرو! میں نے ہمیشہ ایمانداری سے کام کیا ہے تمہارے لیے! سالوں گزارے ہیں ہم نے ساتھ!"

سالوں بعد بھی تم نے میرے بھروسے کا اپنی غداری سے قتل کیا! بہزاد کھڑا ہوتا دھاڑا!

سفیر شاہ خاموش تھا بالکل خاموش!

تابش کی آنکھ سے آنسو نکلا!

"مجھے معاف--------!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یہ یاد رکھنا تم یہاں سے جا رہے ہو! یہاں کی ساری باتیں اور راز یہیں دفن کر کے جاؤ! نہیں تو تم بہزاد شاہ کو جانتے ہو۔"

"میں سمجھ گیا!"

وہ اٹھ کھڑا ہوا! یہ کافی تھا کہ بہزاد شاہ نے اسے معاف کر دیا تھا---وہ اٹھ کھڑا ہوا اور باہر نکل گیا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"صدیق؟"

اس نے دوسرے ٹیم کے ممبر کو بُلایا۔

"اس پر نظر رکھو!"

"جی!"

"سب چلے گئے تو بہزاد بھی اپنے کمرے میں آگیا!"

سر کا درد بڑھا تھا! وہ شاور لیتا اپنے بستر پر ڈھے گیا! آنکھوں کے سامنے وہ ایک لڑکی گھومنے لگی جس نے آج اسے ہرٹ کیا تھا بے حد!

لیکن وہ جانتا تھا جتنا اس نے ازیت دی تھی حائفہ کو اس کے سامنے اُس کا آج کا رویہ کچھ بھی نہیں تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بہزاد نے فون نکالا اور حائفہ کا نمبر ملایا۔

ایک بار اور پھر دس بار!

گیارویں بیل پر اٹھا لیا گیا تھا لیکن مخالف سمت خاموشی تھی۔

"حافی؟"

وہاں دور بیٹھے حائفہ اس کے لہجے میں موجود ازیت کو محسوس کر سکتی تھی لیکن دل کو مضبوط کیے خاموش رہی۔

"آپ آ سکتی ہیں؟"

خاموشی!

"میری ضرورت کیوں پر گئی آپ کو مسٹر بہزاد؟"

"آپ کی ضرورت مرتے دم تک رہے گی حائفہ بہزدا شاہ!" وہ تھکے لہجے میں بولا تو وہ خاموش ہو گئی۔

پھر گہرا سانس بھرا!

"میں آرہی ہوں!" بہزاد شاہ اپنی جگہ سے اٹھ کر بیٹھا۔

"میں ڈائیور کو بھیجتا ہوں!"

"میری ایک شرط ہے!!!" وہ بولی تو بہزاد شاہ نے گہرا سانس بھرا۔

"بولیں!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"آج ایک آخری بار ملیں گے ہم! پھر یا وہ لڑکی یا میں؟" وہ بولی تو بہزاد شاہ کی پکڑ فون پر مضبوط ہوئی۔

حائفہ مسکرا دی!

"آپ جانتی ہیں حائفہ بہزاد شاہ! آپ، آپ اور بس آپ!"

"تو ٹھیک ہے میں آرہی ہوں!"

"کب چھوڑیں گے اسے؟"

"جب بولیں گی آپ!"

"وعدہ کریں!" دھڑکتے دل سے کہا گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"وعدہ رہا!"

وہ اس لڑکی کی خوشبو اور اپنے دل کے سکون کے لیے بڑی سے بڑی قیمت ادا کر سکتا تھا۔

"ایک اور بات؟"

"بولیں!"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"آپ کل ہی اناؤنس کریں گے ہماری شادی کا!" وہ سوچے سمجھے بغیر بولی تھی۔

"ابھی میں رخصتی نہیں چاہتا! سنجیدہ لہجہ!"

"لیکن میں چاہتی ہوں!" وہ دوبدو بولی۔

"سفی آرہا ہے آپ کو لینے!"

"میں نہیں آؤں گی!" حائفہ بولی تو بہزاد نے چہرے پر ہاتھ پھیر کر خود پر قابو کیا۔

"حافی! جو آپ کہیں گی ویسا ہی ہو گا! سفی آرہا ہے تیار رہیں!"

بہزاد نے کہتے کال کاٹ دی کہ وہ کوئی نیا جواز نہ دے دے اس کو نہ آنے کا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حائفہ نے آئینے کے سامنے خود کو دیکھا، پھر کپڑے نکالے اور فریش ہوتے ہو کر حجاب کیا اور باہر نکل گئی۔

"کہاں جا رہی ہیں حائفہ؟" سکندر صاحب بولے!

"بہزاد سے ملنے بابا! اُن کی طبیعت ٹھیک نہیں!" وہ آنکھیں ان سے ملائے بغیر بولی۔

URDU NOVEL BANK

"ٹھیک ہے کون آرہا ہے؟"

"سفیر بھائی!"

"ٹھیک ہے!"

پھر سفیر کے آتے ہی سکندر صاحب سے ملتے وہ نکل گئے تھے۔

"کیسی ہو حائفہ؟"

"ٹھیک ہوں!" حائفہ نے سر جھکائے کہا۔

"کیا ہوا بہزاد کو؟"

"یہ تو آپ جا کر پوچھیں گی!" سفیر شاہ مسکرایا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ماہی کہاں ہے؟"

"وہ گھر نہیں ہے!"

"مجھے ان سے بھی ملنا ہے!"

"آپ فون پر بات کر لیں!" سفیر شاہ نے کہا تو حائفہ نے اسے گھورا۔

"آپ بالکل بھی اُسے ڈیسرو نہیں کرتے!"

URDU NOVEL BANK

بہزاد نے بدلے میں حائفہ کو گھورا جو اسے پہلے سے گھور رہی تھی۔

"آپ کو شرم نہیں آتی مجھے کیوں گھور رہے ہیں؟"

"آپ کیوں گھور رہی ہیں؟ میں بڑا ہوں آپ سے!"

میں بہزاد کو بتاؤں گی! حائفہ نے ناک بسوڑتے کہا تو سفیر شاہ مسکرا دیا۔

گھر آتے ہی وہ انہیں باہر ہی ملا تھا شاید بے صبری سے وہ اپنی منکوحہ کے انتظار میں تھا۔

"اسلام علیکم!" بہزاد نے گھمبیر آواز میں کہا۔

"وعلیکم السلام!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حائفہ نے اسے دیکھے بغیر جواب دیا تو وہ گہری سانس بھر کے رہ گیا صد شکر کہ وہ آگئی تھی۔

"بھائی طبیعت زیادہ خراب ہے تو ڈاکٹر-----"

"دوا خود چل کر آئی ہے شاہ!"

وہ نگاہیں حائفہ پر ٹکائے بولا جو گھر کو یوں دیکھ رہی تھی جیسے پہلی بار وہاں آئی ہو۔

URDU NOVEL BANK

سفیر مسکرا دیا۔

"بہزاد؟"

حائفہ نے بالآخر اس سے نگاہیں ملائیں اور سفیر شاہ کو گھورا۔

"بولیں!" وہ ہمہ تن گوش ہوا۔

"یہ اپنے بھائی کو سمجھائیں!"

سفیر شاہ نے حائفہ کو گھورا۔

"کیا کہا ہے تم نے سفی؟"

"بھائی یہ آپ کی بیوی مجھے گھور رہی تھیں تو بس میں نے اتنا بتایا انہیں کہ میں ان سے بڑا ہوں!" سفیر شاہ نے حائفہ کو دیکھتے شرارت سے کہا۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

"تم بڑے ہو عمر میں لیکن رشتے میں نہیں۔۔۔۔بھابھی ہے تمہاری حافی!"

"کوئی بات نہیں! کون سا ایک بھابھی ہے ان کی!" حائفہ نے کہا تو خاموشی چھا گئی۔

جبکہ سفیر شاہ نے بہزاد کے بھینچے جبڑے دیکھے اور کمرے میں چلا گیا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"کھانا کھائیں گی حافی؟"

نہیں!

بہزاد اسے دیکھتا رہا پھر آگے بڑھتے اس کا ہاتھ تھاما اور کمرے میں لے گیا۔

"ہاتھ چھوڑیں!"

حائفہ نے کمرے میں جاتے کہا اور ایک نظر بہزاد کے کمرے کو دیکھا جہاں وہ پہلی بار آئی تھی۔

وہ کمرہ خوبصورت تھا۔۔۔۔۔

"اپنے نئے نکاح کی تصویر نہیں لگائی؟" وہ اپنا زخمی دل لیے مخالف کا دل زخمی کرنا چاہ رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"حافی! میری طبیعت نہیں ٹھیک؟ میرے سر میں درد ہے!" بہزاد نے بیڈ پر لیٹتے کہا۔

"اور میرے دل میں!" وہ سرگوشی میں بولی کہ وہ سُن نہ پایا۔

بہزاد خاموش رہا! اسے دیکھتا رہا جو سامنے صوفے پر جا کر بیٹھ گئی تھی۔

"مجھے آپ چاہیے حافی!" وہ آنکھیں بند کرتا بولا۔

حاظفہ کا دل تڑپ گیا تو وہ اٹھ کر اس کے پاس آئی اور بیٹھ کر اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔

کتنا بھی ناراض سہی وہ شوہر تھا اس کا۔۔۔۔اور سب سے بڑھ کر وہ شخص "محبت" تھا اس کی۔

اور محبوب کی تو سو غلطیوں کے بعد بھی دل اس کے خلاف نہیں ہوتا!

"دوا لا دیں! فاخرہ کو بتائیں۔۔۔۔'

"دوا کے لیے مجھے بلایا ہے تو مجھے اپنا کام کرنے دیں!" حائفہ نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔اور خدا کے پاک نام سے شروع کرتے آیات دہراتے اس پر پھونک دیا۔

"اب ٹھیک ہو جائیں گے آپ!"

"آپ کو یقین ہے؟"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"خدا کے کلام سے زیادہ کسی چیز میں طاقت نہیں اور میرا یقین ہے آپ ٹھیک ہو جائیں گے! اب مجھے جانا چاہیے۔"

بہزاد نے اس کا ہاتھ سختی سے تھام لیا۔

"میری مرضی سے واپس جائیں گی آپ!" بہزاد نے کہتے اسے ساتھ لٹاتے حصار میں لیا۔

"مت بھولیں ابھی شادی۔۔۔۔"

"نکاح میں ہیں آپ میرے!"

بہزاد نے کہتے اس کے بالوں سے حجاب ہٹایا اور اس کے کندھے پر سر رکھ دیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا چیز پریشان کر رہی ہے آپ کو؟" حائفہ نے چھت کو دیکھتے استفسار کیا۔

"آپ؟"

"تو چھوڑ دیں مجھے! جو چیز دل میں درد کا سبب بننے اسے چھوڑ دینا چاہیے!"

"آپ کی زات نہیں، آپ کا درد میرے درد کا سبب بن رہا ہے!" بہزاد نے اس کے ہاتھ کی پشت پر انگلی پھیرتے کہا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"تو نہ دیں مجھے درد!" حائفہ نے تڑپتے کہا۔

"اس عورت سے تو کیا میرا اس دنیا کی کسی عورت سے کوئی تعلق نہیں ہے، نہ رہا ہے حائفہ بہزاد شاہ! میں کیسے سمجھاؤں آپ کو؟"

"تو وہ نکاح؟"

خاموشی!!!

"میں نے بہت چھوٹی عمر میں اپنے والدین کھو دیے! انہیں میرے سامنے قتل کیا گیا! میرے اپنے ہی چچا نے! اور میری بہن کو مار دیا گیا! میں نے چودہ سال کی عمر میں پہلی مزدوری کی! کہ میرے پاس سفی اور فری تھے مجھے کچھ کرنا تھا ان کے لیے! میں نے دن اور رات ایک کر دیلے! پڑھائی کے ساتھ سب کیا کہ کہیں سفی کو بابا کی کمی محسوس نہ ہو کہ میرا واحد رشتہ وہ رہ گیا تھا دنیا میں۔"

"میری خوشی صرف سفیر بن گیا! میں نے خود کے لیے کچھ محسوس ہی نہیں کیا ماما اور فری کے بعد۔۔۔پھر اپنی بہن کا خواب پورا کیا وہ ہمیشہ ڈیزائنیر بننا چاہتی

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تھی اپنا بوتیک چاہتی تھی۔۔۔میں نے اور شاہ نے سالوں لگا دیے اس پر! میں نے سیاست میں قدم رکھا صرف ایک خاص مقصد کے لیے!"

"کیسا مقصد؟"

"میں نے پہلی بار خوشی کب محسوس کی جانتی ہیں؟ آپ کو دیکھ کر! آپ کی باتیں سن کر! اس سڑک کنارے میں آپ کو پرپوز کرنے ہرگز نہیں آیا تھا بس میرا دل آپ سے معافی کا طلبگار تھا اور ایسا پہلی بار ہوا تھا۔"

"میرے دل اور دنیا میں آنے والی آپ پہلی "صنفِ نازک" تھیں اور جو دل میں چھاپ چھوڑ جائے وہ عام نہیں ہوتے، میں نے وقت ضائع کیے بنا آپ کو جو نکاح میں لیا میرے نزدیک یہ بہترین حل تھا میرے بدلتے جذبات کا! آپ کی پاکیزگی نے مجھے شاد کر دیا کہ رب نے مجھے میری ازیتوں کے بدلے آپ نوازیں ہیں مجھے۔

آپ میرا سب کچھ ہیں حائفہ! اور سب کچھ کا مطلب کہاں عام ہوتا ہے؟"

حافظہ کی ہچکی بندھ گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اتنے خوبصورت الفاظ!

اتنا خوبصورت اظہارِ محبت!

ان الفاظ کو تو دنیا میں ہر جگہ اظہارِ محبت کے لیے استعمال کیا جانا چاہیے! کہ ہر محبوب اپنی محبوبہ کو بتا پائے وہ کتنی اہمیت کی حامل ہے!

حائقہ نے اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں تھاما جس کی نگاہیں بند تھیں۔

بہزاد کی آنکھوں پر بوسہ دیتے اس نے دونوں گال چومے اور پھر ماتھے پر بوسہ دیا۔

بہزاد نے آنکھیں وا کیں!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ دکھوں کا مداوا کرنا جانتی تھی!

وہ زخموں کا مرہم بننا جانتی تھی!

بہزاد نے اس کے کندھے کو چوم لیا۔۔۔۔اس کندھے میں عقیدت کے سوا کچھ نہ تھا۔

URDU NOVEL BANK

کافی دیر خاموشی چھائی رہی! کبھی کبھی خاموشی سب سے بہترین احساس ہوتا ہے!

"سر درد ٹھیک ہوا؟"

"مجھ سے کتنی محبت کرتی ہیں؟"

"میرے سوال کا جواب یہ تو نہیں!"

"مجھے میرے سوال کا جواب چاہیے!"

"خود سے زیادہ!" وہ اس کا جواب دیتی اس کے پوچھنے سے پہلے اس کے لبوں پر ہاتھ رکھ گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"سر درد ٹھیک ہوا؟"

"مجھے یاد نہیں! کہ مجھے درد تھا کہیں!"

بہزاد نے مسکراتے کہا تو حائفہ نے اس کی مسکرانے کا صدقہ دینے کا سوچا۔

"مجھے رخصت کروائیں!"

"کیا مطلب؟" بہزاد نے ٹھٹکتے اٹھ کر بیٹھتے کہا۔

URDU NOVEL BANK

"ہم شادی کر رہے ہیں! ہم دنیا کو بتانے لگے ہیں کہ ہم ایک دوسرے سے منسلک ہیں!"

"یہ صحیح وقت نہیں ہے!" بہزاد نے سنجیدگی سے کہا۔

"یہی صحیح وقت ہے بہزاد! میری بات کو سمجھیں!"

"آپ کو جانا چاہیے حافی!"

"نہیں میں نہیں جاؤں گی! مجھے جواب چاہیے! کیا مسئلہ ہے؟ کیوں نہیں بتا رہے آپ سب کو؟ کیوں چھپایا ہے ہمارے نکاح کو؟ کیوں اس عورت سے نکاح کا ڈھونگ کیا؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بہزاد کے ہاتھ تھم گئے۔

"کیا مطلب ہے اس بات کا؟"

"آپ کو لگتا ہے کہ مجھے لگتا ہے کہ وہ نکاح حقیقت میں ہوا تھا؟" حائفہ نے تلخ سی مسکراہٹ ہونٹوں پر پھیلائی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

"بہزاد شاہ تو مر کر دوسری عورت نہیں چُن سکتا نکاح تو دور کی بات ہے! ہاں مجھے لگا تھا آپ نے نکاح کیا ہے آغاز میں! لیکن اپنے ہی نکاح کے دن اپنی ہونے والی منکوحہ کو چھوڑ مجھ پر نظر رکھنا، مجھے گھر پہنچانا، میرے پیچھے آنا اور میرے باپ کا خاموش ہونا یہ سب محض اتفاق تو ہرگز نہیں ہیں!"

"اگر ان سب کو نظرانداز کر بھی دیا جائے تو اپنی آنکھوں کو غور سے آئینے میں دیکھیں اور جب میرے قریب آتے ہیں اپنی دھڑکنوں کو سنیں! آپ کی آنکھوں میں میرا عکس صاف دِکھتا ہے، آپ کے دل کی دھڑکنیں صاف میرا نام پکارتی ہیں اور میرے لیے دھڑکتی ہیں! میں آپ کی زندگی میں آنے والی پہلی اور آخری عورت ہوں یہ مجھے نکاح والے دن ہی بتا دیا تھا آپ نے بہزاد شاہ!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ بولتی گئی اور بہزاد شاہ اس کا قائل ہوتا گیا!

وہ خاص تھی بے حد خاص!

"یہاں آئیں!"

URDU NOVEL BANK

"ام ہمممم! اپنی نئی منکوحہ کے پاس جائیں!" حائفہ نے کہہ کر کمرے کا جائزہ لینا شروع کیا۔

بہزاد اب بس اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"مجھے اس کمرے میں بہت سی تبدیلیاں کروانی ہیں!" "سب سے پہلے یہ پینٹ! مجھے پسند نہیں آیا! بیڈ کی پچھلی دیوار پر ہمارے نکاح کی تصویر ہو گی! اور یہ سائیڈ کی دیوار پر-------"

بہزاد کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے!

وہ کمرے سے منسلک الماری والی حصے میں آئی تھی جس کی ایک طرف دیوار گیر الماری تھی اور ایک طرف دیوار گیر آئینہ جبکہ سامنے کی دیوار تصاویر سے بھری تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ہاں یہ اس کی تصویریں تھیں-----جو ان کی اب تک کی ملاقات کی تھیں اور سب سے زیادہ تصاویر ان کے نکاح کے دن کی تھیں۔

وہ ہر تصویر کو غور سے دیکھنے لگی پھر نم آنکھوں سے واپس مڑی۔

URDU NOVEL BANK

"یہ آپ نے------"

"میرے بغیر کون کرے گا بیوی؟" وہ مطمئن سا وہیں بیٹھا تھا۔

حائفہ نے واپس تیزی سے آتے اسے گلے لگایا۔

"مجھ سے اتنی محبت نہیں کریں! کہ میں آپ کی غیر موجودگی میں سانس لینے کے قابل بھی نہ بچوں!"

بہزاد اس کے بالوں کو نرمی سے سہلا رہا تھا۔

"آپ اظہارِ محبت کر سکتی ہیں!" بہزاد مسکراتے بولا۔

"بالکل نہیں!" وہ دور ہوئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"مجھے لگتا ہے آپ کا سر درد جا چکا ہے اور آپ کی طبیعت بالکل ٹھیک ہے!"

"بجا فرمایا! آپ کے آنے کا کرم ہے!"

"ہاہاہاہا! شکریہ!" وہ جھکی پھر سنجیدہ ہوئی۔

"کل ہی آپ ہمارے رشتے کو ڈس کلوز کر رہے ہیں!"

"بالکل نہیں حائفہ!" اور اس بارے میں اب کوئی بات نہیں ہو گی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ سختی سے بولا تو حائفہ نے اسے دیکھا پھر مسکرا دی۔

"کچھ بھی ایسا مت سوچیں جو ممکن نہ ہو!" وہ اٹھ کھڑا ہوا جبکہ حائفہ سوچ چکی تھی اس نے کیا کرنا ہے!

وہ اسے کہتا باہر نکل گیا۔

"کھانا لگائیں فاخرہ!" اس نے کہا تو کھانا لگایا گیا۔

خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا جبکہ سفیر شاہ اپنے بھائی کو مطمئن دیکھ کر خوش ہوا۔

"ماہی کب آئے گی میں اسے مِس کر رہی ہوں!" وہ پھر سے بولی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"مِس تو آپ کا بھائی بھی کر رہا ہے!"

بہزاد شرارت سے بولا تو سفیر شاہ نے اپنے بھائی کو دیکھا جو اب یوں ہی شرارتیں کرنے لگا تھا، شاید اسے وہ عورت جینا ہی اب سکھا رہی تھی۔

اس نے حائفہ کو دیکھا پھر آنکھیں جھپکی تو حائفہ مسکرا دی۔

"جلدی آجائے گی وہ!" سفیر شاہ نے گہرا سانس بھرا۔

URDU NOVEL BANK

ماہا نے مسکراتے آنکھیں کھولیں تھیں لیکن سفیر شاہ کہیں بھی نہیں تھا۔

گھڑی نو بجا رہی تھی اور سفیر نجانے کب کا جا چکا تھا۔

اففففف! اس نے سر پر ہاتھ مارا اور تیار ہونے چلی گئی۔

باہر نکلتے اس نے سکینہ بیگم کو دیکھا جو ناشتہ کر رہی تھیں۔

"آئیم سوری مجھے دیر۔۔۔۔۔۔"ماہا نے ہچکچاتے کہا۔

"کوئی بات نہیں!" وہ مسکرائیں۔۔۔جبکہ حازب بھی آ چکا تھا۔

"اسلام علیکم بھابھی!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"وعلیکم السلام!"

وہ نگاہیں جھکاتی بولیں۔۔۔۔ یقیناً رات کو دروازہ اسی نے کھولا تھا سفیر کے لیے۔

اسے شرم نے آ گھیرا۔

"کیا ناشتہ کرو گی ماہا؟"

"صرف جوس!"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"اور تم حازب؟"

"امی بعد میں دیکھوں گا ابھی میں فری کو دیکھنے جا رہا ہوں!"

"وہ سو رہی ہے حازب!" سکینہ بیگم نے بتایا۔

"تو اٹھ جانا چاہیے! طبیعت ٹھیک رہی ہے اس کی ساری رات! اسے ناشتہ کرنا چاہیئے اب!"

وہ کہتا بنا ان کا جواب سنے چلا گیا۔

جبکہ ماہا مسکرا دی۔

ناشتہ کرتے سکینہ بیگم کے ساتھ دوپہر کا کھانا بناتے وہ واپس کمرے میں آگئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جہاں فون مسلسل بج رہا تھا!

اس نے لپک کر پکڑا سفیر شاہ کی کال کی امید لیے۔

لیکن اپنے بھائی اشعر فیض کا نمبر وہ اچھے سے پہچانتی تھی۔

URDU NOVEL BANK

وہ کئی لمحے سوچتی رہی کہ اٹھائے یا نہیں! لیکن وہ بھائی تھا اس کا! اور مشکل کے وقت پر اس نے بھی تو ساری چیزیں منگوائیں تھی اس سے جو بعد میں بیشک سفیر نے ملازمہ کو دے دیں تھیں۔

چوتھی کال پر اس نے کال یس کرتے فون کان سے لگایا۔

"کیسی ہو ماہا؟"

"ٹھیک ہوں!" دھیما لہجہ!

"وہاں خوش ہو؟"

اشعر فیض کی آواز میں اتنی محبت تو پہلے کبھی نہ تھی لیکن اس کا دل پھر بھی خوش ہوا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میں بہت خوش ہوں بھائی! سفیر بہت اچھے ہیں!"

"کیا تم جانتی ہو تمہارا اچھا سفیر کیا کام کرتا ہے؟" اشعر فیض چند باتوں کے بعد بولا۔

"ڈیزائنیر ہیں!"

URDU NOVEL BANK

اس نے اندازے سے بتایا کیونکہ بہزاد اور سفیر کو اس نے کمپنی کے بارے میں اکثر باتیں کرتے سنا تھا۔

"ڈیزائنیر نہیں ہے وہ!"

"پچھلے دنوں وہ دونوں بھائی کہاں غائب تھے؟ جانتی ہو؟"

"آپ کو کیسے پتا؟"

"میں جانتا ہوں انہیں! وہ سمگلنگ کرتے ہیں۔"

"کیا بکواس ہے؟" ماہا دھاڑی!

"نہیں یقین تو دیکھ لو! بھیج رہا ہوں ویڈیو!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اشعر فیض نے کال کاٹتے اسے وہ ویڈیو بھیجی جسے ماہا کو فوراً پلے کیا تھا۔

یہ پچھلے دِنوں کی ویڈیو تھی جس میں وہ دونوں بھائی اس ٹرک میں موجود سمگل کیے مال کو ڈسکس کر رہے تھے کہ اسے کیسے اور کہاں بھیجنا ہے!

اس کے بعد کی ویڈیو سفیر شاہ کی اس کی اپنی دوست کے ساتھ تھی اس کی کالج کی دوست!

وہ دونوں مسکرا رہے تھے!

وہ وہیں بیٹھ گئی!

سب کچھ اس کی سمجھ سے باہر تھا!

اشعر فیض کی پھر سے کال آنے لگی لیکن اس نے کال پِک نہیں کی ابھی اس

کا دماغ اس صورتحال کو قبول نہیں کر پایا تھا۔

اس نے وہ ویڈیوز ہزار بار دیکھی تھی! کیا سچ میں وہ بھائی یہ سب کرتے تھے اسی

لیے غائب رہے تھے کافی دن!

اور دشمنی سے بچتے اسے یہاں بھیجا گیا تھا!

"تمہارا شوہر بھی تمہاری ہی دوست سے شادی کر لے گا ماہا فیض تب تم صرف

اپنے بھائی کو پاؤ گی اپنے ساتھ!"

یہ میسج پڑتے وہ وہیں ڈھے گئی تھی۔

دل میں درد جاگنے لگا تھا! سفیر شاہ کے ساتھ سارے لمحات یاد آنے لگے اور پھر

کل رات کے!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"اب تم مجھ سے ڈرتی نہیں ہو!" وہ سنجیدگی سے بولا تو ماہا نے اسے پھر سے گھورا۔

سفیر نے اسے حصار میں لیا تو دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

"شاہ؟؟"

ہمم!

"آپ کیا کام کرتے ہیں؟؟"

"چوری اور ڈاکے ڈالتا ہوں!" وہ جل کر بولا۔

"کچھ کچھ ایسے لگتے بھی ہیں----ہاہاہاہا!"

اس کا سر چکرانے لگا تھا۔

وہ یہاں کیوں تھی؟

حازب نے اندر داخل ہوتے لائٹس اون کی اور اس کی طرف بڑھا جو ابھی تک سو رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

فری؟

اس کو آواز دی لیکن وہ جاگی نہیں تھی۔

حازب کا دل صرف اس وقت اس کی آواز سننا چاہتا تھا اس لیے آگے بڑھتے اس کے چہرے سے کمفرٹر ہٹاتے اس کے چہرے پر ہاتھ کی پشت پھیری۔

"فری؟"

فری نے مندی مندی آنکھیں کھول کر اسے دیکھا پھر مجسرا دی۔

حازب مرزا کا دل اس ایک مسکراہٹ کے لیے اپنا آپ وار سکتا تھا!

اٹھو! حازب نے تکیہ رکھتے اسے اُٹھ کر بیٹھنے میں مدد کی لیکن وہ گم سم رہی تو

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حازب کا دل دھڑکا۔

"سفی بھائی؟"

"حازب میرے بھائی---؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

حازب کو یاد آیا کہ وہ ان کے پاس حازب کے لیے نہیں جانا چاہتی تھی اور اب جب سے اس نے سفیر کو دیکھا تھا وہ بضد تھی شاید اتنے سال اسی تڑپ میں گزارے تھے اس نے۔

"میں لے جاؤں گا!"

"سچ میں؟" فری نے آنکھیں پوری وا کرتے پرُجوشی سے استفسار کیا۔

حازب نے سنجیدگی سے سر ہلایا لیکن آنے والے لمحے اس نے خود کو کوسا۔ وہ اس کے ساتھ لگتی اس کے گرد اپنے ہاتھوں کا چھوٹا سا حصار کھینچ چکی تھی۔

حازب نے فوراً اس کے ہاتھ ہٹائے تو فری نے اسے نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"آپ ہر بار ایسا کرتے ہیں حازب! جب میں اپنے بھائیوں کے پاس چلی گئی واپس آپ کے پاس نہیں آؤں گی اور----"

حازب اس پر جھکتا اس کا چہرہ اپنے ہاتھ کی سخت گرفت میں تھام گیا۔

"پھر سے بولو؟"

"کی---کیا---؟"

"واپس نہیں آؤں گی؟"

فری نے سر نفی میں ہلایا۔

"رہ لو گی میرے بغیر؟"

فری نے سر جھکا لیا تو حازب نے جھٹکے سے اس کا سر اٹھایا۔

"بتاؤ؟ رہ لو گی میرے بغیر؟"

فری نے ضد میں سر ہاں میں ہلایا۔۔۔وہ شخص اسے تڑپاتا آیا تھا وہ جاننا چاہتی تھی کہ وہ بھی تڑپتا ہے یا نہیں۔

"تو ٹھیک ہے!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اب جو ہو گا اس کی زمہ دار محض تم ہو گی! اور مجھے الزام دینے سے پہلے ہزار بار سوچنا!" وہ کہتا پیچھے ہٹا۔

دس منٹ میں تیار ہو کر نیچے ناشتے کی میز پر پہنچو! وہ کہتا جا چکا تھا جبکہ فری تو اب تک دم سادھے وہیں بیٹھی تھی۔

URDU NOVEL BANK

وہ ناشتے کی میز پر آئی تو حازب کافی پیتا اپنے فون پر لگا تھا جبکہ ماہا اپنے کمرے میں تھی۔

"آجاؤ میری جان!"

امی!

فری نے ان کے ساتھ لگتے وہیں صوفے پر بیٹھتے سامنے بیٹھے حازب کو دیکھا جس نے اس پر ایک نگاہ ڈال کر واپس اپنے فون پر کر لیں تھیں۔

"کیا کھاؤ گی؟"

"کچھ بھی نہیں؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"امی اسے فروٹس دیں کاٹ کر!" حازب کی آواز پر سکینہ بیگم سر ہلاتی اٹھ گئی۔

"مجھے نہیں کھانے کوئی فروٹس شروٹس!" وہ اسے سنانے کی خاطر بولی۔

"دوپٹہ کہاں ہے تمہارا؟" حازب نے اسے دیکھے بغیر کہا تو فری نے تھوک نگلا۔

"اس سوٹ کے ساتھ کا نہیں ہے!"

URDU NOVEL BANK

"تو وہ کپڑے پہن کر آؤ جس کے ساتھ دوپٹہ ہو!" حازب بولا تو فری اپنی جگہ سے ہلی بھی نہیں۔

حازب فون سائیڈ پر پھینکتا اٹھا اور اسے صوفے سے جھٹکے سے کھڑا کیا۔

"کیا چاہتی ہو؟ زبردستی کروں؟'

"مجھے یہی اچھا لگ رہا ہے!" اس نے معصومیت سے کہا۔

"فوراً بدل کر آؤ!"

حازب نے اس کی چُست قمیض کو قہر برساتی نگاہوں سے دیکھتے کہا تو فری اس کی دھاڑ پر واپس بھاگ گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کہاں گئی؟

کپڑے بدلنے!

کیوں؟

حازب نے جواب نہ دیا جبکہ وہ واپس آتی اب اپنے فروٹس کا باؤل تھامتی کھانے لگی تھی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

حازب نے اس کی شلوار قمیض کے ساتھ لاپرواہی سے چھوٹے سے دوپٹے کو دیکھتے اسے دیکھا پھر کام پر لگ گیا۔

"قیوم صاحب آنا چاہتے ہیں!"

حازب نے اپنی ماں کو دیکھتے کہا جبکہ فری کا سارا دھیان باؤل پر تھا۔

"کوئی خاص وجہ؟"

"انھوں نے ملائکہ کے لیے مجھے چنا تھا وہ کب سے آنا چاہتے تھے، میں ٹال رہا تھا لیکن میں نے انہیں کہہ دیا ہے آنے کا!"

"لیکن کیوں؟ مجھ سے اجازت لی تم نے؟" سکینہ بیگم نے غصے سے کہا تو فری نے بھی سر اٹھایا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"امی آپ مل لیں اس سے!"

"کیوں ملوں میں کسی سے؟"

"کیوں نہیں ملیں گی آپ؟ آپ ہی تو کہتی ہیں میری شادی کی عمر جا رہی ہے تو بس میں نے شادی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔"

URDU NOVEL BANK

اور یہ دھڑ دھڑ آسمان فرح اعوان شاہ کے سر پر گرے تھے۔۔۔۔۔۔وہ کتنے لمحے وہیں ساکن بیٹھی رہی۔

حازب اور بھی کچھ بتا رہا تھا لیکن اس کے دماغ میں صرف یہی گھوم رہا تھا کہ حازب مرزا شادی کر رہا ہے۔

حازب مرزا کا دھیان اسی پر تھا جس کے چہرے کی رنگت پل پل بدل رہی تھی۔
فری نے سر اٹھا کر آنسوؤں سے بھری آنکھوں سے اسے دیکھا اور اٹھ کر چلی گئی تو وہ گہرا سانس بھر گیا۔

سکینہ بیگم نے اس کے جانے پر حازب کو گھورا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میں کسی لڑکی سے نہیں ملوں گی!"

"آپ نہیں چاہتی میں شادی کروں؟"

"چاہتی ہوں! لیکن اس سے کرو جس کے ساتھ دل جڑا ہے تمہارا!"

"اور تم مجھ سے بہتر جانتے ہو وہ کہ وہ تم سے جس حد تک محبت کرتی ہے!"

وہ کہتی اٹھ گئی تو حازب نے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

فری نے کمرے میں جاتے اپنا سامان دیکھا۔۔۔۔یہاں تو کچھ بھی اسکا نہیں تھا۔۔۔یہ سب حازب مرزا کا دِلایا تھا۔

وہ منہ دھوتی تیزی سے باہر نکلی۔

"مجھے یہاں نہیں رہنا!" وہ باہر نکلتی نم لہجے میں چِلائی تھی۔

حازب کھڑا ہوا اور سکینہ بیگم بھی کچن سے باہر آئیں پھر انہیں دیکھتی اپنے کمرے میں چلی گئیں کہ بہتر تھا وہ دونوں آپس میں بات کر لیتے دو ٹوک۔

"واپس جاؤ کمرے میں!"

"نہیں! مجھے گھر چھوڑ کر آئیں! سفی بھائی کے پاس! ماما سے پوچھیں!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ تیزی سے ماما کے کمرے میں گئی تھی جس کی طبیعت خراب تھی اور وہ سوئی تھی وہ واپس آگئی۔

فری! کوئی کہیں نہیں جا رہا! حازب نے سرد آواز میں کہا۔

"میں جا رہی ہوں!"

اس نے باہر کی طرف قدم بڑھائے!

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

تو حازب نے اس کا بازو تھامتے اسے جھٹکا دیتے اپنے سامنے کھڑا کیا۔

"سمجھ نہیں آرہی تمہیں میری بات؟" حازب چِلایا تھا۔

فری کی آنکھوں سے آنسو متواتر بہنے لگے۔

پھر اپنے بازو کو دیکھا ----جہاں حازب مرزا کی گرفت اتنی سخت تھی کہ اس کے منہ سے سسکی نکلی۔

"چھوڑیں!"

فری نے اس کے ہاتھ کو پیچھے کرنا چاہا۔

"میری بات دھیان سے سنو! یہاں سے کہیں نہیں جاؤ گی تم! اور یہ بات میں دوبارہ نہیں سمجھاؤں گا!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حازب نے سرد لہجے میں کہا تو فری نے اپنا بازو اس کی گرفت سے نکالا۔

اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔

جبکہ حازب نے بہزاد شاہ کو کال کرتے ملنے کا کہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

"مجھے اور نہیں کھانا بہزاد!" اس نے بہزاد کا ہاتھ روکا جو تب سے اس کی پلیٹ بھر رہا تھا۔

"مجھے گھر جانا ہے!"

"سفی چھوڑ دے گا!" بہزاد نے سفیر کو دیکھتے کہا۔

"بالکل نہیں! آپ چھوڑ کر آئیں مجھے!"

"میری طبیعت۔۔۔۔۔۔"بہزاد نے کہنا چاہا۔

"آپ بالکل فِٹ ہیں! میں نے دوا دی تھی نا؟" وہ بہزاد کو گھورتی بولی۔

سفیر بس مسکرا رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"چلیں میڈیم خادم حاضر ہے!" بہزاد فوراً اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔

سفیر شاہ اپنے کمرے میں آگیا جبکہ بہزاد باہر نکل گیا۔

اس کی طرف کا دروازہ کھولتے اس کے بیٹھنے پر بند کرتا وہ اپنی طرف آیا اور بیٹھ گیا۔

"ممم! مجھے آئس کریم کھانی ہے!"

URDU NOVEL BANK

حائفہ نے کچھ سوچتے بہزاد کو دیکھتے کہا جس نے سر ہلایا تھا۔

اسے آئس کریم دلواتے وہ واپس گاڑی میں بیٹھا تھا۔

حائفہ نے اپنا ہی چمچ اس کے آگے کیا جسے وہ خاموشی سے کھا گیا تھا۔

"مجھے اس کے ساتھ براؤنی بھی کھانی ہے!" اس نے لب کاٹتے کہا۔

بہزاد نے خاموشی سے اسے براؤنی خرید کر دی تھی جسے وہ خاموشی سے کھا کم رہی تھی اور اس کی طرف زیادہ دیکھ رہی تھی۔

"اب میرا منہ بہت زیادہ میٹھا ہو گیا ہے! مجھے گول گپے کھانے ہیں!" وہ سنجیدگی طاری کرتے ہوئے بولی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"لوگ کھانے کے بعد میٹھا کھاتے ہیں جو آپ نے کھا لیا ہے حافی!"

"مجھے میٹھے کے بعد پھر سے کچھ چاہیے ہوتا ہے نا!"

"حافی میرے سر میں درد ہے!" بہزاد نے سنجیدگی سے کہا تو وہ خاموش ہو گئی۔

"اب بھی درد ہے؟"

URDU NOVEL BANK

اسے غصہ آیا خود پر! وہ کب سے اسے تنگ کر رہی تھی۔۔۔۔وہ بس اس کا وقت چاہتی تھی۔

ہمممم!!

"دوا لے لیتے ہیں پھر!" حافی نے کہا۔

"آپ نے تو کہا تھا آپ کو اپنی دعا پر پورا یقین ہے؟" بہزاد نے اس کی طرف دیکھتے کہا تو وہ سر ہلا گئی۔

"ابھی بھی ہے!"

"تو بس ٹھیک ہے پھر، کسی دوا کی ضرورت نہیں!"

حائفہ کے گھر کے سامنے گاڑی روکتے وہ اسے دیکھنے لگا۔۔

"خدا حافظ! درد ٹھیک نہ ہوا تو دوا لیجیے گا!" حائفہ نے اسے دیکھتے کہا۔

تب تک سکندر صاحب بھی باہر آچکے تھے...

"کیسے ہو برخودار؟"

"سر میں درد ہے بہزاد کے!" اس سے پہلے حائفہ بولی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"آجاؤ! چائے پلائیں تمہیں!" سکندر صاحب بولے۔

"نہیں انکل! ابھی بس گھر جاؤں گا!"

"چلو ٹھیک ہے!" وہ ان سے ملتا واپس آتا بستر پر ڈھے گیا تھا۔

جبکہ کل کی صبح کیا ہونا تھا وہ نہیں جانتا تھا۔

حائفہ نے تھوک نگلا اور بیٹھ گئی کہ چکر کاٹتے سے اس کی ٹانگیں دکھنے لگی تھیں۔

اس نے پھر سے فون کو دیکھا! کیا اسے یہ کرنا تھا؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جواب میں اس کے وجود میں سناٹے اتر گئے۔۔۔۔ لیکن ہاں اسے کرنا تھا خود کے لیے، بہزاد کے لیے، اپنے نکاح کے لیے، اپنی محبت کے لیے۔

"ناشتہ تو کر لو حائفہ!" سائمہ بیگم نے ہانک لگائی۔

"امی گاڑی آگئی ہے وہیں کر لوں گی!" وہ گیٹ کے پاس سے چلائی تھی۔

"حائفہ واپس آئیں!"

URDU NOVEL BANK

سکندر صاحب کی آواز پر چارو ناچار اسے رُکنا پڑا اور واپس آئی۔

جہاں اس کا باپ بریڈ میں انڈا لگاتے اسے ٹشو میں لپیٹ رہے تھے۔

"بیٹھو!"

"بابا جان دیں دیں نا!"

"بیٹھو فوراً!" انہوں نے سختی سے کہا تو وہ بیٹھ گئی۔

اس کے آگے دودھ کا گلاس رکھا جو وہ منہ بسورتی تیزی سے پیتی خدا حافظ بولتی جا چکی تھی۔

"کیا ہوا ہے صدف آپی؟" اس نے آفس میں اتنی افراتفری دیکھ کر استفسار کیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تمہیں نہیں معلوم؟ لڑکی آج ساری لڑکیوں کے دل ٹوٹ گئے ہیں۔۔۔۔۔شہزادے بہزاد شاہ کی شادی کا اعلان ہو گیا ہے۔"

"کیا فضول بول رہی ہیں آپ!"

حائقہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ کہا بیشک یہ سب جھوٹ تھا لیکن بہزاد نے کہا تھا وہ اس لڑکی کو چھوڑ دے گا، تو یہ سب۔۔۔۔

URDU NOVEL BANK

"یہ دیکھو!"

صدف نے اپنا فون آگے کیا جہاں ادا جعفری اور فیروز جعفری کے اکاؤنٹس سے یہ خبر شائع ہوئی تھی۔

اس کا حلق آنسوؤں سے بھرنے لگا۔

"آئی ہیٹ یو بہزاد پر اس سے زیادہ محبت ہے مجھے آپ سے اور اسی احساس سے نفرت ہے مجھے!"

اس نے ہاتھ میں پکڑے فون پر گرفت مضبوط کی۔

میں دنیا کو بتادوں گی کہ آپ کی اصل بیوی کون ہے! میں کسی کا بھی نام آپ کے ساتھ آنے نہیں دوں گی!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے آرٹیکل تیار کیا اور تصویریں چھاپنے کے لیے دیں----

آج شفیق صاحب آفس میں نہیں تھے اور ان کے بعد پرنٹنگ پریس سے وہی ڈیل کرتی تھی اسی لیے انھوں نے حامی بھر لی۔

"کب تک چھپے گا یہ؟"

URDU NOVEL BANK

"کل صبح کے اخبارات میں!"

"کیا آپ کو واقع ہی یہ کرنا ہے حائفہ!"

پرنٹنگ پریس کے اونر نے پوچھا جو اس سے اچھے سے واقف تھے اور شاید ان کے نکاح کا بھی جانتے تھے۔

جی!

"بہزاد جانتا ہے؟"

"جی!!!!"

اور بات ختم کر دی تھی اس نے اس جھوٹ پر کہ بہزاد شاہ جانتا ہے یہ سب۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ گھر آگئی تھی۔

بہزاد کی کافی کالز تھیں جو اس نے نہیں اٹھائیں تھی۔۔۔۔اسے صرف اب صبح کا انتظار تھا۔۔۔اتنا بڑا قدم اٹھا لیا تھا اس نے انجام نجانے کیا ہوتا لیکن بہزاد شاہ کا نام کم از کم کسی اور عورت کے ساتھ تو نہ آتا۔

URDU NOVEL BANK

بیوی ہوتے ہوئے وہ کیسے اپنے شوہر کے نام کے ساتھ کسی اور کا نام برداشت کر سکتی تھی۔

اس نے ٹھیک کیا تھا یا نہیں اسے اندازہ نہیں تھا۔

سارا دن گزارتے وہ خاموشی سے لیٹ گئی تھی۔

"میری کال کیوں نہیں پِک کر رہیں حافی!"

"کیونکہ کل آپ مجھ سے ملنے آئیں گے!"

وہ گہرا سانس بھرتی بولتی اس کے اس قدم کے بعد نجانے بہزاد کا کیا رِدِ عمل ہوتا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"نہیں کل نہیں آ سکتا!"

بہزاد کے میسج پر وہ مسکرائی۔

"دیکھتے ہیں!" یہ آخری میسج کرتے وہ سو گئی تھی۔

ماہا کو ابکائی آئی تو وہ فوراً واش روم میں چلی گئی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

شام کے سات بج رہے تھے!

اس نے باہر نکل کر دیکھا خاموشی تھی۔۔۔۔۔سکینہ بیگم نماز ادا کر رہی تھیں

جبکہ حازب گھر نہیں تھا اور فری وہیں صوفے پر سو رہی تھی۔

اس نے چکراتے سر کے ساتھ کھانا گرم کیا۔

"طبیعت ٹھیک ہے بیٹا؟" سکینہ بیگم نے اس کی پیلی رنگت کو دیکھتے استسفار کیا۔

"جی۔۔۔۔بس بھوک لگی ہے!"

کھا لو کھانا میں تب تک چائے بناتی ہوں!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ کھانا کھاتی واپس کمرے میں آگئی تھی کیونکہ فری نہیں اٹھی تھی۔

اس کا فون بجنے لگا۔۔۔۔ اشعر فیض کی کال تھی۔

اسلام علیکم!

ماہا؟

"جی بھائی؟"

URDU NOVEL BANK

"کہاں ہو اس وقت؟"

وہ بھا۔۔۔۔۔

"مجھے پتا ہے تم ایس پی حازب مرزا کے گھر ہو اس وقت!"

"میں اس سے کچھ فاصلے پر موجود ہوں! میں ملنا چاہتا ہوں تم سے!"

ماہ کا دل تیزی سے دھڑکا۔

"میری طبی۔۔۔۔طبیعت نہیں۔۔۔ٹھی۔۔۔۔۔ٹھیکلک۔۔بھائی۔"

اور کال کاٹ دی۔

سفیر شاہ نے اسے سختی سے یہاں سے نکلنے سے منع کیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

فون پھر سے بجنے لگا!

نہیں اسے نہیں اٹھانا تھا! لیکن دسویں بار بھی فون بجنا نہ رُکا تو اس نے کال اٹھائی۔

"کیا تمہیں وہ لڑکی یاد ہے جسے سالوں پہلے تم نے میرے کمرے میں دیکھا تھا اور مجھ سے بچایا تھا؟" اشعر فیض پُراسراریت سے بولا۔

URDU NOVEL BANK

ماہا خاموش رہی۔۔۔۔دل کی دھڑکنیں بڑھیں تھیں۔

"وہ لڑکی آج پھر میرے پاس ہے! سالی کو بہت مشکل سے ڈھونڈا ہے!"

"بھائی!" ماہا کے حلق سے گھٹی گھٹی آواز نکلی۔

"اڈریس بھیج رہا ہوں فوراً پہنچو! اس لڑکی کا باپ محلے میں گرا پڑا ہے روتے ہوئے۔۔۔اس کی بیٹی کو اگواہ ہوئے نو گھنٹے گزر گئے ہیں۔۔۔"

"اسے چھوڑ دیں بھائی!" سسکی بندھ گئی۔

"آؤ ایک بار پھر اسے بچانے کے لیے۔"

بھائی پلیز۔۔۔۔۔وہ رونے لگی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"گاڑی اس حازب مرزا کے گھر کے گیٹ سے پچھلی گلی میں کھڑی ہے۔۔۔۔۔تم آسانی سے آ سکتی ہو اس کی ماں کو کچھ بھی بول کر۔"

"میرے آنے پر اسے چھوڑ دے گیں؟"

"ہمارے باپ کی قسم! نہیں تمہاری قسم! ہاہاہا۔"

"مجھے کیوں چاہتے ہیں آپ وہاں؟"

URDU NOVEL BANK

"پہنچ رہی ہو یا لڑکی کے باپ کو بھی مار دیں؟"

"میں۔۔۔میں آ۔۔۔رہی۔۔۔ہوں!"

وہ اتنا تو جان گئی تھی کہ اشعر فیض کی سفیر شاہ سے دشمنی تھی جس میں اسے گھسیٹا جا رہا تھا۔۔۔۔۔لیکن وہ لڑکی!

کیا وہ سچ کہہ رہا تھا! اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا۔

جب اسے اسی لڑکی کی روتے گڑگڑاتے ویڈیو وصول ہوئی۔

وہ کیسا بھی سہی لیکن شاید اپنی بہن کی عزت کو پامال نہ کرتا!

اسے اس لڑکی کو بچانا تھا! اس بوڑھے باپ کی عزت بچانی تھی! اس کا حلق آنسوؤں سے بھیگ گیا تو چہرہ بھیگنے لگا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے چادر اوڑھی اور باہر نکلی۔

"کہاں جا رہی ہو ماہی؟" فری نے پوچھا!

"آنٹی کہاں ہیں؟"

"وہ ساتھ والے گھر تک گئی ہیں!"

URDU NOVEL BANK

"میں بس ابھی آدھے منٹ میں آتی ہوں!" ماہا نے سوکھے لبوں پر زبان پھیری۔

"کیا میں بھی ساتھ آؤں؟"

"نہیں! لیکن کسی کو بتانا مت میں جلدی آجاؤں گی! یہ ہماری دوستی کا پہلا راز ہے۔"

"ٹھیک ہے!" فری نے پرُجوشی سے کہا۔

"کیا میں گیٹ کے علاوہ باہر نکلنے کا کوئی راستہ ہے؟

کیوں؟ سامنے سے جائیں نا۔۔۔ہاں گارڈز ہیں باہر بہت کھڑوس۔۔۔۔حازب مجھے بھی صرف اپنے ساتھ لے جاتے ہیں نہیں تو یہیں بور ہو جاتی ہوں۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"فری کیا کوئی اور راستہ ہے؟"

"ہاں ناپیچھے کی گلی! وہاں کا دروازہ باہر پچھلی گلی میں کھلتا ہے!"

ٹھیک ہے!

چابی؟

"اممم! کیا اپنی نئی دوست سے ملنے جا رہی ہیں؟"

URDU NOVEL BANK

"ہاں! اور تم سے بھی ملواؤں گی اُسے! ابھی جلدی ہے وہ انتظار کر رہی ہے چابی دو!"

فری نے حازب کو چابیاں وہاں رکھتے دیکھا تھا وہیں سے نکال کر تین اسے تھما دی۔

"ان میں سے ہی کوئی ہو گی۔"

ٹھیک ہے!

فری؟

جی؟

"اگر میں واپس نہ آئی تو اپنے سفی بھائی کو بتا دینا!"

اوکے!

ماہا جا چکی تھی۔

لیکن فری کا دماغ اٹک گیا۔

"سفی بھائی؟؟" اور پھر آنکھوں میں آنسو۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"کیا ہوا ہے میری جان؟" سکینہ بیگم نے اندر آتے اسے روتے دیکھ پوچھا۔

"میں اپنے بھائیوں سے کب ملوں گی؟"

"حازب جلد ہی ملوائے گا! اب رونا نہیں میری گڑیا۔"

"آؤ میرے ساتھ۔۔۔۔کھانا بنائیں! آج تمہاری دوست کی طبعیت بھی ٹھیک نہیں۔۔۔"

"جاؤ دیکھ کر آؤ اسے! میں گوشت دھوتی ہوں تب تک۔"

"وہ سوئی ہیں! میں ابھی گئی تھی!" وہ ان سے نظریں چراتے بولی۔

"چلیں مجھے سکھائیں۔۔۔۔!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جبکہ سکینہ بیگم تو اس کے چپ ہو جانے پر ہی سکھ کا سانس بھر گئیں تھیں۔

گاڑی میں بیٹھتے اس نے چہرے سے پسینہ صاف کیا۔

اسے اشعر فیض کے پاس لے جایا جا رہا تھا۔

فری نے گھڑی پر وقت دیکھا رات کے نو بج رہے تھے۔۔۔۔۔ماما کو گئے دو گھنٹے ہو گئے تھے۔۔۔۔

"افففففف آئیں کیوں نہیں!"

جاؤ ماہا کو بلا لو فری---- حازب بھی آنے والے ہے----کھانا لگاتی ہوں۔

امی----

"جاؤ فری!"

"امی وہ----"

اسلام علیکم! حازب کی آواز پر فری نے اسے دیکھے بغیر سکینہ بیگم کو دیکھا۔

"کیا ہو گیا میری گڑیا؟" وہ پیار سے بولیں۔

"ماہی گھر نہیں ہے!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"گھر نہیں ہے کہاں گئیں ہیں؟" سکینہ بیگم سے پہلے حازب بولا تھا۔

وہ----

"فری ماہا کہاں ہیں"؟ اب کی بار حازب دھاڑا تھا۔

"وہ سات بجے گئیں تھیں یہاں سے اپنی دوست کو ملنے----اور----"

ڈیمممم! حازب نے فون نکالا -----

سفیر کا نمبر مصروف جا رہا تھا۔

"وہ کیسے جا سکتی ہیں۔۔۔باہر تو گارڈز تھے۔۔۔۔۔"وہ چکر کاٹتا بولا۔

"پیچھے کے دروازے سے!"

فری نے اسے سب بتایا تو حازب نے قہر برساتی نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے؟ بچیاں ہو تم لوگ سمجھ نہیں آتا باہر جانے سے منع کیا گیا ہے۔۔۔۔کیوں ایک ہی کام کر کے ہمیں زلیل کرواتی ہو؟"

وہ اتنی تیز دھاڑا کہ فری ڈرتی پیچھے ہوئی تھی۔

سکینہ بیگم کا بھی ہاتھ دل پر پڑا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ باہر نکل گیا۔۔۔

سفیر شاہ سے بات ہو رہی تھی ۔۔۔۔۔۔سکینہ بیگم نے فری کو ساتھ لگایا جو ہچکیوں سے رو رہی تھی۔

اب وہ گارڈز پر گرج برس رہا تھا۔۔۔ابھی تو سفیر شاہ نجانے ان کا کیا حال کرتا۔

سفیر شاہ اندھا دھند سب چھوڑتا بھاگا تھا۔

URDU NOVEL BANK

اندر آتے اس نے حازب کا گریبان تھاما۔۔۔شور سے سکینہ بیگم اور فری بھی باہر نکلے تھے۔

"تمہاری زمہ داری پر چھوڑا تھا میں نے اسے یہاں۔۔۔۔تُو نے کہا تھا میری بیوی محفوظ رہے گی یہاں۔۔۔کیسے جا سکتی ہے وہ؟"

سفیر شاہ پاگل ہونے کے در پر تھا۔۔۔۔۔

ایک گارڈ زمین پر پڑا کراہ رہا تھا جبکہ دوسرے کا ہونٹ پھٹ چکا تھا۔

"کیسے گئی وہ؟"

"پیچھے کے دروازے سے۔۔!" حازب نے اسے بتایا تو دونوں کیمراز چیک کرنے دووڑے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"حازب ناکہ بندی لگواؤ! گاڑی کا نمبر بتاؤ سب کو۔۔۔مجھے وہ ابھی چاہیے ہے اپنے پاس!"

فری تو کانپتی سکینہ بیگم کے سینے میں منہ چھپائے ہوئی تھی اپنے بھائی کو اتنے غصے میں دیکھتے۔

URDU NOVEL BANK

سب اس کی غلطی تھی---اسے ماما کو پچھلے دروازے کا نہیں بتانا چاہیے تھا---یہ سوچ آتے ہی وہ اور زوروں سے رونے لگتی۔

سفیر شاہ باہر نکل آیا---دہلیز پر پہنچتا کہ اپنے نام کی پکار سنتے تھم گیا۔

"بھائی؟؟؟"

وہ نم نسوانی آواز پر اس کے قدم تھمے تھے وہ واپس مڑا اور اس لڑکی کو دیکھا جو رو رہی تھی پھر حازب مرزا کو۔

"بھائی؟"

وہ لڑکی اب تیزی سے آتی اس کے سینے سے لگی تھی! وہ اسے دور دھکیلنا چاہتا تھا کہ وہ اسے نہیں جانتا لیکن----

وہ خوشبو! وہ احساس! اس نے چہرہ جھکایا۔

جہاں فری اس کے ہاتھ کے زخم پر انگلی پھیر رہی تھی۔

"میری وجہ سے آپ کو چوٹ آئی تھی نا!" وہ لب و لہجہ اور اس کے الفاظ----

سفیر شاہ کو لگا وہ سانس نہیں لے پائے گا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ فرح شاہ تھی، ان کی فری-----

سفیر شاہ نے اسے خود میں بھینچ لیا جبکہ حازب مرزا ایک طرف سانس روکے کھڑا تھا۔

"میری جان، میری گڑیا، بھائی کی جان!"

سفیر شاہ اس کے ماتھے پر بوسے دینے لگا پھر اس کے ہاتھ تھامتا چومنے لگا، وہ پاگلوں کی طرح اسے خود میں بھینچے اس کے بالوں پر بوسے دے رہا تھا۔

فری اب بھی بُرے طریقے سے رو رہی تھی---یہ ان کے خون کا اثر اور کشش تھی کہ وہ ایک دوسرے کو اتنی جلدی پہچان گئے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سفیر شاہ نے سرخ نگاہوں سے حازب کو دیکھا جو سنجیدہ سا کھڑا تھا۔

یقیناً وہ جانتا تھا۔

"تم میرے ہاتھوں ہی مرو گے!" وہ حازب کو دیکھتا بولا اور باہر نکل گیا۔

بہزاد شاہ نے اسے واپس بلایا تھا، اس کے پیچھے حازب بھی نکل گیا۔

"بھائی فری----"

URDU NOVEL BANK

"اس بارے میں بعد میں بات ہو گی شاہ! حازب کہاں ہے؟"

"اس کا مطلب ہے آپ جانتے تھے؟" سفیر شاہ نے بہزاد کو بے یقینی سے دیکھا۔

"اپنی بیوی کا سوچو اس وقت! جسے گھر سے نکلے اب چار گھنٹے ہونے کو ہیں!"

بہزاد دھاڑا تو وہ ہوش میں آیا۔

حازب کو دوپہر میں ہوئی بہزاد شاہ سے اپنی ملاقات یاد آئی۔

"کیا ہوا حازب؟"

"بہزاد میں کچھ بتانا چاہتا ہوں!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بیٹھو! بہزاد نے لیپ ٹاپ کو سائیڈ پر ہٹاتے حازب مرزا کو دیکھا۔

مینیجر نے اندر داخل ہوتے کچھ کہنا چاہا۔

"جب تک میں نہ بلاؤں کوئی اندر نہیں آئے گا!" بہزاد کے کہنے پر وہ سر ہلاتا باہر نکل گیا۔

"بولو مرزا؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"میں نہیں چاہتا تم کچھ غلط سمجھو، میں نے تمہاری عزت کو اپنی عزت سمجھا ہے اور۔۔۔۔"

"مدعے پر آؤ حازب!" بہزاد کہتا اٹھا کھڑا ہوا اور کھڑکی کی طرف چل پڑا۔

"تمہاری بہن میرے پاس ہے، میرے گھر!"

"میں جانتا ہوں!" جواب پُرسکون انداز میں آیا تھا۔

حازب نے اس کی پشت کو جھٹکے سے سر اٹھاتے دیکھا۔

"کیسے؟"

"تمہیں لگتا ہے بہزاد شاہ اپنی جان سے پیاری بہن سے فراموش ہو سکتا ہے؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سالوں اس کی تڑپ میں گزارے ہیں، اسے میں نے اسی دن ڈھونڈ لیا تھا جس دن تم نے پہلی بار اسے ہسپتال میں دیکھا تھا، مجھے کافی وقت لگ گیا لیکن میں جانتا تھا میں اسے ڈھونڈ لوں گا، وہ ہمارے دلوں کا حصہ ہے!"

"تو تم نے۔۔۔۔۔؟"

URDU NOVEL BANK

"تم اسے ساتھ لے گئے! اس کے بعد تم لوگوں سے اس کی محبت!" بہزاد نے حازب کو دیکھا جس نے نگاہیں چرائیں۔

"مجھے ایک ایک چیز کی خبر رہی ہے۔"

"تو تم لینے کیوں نہیں آئے؟"

کیونکہ تمہارے گھر سے زیادہ محفوظ جگہ کوئی نہیں تھی! اور تم پر مجھے سب سے زیادہ بھروسہ تھا۔

حازب نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

"تمہیں میں اُس دن سے بھی پہلے سے جانتا ہوں مرزا جب ہمارے ملاقات ہوئی تھی۔۔۔۔اس فیلڈ میں قدم رکھتے ہی بہزاد شاہ لوگوں کو جاننے لگا تھا، تم کتنے کیس جیتے ہو، کتنے ہارے ہو، کتنی بار رشوت کو دھتکارا ہے سارا ریکارڈ ہے میرے پاس، تمہارا اور میرا مقصد صرف پاکستان رہا ہے اور یہی چیز ہمیں جوڑتی ہے۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"وہ خوش تھی وہاں، اسے ماں کو پیار ملا جو ہم نہیں دے سکتے تھے، میں اسے لے آتا لیکن اس وقت اسے کسی عورت کی آغوش کہ ضرورت تھی جو تمہارے گھر میں ملی اسے۔"

حازب کا سر جھک گیا، وہ سب جانتا تھا تو یہ بھی جانتا ہو گا کہ اس کی بہن محبت کرتی ہے اس سے۔

فری کی دلی وابستگی کے بارے میں بھی جانتا ہوں، "لیکن وہ بہت چھوٹی ہے، ہمارے پاس آئے گی تو سب بھول جائے گی!"

بہزاد کہہ کر واپس کرسی پر بیٹھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جبکہ حازب مرزا کا دل کٹ گیا۔۔۔۔وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہوا۔

"کیا ہوا مرزا؟ بیٹھو! اتنی بے چینی کیوں؟"

"وہ میری ہے، اس کا مستقبل میں ہوں!"

حازب مرزا دھاڑا تھا جبکہ بہزاد شاہ نے سنجیدگی سے اسے دیکھا۔

"وہ تمہارے پاس ہی رہے گی جب صحیح وقت ہو گا میں اسے لے آؤں گا!"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"لے جانا! لیکن اس کا آخری ٹھکانہ وہی گھر ہے شاہ!'

"تم اس کی محبت سے انکاری رہے ہو مرزا!"

"بیشک! لیکن اس کا حال اور مستقبل میں ہوں، میرے علاؤہ کوئی نہیں!"

وہ ٹھوس لہجے میں بہزاد کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتا باہر نکل گیا۔

جبکہ بہزاد سنجیدگی سے واپس کام کرنے لگا۔

حال میں واپس آتے حازب نے سفیر شاہ کو دیکھا جو سر کے بال ہاتھوں میں تھامے بیٹھا تھا۔

جبکہ بہزاد فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سفیر کچھ سوچتے اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور اپنے کمرے کی طرف بھاگا۔

حازب نے بہزاد کو دیکھا تھا جس نے کندھے اچکائے تھے، اور دوبارہ فون پر بات کرنے لگا تھا۔

URDU NOVEL BANK

سفیر نے اپنا لیپ ٹاپ کھولا، ماہا کا فون کنیکٹ تھا اس کے لیپ ٹاپ کے ساتھ۔

اس نے فوراً سے انگلیاں چلائیں۔۔۔وہ ساری کالز اس کے پاس ریکارڈ تھیں۔

وہ ان ریکارڈنگز کو چلاتے وہ سنتا گیا۔

اسے اشعر فیض سے زیادہ ماہا پر غصہ آرہا تھا جو کسی اور لڑکی کے لیے اپنی عزت اور جان دونوں کو خطرے میں ڈال چکی تھی۔

وہ واپس نیچے آیا۔

بھائی وہ اشعر کے پاس ہے، اس کی لوکیشن پتا کریں! وہ آتا بہزاد کے سامنے چیخا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ہمیں نکلنا ہے!"

اس نے لیپ ٹاپ آگے کرتے وہی ریکارڈنگز انہیں سنائیں جبکہ دونوں نے سفیر شاہ کو دیکھا تھا جو اب یہاں سے وہاں چکر کاٹتا فون پر نجانے کس کو دھمکیاں دے رہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

بہزاد نے سفیر شاہ کو اس طرح کبھی نہیں دیکھا تھا۔

"بھائی پلیز!!!"

وہ کال کاٹتا بہزاد کے پاس آیا۔۔۔۔لہجے سے بے بسی صاف جھلک رہی تھی۔

بہزاد نے اسے ساتھ لگایا!

"وہ تمہارے پاس ہو گی سفی! میرا وعدہ ہے!"

سفیر شاہ نے سر ہلایا۔

بہزاد نے اشعر فیض کی لوکیشن بھیجی تھی وہ جب تک ٹریس نہ ہوتی کچھ بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حازب پولیس اسٹیشن کے لیے نکل گیا تھا کہ ناکہ بندی اس نے کروائی تھی۔

رات کے دو بج رہے تھے اور ماہا اور اشعر دونوں کی کوئی خبر نہیں تھی۔

"ماہا کا فون یہاں اٹیچڈ ہے؟" بہزاد نے سر اٹھاتے پوچھا۔

جی!

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"دیکھو اون ہے؟" بہزاد نے تیزی سے کہا تو سفیر کے ہاتھ تیزی سے حرکت کرنے لگے۔

"تھوڑی دیر پہلے اون تھا!" سفیر نے کہا تو بہزاد اٹھ کے اس کے سامنے آ کھڑا ہوا۔

"یہ لوکیشن دِکھا رہا اس کے بعد بند ہو گیا تھا فون!"

وہ کوئی جنگل کے قریب جگہ تھی------وہ تیزی سے باہر بھاگے تھے۔

وقت گزرتا چلا جا رہا تھا اور سفیر شاہ کے دل کی دھڑکنیں تھم رہی تھیں----اس نے جان لیا تھا کہ اس کے لیے اس کی بیوی کیا ہے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ماہا سفیر شاہ کیا ہے!

اس نے دل پر ہاتھ رکھتے آنکھیں موندی تھیں جبکہ ڈرائیو کرتے بہزاد شاہ کی سٹیرنگ پر پکڑ مضبوط ہوئی تھی۔

اس حال تک تو اس نے آنے ہی نا دیا تھا سفیر شاہ کو کبھی۔

سفیر شاہ کا فون مسلسل بج رہا تھا لیکن وہ ساکت سا بیٹھا تھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

شاہ؟؟ بہزاد نے اسے پکارا۔

ہممم!

"کیا سوچ رہے ہو؟"

"کچھ بھی نہیں! بس سوچ رہا ہوں کہ مجھے اُس سے محبت اب ہوئی ہے یا پہلے سے تھی۔۔۔۔کیونکہ چیزیں اور لوگوں کے کھو جانے کے بعد ہی تو ہمیں احساس ہوتا ہے۔"

"وہ مل جائے گی!"

"میں اسے ڈھونڈ لوں گا میں جانتا ہوں! لیکن اگر اسے کوئی نقصان پہنچا تو اس کی زمہ دار وہ بھی ہو گی بھائی!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"فون دیکھو اپنا!"

سفیر شاہ نے دیکھا وہ کوئی اننون نمبر تھا۔

"بعد میں دیکھ لوں گا!"

URDU NOVEL BANK

سفیر نے اپنا فون سامنے ڈیش بورڈ پر رکھنا چاہا جو بہزاد نے اس کے ہاتھ سے تھامتے کال یس کرتے اسپیکر پر ڈالی تھی۔

"تمہاتی بیوی پریگننٹ ہے یار اور تم نے اسے غیروں کے گھر چھوڑا ہوا ہے! بُری بات! خیر میں اب ماما بننے والا ہوں تو خیال رکھ لوں گا۔۔۔۔میری لوکیشن ٹریس کرنا بند کرو مجھ تک نہیں پہنچ پاؤ گے! جس کی امانت تھی میری بہن، تچ تچ تچ سوتیلی بہن اس کے پاس پہنچ جائے گی وہ۔۔۔۔۔!"

اور کال کاٹ دی گئی۔

"بھائی وہ۔۔۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سفیر شاہ نے ہاتھ سامنے ڈیش بورڈ پر مارتے سر ہاتھوں میں گرایا۔

جبکہ بہزاد نے حازب کو کال کی تھی۔

"مرزا ابھی ہماری اشعر سے بات ہوئی ہے۔۔۔۔"بہزاد نے اسے ساری بات بتائی۔

"لوکیشن ٹریس ہو سکتی ہے اس کی؟"

URDU NOVEL BANK

"کوشش کی جا سکتی ہے!" ساری بات سنتے حازب نے کہتے کال کاٹی تھی۔

گھڑی اب تین بجا رہی تھی۔

ماہا نے وہاں پہنچتے یہاں وہاں دیکھا وہ کوئی گھر تھا کسی سنسان جگہ پر!

اس کا دل لرز رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔اس نے اپنے فون پر گرفت مضبوط کی اور باہر نکل گئی۔

"اشعر صاحب اندر ہیں!" ڈرائیور نے کہا تھا تو اس کے پیچھے اندر داخل ہوئی۔

وہ گھر تھا کوئی لیکن سالوں سے شاید استعمال میں نہیں تھا اس لیے دھول مٹی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے کھانستے اپنی چادر منہ پر رکھی۔

"کیسی ہو سوتیلی بہن؟" اشعر فیض کی آواز سنتے وہ پلٹی۔

"وہ لڑکی کہاں ہے؟"

"کون سی لڑکی؟"

ماہا کا جسم ساکن ہوا۔۔۔۔

URDU NOVEL BANK

وہی جو آپ نے۔۔۔۔

"وہ سب جھوٹ تھا سوتیلی بہن وہ پچھلے مہینے کی بات ہے، اس لڑکی کی عزت دو کڑی کی کر دی میں نے کل ہی اس نے اپنے باپ کا چالیسواں کیا ہے!"

ماہا کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی معمول سے اور پھر وہ زمین بوس ہوئی تھی۔

"کیا مسئلہ ہے سالا! ڈاکٹر کو بلاؤ! پاشا تک اسے صحیح پہنچانا ہے!"

ڈاکٹر کو بلاتے جو خبر اشعر فیض کو پتا چلی تھا وہ بل کھاتا رہ گیا تھا لیکن پھر کچھ سوچتے مسکرا دیا۔

سالے صاحب کو بتایا جائے! اس نے سفیر شاہ کو فون کرتے سب بتایا تھا کہ

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس شخص سے کافی حساب نکلتے تھے اس کے

ماہا کی آنکھ اُن آوازوں سے کُھلی تھی۔

"کب پہنچے گی لڑکی؟" کال اسپیکر پر تھی۔

"صبح تک! میں اسے یہاں سے نکالنے لگا ہوں! ناکہ بندی لگی ہے اس سے تمہارے آدمی کیسے نپٹیں گے پاشا یہ تمہارا کام ہے۔"

URDU NOVEL BANK

ٹھیک ہے!

"میری باقی کی قیمت؟"

اشعر فیض کی آواز تھی---ماہا بات سمجھنے کی کوششوں میں ہلکان تھی۔

ماہا نے چھپایا ہوا فون قمیض کی جیب سے نکالا تھا اور میسج لکھا تھا۔

"بھیج دوں گا جب وہ میرے پاس آئے گی---اپنی بہن کی بہت قیمت لگائی ہے تُو نے-----مال بھی پسند آنا چاہیے مجھے!"

"بالکل آئے گا! تمہاری ہی نظر تھی اس پر! اس لیے تو اس کی شوہر کی ناک کے نیچے سے لے کر پہنچا رہا ہوں تمہیں!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"لیکن ایک مسئلہ ہے!" اشعر فیض بولا لیکن ماہا کے کان تو اسی لفظ پر اٹکے تھے "قیمت"۔

اس کے اپنے ہی بھائی نے بیچ دیا تھا اسے!

"وہ سالی پریگننٹ ہے!"

URDU NOVEL BANK

یہ دوسرا جھٹکا ماہا کی زات کو لگا تھا کہ فون اس کے ہاتھ سے گر پڑا اور اشعر فیض متوجہ ہوا۔

میں دیکھ لوں گا! پاشا کی بات سنتے ہی اس نے کال کاٹی اور ماہا کے پاس آ پہنچا۔

چٹاخ!

چٹاخ!

ماہا نے روتے سر اٹھایا۔۔۔۔ہونٹ پھٹ گیا تھا اس کے بھاری ہاتھ سے۔

اشعر فیض نے اس کا فون اٹھاتے دیوار سے دے مارا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کوئی نہیں آئے گا تجھے لینے!"

"تیرا وہ شوہر کل ہی شادی رچا لے گا!" کہتے اشعر فیض نے جانا چاہا۔

"وہ ضرور آئیں گے اور میری بات سنو اشعر فیض۔۔۔۔مجھے شرم آتی ہے کہ میں نے تمہیں بھائی سمجھا۔۔۔۔۔تم نے میری قیمت۔۔۔۔"

ماہا نے چیخنا چاہا لیکن جسم میں جان کہاں بچی تھی۔

URDU NOVEL BANK

"بہن۔۔۔تجھے میں نے بہن کبھی سمجھا ہی نہیں نا تُو اس قابل ہے۔"

"اتنی نفرت کیوں؟" وہ سسکی۔

"تیری زات، تیرے نام سے ہی مجھے نفرت ہے، میرا اس دنیا میں کوئی نہیں میں بس پیسہ بنانے آیا ہوں، جو مجھے پاشا سے مل رہا ہے تیرے بدلے۔"

وہ وقت کا فرعون بننا چاہ رہا تھا۔

"خدا سے ڈرو اشعر فیض! کہیں کے نہیں بچو گے!" وہ بمشکل کھڑی ہوئی۔

اور اشعر فیض نے مڑ کر اسے دھکا دیا تھا کہ وہ اندھے منہ سامنے زمین پر جا گری تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس کے بعد وہ درد سے کراہتی رہی تھی لیکن اشعر فیض کا دل موم نہ ہونا تھا نہ ہوا تھا۔

ماہا اس گھر سے نکلنے پر خود کو کوس رہی تھی۔

"سف۔۔۔سفیر!"

اس کے لبوں سے یہی نام ادا ہو رہا تھا۔۔۔۔۔دل میں کئی وِرد جاری تھے۔

URDU NOVEL BANK

کیا وہ واقعی سب سے دور جا رہی تھی؟

بھائی-----

اس نے سوکھے لبوں پر زبان پھیرتے ڈرائیور کو متوجہ کرنا چاہا۔

"خاموشی سے بیٹھی رہو!"

"مجھے بہت درد ہے! میری بات سنیں! مجھے دوا لے دیں پلیز! ایک احسان کر دیں۔"

"ہمارے سینوں میں دل نہیں ہوتے، مدد کی امید بیکار ہے۔"

"آپ تو بس خدا کی طرف سے وسیلہ ہیں بھائی! میں صرف دوا چاہتی ہوں میرا درد حد سے بڑھ رہا ہے!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کسی کی اولاد کو مار دیا گیا ہے!" وہ رو رہی تھی۔

آنکھیں درد سے اب بند ہو رہی تھیں!

اس نے گاڑی کسی چیز سے ٹکراتی محسوس کی تھی۔

URDU NOVEL BANK

اس کے بعد کوئی جھکا تھا اس پر۔۔۔۔کون وہ نہیں جانتی تھی ہاں لیکن اس خوشبو نے اس کے تنے اعصابوں کو ڈھیلا کیا تھا۔

سفیر شاہ سرخ نگاہیں لیے بیٹھا تھا!

نگاہیں فون پر تھیں جہاں ماہا کے نمبر سے میسج دِکھ رہا تھا۔

جس میں صرف اس کا نام لکھا گیا تھا۔

وہ اس جگہ کے بہت قریب تھے! اور وہیں باہر ہی رکے تھے۔

مجھے اندر جانے دیں بھائی! وہ ایک بار پھر بولا تھا۔

خاموش رہو! اندر جانا خطرے سے خالی نہیں ہے ہمارے پاس کوئی بیک اپ نہیں ہے!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

انہوں نے وہاں سے گاڑی کو نکلتے دیکھا تھا اس سنسان سڑکوں پر صرف ایک وہ گاڑی تھی وہ محتاط ہوئے اور بہزاد شاہ کو حازب مرزا نے بھی گرین سگنل دیا تھا۔

اس نے اس گاڑی کو فولو کیا تھا اور تھوڑی دور جاتے ہی اس گاڑی کو پیچھے سے ٹکر ماری تھا۔

URDU NOVEL BANK

صبح کے ساڑھے پانچ ہو رہے تھے۔

سفیر کی گود میں وہ سر رکھے ہوش و خرد سے بیگانہ تھی، چہرے پر تھپڑوں کے نشان اور ہونٹ سے خون نکل کر سوکھ چکا تھا۔

سفیر شاہ خاموش بیٹھا تھا، بالکل خاموش۔

وہ ہسپتال جا رہے تھے، وہ مسلسل ماہا کو دیکھ رہا تھا لیکن اسے ہاتھ نہیں لگایا تھا۔

ہسپتال میں ماہا کو داخل کروانے سے لے کر اس کی دوائیں سب بہزاد نے کیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سفیر تو بس ساکت سا وہاں کرسی پر بیٹھا تھا۔

اور جو ڈاکٹر نے بہزاد کو بتایا تھا اسے سنتے وہ بس سفیر شاہ کو دیکھتا رہ گیا تھا جو اب بھی کچھ نہیں بولا تھا۔

بہزاد اس کے ساتھ آ بیٹھا! حازب بھی پہنچ گیا تھا۔

"شاہ؟"

URDU NOVEL BANK

بہزاد نے اسے ساتھ بیٹھنے کو کہا جبکہ سفیر شاہ اب بھی اپنی خاکی ہتھیلی کو دیکھ رہا تھا۔

"یہی بتانا چاہتے ہیں نا کہ میں نے اپنی پہلی اولاد کو کھو دیا؟"

وہ ضبط سے بولتا بہزاد شاہ کا دل تڑپا گیا۔

"یہ سب رب العالمین کی مرضی تھی، ایسا ہونا لکھا تھا۔"

"ہاں اگر وہ میری بات کے خلاف نہ جاتی تو!"

بہزاد نے اسے ساتھ لگاتے اس کے باتوں کو چھیڑا، اسے پُرسکون کرنا چاہا تھا۔

ماہا کو دوا دلواتے وہ اسے واپس ہی لے آئے تھے کہ گھر سے باہر اسے بالکل نہیں رکھنا چاہتے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سفیر اسے کمرے میں لاتا خود بھی کچھ کہے بغیر دروازہ بند کر گیا تو بہزاد نے گہرا سانس بھرا۔

"آگے کیا کرنا ہے؟" حازب نے استفسار کیا۔

"اشعر فیض کہاں ہے؟"

URDU NOVEL BANK

"ہماری حراست میں!"

"اس سے ملاقات کرتے ہیں! اب موت اس کی آگئی ہے۔"

"کل صبح پاشا کی ساری انفارمیشن لیک ہو جائے گی!" اسے ہم نہیں حکومت خود مارے گی!

ٹھیک ہے! حازب نے سر ہلایا۔

"اب آرام کرو مرزا جاؤ!"

حازب نے مڑ کر سفیر کے کمرے کے دروازے کو دیکھا۔

"وہ ٹھیک ہو جائے گا!"

ہممم! حازب اٹھ کھڑا ہوا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"مرزا؟؟" بہزاد نے کچھ کہنا چاہا۔

"خود سے زیادہ حفاظت کروں گا میں اُس کی، بے فکر رہو!" وہ بولا تو بہزاد شاہ مسکرا دیا۔

URDU NOVEL BANK

حازب گھر چلا گیا تھا جبکہ بہزاد اپنے کمرے کی طرف۔۔۔۔وہ پرسکون تھا کہ سفیر پُرسکون تھا اور ماہا محفوظ تھی۔

بہزاد کو لیٹے ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ اس کا فون تیزی سے بجنے لگے۔
گھڑی صبح کے ساڑھے چار بجا رہی تھی۔۔۔وہ نماز کے لیے اٹھ گیا اور نمبر دیکھا وہ کسی کمپنی کا تھا۔
اس نے نماز ادا کی اور باہر نکلنے لگا جب پھر سے اسی نمبر سے کال آنے لگی۔
"اسلام علیکم بہزاد شاہ ہئیر!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"وعلیکم سر نیو ٹی وی پرنٹنگ پریس!"
"جی کہیں؟"
اس کے بعد بہزاد شاہ کے غصے کا گراف بڑھتا چلا گیا تھا، صد شکر حائفہ سکندر اس کے سامنے نہیں تھی نہیں تو نا جانے وہ کیا کر بیٹھتا۔
"آج کے اخبارات نہیں جائیں گے!"

URDU NOVEL BANK

"سر ایسا کیسے ممکن ہے؟"

"میں شفیق صاحب سے بات کر لیتا ہوں!"

"اگر جائیں گے تو یہ والا صفحہ ہرگز نہیں جائے گا، میں آپ کا بے حد ممنون ہوں لغاری صاحب جو آپ نے مجھے مطلع کیا، وہ بچی ہیں ایسی حرکتیں کر جاتی ہیں، میں معافی چاہتا ہوں۔۔۔سارے اخبارات میں سے وہ صفحہ ہٹا دیں۔۔۔سارے ورکرز کو لگا دیں میں سب کو پے کرنے کو تیار ہوں۔"

ٹھیک ہے! شاہ صاحب آپ کا کام ہو جائے گا۔

"بہت شکریہ!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس کے بعد بہزاد نے شفیق الرحمن کو فون کیا تھا جنہوں نے سرے سے لاعلمی ظاہر کی تھی، غصہ انہیں بھی حائفہ پر آیا تھا۔

حائفہ تو سکون سے سو بھی نہ پائی تھی۔

اففففف!! اس نے دُکھتی ٹانگوں کو زمین پر مارا اور باہر نکل گئی۔

بہزاد نے سکندر صاحب کا فون ملایا تھا۔

URDU NOVEL BANK

"اسلام علیکم انکل!"

"وعلیکم السلام! خیریت ہے بہزاد؟"

جی انکل! اور وہ پھر انہیں بتاتا چلا گیا لیکن اس نے سنجیدگی سے کہا تھا کہ حائفہ کو معلوم نہ ہو۔

"میں رخصتی چاہتا ہوں انکل!" وہ بولا۔

رخصتی! حائفہ جو ابھی آئی تھی ٹھٹکی۔

جی انکل!

"میرے پاس آجائیں گی تو میں خود ہینڈل کر لوں گا انہیں۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ٹھیک ہے برخوردار! آپ آجائیں وقت نکال کر سب ڈسکس کر لیتے ہیں۔"

"بہت شکریہ انکل! ملتے ہیں خدا حافظ۔"

خدا حافظ!

"بابا جان یہ کس کی رخصتی کی بات ہو رہی تھی؟"

"حسن کی!" وہ بولے تو حائفہ ہنس دی۔

URDU NOVEL BANK

"بتائیں بھی۔"

"آپ کی! بہزاد رخصتی چاہتا ہے!" وہ سنجیدگی سے بولے تو اس نے آنکھیں میچی۔

اس کا مطلب اسے پتا چل گیا ہے۔

"کیا آج کا اخبار اب تک نہیں آیا؟"

"آگیا ہے میز پر پڑا ہے!" سکندر صاحب کہتے باہر نکل گئے تو وہ فوراً میز تک آئی۔

لیکن اس اخبار میں ایسا کچھ نہیں تھا۔۔۔اس نے تھوک نگلا۔۔۔یعنی بہزاد کو

معلوم ہو گیا تھا اور ہٹا دیا گیا تھا۔

"باہر آئیں"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

! اس کے ہاتھ میں پکڑے فون کی میسج ٹون بجی تو وہ متوجہ ہوئی۔

پھر چادر اوڑھتی باہر نکلی! کہ اب سامنہ تو کرنا ہی تھا۔

اس کی گاڑی دیکھتی وہ خاموشی سے اندر بیٹھ گئی تو بہزاد وہاں سے گاڑی لے گیا

وہ وہاں حائفہ کے محلے میں کبھی بات نہیں کرتے تھے۔

گاڑی روکتے بہزاد کی سٹئیرنگ پر گرفت دیکھتے حائفہ کا دل سہما۔۔

URDU NOVEL BANK

"کیوں؟ کیوں کیا آپ نے ایسا؟" وہ دھاڑا تو حائفہ اپنی جگہ سے اچھلی۔

"آپ کو اندازہ ہے آپ نے کیا کیا ہے؟ میں نے آپ کی ہر غلطی نظرانداز کی ہے حائفہ---اس غلطی پر میں آپ کو کیا سزا دوں مجھے بتائیں؟ آپ دنیا کے سامنے آنا چاہتی تھیں بہزاد شاہ کی بیوی کی حیثیت سے! لیکن آپ نے سوچا ہے اس کے علاؤہ آپ ایک صنفِ نازک کی حیثیت سے لوگوں کی نگاہوں کا مرکز ہوتی---میرے ہزار دشمن ہیں آپ اس بات کو کیوں نہیں سمجھ رہیں؟ میں ایک ڈیزائنیر ہی نہیں ہوں بس، ایسا شخص ہوں جس کی ایک غلطی کی طاق میں دنیا بیٹھی ہے، آپ میری کمزوری ہیں اور اس کا فائیدہ اٹھایا جائے گا یہی وجہ ہے اتنی دیر سے اس رشتے کو مخفی رکھنے کی-----لیکن آپ کو میرے خلاف جا کر ہی سب کرنا ہے

تو چلیں اٹھائیں اپنا فون، ویڈیو بنائیں اور دیں دیں اپنے چینل کو۔"

اس کی آواز سے حائفہ سہم کر بیٹھی تھی، آنسو جھولی میں گر رہے تھے۔

بہزاد نے گہرا سانس بھرا اور گاڑی چلاتے اس کے گھر کے آگے روکی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

حائفہ نے کچھ کہنا چاہا۔

"آپ رخصتی چاہتی تھیں نا تو تیاری کریں! کیونکہ شاید آپ میرے پاس آ کر ہی میری باتوں کو سمجھ پائیں گی، لیکن یاد رکھیں رشتے کی نزاکتوں کو سمجھ کر آئیے گا، جس کے لیے میں نے صبر کیا تھا لیکن اب بالکل نہیں کیونکہ آپ نے حالات ایسے بنا دیے ہیں۔"

"بہزاد----"

"اس وقت مجھے کوئی بھی لفظ آپ سے نہیں سننا حائفہ! جائیں!"

وہ بولا تو حائفہ روتی ہوئی اندر چلی گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حازب تھکا ہوا گھر آیا تھا---گھر میں خاموشی کا راج تھا وہ اپنے کمرے میں چلا گیا۔

بھوک لگی تھی لیکن اس وقت تھکاوٹ اور نیند کا غلبہ تھا اس لیے فریش ہونے چلا گیا۔

URDU NOVEL BANK

واپس آیا تو وہ دروازے پر کھڑی تھی، وہ اس تھکاوٹ میں بھی مسکرا دیا۔

آجاؤ!

ماہی کیسی ہیں؟ حازب گھر میں فون کر کے بتا چکا تھا کہ وہ مل گئی ہے۔

ٹھیک ہیں!

اممم! کچھ کھائیں گے؟

ابھی تک سوئی کیوں نہیں؟

آپ باہر تھے نا!!!

حازب مرزا کو اس کی یہ بات بے حد پسند تھی کہ وہ جو دل میں ہوتا تھا وہ بول دیتی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تمہیں کچھ بنانا آتا ہے؟ حازب نے شرارت سے پوچھا۔

امی نے کھانا بنایا ہے میں گرم کر سکتی ہوں، ہاں اور انڈا بریڈ بھی بنا سکتی ہوں، چائے بھی اور جوس بھی اور -----

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

تو چلیں آج آپ کے ہاتھ کا کھاتے ہیں! حازب بولا تو فری سر ہلاتی باہر نکل گئی۔

اب کیا کھائیں گے جلدی سے بتائیں؟

پہلے دوپٹہ لے کر آؤ! حازب نے فون پر جھکے ہی کہا تو وہ دوپٹہ لینے چلی گئی۔۔

پھر حازب کے کہنے پر کھانا گرم کر کے دیتے وہ جانے لگی۔

بیٹھ جاؤ!

اممم! مجھے نیند آرہی ہے!

وہ سنجیدگی سے بولی تو حازب کو احساس ہوا کہ یہ اس کے ناراضگی جتانے کا انداز تھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

لیکن ان سب میں بھی اس نے فکر نہیں چھوڑی تھی اس کی۔

وہ جانے کے لیے اٹھی تو حازب نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ بٹھایا۔

آپ کچھ دنوں میں واپس چلی جائیں گی!

فری تو اس کے آپ اور تم پر ہی الجھی رہتی تھی۔

URDU NOVEL BANK

فری نے سر ہلایا۔

خوش ہو؟

جواب اب بھی سر ہلا کر ہی دیا گیا تھا۔

مجھ سے دور جانے پر خوش ہو؟ تم تو کہتی تھی حازب سے شادی کروں گی!

اب نہیں کروں گی! وہ بولی تو حازب کی پکڑ چیچ کر سخت ہوئی۔

لیکن اب حازب مرزا پیچھے نہیں ہٹے گا! حازب نے سنجیدگی سے کہا تو فری نے

سر نہیں اٹھایا۔

دیکھو یہاں!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ام ہوں! کل آپ مجھ پر چلائے تھے!

کیونکہ غلطی تمہاری تھی، کتنا نقصان ہو سکتا تھا جانتی ہو؟

میں بس ان کی مدد۔۔۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

عورت کے لیے کچھ حد بندیاں اسی کی بہتری کے لیے بنائی جاتی ہیں، ان کو پابندیوں کا نام دے کر خدارا اپنی زندگیاں خطرے میں ڈال کر ہم پر ظلم نہیں کریں!

فری خاموش رہی!

آپ شادی کب کر رہے ہیں؟

بہت جلد! حازب نے گہرا سانس بھرتے کہا۔

اور میں کب جا رہی ہوں؟

مجھے کھانا کھانے دو! وہ بولا تو فری اٹھ کھڑی ہوئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

میں نے خاموش رہنے کا کہا ہے، جانے کا نہیں!

حازب بولا تو فری نے اسے گھورا اور وہیں بیٹھ گئی۔

چائے بنا لاؤ! کمرے میں جا رہا ہوں! وہ کہتا اٹھا گیا۔

چائے بنا لاؤ! پیچھے فری نے ہاتھ نچاتے اس کی نقل اتاری تھی اور برتن سنک میں پٹکے تھے۔

URDU NOVEL BANK

پھر چائے بناتے اس کے کمرے میں گئی وہ فون پر مصروف تھا اور اپنے کمرے سے منسلک بالکونی میں کھڑا تھا۔

یہ لیں!

حازب نے چائے پکڑ لی تو وہ وہیں کھڑی اسے دیکھتی رہی۔

میں آپ سے بعد میں بات کرتا ہوں!

حازب نے مسلسل اس کی نگاہیں خود پر محسوس کرتے کال کاٹ دی۔

میں بھی آپ کی طرح جلد شادی کر لوں گی! وہ اتراتے بولی تھی۔

اچھا! حازب محفوظ ہوا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ہمم! آپ سے اچھا اور ہینڈسم شوہر ڈھونڈو گی!

اچھا اور کچھ!

اممم!

تمہاری بلی کل آجائے گی! حازب اسے دیکھتا بولا تھا۔

مجھے نہیں چاہیے اب!

URDU NOVEL BANK

وہ کھڑی وہاں سے باہر نکلنے کے لیے قدم بڑھا گئی تو حازب اس کے سامنے جا کھڑا ہوا۔

ملائکہ سے ملنا چاہو گی؟ وہ سنجیدگی سے بولا۔

مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے آپ کی محبوبہ سے ملنے میں! وہ آنسوؤں کو حلق میں اتارتی بولی تھی۔

سو جاؤ!

وہ باہر نکل گئی۔

آئی ہیٹ یو! میں یہاں سے جانے کے بعد آپ کو کبھی یاد نہیں کروں گی! وہ دروازے کے پاس جاتی چِلائی تھی اور پھر باہر نکل گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حازب کی زات پر کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔

صبح اٹھتے وہ نیچے آیا۔۔۔آج اسے لیٹ جانا تھا۔۔۔لاؤنج سے ہنسنے کی آوازیں آ رہی تھیں وہ مسکرا دیا جانتا تھا وہ کس کی آواز ہے اور کس وجہ سے!

وہ باقی کے زینے بھی طے کر گیا۔

URDU NOVEL BANK

لاؤنج میں ہی وہ اس چھوٹے سے بلی کے بچے کو پکڑے یہاں سے وہاں گھوم رہی تھی۔

کیا تمہیں کوکو نام پسند ہے پیاری کوکو؟

اممم! تم کتنی پیاری ہو!

وہ اسے اپنے ساتھ لگاتی مسلسل مسکرا رہی تھی اور حازب مرزا پل میں پُرسکون ہوا تھا۔

سکینہ بیگم وہیں بیٹھی سبزی بناتی اسے دیکھ کر مسکرا رہی تھیں۔

آپ نے کہا تھا آپ کو بلی نہیں چاہیے اب! حازب سکینہ بیگم کے ساتھ بیٹھتا اسے دیکھتے بولا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

میں آپ کو اس کی قیمت ادا کر دوں گی۔

دیں ابھی مجھے چاہیے!

آپ اتنے غریب ہو گئے ہیں کہ آپ کو ابھی ہی پیسے چاہیے؟

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ ہونق بنی اسے دیکھ رہی تھی جبکہ سکینہ بیگم نے حازب کے سر پر چپٹ لگائی تھی۔

بالکل!

میرے بھائی دے دیں گے!

نہیں وہ بھی بہت غریب ہیں! وہ کیسے دیں گے؟ حازب پھر سے بولا تو سکینہ بیگم مسکرا دیں۔

امی دے دیں گی میری!

وہ فوراً سکینہ بیگم کے دوسری طرف بیٹھتی ان کے گال کو چومتی بولی تھی

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ہرگز نہیں! میری امی کیوں دیں گی؟

یہ میری امی ہیں؟ امی آپ زیادہ کس سے پیار کرتی ہیں؟ فری کوکو کو نیچے اتارتی ان کے گلے میں باہیں ڈالتی بولی تھی۔

اپنی گڑیا سے!

سکینہ بیگم بولی تو فری نے جتاتی نگاہوں سے اسے دیکھا جبکہ حازب مسکرا دیا۔

URDU NOVEL BANK

ناشتہ بناتی ہوں! سکینہ بیگم اٹھ کھڑی ہوئی تو فری نے اسے دیکھا۔

مجھے بھی دِکھاؤ اپنی کوکو!

ایک شرط پر؟

کیا؟

میں آپ کو پیسے نہیں دوں گی!

وقت آنے پر میں پیسوں کی جگہ کچھ اور لوں گا آپ سے بولیں منظور ہے یا میں آپ کی کوکو کو واپس کر دوں؟

منظور ہے!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ جلدی سے بولی تھی پھر گود میں اپنی نئی بلی کے بچے کو اٹھاتی اس کے پاس بیٹھتی اس کے بارے میں بتاتی چلی گئی جیسے وہ نجانے کب سے اس کے پاس ہو۔

یہ میری زندگی کا پہلا تحفہ ہے!

حازب نے اس کو دیکھا جو خوش تھی، ہاں یہ اس کی زندگی کا پہلا تحفہ تھا۔

URDU NOVEL BANK

بہت سے تحفے آپ کے منتظر رہیں گے! وہ دل میں بولا۔

حازب کا سارا دھیان بلی کی نئی بننے والی ماں پر تھا جو اسے کہہ رہی تھی۔

میرا بے بی!

وہ سر جھٹک کر رہ گیا۔

ماہا کی آنکھ درد کے احساس سے کھلی تھی۔

اس نے آنکھیں کھولتے خود کو مانوس سی جگہ پر پایا تو آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

چہرہ موڑتے اس شخص کو دیکھتے دل میں ٹھنڈک اتری تھی وہ اپنے گھر تھی، اپنے شوہر کے ساتھ، جس نے اسے ڈھونڈ لیا تھا نہیں تو وہ نجانے۔۔۔۔۔

درد سے اس کے منہ سے سسکی نکلی تو سفیر شاہ کی آنکھ کھلی اور اسے دیکھا۔

کیا ہوا؟

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

درد ہو رہی ہے! ماہا نے چھت کو دیکھتے کہا تو سفیر شاہ نے ڈاکٹر کی بتائی دوا اسے دی۔

ماہا نے اس کے پاس آنا چاہا۔

اپنی جگہ سے آگے مت بڑھنا!

وہ بازو سے اپنی آنکھیں ڈھکتا سرد لہجے میں بولا تو ماہا کی سسکیاں بڑھیں۔

وہ کتنی ہی دیر روتی رہی تھی لیکن اس شخص پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔

سو جاؤ! وہ بولا تو بس اتنا!

لیکن جب اس کے آنسو نہ رکے تو سفیر شاہ اپنی جگہ سے اٹھ کر بالکونی میں نکلتا دروازہ بند کر گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ سگریٹ سلگایا خود کو پرسکون کرنے کی کوشش میں تھا نہیں تو اس کا بس چلتا تو ماہا کو سخت سے سخت سزا دیتا۔

وہ کتنی ہی دیر وہاں رہا تھا، شاید اس کے سونے کے انتظار میں تھا۔

وہ ڈیڑھ گھنٹے بعد اندر داخل ہوا تو وہ سو گئی تھی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ خاموشی سے اپنی جگہ پر لیٹ گیا۔۔۔۔ابھی آنکھ لگی ہی تھی کہ خود پر کسی احساس کے تحت آنکھیں کھولیں۔

وہ اس کے سینے پر سر رکھے نیند میں تھی۔

سفیر شاہ نے گہرا سانس بھرتے اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے اس کے سر کو چوما۔

آپ کو اتنی جلدی تو معافی نہیں ملے گی کہ آپ جان سکیں کہ آپ نے اپنے ساتھ میرا کتنا بڑا نقصان کیا ہے! سفیر شاہ کہتا آنکھیں موند گیا جبکہ اب نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ماہا کے جاگنے سے پہلے وہ فریش ہونے چلا گیا تھا۔

ماہا نے اٹھتے اسے دیکھا جو ڈریسنگ کے سامنے کھڑا بال بنا رہا تھا۔

شاہ؟

فریش ہو کر ناشتہ کرو دوا بھی لینی ہے! وہ بولا تو بس اتنا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ماہا بیڈ سے اترتی چھوٹے قدم اٹھاتی واش روم میں بند ہو گئی تو سفیر شاہ نے گہرا سانس بھرا۔

وہ باہر آئی تو کچھ بہتر لگ رہی تھی، سفیر شاہ نے جوتے پہنتے اس کی رنگت دیکھی جو پیلی پڑی تھی چہرے پر نشان اب بھی تھے۔۔

اس نے ہونٹ بھینچے۔۔۔۔اشعر فیض کو وہ بخشنے والا تو ہرگز نہیں تھا۔

یہاں آؤ!

اس نے بال بنا لیے تو سفیر شاہ کے کہنے پر اس کے پاس آئی۔

سفیر نے سائیڈ ڈرا سے ٹیوب نکلتے اس کے سامنے کھڑے ہوتے اس کے چہرے پر لگائی اور ہونٹ پر لگاتے اس کی سسکی سنتے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شاہ۔۔۔؟ ماہا نے پھر کچھ کہنا چاہا۔

لیکن وہ جیسے سن ہی نہیں رہا تھا۔

اس کے بال ماتھے سے ہٹاتا وہ اس کے چہرے کو بغور دیکھ رہا تھا۔

کہیں اور چوٹ آئی ہے؟

URDU NOVEL BANK

ماہا نے پیٹ پر ہاتھ رکھتے سر جھکا لیا تو سفیر شاہ جھٹکے سے دور ہوتا باہر نکل گیا۔

ماہا روتے بیڈ پر بیٹھ گئی تھی پھر ملازمہ کے بلانے پر دوپٹہ اچھے سے اوڑھتی باہر چلی گئی۔

بہزاد شاہ نے اس کے آنے پر کھڑے ہوتے اس کو پاس بلایا تو وہ قدم قدم چلتی اس کے پاس گئی۔

اب کیسی طبیعت ہے؟

ٹھیک ہوں! سفیر شاہ نے سر تک نہ اٹھایا تھا اور یہی چیز ماہا کے دل کو ٹھیس پہنچا رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ایک بار پھر ڈاکٹر کو چیک کروانا ہے! شاہ آج تم آفس نہیں جاؤ گے!

میں شام میں لے جاؤں گا چیک اپ کے لیے! مجھے آج ضروری کام ہے!

وہ بولا تو ماہا نے بھیگی آنکھوں سے بہزاد کو دیکھا جس نے آنکھوں سے تسلی دیتے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔

URDU NOVEL BANK

پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے اور نہ زیادہ سوچنے کی ضرورت ہے! بہزاد نے کہا تو وہ سر ہلاتی اپنی جگہ پر بیٹھ گئی۔

شاہ ماہا کی پلیٹ بناؤ!

وہ کافی سمجھ دار ہیں بھائی، سب کر سکتی ہیں! سفیر شاہ نے سرد سے لہجے میں کہا تو بہزاد نے کچھ کہنا چاہا جبکہ ماہا نے اپنی پلیٹ اٹھاتے اس میں انڈا رکھا تھا۔

سفیر شاہ نے اپنے ہی گلاس میں جوس دوبارہ نکالا اور اس کے آگے رکھا اور اپنے کھانے میں مصروف ہو گیا۔

ماہا کے حلق سے وہ انڈا بریڈ بالکل نہیں اتر رہے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

فیروزہ؟ سفیر کے آواز دینے پر ملازمہ فوراً آئی تھی۔

جی؟

فروٹس کاٹ کر لا دیں! اور تھوڑی دیر بعد سوپ دینا ہے انہیں۔

ٹھیک ہے!

سفیر نے ماہا کے آگے سے اس کی پلیٹ ہٹا دی تھی جبکہ بہزاد مطمئن ہوا تھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ جانتا تھا سفیر ناراض ہے لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا کہ سفیر شاہ فکر کرنا ناراضگی میں بھی نہیں چھوڑتا تھا۔

پیو اسے! اس نے ماہا کو گلاس تھمایا جو وہ پی گئی تھی۔

پھر ملازمہ نے اسے باؤل تھمایا تو وہ آہستگی سے کھانے لگی۔

دوا نکال کر رکھی ہے وہی کھانی ہے۔۔۔۔یہ چند الفاظ بولتے سفیر شاہ جا چکا تھا۔

بہزاد شاہ بھی اسے خیال رکھتے کا کہتا باہر نکل گیا۔

اس وقت وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھے اعوان پاشا کی بربادی دیکھ رہے تھے۔

اس کے خلاف سارے ثبوت منظرِ عام پر آگئے تھے۔۔۔۔۔لیکن یہ کافی نہیں تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بھائی آپ وہاں نہیں جائیں گے! سفیر شاہ سنجیدگی سے بولا تھا۔

میرا جانا بے حد ضروری ہے! ایک آخری انسان اور انتقام پورا ہو جائے گا ہمارا۔

اگر آپ ایسا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے لیکن میری ایک شرط ہے۔

کوئی بات نہیں مانوں گا میں تمہاری شاہ!

URDU NOVEL BANK

اشعر فیض سے حازب نہیں میں خود نپٹنا چاہتا ہوں۔

ہرگز نہیں! اس کے تعاقب میں اب بھی اعوان پاشا ہے اور تمہیں صرف ماہا پر دھیان دینا ہے، میں واپسی پر رخصتی چاہتا ہوں حافی کی، اور فری کو بھی اپنے پاس چاہتا ہوں۔

آپ جو بھی کہہ لیں بھائی اشعر کو میں خود ڈیل کروں گا ---سفیر شاہ اپنی بات پر قائم رہا تو بہزاد نے اسے دیکھا۔

ٹھیک ہے! لیکن حازب ساتھ ہو گا۔

لیکن کیوں؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شاہ جو کہہ دیا ہے اس پر عمل کرو!

فری کب آئے گی بھائی؟ کیا آپ اس سے ملے ہیں؟ سفیر شاہ نے دھیمی آواز میں پوچھا۔

نہیں! سب اختتام پذیر ہونے کے بعد مِلوں گا اپنی جان سے! اتنے سال گزارے ہیں اس کے بغیر، اب بھی دل صبر کیے بیٹھا ہے۔

URDU NOVEL BANK

وہ دونوں بھائی ایک دوسرے کے احساسات محسوس کر سکتے تھے۔

آپ اکیلے نہیں جائیں گے بھائی!

ٹیم کے لوگ جا رہے ہیں شاہ۔۔۔فکر نہ کرو!

ٹھیک ہے! میں چلتا ہوں! سفیر اٹھ گیا۔

سفی؟

جی بھائی!

ماہا کا چیک اپ کرواؤ اور نرمی سے پیش آؤ!

جی بھائی! میں سمجھ گیا!

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

وہ باہر نکل گیا تو بہزاد نے کال کرتے آگے کے معملات ڈسکس کیے۔

حائفہ کی مسلسل کالز آرہی تھیں۔

کیا چاہتی ہیں اب آپ؟

آپ کہاں جا رہے ہیں؟

کام سے جا رہا ہوں! بہزاد نے چیزیں سمیٹتے کہا۔

URDU NOVEL BANK

نہیں آپ کسی کو مارنے جا رہے ہیں؟ میں نے بابا کو سنا ہے آپ سے بات کرتے۔

حائفہ ایسا کچھ نہیں ہے! تیاری کریں آپ جو چیز چاہیے ہے مجھے لسٹ بنا کر دیں!

بہزاد میری----

حائفہ اس بارے میں کوئی بات نہیں ہو گی---بہزاد سنجیدگی سے بولا تھا۔

جبکہ حائفہ کی سسکیوں کی مدھم آواز سنتے وہ گہرا سانس بھر گیا۔

آپ---مج---مجھ---سے---ناراض ہیں؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تبھی دروازہ کھول کر کوئی اندر آیا تھا----

بہزاد ہمیں شادی کا وینیو ڈیسائیڈ کرنا ہے!

نسوانی آواز سنتے حائفہ کی سسکیاں بڑھیں تھیں۔

ادا ابھی مجھے کام سے جانا ہے!

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اسے بتا کیوں نہیں رہے کہ آپ شادی نہیں کریں گے؟ حائفہ کی آواز گونجی تو بہزاد نے لب بھینچے۔

کون ہے یہ؟ ادا فوراً اس کے قریب آئی تھی۔

یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے؟ بہزاد نے فون کان کے ساتھ لگایا۔

بیوی آپ سے بات میں بات کرتا ہوں! وہ کہتا کال گیا۔

تم شادی شدہ ہو؟ ادا نے چیختے کہا۔

بالکل!

تم نے مجھے دھوکا دیا؟ ادا نے اس کا گریبان تھاما تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ہرگز نہیں! جو تم دوسری لڑکیوں کے ساتھ کرتی ہو میں نے تمہارے ساتھ کیا، لڑکیوں کو اپنے آوارہ دوستوں کی محبت میں گمراہ کرتی ہو تم اور انہیں نشے پر لگاتے ہو تم سب اور تمہارے باپ سے بہت سے حسب نکلتے تھے۔

میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں! اور نہ تمہاری اس بیوی کو! ادا پاگل ہونے کے در پر تھی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ دروازہ ہے باہر نکلو!

بہزاد دھاڑا جبکہ ادا تو اس کا گریبان تھامنا چاہ رہی تھی۔

بہزاد نے گارڈز کو بلایا تھا۔

یہ عورت اور اس کا باپ مجھے یہاں دوبارہ دِکھنے نہیں چاہیے!

جی سر!

اس کے بعد سوشل میڈیا پر ایک ہنگامہ برپا تھا۔۔۔اعوان پاشا پاکستان کا سب سے بڑا دشمن ثابت ہوا تھا، تمام مسلم ممالک اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے تھے، فیروز جعفری کو بھی اڑیسٹ کیا گیا تھا، اور بھی بہت سے سیاسی رہنماؤں کی سیٹیں لے لیں گئیں تھیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بہزاد کی رات کی فلائیٹ تھی۔

اس نے حائفہ کا نمبر ملایا تھا۔

اسلام علیکم!

URDU NOVEL BANK

وعلیکم السلام! میری بات دھیان سے سنیں حائفہ جب تک میں واپس نہیں آتا آپ گھر سے نہیں نکلیں گی، آفس نہیں جائیں گیں میں نے شفیق صاحب سے بات کر لی ہے۔

ٹھیک ہے! وہ آہستگی سے بولی تھی۔

بہزاد نے کال کاٹ دی تو وہ دل مسوس کر کے رہ گئی۔

آگے کیا ہونا تھا اس سے سب بے خبر تھے۔

وہ یہاں سے جا چکا تھا وہاں دور بیٹھے اس نے تاروں سے بھرا آسمان دیکھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ایک آخری انسان اور وہ اپنے فرض کی طرف ایک آخری قدم بڑھا دیتا۔۔۔۔ کوئی نہیں جانتا تھا کہ بہزاد شاہ کون ہے، کہاں سے آیا ہے، کیا مقصد ہے؟ وہ یہاں صرف اپنی ماں کی وجہ سے تھا اور اس کے بعد پاکستان کو بچانا اس نے اپنا مقصد بنا لیا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اپنی ماں جیسی کئی عورتوں کو درندوں سے بچاتے وہ بہت آگے نکل گیا تھا اس کام میں۔

اس کا مقصد صرف پاکستان کی حفاظت میں اپنا کردار ادا کرنا تھا جو وہ بخوبی کر رہا تھا، اعوان پاشا وہ شخص تھا جو پاکستان سے باہر بیٹھے ہی پاکستان کی نوجوان نسل کو کمزور کر رہا تھا گمراہ کر رہا تھا اور ان سب میں ہاتھ پاکستان کے اپنے کہنے کو معزز لوگوں کا تھا۔

اس نے تیاری مکمل کی۔

اعوان پاشا کو اب تک خبر نہ ہوئی تھی کہ ان سب کے پیچھے کون ہے کہ بہزاد نے ہر کام ہی اتنا مخفی رہ کر کیا تھا۔

وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

جائماز بچھائی اور نماز ادا کرتے کافی دیر دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے رکھے، پھر چہرے پر پھیر کر اٹھ کھڑا ہوا، تیاری مکمل کی اور باہر نکل گیا۔

جبکہ دوسری طرف سفیر شاہ اب گھر میں داخل ہوا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اس نے حازب کے ساتھ اشعر فیض کی حالت خراب کر دی تھی، وہ اسے اس قابل تو چھوڑ آیا تھا کہ وہ گھٹ گھٹ کر مرے۔

اس کی بیوی کو بیچنے کی ہمت کی گئی تھی، ماہا پہلی لڑکی نہیں تھی وہ نجانے یہ کام کب سے کر رہا تھا، ہر برائی کا انجام برا ہی ہوتا ہے جو ہو رہا تھا کہ ایک عرصہ برائی کی ملکیت رہی تھی، ہاں یہ جاری رہنی تھی قیامت تک، لیکن بہزاد شاہ، سفیر شاہ اور حازب مرزا جیسے لوگ اس کے خلاف محاز لڑتے رہیں گیں۔

وہ بے حد تھک گیا تھا۔

بہزاد نے کال نہیں اٹھائی تھی، وہ جانتا تھا کام مکمل ہونے کے بعد ہی وہ کال اٹھائے گا اس لیے کمرے کی طرف چل پڑا۔

ماہا کی پشت تھی دروازے کی طرف، وہ کپڑے نکالتا فریش ہونے چلا گیا، واپسی پر وہ آ کر اپنی جگہ پر لیٹا تھا۔

تھک گئے ہیں؟ ماہا کی آواز پر اس نے آنکھوں سے بازو اٹھایا۔

جاگ کیوں رہی ہو؟ درد ہے کہیں؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ماہا نے اس کی طرف رُخ کرتے سر ہاں میں ہلایا۔

اس نے رات کو ہی ماہا کا چیک اپ دوبارہ سے کروایا تھا اور دوائیں تبدیل کروائی تھیں۔

کہاں درد ہے؟ چلو ہسپتال۔۔۔

ماہا نے اس کا ہاتھ تھامتے دل کے مقام پر رکھا تو سفیر شاہ خاموش ہو گیا۔

یہ درد تمہارا خود کا پالا ہے! وہ ہاتھ ہٹا گیا۔

میں نے بھی وہی درد برداشت۔۔۔۔۔

نہیں! آپ نے وہ درد برداشت نہیں کیا جو میں نے کیا ہے، آپ نے، آپ کی ضد نے، آپ کی خلاف ورزی نے مجھ سے میری پہلی اولاد چھین لی اس کا مطلب سمجھتی ہیں آپ؟ سفیر شاہ کی سرد آواز گونجی۔

وہ میری بھی اولاد تھی شاہ! ماہا تڑپ گئی۔

ہاں لیکن آپ نے حفاظت نہیں کی اس کی! سفیر شاہ بولا۔

مجھے نہیں پتا تھا! ماہا اٹھ کر بیٹھی اور بال کان کے پیچھے اڑسے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

میری بات کے خلاف گئی آپ؟

وہ لڑکی!!!

اس شخص کو انجام تک پہنچا آیا ہوں میں! جواب پُرسکون انداز میں دیا تھا سفیر نے۔

مار دیا؟

موت کے قریب چھوڑ آیا ہوں، اتنی آسان موت نہیں ملنی چاہیے اشعر فیض جیسے لوگوں کو، جو لوگوں کو عرصے تک تڑپاتے رہے ہوں۔

سو جاؤ! سفیر شاہ بولا تو ماہا خاموش ہو گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس کے لیٹنے پر سفیر نے اسے حصار میں لیا تو وہ اور تیز آواز میں رونے لگی۔

سفیر شاہ نے اسے رونے دیا تھا اور وہ کچھ دیر میں سو گئی تھی۔

حازب انہیں باہر لے کر جا رہا تھا آج۔۔۔کیونکہ وہ جانتا تھا وہ جلد واپس جا رہی ہے، ہمیشہ کے لیے نہیں لیکن پھر بھی وہ خاص بنانا چاہتا تھا سب۔

URDU NOVEL BANK

وہ سکینہ بیگم کے کمرے میں داخل ہوا۔

امی تیار ہیں؟

ہاں چلو! فری آ گئی!

وہ تو آج نجانے کن تیاریوں میں مصروف ہے! وہ ان کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔

خوش ہو؟

اپنا فرض نبھا رہا ہوں مطمئن ہوں۔

ملائکہ سے کب ملوا رہے ہو؟ وہ شرارت سے بولیں۔

بہو کے گھر ہوتے ہوئے بھی آپ کیسے میری دوسری شادی کا ابھی سے سوچ سکتیں ہیں؟ وہ آنکھوں میں شرارت لیے سنجیدگی سے بولا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سکینہ بیگم نے مسکرا کر اس کے کندھے پر ہاتھ جڑا۔

وہ ابھی چھوٹی ہے بہت حازب! وہ سنجیدہ ہوئی۔

تو؟

ہمیں کچھ سال انتظار۔۔۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ہرگز نہیں امی! اگر اس کی محبت بدل گئی تو؟ اس نے کسی اور کو۔۔۔۔؟

کچی عمر کی محبتیں دل میں ثبت ہو جاتی ہیں موت تک، اور تم اس کی کچی عمر کی پکی محبت ہو، وہ جتنے عرصے سے یہاں ہے تمہاری موجودگی اور غیر موجودگی میں وہ تمہیں ڈسکس کرتی رہی ہے۔

اس نے تمہیں "خاص" بنایا ہے اپنے دل میں اور اس کے دل کے اس مقام پر کبھی کسی کی حکمرانی نہیں ہو سکتی اب قیامت تک۔

وہ مطمئن ہوا۔

پھر ملائکہ سے مل لیتے ہیں تب تک!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ بولا تو سکینہ بیگم ہنس پڑی۔۔۔اس کا بھی قہقہہ بے ساختہ تھا۔

جبکہ فری جو اندر داخل ہونے لگی تھی ان کی بات سن کر وہیں رُک گئی۔۔۔۔
آنکھیں نم پانی سے بھر گئیں تھیں۔

وہ کسی اور سے شادی۔۔۔۔۔۔!

اب میں اپنے گھر چلی جاؤں گی۔۔ حازب کو مڑ کر کبھی نہیں دیکھوں گی!

URDU NOVEL BANK

وہ آنسو صاف کرتی اٹھ گئی۔

تب تک وہ دونوں باہر آگئے تھے۔

چلیں؟ حازب نے اسے پوچھا۔

آنکھوں کو کیا ہوا؟

فری نے اس کے فوراً پہچان لینے پر اسے شکوہ کرتی نگاہوں سے دیکھا۔

مسکارا چلا گیا تھا!

وہ بولتی اس سے پہلے باہر نکل گئی تو وہ گیٹ لاک کرتا گاڑی میں جا بیٹھا۔

فری آگے بیٹھ جاؤ میری جان! سکینہ بیگم نے کہا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

نہیں امی آپ بیٹھیں آگے! حازب نے ماں کے احترام میں کہا تو فری کے دل پر مزید وزن آ پڑا۔

وہ سارے راستے باہر دیکھتی آئی تھی۔

کیسا لگ رہا ہے؟ سکینہ بیگم نے اس کی خاموشی کو نوٹ کرتے استفسار کیا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اچھا لگ رہا ہے! میں کہاں روز آتی ہوں! جب چلی جاؤں گی تو بھائی مجھے روز باہر لے کر جائیں گے! وہ بولی تو گاڑی میں خاموشی چھا گئی

حازب مرزا کو خود پر بے حد غصہ آیا۔

بیک ویو مرر سے اسے دیکھا جو گلابی شلوار قمیض پہنے دوپٹہ اچھے سے آگے پھیلائے پونی کیے ہوئے تھی۔

آج فرق یہ تھا کہ گال پہلے سے زیادہ گلابی تھے اور لبوں پر بھی لپسٹک لگی تھی۔

اس نے سارا دھیان سامنے کی طرف لگایا اور ریسٹورنٹ پہنچتے باہر نکلا اور انہیں اندر لے گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ بے دلی سے کھانا کھا رہی تھی۔

مجھے گھر جانا ہے! اس نے سامنے میز پر موجود لڑکی کا دھیان حازب پر دیکھتے کہا۔

ابھی کھانا کھاؤ فری! حازب نے نرمی سے کہا۔

کیوں کھاؤں میں کھانا! مجھے اپنے گھر جانا ہے! اپنے بھائیوں کے پاس۔۔۔۔آپ نے مجھے قید کر دیا ہے اپنے گھر میں، میں تنگ آگئی ہوں وہاں سارا دن بند رہتے!

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ اونچی آواز میں بولی تھی جبکہ کئی لوگ متوجہ ہوئے تھے۔

فرح شاہ شٹ اپ! حازب سختی سے بولا تھا۔

آپ میرے کچھ نہیں لگتے! مجھ سے اس لہجے میں بات نہ کریں مجھے میرے گھر چھوڑ کر آئیں۔

سفی بھائی سے بات کروائیں میری!

جب وہ چپ نہ ہوئی اور لوگ متوجہ ہونے لگے تو وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

چلو! حازب نے اس کے بازو کو گرفت میں لیا اور بِل پے کرتا باہر نکل آیا۔

کیا بکواس کر رہی تھی اندر؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

یہی کہ مجھے میرے گھر جانا ہے!

جب تمہارے بھائی لینے آئیں گے تب چلی جانا ابھی خاموشی سے گاڑی میں بیٹھو! حازب چِلایا تھا۔

ہرگز نہیں!

میری سفی بھائی سے بات کروائیں!

URDU NOVEL BANK

مجھے سختی پر مجبور نہیں کرو فرح شاہ!

فری نے اس کی جیب سے فون اچک کر نکالا تھا اور اس کا پاسورڈ جو اس نے خود اپنے نام سے محفوظ کیا تھا کھولتے سفیر شاہ کا نمبر ڈائل کیا۔

رات کے گیارہ بجے تھے!

حازب نے اس سے فون لینا چاہا تو وہ پیچھے قدم اٹھانے لگی۔

گر جاؤ گی بیوقوف لڑکی!

حازب مرزا کا بس نہیں چل رہا تھا اس لڑکی کے ساتھ کیا کرتا۔

کال اٹھا لی گئی تھی شاید۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کیونکہ وہ ہچکیوں سے روتی سفیر کا نام بار بار لے رہی تھی۔

بھائی؟

سفیر شاہ کی آنکھ ابھی لگی تھی کہ حازب کی کال دیکھتے کال اٹھاتے اپنی جان سے پیاری بہن کی آواز سنتے وہ جھٹکے سے اٹھ گیا۔

ماہا بھی اٹھ گئی تھی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

میری جان، میری گڑیا کیا ہوا؟ وہ تڑپ گیا تھا اس کے رونے پر۔

مجھے گھر آنا ہے! پلیززززز!

حازب اس کے ہاتھ سے فون لے چکا تھا۔

میں معذرت چاہتا ہوں سفیر! میں ہینڈل کر لوں گا! حازب تیزی سے بولا تھا۔

اگر مجھے یہاں سے ابھی لینے نہ آئے تو میں پھر کبھی گھر نہیں آؤں گی سفی! وہ وہیں سے چِلائی تھی۔

سفیر شاہ فوراً جگہ سے اٹھا تھا۔

کہاں پر ہو حازب؟

سفیر تم ---

اڈریس بھیجو میں آتا ہوں! وہ تیزی سے اٹھتا جوتا پہنتا گاڑی کی چابیاں تھام گیا تھا۔

میں بھی آؤں؟

نہیں! آرام کرو! میں آتا ہوں! سفیر کہتا تیزی سے باہر نکل گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

تب تک فری نے حازب کی ایک بات نہ مانی تھی وہ وہیں گاڑی کے باہر کھڑی رہی تھی۔

حازب اس کے ساتھ کھڑا رہا تھا۔

کیا یہ تمہیں تنگ کر رہا ہے؟

لڑکوں کی ٹولی پاس سے گزری تو انھوں نے فری کے ساتھ کھڑے حازب کو دیکھتے کہا۔

بکواس بند کرو اور نکلو! حازب دھاڑا تھا۔

سکینہ بیگم گاڑی میں ہی بیٹھی تھیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تُو چپ کرا ہمیں لڑکی سے پوچھ لینے دے!

دوسرا لڑکا بولا تو فری تیزی سے گاڑی میں بیٹھی تھی جبکہ حازب نے گاڑی سے پسٹل نکالا تھا جسے دیکھتے ہی وہ بھاگ گئے تھے۔

پندرہ منٹ میں وہ وہاں پہنچ چکا تھا۔

فری؟

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اس نے حازب کی گاڑی دیکھتے ہی باہر نکلتے اسے پکارا تھا جو اپنے بھائی کی آواز سنتے تیزی سے گاڑی سے اتری تھی۔

بھائی؟ اور اس کے سینے سے جا لگی تھی۔

اب وہ زوروں سے رو رہی تھی۔

کیا کہا ہے تم نے اسے حازب؟ سفیر شاہ نے سختی سے استفسار کیا تھا۔

تم مجھ پر شک کر رہے ہو شاہ؟

جو پوچھا ہے وہ بتاؤ؟ سفیر پھر سے غصے سے بولا تھا۔

اپنی بہن سے ہی پوچھ لو کہ ایسا اسے میں نے کیا کہہ دیا کہ اس نے اندر میرا تماشا بنا دیا! حازب سرد سے لہجے میں بولا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سکینہ بیگم نے باہر نکلتے ان دونوں کو غصے میں دیکھا تو گویا ہوئی۔

فری امی سے مل کر نہیں جاؤ گی؟

وہ بولی تو فری سفیر سے الگ ہوتی تیزی سے ان کے وجود کا حصہ بن گئی۔

ان کا چہرہ ہاتھ میں تھامتی گال چومنے لگی۔

URDU NOVEL BANK

آئی لو یو امی! آپ دنیا کی بیسٹ امی ہیں!

وہ شِدت سے ان کے گال چومتی بولی تو سکینہ بیگم مسکرا دیں۔

جبکہ سفیر شاہ سمجھ گیا تھا کہ بہزاد شاہ نے ان کی بہن کو اس گھر کیوں ٹھہرایا تھا۔

اچھا چلو جاؤ اب!

سکینہ بیگم مزید بدمزگی نہیں چاہتیں تھیں ان کے درمیان اسی لیے بولیں۔

وہ سفیر شاہ کے ساتھ جا کر واپس کھڑی ہوئی۔

اب میں کبھی آپ کے قید کھانے میں نہیں آؤں گی!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ حازب کو دیکھتی بولی جو اسے ہی سرد نگاہوں سے گھور رہا تھا۔

فری نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے رخ موڑ لیا۔

سفیر نے حازب کو دیکھا جس کا سارا دھیان فری پر تھا۔

پھر سکینہ بیگم کو خدا حافظ بولتا فری کو حصار میں لیے گاڑی میں آ بیٹھا۔

حازب بھی گاڑی میں بیٹھ گیا تھا اور وہ دونوں مخالف سمت چل پڑے تھے۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

یہ ہمارا گھر ہے؟ وہ اشتیاق سے اس گھر کو دیکھتی بولی۔

بالکل! یہ میری گڑیا کا گھر ہے! سفیر شاہ اسے ساتھ لگائے اس کے بالوں کو چومتا بولا تھا۔

ماہی بھی ہیں اندر؟

ہمم! لیکن اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اسی لیے ہم اسے نہیں اٹھائیں گے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ٹھیک ہے! فری نے لبوں پر انگلی رکھتے اسے چلنے کا اشارہ کیا تو وہ اندر داخل ہوا۔

واؤ! وہ ہر چیز کو ستائش سے دیکھ رہی تھی جبکہ سفیر شاہ کی نگاہیں تو اس سے ہٹ ہی نہیں رہیں تھیں۔

کتنے سال گزارے تھے انہوں نے اس کی یاد میں، اسکی تڑپ میں،وہ بار بار اس کا ماتھا چوم رہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

بھائی کہاں ہیں؟ اس نے جھٹکے سے سر اٹھاتے پوچھا تھا۔

بس کل اپنی گڑیا کے پاس ہوں گے وہ!

میں ان سے بات نہیں کروں گی! وہ بولی تو سفیر شاہ تڑپ گیا۔

کیوں؟

کیونکہ انھوں نے مجھے نہیں ڈھونڈا! وہ بولی تو سفیر مسکرا دیا۔

یہ سب بہزاد اسے سمجھاتا تو بہتر تھا۔

آؤ میں اپنی گڑیا کو اس کا کمرہ دِکھاؤں!

میرا کمرہ بھی ہے؟ وہ پُرجوشی سے بولی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بالکل! سب سے خاص کمرہ!

وہ اسے بہزاد کے ساتھ والے کمرے میں لے آیا جسے کچھ دیر پہلے ہی بہزاد نے سیٹ کروایا تھا۔

یہ کس نے کیا؟ اس نے کمرے کو دیکھتے استفسار کیا۔

"جن سے ابھی آپ ناراضگی کی بات کر رہیں تھیں۔"

URDU NOVEL BANK

"پر میں ابھی بھی ان سے ناراض ہوں!"

وہ کہتی بیڈ پر بیٹھ گئی تو سفیر نے اے سی چلاتے کمرے کا دروازہ بند کیا اور وہیں اس کے ساتھ بیڈ پر نیم دراز ہوا۔

وہ اسے نجانے کون کون سے باتیں بتا رہی تھی اور وہ خاموشی سے اسے سن رہا تھا۔

دروازہ کُھلا اور کوئی اندر داخل ہوا۔

ماہی؟؟؟ فری تیزی سے اُٹھی تھی۔

آرام سے فری!

سفیر نے ماہا کی طبیعت کے زیرِ اثر کہا جبکہ ماہا نے اسے ساتھ لگایا تھا جبکہ فری نے اس کے گال چومے تھے۔

آپ ٹھیک ہیں نا ماہی؟

ہمم! ماہا نے سفیر سے نظریں چرائیں تھیں۔

کھڑی مت رہیں! سفیر شاہ نے سنجیدگی سے ماہا کو کہا تو وہ سر ہلا گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

آپ آرام کرو ماہی! ہم صبح ملیں گے! فری نے اسے کہا.

ٹھیک ہے! ماہا نے کہتے سفیر کو دیکھا اور پھر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

جبکہ سفیر شاہ آج فری کے ساتھ ہی رہا تھا، وہ باتیں کرتے سو گئی تھی، اس نے بہزاد کو میسج کر دیا تھا۔

وہ تین بجے اپنی جگہ سے اٹھا اور اپنے کمرے میں آیا تھا ماہا کو دیکھنے۔

اسے دیکھتے لب بھینچے جس نے اے سی کی اسپیڈ فل کیے کمفرٹر تک نہ لیا تھا اوپر۔

اس نے اے سی بند کرتے پنکھا چلایا اور اس پر کمفرٹر دیا، اس کے بال چہرے سے ہٹائے تو گہرا سانس بھرا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

پھر جھک کر اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے واپس فری کے کمرے میں چلا گیا۔

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urdunovelbank.com

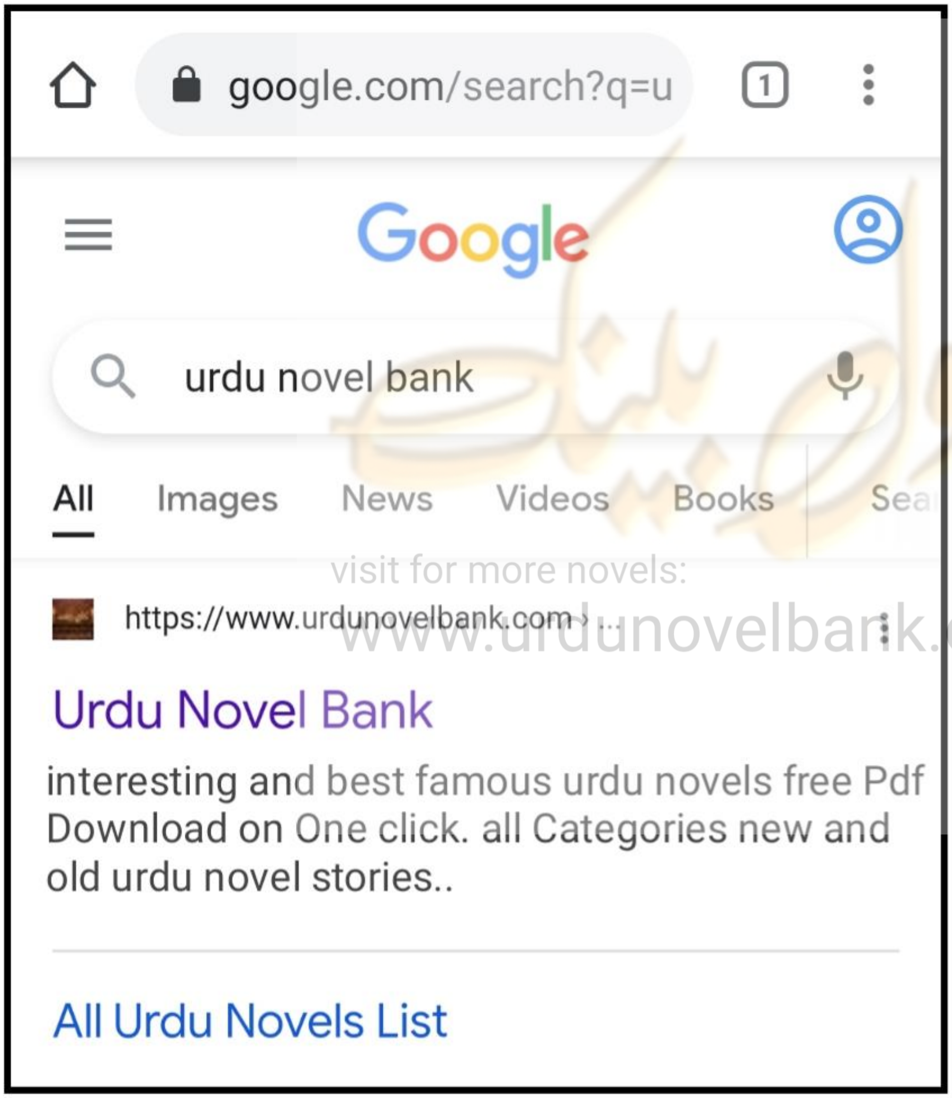

Urdu Novel Bank website

جہاں ملے آپ کو نئے اور اچھے معیاری ناول تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں مکمل ناول مفت میں

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

حائفہ بس خاموش ہو گئی تھی۔

اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔اسے باہر نکلنے سے بھی بہزاد نے منع کیا تھا۔

وہ آفس نہیں جارہی تھی۔

اپیا آپ کے لیے کچھ آیا ہے!

حسن اسے وہ لفافہ تھما کر خود یونیورسٹی کے لیے نکل گیا تھا۔

حافی نے وہ لفافہ کھولا جس میں سے کاغذ نکلا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ جیسے جیسے پڑھتی جارہی تھی اس کے چہرے پر پسینے کی بوندیں نمودار ہو رہی تھیں۔

وہ خط ادا جعفری کی طرف سے تھا جس میں صاف اسے مارنے کی دھمکی دی گئی تھی۔

وہ ڈر سے یہاں سے وہاں چکر کاٹنے لگی تھی۔

URDU NOVEL BANK

اس میں لکھا تھا کہ وہ حائفہ سکندر کی زندگی مشکل کر دے گی، اسے اتنا بدنام کر دے گی کہ بہزاد شاہ اسے دیکھے گا بھی نہیں۔

وہ یہاں وہاں چکر کاٹ رہی تھی۔

اس نے بہزاد کو کالز کیں جو اٹھائی نہیں گئیں تھیں۔

وہ چکراتے سر کو سنبھالنے کی کوشش کرتے زمین پر گری تھی اور جوش و خرد سے بیگانہ ہو گئی تھی۔

"بہزاد شاہ اگر تمہیں لگتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ میری تباہی کے پیچھے کس کا ہاتھ تو تم غلطی پر ہو!" وہ اسوقت اعوان پاشا کے سامنے موجود تھا۔

"تمہیں معلوم ہے کیونکہ میں چاہتا تھا تمہیں معلوم ہو جائے! نہیں تو سالوں پہلے تم جان جاتے!"

بہزاد تمسخر اڑاتی نگاہوں سے اسے دیکھتا بولا۔

اعوان پاشا بھڑک اٹھا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"موت سے اتنا ڈر؟"

"ہاہاہا! میری موت بیشک آگئی ہو لیکن یہ سب کبھی ختم نہیں ہو گا! میرا مقصد پاکستان کی تباہی----"

اس سے پہلے ہی بہزاد نے اس کے سینے پر بوٹ مارا تھا کہ کرسی الٹ گئی تھی جس سے وہ بندھا تھا۔

"نام بھی نہیں میرے ملک کا! نہیں تو زبان کے اتنے ٹکڑے کروں گا کہ تُو گنتی بھول جائے گا!"

"میں نے سنا ہے تیری منکوحہ پر تُو جان دیتا ہے!" اعوان پاشا اب بھی باز نہ آیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بالکل!"

"میری جان بستی ہے اس میں! اور اگر تجھے لگتا ہے تیرے جیسے کتے بلے اس کا کچھ بگاڑ سکتے ہیں تو کوشش کر کے دیکھ لے!"

URDU NOVEL BANK

"جب تک بہزاد شاہ زندہ ہے تب تک میری منکوحہ تو دور میرے کسی قریبی کے نزدیک بھٹک کر بھی دِکھا دے کوئی!" وہ پُر عزم تھا۔

پھر اس نے بلیڈ نکالا اور اس کے پاس آ کر نیچے بیٹھا۔

اعوان پاشا کی آنکھوں میں اس وقت بھی صرف طاقت کا نشہ تھا، وہ اپنی موت پر بھی خوفزدہ نہیں تھا۔

"کلمہ نہیں پڑھو گے فیروز اعوان؟" بہزاد شاہ بولا تو اعوان پاشا نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"تمہارے بارے میں سب جانتا ہوں، اتنا سب جانتا ہوں کہ وہ باتیں تم بھی نہیں جانتے ہو گے۔"

"سنا ہے تمہاری بیٹی کینیڈا میں ہے اس وقت! کتنے سال ہو گئے اس سے ملے؟"

"میری کوئی بیٹی نہیں ہے!" وہ چِلایا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"ہاہاہا! دوسروں کی ماؤں بہنوں پر نظر رکھنے والا اپنی ہی اولاد کو مخفی رکھنا چاہتا ہے۔"

"اسے کچھ نہیں۔۔۔۔"

بہزاد نے بلیڈ اس کے بازو پر پھیرا تھا لیکن اعوان پاشا کے منہ سے سسکی تک نہ نکلی۔

"تمہارا کیا بگاڑا میں نے۔۔۔۔؟"

اعوان پاشا کو جب سے معلوم ہوا تھا کہ بہزاد شاہ نامی وہ شخص اس کے پیچھے ہے تب سے وہ یہ جاننا چاہتا تھا کہ آخر اس نے اس نامعلوم شخص کا کیا بگاڑا ہے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"فیض شاہ یاد ہے؟ تمہارا دوست؟ اس کی ہوس اور لالچ دونوں کے پیچھے تمہارا ہاتھ تھا۔۔۔۔تمہیں لگتا ہے میں یہ بات نہیں جانوں گا کبھی؟ میں اس دن سے جانتا ہوں تمہیں جب میرے باپ کو قتل کیا گیا، تمہارا دسواں قتل تھا وہ، تمہارا چہرہ

URDU NOVEL BANK

میری آنکھوں نے حفظ کر لیا تھا، میری ماں نے مجھ سے وعدہ لیا تھا کہ بہزاد شاہ تمہیں بدلہ لینا ہے اور دیکھو آج تم کس حالت میں میرے سامنے موجود ہو۔"

بہزاد نے اس کے دوسرے بازو پر بھی یوں ہی کٹ لگایا۔

اعوان پاشا کی آنکھیں اس کے بازو سے نکلتے خون کی طرح سرخ تھیں۔

"ہاں کیونکہ تیری ماں نے اتنی دولت کے بعد بھی مجھے منع کیا۔"

"تو کیا عورت کی "نہ" اتنی بھاری ہے تم جیسے مردوں پر؟ وہ شادی شدہ تھی۔"

"تمہارے باپ کے مرنے کے بعد------"اعوان پاشا نے اپنی صفائی میں بولنا چاہا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تمہاری نگاہ تو ان پر نجانے کب سے تھی!" بہزاد نے اب بلیڈ اس کے چہرے پر چلایا۔

"تمہیں معلوم ہے تمہیں کیسی موت دوں گا میں؟"

اعوان پاشا وہیں پڑا اسے دیکھتا رہا۔

URDU NOVEL BANK

"کوئی میرا انتقام بھی لے لے گا تم سے!" اعوان پاشا درد کی شدت سے لب بھینچتا بولا۔

"ہاہاہاہا! کوشش کر کے دیکھ لے! یہاں آج تیرے اس محل میں ایک بھی پرندہ تک نہیں ہے، سارے کیمراز ہیک ہیں، کیا اکھاڑ لیا تیرے اتنی دولت نے؟ تو بھول گیا تھا کہ اس دولت اور طاقت سے بڑی رب العزت کی زات ہے۔"

بہزاد نے ہاتھ سے اشارا کیا تو اس کی ٹیم کے پانچ لوگ اندر داخل ہوئے۔

وہ تیزی سے پٹرول پھینک رہے تھے ہر طرف۔

"زیادہ نہیں پھینکنا! میں چاہتا ہوں اس کی موت آسان نہ ہو! جسم کا ہر غضو جلے تو اسے یاد آئے اس نے عورتوں کے ساتھ کیا کیا ہے، اس نے جوان لڑکے، لڑکیوں کو کس راہ پر لگایا ہے! اس نے میری ماں پر کیسے نظر رکھ لی اور میری بہن کو کیسے مرا ہوا ثابت کر دیا!"

وہ پہلے دھاڑا اور پھر آہستگی سے بولا۔

پھر آگ لگاتے ہی اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"ڈر لگ رہا ہے پاشا؟"

اعوان پاشا خاموش تھا! وہ کسی کو دِکھانا نہیں چاہتا تھا کہ وہ ڈر گیا ہے موت سے!

"تمہاری نسلیں برباد ہو جائیں گی بہزاد شاہ!" وہ بولا تو بس اتنا۔

"تم جیسے گیدڑوں سے ڈرنا ہوتا تو آج یوں تمہارے سامنے تمہاری موت بن کر نہ کھڑا ہوتا پاشا! رب العزت نے مجھے چنا۔۔۔آگے بھی کئی بہزاد شاہ آئیں گے!"

وہ کہتے اس کے پاس آگ پہنچتے دیکھ باہر نکل گیا۔

دروازے کی دہلیز پر کھڑا ہو کر اسے آگ میں دیکھتے وہ پلٹ گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کئی بہزاد شاہ آئیں گے پاکستان کی قسمت میں!" وہ مسکرا دیا اور باہر نکل گیا۔

اعوان پاشا کی موت ہو گئی تھی لیکن اس کے چھوٹے کارندوں کی نہیں۔۔۔۔جو وقت کے ساتھ ساتھ ممکن ہونا تھا، بہزاد شاہ نے جڑ کاٹ دی تھی باقی سب خود ہی کھوکھلا ہو جاتا اور اس کے جیسے کئی لوگ تھے اپنے ملک کی حفاظت کے لیے۔

"میں نے اپنا عہد پورا کر دیا امی! میں نے آپ کا اور بابا کا بدلہ لے لیا۔"

URDU NOVEL BANK

"میں نے ہر کسی کا بدلہ لے لیا! میں نے اپنا فرض نبھا دیا!" وہ سجدے سے سر اٹھاتا مطمئن تھا۔

اس نے یہاں اعوان پاشا کے بنائے اڈوں کی جانچ پڑتال کرنی تھی اور پھر واپس جانا تھا۔

سفیر شاہ کا میسج مل گیا تھا اسے کہ فری کو وہ گھر لے آیا ہے۔

سکندر صاحب از حد پریشان تھے اس کے لیے۔

انہوں نے بہزاد کو کال کی تھی جو فوراً اٹھا لی گئی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اسلام علیکم انکل!"

"وعلیکم السلام!"

"خیریت؟" جب انہوں نے آج اس کا حال دریافت نہ کیا تو وہ خود ہی بول پڑا۔

"حائفہ کو ہم ہسپتال لائیں ہیں!" وہ سنجیدگی سے بولے۔

"کیا ہوا انہیں؟" آواز میں بے چینی صاف محسوس کی جا سکتی تھی۔

URDU NOVEL BANK

"یہ آپ کو بہتر معلوم ہونا چاہیے برخودار! ہم نے ہر قدم پر آپ کا ساتھ دیا ہے لیکن ان سب میں ہم اپنی بیٹی کی زندگی پر کوئی سمجھوتا نہیں کر سکتے!"

وہ کہتے کال کاٹ گئے باپ تھے کیسے اپنی اولاد کو دکھ میں دیکھتے، اس کے رونے پر تو انہیں صبر آ گیا تھا لیکن اسے یوں ہسپتال میں دیکھ کر نہیں۔

بہزاد وہاں پریشان ہو گیا تھا، اسے یہاں سے نکلنا تھا فوراً!

"باقی سب سنبھال لینا تم سب!"

اس نے اپنی ٹیم کے لوگوں کو کہا جنہوں نے تیزی سے سر ہلایا تھا۔

وہ وہاں سے فوراً نکل آیا تھا کہ فرض کے بعد اب اس کے اپنے لوگ تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

صبح کے پانچ وہ گھر میں داخل ہوا تھا۔

وہ اپنے کمرے میں گیا تھا فریش ہونے کے بعد وہ تھکا ہوا تھا بے حد۔

سفیر شاہ کو کمرے کے دروازے پر کھڑا دیکھ وہ مسکرا دیا۔

سفیر شاہ خاموشی سے آ کر اس کے سینے سے لگ گیا تو بہزاد نے اس کے بال بگاڑے۔

URDU NOVEL BANK

"ہم نے اپنا فرض بھی نبھا لیا اور عہد بھی پورا کر لیا!" بہزاد نے اسے خوشخبری سنائی تو وہ مسکرا دیا۔

"کیسے ہیں سب؟"

"اپنی حافی کا پوچھ رہے ہیں؟" سفیر شاہ شرارت سے بولا تو بہزاد نے اسے گھورا۔

"ماہا اور گڑیا کا پوچھ رہا ہوں میں!"

"ماہا ٹھیک ہے اب۔۔۔۔فری کو آپ خود دیکھ لیں! یقیناً یہ اس کی زندگی کی بہترین صبح ہونے والی ہے۔"

وہ کتنی ہی دیر باتیں کرتے رہے پھر آٹھ بجے اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

دونوں کے چہروں پر معدوم سی مسکراہٹ تھی۔

بہزاد نے دروازے کا نوب گھمایا اور اندر داخل ہوتے اس کے بیڈ پر جا بیٹھا۔

پھر آہستگی سے اس کے بال سہلانے۔

"سفی؟؟؟"

URDU NOVEL BANK

وہ آنکھیں دھیرے سے کھولتی بولی تو بہزاد سفیر شاہ کو دیکھتا مسکرا دیا جس نے بہزاد کی طرح ہی اسے سفی پکارا تھا۔

"میری جان؟"

بہزاد نے جھک کر اس کے ماتھے پر لب رکھے تو اس نے آنکھیں کھولتے بہزاد کو دیکھا۔

پھر کئی لمحے دیکھتی رہی اور پھر اس کے گلے لگتے رو دی------اور روتی رہی جب تک سالوں کا غبار آنسوؤں میں نہ بہہ گیا۔

ششش!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"خاموش رہیں میری جان! بھائی کے پاس آگئی ہیں آپ۔"

"آپ نے---مجھ---مجھے---کی---کیوں---نہی---نہیں ڈھونڈا؟"

"آپ کو کیوں لگتا ہے بھائی نے اپنی جان کو نہیں ڈھونڈا؟"

"کیونکہ اشعر نے مجھے مارا---"

"بس اب بھائی کے پاس ہو نا!"

URDU NOVEL BANK

بہزاد اس کے ساتھ بیٹھتا اسے حصار میں لے گیا تو وہ کبھی بہزاد کے گال چومتی کبھی اس کے ہاتھ تھام لیتی، دونوں بھائی صرف مسکرا رہے تھے اور یہ مسکراہٹ دل سے تھی۔

"حازب سے کیوں بدتمیزی کی آپ نے؟" بہزاد نے کچھ دیر بعد استفسار کیا۔

"وہ میں۔۔۔۔آپ سے اور سفی سے ملنا چاہتی تھی نا!"

"تو اس کے لیے آپ نے اسے ہرٹ کر گیا جس نے آپ کا سب سے زیادہ خیال رکھا؟" بہزاد نے سنجیدگی سے کہا۔

بھائی ۔۔۔ سفیر نے کچھ کہنا چاہا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"شاہ بعد میں! جاؤ ماہا کو دیکھو! ساتھ ناشتہ کریں گے سب۔"

ٹھیک ہے! وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

اب بتائیں؟ بہزاد نے اسے سامنے بٹھاتے کہا۔

"آئم سوری!"

"یہ سوری آپ کو مرزا سے کرنی چاہیے!"

"میں اب ان سے کبھی نہیں ملوں گی!"

وہ ناک چڑھاتے بولی تو بہزاد نے مسکراتے اس کا ناک کھینچا۔

"چلیں فریش ہو کر آئیں آپ کے کپڑے اور سارا سامان موجود ہے یہاں۔"

"آپ کو کیسے پتا؟"

"مجھے میری گڑیا کے بارے میں سب پتا ہے!" بہزاد اس کے بال بگاڑتا باہر نکل گیا۔

ماہا جاگ گئی تھی۔

"طبیعت کیسی ہے اب؟" سفیر شاہ نے اندر داخل ہوتے استفسار کیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ٹھیک ہوں!"

ماہا نے اٹھتے کہا اور پھر فریش ہونے چلی گئی جبکہ سفیر شاہ وہیں فون پر مصروف ہو گیا تھا۔

ماہا نے فریش ہوتے کپڑے دیکھے اور وہ نیا جوڑا اٹھایا جو واحد بچا تھا اب تک جو اس نے نہیں پہنا تھا۔

URDU NOVEL BANK

لائم کلر کا وہ جوڑا اپنی مثال آپ تھا! بی قمیض کے ساتھ ٹراؤزر اور ساتھ شفون کا دوپٹہ پھیلاتے اس نے باہر اکر بال بنائے۔

شاہ؟

وہ سفیر شاہ کے متوجہ نہ ہونے پر اس کے پاس جا کھڑی ہوئی۔

"یہ باندھ دیں!"

اس نے اپنے بازو آگے کیے جس کے آگے ڈوریاں بندھی تھی اور ایسی ہی ڈوری سامنے گلے پر بندھی تھی۔

سفیر شاہ نے بھرپور نگاہ اس پر ڈالی! جو کافی دِنوں بعد آج بہتر لگ رہی تھی! وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس کے بازو کی ڈوریاں باندھتے اس کے گلے کی طرف ہاتھ بڑھایا تو ماہا نے سر جھکایا۔

سفیر شاہ نے اس کے گلے کی ڈوری باندھی تو اس نے جانا چاہا جبکہ سفیر شاہ نے بیٹھتے اسے بھی خود پر گرایا تھا۔

درد ہے کہیں؟

اس کے بازو اپنی گردن پر باندھتے وہ نرمی سے استسفار کر رہا تھا۔

ماہا نے سر نفی میں ہلایا اور اسے دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا، نگاہوں کے تصادم پر دل کی دھڑکنیں منتشر ہوئی تو اس نے اٹھنا چاہا۔

جبکہ ایسا سفیر شاہ نے ہونے نہیں دیا تھا۔

"کِس می!" وہ پرسکون انداز میں بولا تھا۔

ماہا نے منہ کھولے اسے دیکھا۔

"ایسا میں نے کچھ نہیں کہہ دیا بیوی جو آپ کو سمجھ نہ آئے!"

"آپ تو مجھ سے غصہ تھے؟"

"تو ساری زندگی مجھے یوں ہی ناراض رکھنا ہے آپ نے؟"

سفیر شاہ کے کہنے کی دیر تھی کہ وہ قریب ہوتی اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ چکی تھی اور پھر فوراً سے دور ہوئی تھی۔

سفیر شاہ نے اسے خود پر واپس جھکایا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ جانتا تھا اس نے کتنی مشکل کا سامنہ کیا ہے، اس کا سارا غصہ، ساری ناراضگی ختم ہو گئی تھی اسے درد میں دیکھ کر۔

ان دونوں نے اپنی اولاد کھوئی تھی لیکن ماہا سفیر شاہ نے وہ درد اپنے وجود میں برداشت بھی کیا تھا جس کی سفیر شاہ کبھی بھی پیمائش نہیں کر سکتا تھا۔

وہ ماہا کی گردن سے گیلے بال ہٹاتا اب وہاں لب رکھ رہا تھا۔

شاہ۔۔!

"ناشت۔۔ناشتہ!"

وہ بکھرتے سانسوں کے درمیاں بولی تھی جبکہ سفیر شاہ نے اس کے بالوں کو جھٹکا دیتے اسے خاموش رہنے کا کہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

پھر پیچھے ہٹتے اس نے ماہا کو دیکھا اور اس کی گردن پر دوپٹہ اچھے سے دیتے اسے کھڑا کیا۔

وہ اب بھی اپنی سانسوں کو معمول پر لانے میں کوشاں تھی۔

سفیر شاہ مسکرا دیا۔

URDU NOVEL BANK

"چلیں؟"

"میں نہیں جاؤں گی!"

وہ اپنی حالت کے پیشِ نظر گھبراتے بولی تھی جبکہ سفیر شاہ اس کا ہاتھ تھامتا باہر لے گیا تھا جہاں میز پر پہلے ہی بہزاد شاہ کے ساتھ فری بیٹھی تھی۔

فری کے قہقہے پورے گھر میں گونج رہے تھے۔

"ماہی؟"

فری اسے دیکھتے ہی اٹھ کر اس کے گال چوم گئی تھی جبکہ ماہا تو ان بہن بھائی کے پیار پر ہی سٹپٹا گئی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بس بس فری! آپ کی بھابھی پلس دوست ابھی آپ کا پیار برداشت نہیں کر پائیں گیں!"

سفیر شاہ کے معنی خیزی سے کہنے پر ماہا نے یہاں وہاں دیکھا۔

"اسلام علیکم بھائی؟"

"وعلیکم السلام! کیسی ہیں اب ماہا؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ٹھیک ہوں! وہ سفیر شاہ کے ساتھ بیٹھ گئی۔

"شکایت لگا سکتی ہو مجھے شاہ کی!" بہزاد شاہ مسکراتے بولا تو سب مسکرا دیے۔

"وقت آنے پر آپ کو بتاؤں گی!" وہ بھی شرارت سے بولی تو سفیر شاہ نے اسے گھورا۔

پھر اس کی پلیٹ بناتے اس کے سامنے رکھی اور نگاہیں فری پر گئیں جو انہیں شرارتی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔

"کیا ہوا؟"

"سفی آپ تو۔۔۔۔"

"سفی بھائی!"

بہزاد شاہ نے تصحیح کی تو فری نے سفیر شاہ کو گھورا جو اسے دیکھتا اب آئبرو اچکاتا مسکرا رہا تھا۔

"پھر یہ بھی مجھے آپی کہیں!" وہ فوراً سے بولی تھی۔

"تم چھوٹی ہو مجھ سے!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سفیر شاہ فوراً بولا تھا! ایسے ہی نوک جھونک میں ناشتہ کیا گیا تو بہزاد کا دل تشکر کے احساس سے بھر گیا۔

ان مناظر کے خواب نجانے اس نے کب سے دیکھے تھے.جو یوں پورے ہوں گے اس نے سوچا نہیں تھا۔

یہ اس کے توکل کا پھل تھا۔

سفی فری اور ماہا جو آج کمپنی لے جانا۔۔۔کپڑے دلوانے کے لیے ! اور فری اپنا سٹوڈیو بھی دیکھ لے گی! آخر وہی تو بچپن میں کہا کرتی تھی کہ وہ بڑے ہو کر افیشن ڈیزائیئر بنے گی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ٹھیک ہے؟

"ہم کب لائیں گے حائفہ کو؟" میں اسے بہت مِس کر رہی ہوں؟" ماہا تیزی سے بولی۔

کل!

"اتنی جلدی سب کیسے ہو گا؟" وہ پریشانی سے بولی تھی۔

URDU NOVEL BANK

"سب ہو جائے گا فکر نہیں کریں، آپ سب اپنی اور فری کی تیاری کریں، سب سادگی سے ہو گا!" بہزاد اٹھ کھڑا ہوا جانے کے لیے۔

"ماہی یہ حائفہ وہی ہے نا آپ کی دوست؟"

جی!

گڑیا یہاں آؤ! بہزاد کی آواز پر وہ اس کے پیچھے بھاگ گئی۔

"چلیں گی میرے ساتھ؟"

کہاں؟

"آپ کی بھابھی اور نئی دوست سے ملنے؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا سچ میں؟ وہ آپ کی۔۔۔۔۔افففف!"

وہ خوشی سے اپنی جگہ سے اچھلی تھی جبکہ بہزاد شاہ نے اس کے لیے مسکراتے گاڑی کا دروازہ کھولا تھا۔

"آپ اب اپنی پڑھائی شروع کریں گی گڑیا۔"

"مجھے نہیں پسند پڑھنا ورھنا!"

URDU NOVEL BANK

"پڑھنا تو پڑے گا!"

بہزاد نے سنجیدگی سے کہا تو وہ خاموش ہو گئی اسے پتا تھا اب اسے پڑھنا ہی پڑے گا۔

وہ ان کے گھر آئے تھے وہ اندر داخل ہوئی تو بہزاد نے اس کا تعارف سب سے کروایا۔

وہ سکندر صاحب کو پہلے ہی اپنے آنے کا اور فری کا بتا چکا تھا اور باقی سب کو بتانے کا بھی کہا تھا۔

"کہاں ہیں حافی؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

فری نے بے تابی سے پوچھا تو سکندر صاحب مسکرا دیے اور کمرے کی طرف اشارہ کیا تو وہ دونوں بہن بھائی کے قدم اس طرف بڑھے۔

"ہیلو نئی دوست!"

بہزاد کے دروازہ کھٹکھٹانے سے پہلے ہی فری تیزی سے دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی تھی جبکہ حائفہ ابھی تک بستر میں موجود تھی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

"اوووو یہ تو سوئی ہیں!" فری نے کہا تھا جبکہ حائفہ شور سے اٹھ کر بیٹھی تھی۔

سکندر صاحب نے اسے بتایا تھا بہزاد کی بہن کا کہ وہ انہیں سالوں بعد ملی تھی

اور باقی کی باتیں انہوں نے کہا تھا کہ رخصتی پر بہزاد خود بتائے گا۔

لیکن وہ بہزاد سے ناراض تھی، فری تیزی سے اس کے گلے لگی تو وہ بھی اچھے

سے ملی۔

"تم تو بہت پیاری ہو!"

فری نے اچانک سے کہا تو بہزاد نے فری کو تم کہنے پر ٹوکا لیکن حائفہ کے خود کو

نا دیکھنے پر اسے سخت نگاہوں سے گھورا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"فری جائیں حسن سے مل کر آئیں!"

تھوڑی دیر بعد وہ بولا تو وہ جو باتوں میں مصروف تھی سر ہلاتے اٹھ کھڑی ہوئی۔

وہ دروازہ بند کرتا حائفہ کے پاس آیا۔

"کیسی ہیں؟"

جواب ندارد!

URDU NOVEL BANK

"آپ چاہتی ہیں کہ میں اپنے طریقے سے پوچھوں آپ سے؟"

وہ سختی سے بولا تو حائفہ نے شکوہ کرتی نگاہوں سے اس دیکھا پھر سائیڈ والے دراز سے اسے وہ پرچی نکال کر تھمائی۔

جیسے جیسے بہزاد پڑھ رہا تھا ماتھے پر سلوٹوں کا اضافہ ہو رہا تھا۔

"اس کا انتظام کر چکا ہوں میں!"

کیا؟

"وہ یہ ملک چھوڑ کر جا چکی ہے!"

کیسے؟

"وہ جاننا آپ کے لیے ضروری نہیں!"

وہ بولا تو حائفہ نے پھر سے اسے دیکھا جبکہ بہزاد نے اس کی آنکھوں پر لب رکھے تھے۔

"باقی تفصیل سے ملاقات کل ہو گی آپ سے!" وہ کہتا اٹھ کھڑا ہوا۔

"ابھی میری طبیعت نہیں ٹھیک اور۔۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کل میرے کمرے میں ملاقات ہو گی آپ سے حائفہ بہزاد شاہ!" وہ مڑتا اسے گہری نگاہوں کے حصار میں رکھتا بولا تو وہ سر جھکا گئی۔

پھر وہ دن بھی آ گیا تھا جس کا ان دو لوگوں نے بے صبری سے انتظار کیا تھا۔

وہ دونوں ساتھ بیٹھے تھے، دونوں کے چہرے پر نا ختم ہونے والی مسکراہٹ تھی۔

حائفہ اپنے باپ کے گلے لگتے خوب روئی تھی، حسن اسے جانے نہیں دے رہا تھا۔

بہزاد نے وعدہ کیا تھا کہ وہ روز آیا کرے گی اس سے ملنے!

گھر آتے اِن سب نے کھانا کھایا تھا، سب ایک دوسرے کے ساتھ خوش تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سفیر شاہ نے بہزاد کی طرف دیکھا جو مسلسل مسکرا رہا تھا، سفیر شاہ مطمئن ہوا۔۔۔ایک عرصے بعد اسے خوشیاں نصیب ہوئیں تھیں۔

"چلیں حافی!"

اس نے حائفہ کو دیکھتے جھکتے اس کے کان میں کہا۔

"نہیں میں ابھی یہیں بیٹھوں گی!"

URDU NOVEL BANK

"کس خوشی میں؟ تھوڑی دیر پہلے تو آپ کو یہ جوڑا بہت بھاری لگ رہا تھا، آپ فریش ہونا چاہتی تھیں اب کیا ہوا؟"

"ہاں لیکن اب نہیں------" حائفہ نے کہنا چاہا۔

"چلیں خدا حافظ!" بہزاد نے حائفہ کو اپنے ساتھ کھڑے کرتے کہا تو سب متوجہ ہوئے۔

"گڑیا آپ بھی جائیں کمرے میں اور سفی تم بھی۔"

اوکے بھائی! سب اٹھ گئے تھے۔

حائفہ نے آتے ہی چینج کیا اب وہ بہزاد کے انتظار میں بیٹھی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بہزاد نے اسے یوں خود کے انتظار میں بیٹھے دیکھ مسکراتے دیکھا۔

پھر اس کے ساتھ آ بیٹھا۔

"اب ٹھیک ہے آپ کا کمرہ؟ یا کچھ اور تبدیلیاں چاہتی ہیں آپ؟"

پچھلی بار کی حائفہ کی بتائی ساری چیزوں کو اس نے اس کے مطابق کر دیا تھا۔

ٹھیک ہے! وہ ہاتھ آپس میں رگڑتے بولی۔

URDU NOVEL BANK

"اور کمرے کا مالک؟"

"وہ تو میں ہوں اب! اور میں تو پرفیکٹ ہوں!"

"بالکل! آپ پرفیکٹ ہیں" بہزاد نے اسے خود پر جھکاتے کہا تھا۔

بہزاد۔۔۔۔!

بہزاد اسے ساتھ لگاتا سب بتاتا چلا گیا اور وہ خاموشی سے سنتی رہی پھر اس کے گلے میں وہ خوبصورت چین پہنائی تو وہ مسکرا دی۔

"آپ نے جتنی غلطیاں کی ہیں ان کی سزا کا وقت آگیا ہے جاناں!" وہ بھاری گھمبیر آواز میں بولا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میں ناراض ہوں آپ سے!"

"آپ کی ناراضگی کا بھی کچھ کریں گے جاناں!" وہ کہتا اس کی سانسوں میں خود کی سانسیں الجھا چکا تھا۔

ایک سال بعد:

"آپ یہاں کر رہے ہیں؟"

حائفہ دو دن پہلے سکندر صاحب کے اصرار پر رہنے آئی تھی اور اس وقت بہزاد اس کے کمرے میں موجود تھا۔

"کیوں بیوی کے پاس شوہر کیا کرنے آتا ہے؟" بہزاد نے اس کے ساتھ جگہ بناتے لیٹتے کہا۔

"جائیں پلیز، سب کیا سمجھیں گیں۔۔۔۔"

"جب تک میں یہاں ہوں یہ الفاظ دوبارہ نہ سنوں!" بہزاد نے اس کی قمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنی اور کھینچا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا مسئلہ ہے؟ کیوں نہیں جاب چھوڑ رہیں اپنی؟" سکندر صاحب چاہتے تھے کہ حائفہ اب آفس نہ جائے اور بہزاد بھی چاہتا تھا کیونکہ وہ دو بار کام کے دباؤ کی وجہ سے بیہوش ہو چکی تھی۔

"میں کیوں چھوڑو؟ آپ کے کہنے پر؟"

"کیا یہ کافی نہیں کہ آپ کا شوہر ایسا کہہ رہا ہے!"

URDU NOVEL BANK

بہزاد نے اس کے نچلے لب پر انگلی پھیرتے کہا۔

"آپ کو بخار تھا؟" حائفہ نے تیزی سے کہا۔

"جی اور میری بیوی تیمارداری کے لیے بھی نہیں آئی!" وہ مصنوئی افسوس سے بولا۔

"اب کیسے ہیں؟"

"کیسا لگ رہا ہوں؟" وہ بوجھل لہجے میں بولا۔

"بالکل ٹھیک لگ رہے ہیں اب تو!"

"یہ آپ کی زرا سی قربت کا اثر ہے حائفی ورنہ بندہ بشر صبح سے دکھتے سر کے ساتھ کام کر رہا ہے۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تو چھٹی کر لیتے؟ اب کیسا ہے درد؟"

"دبا دیں اچھا ہو جاؤں گا؟"

"چائے پیئے گیں؟"

"نہیں اس وقت آپ چاہیے بس مجھے!"

بہزاد نے کہتے سر اس کی گود میں رکھا جو اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔

URDU NOVEL BANK

حائفہ نے اس کا سر دبانا شروع کیا اور ساتھ کچھ پڑھ کر پھونکنا بھی۔

"چین کہاں ہے آپ کی؟" وہ برہمی سے بولا۔

"اتار کر رکھی ہے!" وہ چین بہزاد نے اسے تحفے میں دی تھی۔

"کیوں؟"

"گم ہو جائے گی!"

"حفاظت کرنا آپ کی زمہ داری ہے اور دوبارہ میں اترا نہ دیکھوں اسے!" بہزاد نے اس کی گردن پر لکیریں کھینچتے کہا۔

"کیا جادو کر رہی ہیں مجھ پر؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"توبہ کریں شاہ!"

"ویسے آپ کو کرنے کی بھی ضرورت نہیں یہ غلام پہلے ہی آپ کا ہے!" بہزاد نے اس کے ہاتھ چومتے کہا۔

"خاموش رہیں!"

URDU NOVEL BANK

وہ ڈبڈبتی بولی اور ساتھ پڑھ کر اس پر پھونکنے لگی کہ تھوڑی ہی دیر بعد وہ گہری نیند میں جا چکا تھا۔

صبح اٹھتے وہ ناشتہ کرتے گھر چلے گئے تھے۔

حائقہ نے جاب چھوڑ دی تھی، اب وہ بہزاد کے ساتھ ہی کمپنی جایا کرتی تھی لیکن کبھی کبھی۔

وہ اپنی زندگی سے بے حد خوش تھی۔

کیونکہ بہزاد شاہ نے اسے باہر کی سرد ہوا تک نہ لگنے دی تھی۔

---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بھائی ہمارے گھر میں کب بچے آئیں گے؟"

سفیر شاہ نے سامنے موجود حائقہ کو دیکھ کر استفسار کیا۔

"یہ تم اپنی بیوی سے پوچھو!"

"آپ سے پہلے نہیں بھائی!" وہ شرارت پر آمادہ تھا۔

"حافی بچی ہے ابھی! کمپنی کے لوگوں کا جینا حرام کیا ہوا ہے اس نے؟"

URDU NOVEL BANK

"ہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔آپ بھی تو بس اسے کے سامنے دبتے ہیں۔"

"بکواس نہیں!!" بہزاد بولا تو سفیر شاہ نے دانت دکھائے۔

"بھائی شاہ مجھے شاپنگ پر نہیں لے کر جا رہے!"

ماہا نے آکر بہزاد کو بتایا تو حائفہ نے ماہا کو آنکھ ماری کیونکہ اسی نے اسے سفیر شاہ کی شکایت بہزاد کو لگانے کا کہا تھا۔

سفی؟

"بھائی یہ آپ کی بیوی کے کارنامے ہیں! میری بیوی کو خلاف کر رہیں ہیں میرے!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سفیر نے حائفہ کو گھورا تھا جو ناخن پر پھونک مار رہی تھی۔

حافی؟

"میں نے کیا کیا؟" حائفہ انجان بن گئی۔

"سفی شام کو لے کر جاؤ ماہا کو!"

URDU NOVEL BANK

"بھائی میں نے شام کا ہی کہا تھا! ابھی دھوپ ہے لیکن آپ کی بیوی کو ہضم نہیں ہوا۔۔۔۔۔"

گھر میں سب سے زیادہ نوک جھونک سفیر اور حائفہ کی چلتی تھی۔

"میری دوست کو الزام نہیں دیں بار بار!" ماہا نے حائفہ کی سائیڈ لی تھی جبکہ حائفہ مسکرا دی تھی۔

"گڑیا کو بلا لیں کچھ دن کے لیے!" سفی نے کہا۔

"نہیں! اس کے امتحان ہیں! حازب پہلے ہی اس کی وجہ سے کافی پریشان ہے!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"مجھے تو یقین ہی نہیں ہوتا آپ نے اسے حازب کو سونپ دیا ہے!" سفیر شاہ نے مصنوئی ناراضگی سے کہا۔

"سفی! تمہاری گڑیا کو حازب مرزا کے علاؤہ کوئی ہینڈل نہیں کر سکتا اور بھولو مت فری کی رضا مندی پر ہوا ہے سب۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سفیر شاہ سر ہلا گیا کیونکہ حازب مرزا کے لیے فرح شاہ کی پسند سے وہ اچھے سے واقف تھا۔

"چلیں شاہ؟"

ماہا نے آنکھوں میں شرارت لیے سفیر شاہ کو کچھ دیر بعد پوچھا تو وہ اسے گھورتا اٹھ کھڑا ہوا۔

وہ کمرے میں آیا تو ماہا تیار کھڑی تھی۔

"بھائی کو کیوں بتایا آپ نے؟"

سفیر شاہ نے اس کے پیچھے کھڑے ہوتے آئینے میں اسے دیکھتے پوچھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"آپ نے کیوں مجھے منع کیا تھا؟" وہ گڑبڑاتے بولی تھی۔

"منع نہیں کیا تھا بیوی شام میں جانے کا بولا تھا!" سفیر شاہ نے تھوڑی اس کے کندھے پر رکھتے کہا۔

"بھائی کا ابھی کوئی پلین نہیں ہے۔"

کس چیز کا؟

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

"بے بی کا!"

تو----؟

"تو یہ کہ میرا پورا پلین ہے!"

شاہ!

"میں سنجیدہ ہوں ماہا!" سفیر شاہ بولا تو ماہا سر جھکا گئی۔

سفیر شاہ نے اس کا رُخ خوف کی طرف موڑتے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا۔

"ڈر رہی ہیں؟"

"تھوڑا سا!"

"کچھ نہیں ہو گا! چلیں واپس آکر ہمیں بھی بے بی لانے کی تیاری بھی کرنی ہے!"

وہ بولا تو ماہا اسے گھورتی باہر نکل گئی جبکہ سفیر شاہ مسکرا دیا۔

وہ کمرے میں بیٹھی رو رہی تھی جب وہ اندر داخل ہوا۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

فری؟

فری؟

لیکن اس نے جواب نہ دیا تھا۔۔۔حازب اس کے آگے پھیلی کتابوں کو دیکھتے معاملہ کچھ حد تک سمجھ گیا تھا۔

"کیا مسئلہ ہے؟" حازب نے اس کے سامنے بیٹھتے پوچھا جو زوروں شوروں سے رونے کو تیار تھی۔

"مجھے یہ سمجھ نہیں آرہی! میں نے آپ سے کہا تھا مجھے نہیں پڑھنا!"

وہ ناک چڑھاتی بولی تو حازب نے اپنی مسکراہٹ کا گلہ گھونٹا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"جائیں کھانا گرم کریں! اس کے بعد میں پڑھاتا ہوں آپ کو!"

"نہیں آپ پھر پڑھاتے نہیں ہیں اور۔۔۔۔۔"

حازب نے اس کے لبوں کو چوما اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"فوراً جائیں!" وہ بولا تو فری فورا سے اُٹھتی بھاگ گئی۔

پھر کھانے کے بعد حازب نے اسے ساتھ بٹھاتے سارے سوال سمجھائے تھے۔

URDU NOVEL BANK

وہ اپنا سارا وزن حازب پر چھوڑے سوال کی بجائے حازب کو دیکھ رہی تھی۔

حازب نے اسے دیکھتے گھورا تھا لیکن اسے فرق نہ پڑا تھا۔

"آپ مجھے اتنے پیارے کیوں لگتے ہیں حازب؟"

کئی بار بولے جانے والا جملہ دہرایا گیا تو حازب مسکرا دیا۔

"تیاری پوری نہیں ہوئی ابھی آپ کی!"

حازب نے گہری سانس بھرتے اس کی کتابیں سمیٹیں کیونکہ اب وہ ہرگز پڑھنے والی نہ تھی۔

"آپ مجھے رشوت دے کر پاس کروا دینا!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ شرارت سے بولی تو حازب اسے گھورتا لیٹ گیا وہ حازب کے سینے پر ہاتھ رکھتی اس پر اپنا چہرہ ٹکاتی مسلسل اسے دیکھ رہی تھی۔

"امی کب آئیں گی حازب؟ مجھے وہ یاد آرہی ہیں!" سکینہ بیگم کسی رشتے دار کے ہاں شادی پر گئیں تھیں۔

"پرسوں آجائیں گیں!" حازب نے کہتے اس کی قمر کے گرد ہاتھ باندھے۔

URDU NOVEL BANK

"اففف میرا پیپر!" وہ حازب کی خمار آلود آنکھوں کو دیکھتی فوراً سے بولی تھی۔

جبکہ حازب نے اس پر حصار مزید تنگ کیا تھا۔

"ابھی مجھے آپ سے شادی نہیں کرنی چاہیے تھی!"

وہ بولی تھی لیکن اگلے ہی لمحے اس کا لمس گردن پر محسوس کرتے کھلکھلائی تھی۔

"حازب مجھے گدگدی ہوتی ہے!"

حازب نے اس کا سر تکیے پر رکھتے اس کی آنکھوں میں دیکھا تو وہ آنکھیں جھکا گئی۔

"آپ ہمیشہ کہتی ہیں کہ میں آپ کو پیارا لگتا ہوں! آج میں آپ کو بتاتا ہوں کہ آپ مجھے کیسی لگتی ہیں لیکن الفاظ سے نہیں عمل کر کے!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حازب نے اس کے چہرے پر لب رکھنا شروع کیے اور پھر اس کے ہاتھ تھام گیا۔

کمرے میں معنی خیزی خاموشی کا راج تھا لیکن وہ حازب مرزا کو پا کر بے حد خوش تھی۔

جس کا اقرار وہ وقتاً فوقتاً کرتی رہتی تھی جبکہ حازب محض مسکرا دیتا تھا۔

URDU NOVEL BANK

دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے ہی تمہارا نام لبوں سے ادا ہو جائے

یہی ہے عشق، عشقِ جاناں!

کوئی نام تمہارے بعد میرے لبوں پر نہ ٹھہرے

یہی ہے عشق، عشقِ جاناں!

دل کی منجمند خاموشی پر صرف تمہارے نام کی دستک ہو

عشق یہی ہے عشقِ جاناں!

رقصِ محفل میں بھی دھیان بھٹک کر تمہاری سوچوں میں الجھ جائے

یہی ہے عشق، عشقِ جاناں!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

دل پر لگائے ہزار پہرے تمہاری پکار پر ٹوٹ جائیں

عشق یہی ہے عشقِ جاناں!

تمہیں بھولنے کی میری ہر سعی عبث جائے

عشق یہی ہے عشقِ جاناں!

شعر و شاعری سے شغف نہ ہوتے بھی تم پر غزلیں لکھ دی جائیں

URDU NOVEL BANK

عشق یہی ہے، عشقِ جاناں!

سرہانے پر سر رکھتے انگنت خیالات میں تم ہو

عشق یہی ہے عشقِ جاناں!

رات کے آخری پہر لبوں پر رب کے سامنے بس تیرا نام ہو

عشق یہی ہے، عشقِ جاناں!

از قلم سُنیہا رؤف

ختم شد!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

جوائن ناول بینک فیس بک گروپ
www.facebook.com/groups/NovelBank

انسٹاگرام پر ناول بینک کو فالو کریں
www.instagram.com/pdfnovelbank

Visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بہترین اور اچھی اچھی اردو سٹوریز پڑھنے کے لئے یہ یوٹیوب چینل سبسکرائب کریں۔
https://youtube.com/c/OnlineUrduNovel